آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه و اصطلاحات متقدمین و متاخرین زبان فارسی و امثال و مقولهای عجم مترجم باسناد برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره زبان اردو و همزبانان هند

مؤلفه خان بهادر شمس العلماء مولوی احمد عبد العزیز نائطی نواب عزیز جنگ بهادر وظیفه یاب جنس

سنه ۱۳۳۷ هجری

سنه ۱۳۲۸ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز

(۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلّص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی [illegible] کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان ۴۲۵۰ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت

(۳) میں ہز اکسلنسی وزیر اعظم بہادر ممدوح سے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے

باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ

شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور

سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار

ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس

کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ

کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام

صیغہ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ

آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر ڈھائی سو روپیہ کا اعزازی

انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ علی

(۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ

بقدر الٹکہ سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد بھی مجموعۃً بھی اسی کے

قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ

نسخہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے

پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین ومعاونین زبان فارسی کے لئے وقف

سر کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے بکمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کلِّ شئیٍ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ نوبت بہ نہمی جلد این کتاب رسید و بہ یمین دولت ابد قرار سرکار آصفیہ و بحسن التفات و قدر آقای ولی نعمت۔ قدر قدرت قوی شوکت سلیمان منزلت اعلیحضرت حضور پر نور۔ بندگانعالی آصف جاہ سابع۔ نظام الدولہ نظام الملک و الممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ فرمان روای سلطنت آصفیہ مؤلف این کتاب را شاہرۂ دو صد و پنجاہ روپیہ بصلۂ خدمات علمی و رای وظیفۂ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ ابداً

قصیدہ بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تا رہا — از زبان شعلہ جای دود خیزد مارہا
سبزۂ خط رستۂ تخم سیاہِ خال اوست — جز برخسارش ز ریحان نشگفد گلنارہا
از شگفتِ مسکنِ خالش کہ آب و آتشست — آب حسرت در دہان دارند آتشخوارہا
عاشقانش نقش دیوارند در سودای زلف — گل ز فیض مو قلم جا کرد بر دیوارہا

از دہان تنگ او تنگ شکر دارد مذاق
تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتار ہا

بلبلان صبحند گرم نغمہ تر در چمن
شبنم سبزہ تر نغمہ ریزد از منقار ہا

عنکبوتی پردہ ہای گلشن از جوش بہار
از مگس صد غنچہ نو گل کند در تار ہا

ساز و برگ صد ہزاران نغمہ می سازد بہار
از رگ گل تار ہا و ز شاخ گل مزمار ہا

رہرو عشق تو در دشت جنون سازد چمن
قطرہ خونش گل انگیزد ز نوک خار ہا

قطرہ اشکم بتار گریہ از جوش بہار
گل برآرد از رگ گل سبحہ از زنار ہا

گریز

کیست او کز بس عہد اوست این جوش بہار
عندلیبانند گرم نغمہ در بازار ہا

زانکہ مخصوص چمن نگذاشت گل را کثرتش
او نخواند رنگ و بو در گوشہ گلزار ہا

گفتمش محبوب محبوب است ممدوح من
حلقہ در گوش شدند از دلداریش دلدار ہا

تا کہ عثمان غنی آمد سر آرای ملک
غنچہ از گلہای گلشن گل کند دستار ہا

گاہ بزم او ز نظام الملک آصفجاہ نام
فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکار ہا

مہر ذاتش آفتاب چرخ اورنگ دکن
ثابت از اعیان دولت ہستی سیار ہا

تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا
دیدہ عالم نشد منت کش اغیار ہا

خسروا ذات تو چیز دیگر آمد در صفات
گرچہ بر اورنگ ہستی دیدہ ام بسیار ہا

تا چہ می بالد فلک بر آب نیسان بہار
ابر گوہر بار در دست تو دیدم بار ہا

پنجہ خورشید نبود مایہ ناز سپہر
سر زند بر فرق دستار تو از زرتار ہا

سلطنت را یک سر مو نیست پروای نگین
ذات والایت خبر دارد ز کار و بار ہا

شحنهٔ عدلت بحسن انتظام دولتت
می کند بر نیت اقدام گیر و دار ها

شیر در عهد تو با بزغاله بازی می کند
کبک و شاهین‌ند زیر دامن کهسار ها

همدرین عهدند سربازان دولت سرفراز
همدرین دورند سرتابان بفرق دار ها

سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند
عاجزان از یمن اقبال تو استظهار ها

زانکه عفو خسروی تردامنان را دلنشین است
بر زبان دارند از رعب تو استغفار ها

آستینت دردمندان را دل آسائی بدست
قطره های اشک غم می چینند از رخسار ها

سلطنت رانان عالم چون صنوبر در چمن
در تماشای تو سر بر کرده از دیوار ها

خاصهٔ بیداری عهد همایون مهد تست
خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیار ها

هرچه از نخل ثنایت در حضورت بار یافت
دانهٔ از خوشه و مشتی است از خروار ها

ای ولا خاموش و ز طول امل هشیار باش
گرچه داری از صفاتش در سخن طومار ها

(دعا)

جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست
تا دعای دولت آمد خاتم گفتار ها

هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد
داور آسان شود بر ذات او دشوار ها

تا بود گل در گریبان هواجویان شاه
بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خار ها

بر سر عالم الهی تا قیامت زنده باش
برخورند از نخل اقبال تو برخوردار ها

آمین

(الف) بالا رفتن طاعت | مصدر اصطلاحی) بقول بحر بدرجۂ قبول رسیدن طاعت۔ مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست و متعلق است از ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) بالا رفتن کار | کہ بقول بحر بمعنی نیک انجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است ۔ (صائب ؎) مشو مقید ہمراہ گرچہ توفیق است ؛ کہ از جریدہ روی کار مہر بالا رفت ؛ (ابوطالب کلیم ؎) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ؛ رہ نوردان را ز زانو خارہی باید کشید ؛ مخفی مباد کہ بعض محققین لفظ بالا را درینجا بمعنی ششمش گیرند کہ پیش است بلکہ معنی ششم را قائم کردہ اند از ہمین قسم استعمال بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تعلق مجازی ہم ندارد و درینجا ہم لفظ بالا بمعنی بلندی و رفعت است کہ ذکرش بمعنی پنجم گذشت کہ بلندی کار کنایہ باشد از کامیابی حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است با معنی حقیقی لفظ بالا با علیہا مجاز سخنوران نازک خیال تصفیہ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا ۔ طاعت کا مرتبۂ اعلی حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مقصد پورا ہونا۔ مراد بر آنا۔ فتح پانا۔

بالا صنوبر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) بالا صنوبر ۔ یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد۔

(۱) بال افشاندن | مصدر اصطلاحی۔

(۲) بال افشاندن (۲) بمعنی طپیدن

(۳) بال افشانی

مرغ در دام یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی و (۳) حاصل بالمصدر (ظہوری سلہ) سہل باشد رشک بال افشان آزادان بایع بخت مرغابی کہ در دام است پر انداز ان کنند یکؒ (ولہ سلہ) ہمایون طائر دل ذوق بال افشانی دارد یؒ دران بستان کہ از پرہائے مرغان بال می روید یؒ (ولہ سلہ) کردہ بر تارک ہمائے بخت بال افشانیئے یؒ شاہباز دل بدام خط و خال انداختم یؒ (صائب سلہ) کجا واصل باین بیدست و پائی دل تواند شد یؒ چہ قطع رہ بہ بال افشانی بسمل توان شد یؒ (اردو) (۱) پھڑکنے والا۔ پھڑپھڑانے والا۔ (۲) پھڑکنا پھڑپھڑانا۔ (مرغ کا دام میں یا بسمل کا ذبح کے وقت (۳) پھڑک یا پھڑکن۔ مؤنث

بال افگندن مصدر اصطلاحی۔

بنقول (جہانگیری در ضمیمہ کتاب) و برہان و رشیدی و جامع و بہار و انند (۱) کنایہ از عاجز شدن مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نکند مخفی مباد کہ چون پرندرا پر و بال ریختہ شود از پرواز باز ماند و از ہمین است معنی اوّل (اردو) (۱) عاجز ہونا۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ سے۔ پر جھاڑنے کے سوا۔

بالا کردن سر مصدر اصطلاحی۔ بر داشتن

سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبہ یا وقع ندامت وغیرہ لک متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا (ظہوری سلہ) سر از شرمندگی فردا ظہوری چون کند بالا یؒ نہ ایار وی دل از آرزوی غیر بر تابش یؒ (اردو) سر اٹھانا بقول آصفیہ سر اوپر کرنا

سر اونچا کرنا۔ سر ابھارنا۔

(الف) بالا کشیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و نقل نگارش (انند) بمعنی قد
کشیدن **مؤلف** عرض کند کہ (قد کشیدن)
بقول بحر ظاہر و نمایان شدن و بہ تعظیم
برخاستن و خود بہار ہم بر معنی دوم قانع
پس اندرین صورت تعریف بالا کشیدن
اکتفا بر قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ ...

(ب) بالا کشیدن از آغوش | بمعنی
نشو و نما و پرورش یافتن در آغوش باشد
(صائب ع) می کند در سایہ افگندن
کنون استادگی ٭ سرو بالائی کہ از آغوش
من بالا کشید ٭ و

(ج) بالا کشیدن زنگ | بمعنی بلند
شدن زنگ است و کنایہ از ظاہر شدن نقش
(صائب ع) در دل من درد را نشو و نمای
دیگر است ٭ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا
می کشد ٭ و ہمچنین

(د) بالا کشیدن شعلہ | بمعنی بلند و تیز شدن
شعلہ باشد (آغا زمان واضح ع) مرد را
پامال خواری می کند طغیان حرص ٭ شمع
کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ٭ و از
ہمین قبیل است

(ہ) بالا کشیدن نخل و نہال | بمعنی
بلند شدن نخل و نہال (صائب ع) نخل
بہتر در زمین نرم بالا می کشد ٭ سرفرازی
بیشتر چون خاکساری بیشتر ٭ (مسیح کاشی ع)
دارد م گردون نہان در خاک چون بیج درخت
٭ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ٭
مخفی مباد کہ از سند دوم مذکورہ بالا مصدر
اصطلاحی (بالا کشیدن کسی) ہم پیدا می شود
بمعنی بلند شدن قد کسی باقی حال لفظ بالا
درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت
(اردو) (الف) ظاہر ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا

(ب) گودمین پلنا (ج) زنگ آنا ظاہر ہونا
(د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور پہاں بلند ہونا

بالاگذاشتن پا | مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کہ بر (پا بالاگذاشتن) نوشتہ
بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی
ع) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار
درد دل بیچارہ ایش مسیحا کنی ۔ مؤلف
عرض کند کہ بر سبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم
لفظ بالاست کہ از بر داشتن ہم بلندی
پیدا می شود (اردو) پاؤن اٹھانا۔
پاؤن اٹھاکے چلنا۔ پاؤن اٹھاکے جانا۔
بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھاکر
جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالاگر | اصطلاح۔ بقول برہان با کاف
فارسی بر وزن پالاتر چوب بزرگ و ستون
چوبی کہ در پوشش عمارت بالای شاہ تیر
گذارند۔ صاحب جہانگیری بر ستون قائق

مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این ہم
بالا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بالا
کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالا گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و وارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما
این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا
پسند کردہ اند یعنی (بالا گرفتن) را بمعانی
متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد
با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین
تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر
معنی این مصدر چنانکہ در مخففات می آید۔
بالجملہ بالا گرفتن (۱) بلند شدن و بلند
گرفتن۔ چنانکہ (بالا گرفتن آتش) و (بالا گرفتن
صدا و شہرت) و (بالا گرفتن دولت) و
(بالا گرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و
حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالا گرفتن چیزی
از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالاگرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام یافتن چنانکه (بالاگرفتن زبان) و (بالاگرفتن کار) (۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکه (بالاگرفتن سرو) و (بالاگرفتن کسی) و (۶) برداشتن و دور کردن چنانکه (بالاگرفتن شیشه از جاسے) و (بالاگرفتن نقاب از چهره و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) اُڑا لیجانا (۳) رونق دینا (۴) رونق پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا دور کرنا

بالاگرفتن آتش | مصدر اصطلاحی

بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است. وارسته و بهار و بحر ذکر این بر (بالاگرفتن) کرده اند مؤلف عرض کند که لفظ بالا درینجا متعلق است بمعنی نخستین که گذشت (صائب ؎) آتش سودای ما از چوب گل بالاگرفت * شوخی این طفل پیش از بستن گهواره شد * (ظهوری ؎) مجنون بدود آه سیه کرد خیمه * بالاگرفت آتش ما خانه سوختیم * (اردو) آتش بلند ہونا۔ آگ مشتعل ہونا۔

بالاگرفتن چیزی | مصدر اصطلاحی

مصدر تعمیمی است برای تخصیص ہائی که مذکور درہمین باب می آید و بمعانئی که ہمه را انجا مذ شود چنانکه (بالاگرفتن آتش و شعله و صدا و دکان وغیره) لکـ بخیال ما تخصیص بهتر است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا

بالاگرفتن چیزی از کسی | مصدر اصطلاحی

وارسته و بهار و ہم صاحب بحر بر (بالاگرفتن) نوشته اند که شخصی را غافل کرده چیزی از مال او ربودن است و وارسته و بهار صراحت مزید کند که این را بهندی (اُکاس لینا) گویند مؤلف گوید که چیزی بفریب و حیله حاصل کردن از کسی باشد و متعلق بمعنی یازدهم بالا واصل این (بالاگرفتن چیزی از کسی)

بود فارسیان در محاورۂ خود موحدۂ اول
را حذف کردند دیگر ہیچ (وارستہ ﮧ)
طرز رعنائی و زیبائی بباغ ٭ سرو شمشاد
از قدش بالا گرفت ٭ (مخلص کاشی ﮧ)
سرو در بار بنداز در رعونت نقدی ٭ گر
از قامت رعنای تو بالا گیرد ٭ (اردو)
دکن میں کہتے ہیں اُڑا لیجانا۔ صاحب آصفیہ
نے (اڑانا) پر فرمایا ہے چرا کرلانا مفت
حاصل کرنا۔ حاصل کرنا۔

بالا گرفتن حدیث و صدا (مصدر
اصطلاحی۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی
بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز ﮧ)
بیت تشنہ لب سے سرو صنوبر با وصف تو
بالا گرفتہ است ٭ (بیدل ﮧ) قامتش
درس خموشی از نگاہ ما گرفت ٭ این صدا
فتنہ از تار نظر بالا گرفت ٭ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از شتہر شدن حدیث
و صدا و جاز آن متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا (اردو) صدا بلند ہونا۔

بالا گرفتن دکان (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن
دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ بجایش گذشت (میر خسرو ﮧ) لعل
او در دلبری استاد بود ٭ خط دکان از استاد
بالا گرفت ٭ (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قدر برافراختن
و جلوہ گر شدن مؤلف عرض کند بلندی
گرفتن دولت باشد متعلق بہ معنی پنجم لفظ بالا
کہ گذشت (میر معزی ﮧ) زمین فتح تو کرد
ملت گرفت قوت ٭ زمین ملک تو کہ بر دی
دولت گرفت بالا ٭ (اردو) دولت کا ترقی کرنا

بالاگرفتن سرو | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تفوّق و ترجیح و بلندی حاصل کردن سرو باشد و این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا و داخل است در تعمیم (بالاگرفتن چیزی و کسی) بہار بذیل (بالاگرفتن) باستناد میر خسرو فرماید که عبارت از قد برافراختن و جلوه گر شدن است (میر خسروؒ) اگر سرو من در چمن جا بگیرد ٭ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ٭ مقصود شعر اینست که اگر یار من در چمن برود سرو را در راستی و بلندی تفوّقی که بر دیگر درختان باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوّق حاصل کرنا۔ بلندی اختیار کرنا۔

بالاگرفتن شعله | مصدر اصطلاحی) بہار بر (بالاگرفتن) گوید که بمعنی بلندی گرفتن است مؤلف عرض کند که بمعنی تیز شدن و بلند شدن شعله متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا که بجایش گذشت (بیدلؒ) ز امداد نفس بالا بگیرد ٭ شعلهٔ قهرش ٭ به هستی با بدم افشاند همچون صبح دامانی ٭ (اردو) شعله کا بلند ہونا

بالاگرفتن شیشه از جای | مصدر اصطلاحی) بمعنی برداشتن شیشه از جائی و این متعلق است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا که برداشتن هم داخل بلندی است صاحب تجرید بر (بالاگرفتن) بمعنی خارج کردن و دور کردن نوشته (محمد قلی سلیمؒ) بی سببی نیست همه گردش افلاک اینجا ٭ شیشه ترسم که ازین میکده بالا گیرند ٭ (اردو) شیشه اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگه سے)۔

بالاگرفتن فتنه | مصدر اصطلاحی) صاحب تحقیق الاصطلاحات بر بالاگرفتن گوید که بمعنی ترقی کردن است و بہار این را متعلق به (بالاگرفتن کار) می فرماید مؤلف عرض کند که بلند شدن فتنه ترقی کردن اوست و (بالاگرفتن کار) رونق و نظام یافتن

کار راست و خود بهار هم در انجا ذکر این معنی کرده
که می آید- بائی حال این متعلق است بمعنی پنجم
لفظ بالا که گذشت (رضی دانش ؎) قفس
از رفتار طاؤس همین بالا گرفت ؛ خوش خرامان
را بمشق جلوه مائل می کند ؛ (صائب ؎)
دست بیداد فلک را زود کوته می کند ؛ فتنه
کز قامت رعنای او بالا گرفت ؛ (اردو)
فتنه بلند ہونا ۔

بالا گرفتن فرد (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که
یعنی فرد جعلی دانسته از دفتر برآوردن و
از پایهٔ اعتبار فرو افگندن مؤلف گوید
که سکندری خورده است و از معانی بالا
کار ندارد و آرسته این را متعلق کند بمعنی
(بالا گرفتن چیزی از کسی) که بجایش گذشت
و متعلق باشد بمعنی یازدهم لفظ بالا که بجای
مذکور شد (طاهر وحید ؎) فردیست آفتاب
که مستوفیان چرخ ؛ از دفتر جمال تو بالا گرفته اند
؛ (اردو) فرد اڑا لیجانا ۔

بالا گرفتن قطره (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی بلندی
گرفتن است چنانکه (بالا گرفتن قطره) و فرماید
که آری قطره مادام که از دریا جداست
قطره است و چون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست
عین دریاست مؤلف عرض کند که
کردن و دراز شدن که قطره را بعد از انکه از
سحاب بر زمین افتد ترقی همانست که با
سیل بدریا رود- بائی حال متعلق است
با بمعنی چهارم کلمهٔ بالا بر سبیل مجاز (حکیم زلالی
؎) چو قطره سوی او بالا گرفتم ؛ ره دریا
بے بہانہ گرفتم ؛ (اردو) قطره کا بہنا
روان ہونا ۔

بالا گرفتن کار (مصدر اصطلاحی)

بهار ذکر این کرده گوید که رونق و انتظام

یافتن کار است و صاحب بحر عجم بتبدیل (بالا
گرفتن) ذکر بمعنی رونق و نظام یافتن کرده
مؤلف عرض کند که بلندی کار رونق
اوست پس لفظ بالا درینجا بر سبیل مجاز
متعلق به معنی پنجم اوست که بجایش گذشت
و آنانکه بالا را بمعنی ششمش آورده اند نزد
شان پیش رفتن کار است و نتیجه بخش شدنش
(قاسم گونابادی ؎) چو گل بر سر چمن جا
گرفت ٭ چمن را ازو کار بالا گرفت ٭ (خواجه
شیراز ؎) شدم عاشق ببالای بلندش ٭
که کار عاشقان بالا گرفتست ٭ (انوری ؎)
زهی کارت از چرخ بالا گرفته ٭ حدیثت
ز چین تا به صنعا گرفته ٭ (اردو) کام کا
رونق حاصل کرنا ۔ درست ہونا ۔ نتیجه بخش ہونا

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بهار ببر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی قدر افراختن
و جلوه گر شدن است سندش ببر (بالا گرفتن
سرو) گذشت و بخیالش بالتفوق و ترجیح حاصل
کردن است و (۲) بمعنی حاصل کردن بلندی
هم چنانکه از کلام انوری پیدا می شود که بر
(بالا و پهنا گرفتن کسی) می آید (اردو)
(۱) تفوق حاصل کرنا ۔ ترجیح حاصل کرنا ۔
(۲) بلندی حاصل کرنا ۔

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی)

بهار ببر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که
بمعنی برداشتن و بالا کردن نقاب و امثال
آن مؤلف گوید که بلند کردن نقاب هم
به همین معنی آمده و درین اصطلاح تخصیص نقاب
نباشد بالجمله این هم متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا که بجایش مذکور شد (مخلص کاشی ؎)
بخت بد رفته بخواب آه سبک سیر کجاست ٭ تا
که نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد ٭ (اردو)
نقاب بلند کرنا ۔ نقاب اٹھانا ۔

بالا گرفتن نهال (مصدر اصطلاحی)

[illegible] بر (بالاگرفتن) بلندی گرفتن نوشته و
از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض
کند که متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا که پیش
گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است
(رباعی) باز این سر سخت زده سودا گرفت
[illegible] نهال آه بالا گرفت پیچید چنان لباس
[illegible] کین دل تنگی رنگ سویدا گرفت
(اردو) نهال بلند ہونا ۔

بالاگیر (اصطلاح) بقول صاحب جامع
[illegible] بالا تیر چوب بزرگ و شه تیر و ستون
[illegible] تحت غیر شه تیر گفته اند و فرماید
[illegible] کاف بر وزن بالا تیر گفته گوید
[illegible] مؤلف عرض کند که مقصود
[illegible] اسم فاعل ترکیبی گیر ہم مرکب
[illegible] گرفتن و کلمه گر را جزو
[illegible] پس و بمعنی بالاگر
[illegible] ایجاد داده ایم که قائم کننده
سقف است و صاحب سقف و در بیجا معنی
لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر
باعتبار صاحب جامع ہمین لغت مرکب را اصل
گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف
فارسی و تحتانی است (اردو) دیکھو بالاگر

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف باشد
و بقول برہان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوشش
عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار
و بتحقیق ما چنانکه به بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکھو بالار

بالان بقول سروری و برہان و رشیدی و
ناصری (۱) بالنده و نموکننده (خاقانی ؎)
سرو بالان که ز بالین سرش آمد ستوده چو دایگان
راتن بالانش بسر باز رسید چو صاحب جامع
فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و
صاحب نوادر بالودن و بالیدن را بمعنی
نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که
بال امر و اسم فاعلش و بالان مشتق (الخ)

مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر ریجای
خودش می آید و دریجا ہمین قدر کافی است
که بالان بقاعدهٔ فارسیان امر مصدر بالانیدن و
اسم حال بالیدن تامع بهار است و
غلطی صاحب جامع که اسم فاعل از بالیدن
و بالانیدن نگاشت۔ اسم فاعل بالیدن
بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده۔
فاتل (اردو) پھولنے والا ہو کرنیوالا۔
اسم حال۔ بالان بھی کہہ سکتے ہیں۔
(۳) بالان بقول سروری و برہان بمعنی
جنبان و متحرک صاحب نوادر بالاندن و
بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن
ریش آورده بالان را بمعنی ریش جنبان
نوشت مؤلف عرض کند که حقیقت
مصادر ریجای خودش می آید و دریجا ہمین قدر
کافی است که تامع صاحب نوادر است
که این را بار یش مخصوص کرده۔ باقی حال

اسم حال است از مصدر بالیدن و دریجا
مجازاً بمعنی متحرک مستعمل شد [illegible]
باز تا صنعتے در اندازد [illegible] بالان [illegible]
ده تا نزد [illegible] (اردو) [illegible]
(۳) بالان بقول سروری و جہانگیری [illegible]
و جامع و ناصری بمعنی [illegible] خانه (حکیم [illegible]
(۵) یکی راستہ یا حوج است باره [illegible]
روضهٔ خلد است بالان [illegible] (شمس [illegible]
مخالف ارچه که خود را [illegible]
بگذر تاب آتش [illegible]
بالان بالان [illegible]
بیا چارخانه و بالان [illegible] صاحب [illegible]
فرماید که بدین معنی مراد [illegible]
عرض کند که حقیقت [illegible]
گلیم و صراحت [illegible]
(اردو) دیکھو بالانه۔
(۴) بالان بقول سروری و جہانگیری [illegible]

برہان بمعنی تلہ کہ جانوران را بآن صید کنند
و گیرند۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید
که از ینجاست که در مثل سائر است که کسی
که مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شده
باشد آن را (گرگ بالان دیده) گویند یعنی
تلہ دیده و عوام بغلط (باران دیده) گویند
و ظاہرا بعضی بواسطۂ تغیّر لہجہ بالان را
باران خوانده چنانکه شائع است میان
را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فہمیده اند
و صاحب جامع ہمزبان رشیدی۔ صاحب
ناصری بذکر قول رشیدی گوید که از کلام
نظامی باران فہمیده می شود چه گرگان در
ایام زمستان و روز باران بجهت طعمه
بیرون می آیند و بر سر راه ها و دیه ها کمین
کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار
یکی از ہم جنسهای خود باجتماع ریخته می درند
و بخورند (از ناصری سه) دوش می رفتم
بکوی یار و بارانم گرفت ۞ در میان عاشقان
من گرگ باران دیده ام ۞ **مؤلف** عرض
کند که تلہ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی غیر
مشدّد مطلق آنچه جانور در ان بقید در آید
(الخ) صاحب غیاث گوید که تلہ لغت ترکی
است نوعی از دام صیادان طیور که بخاک
پنہان کرده شکار جانوران کنند و صاحب
کنز فرماید که لغت فارسی و در ترکی بمعنی آله
شکار مستعمل بالجمله بالان بمعنی اسم جامد
فارسی زبان گیریم و جا دارد که مجاز معنی
اوّل باشد که چون این آله را بخاک پنہان
کنند شاید چنان بنظر می آید که زمین آنجا بالیده
و بلند است واللہ اعلم (**اردو**) بالان
ایک شکاری آله کا نام ہے جس کو خاک مین
چھپا کر جانورون کا شکار کرتے ہین۔ مذکر
(۵) بالان۔ بتحقیق ما امر حاضر است از
مصدر بالانیدن و بالاندن که می آید

شامل بر ہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت
دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و
حرکت دادن مرادف بالانیدن کہ می آید
(حکیم سنائی سه) یک قصیده ہزار جا
خوانده ؛ پیش ہر سفلہ ریش بالانده ؛ و
بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن
ریش و بقول صاحب انند مرادف
بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن
فرماید کہ (۱) جنبانیدن و حرکت دادن
و (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل اللغة)
و مضارع این بالاند مؤلف عرض کند کہ
متعدی بالیدن است بمعنی اول و معنی
دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
و مخفف بالانیدن۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن
می آید (اردو) (۱) ہلانا۔ حرکت دینا
(۲) دیکھو بالیدن۔

بالانده بقول سروری و برہان جنبانیده
و متحرک ساختہ سند این از حکیم سنائی بر
بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر
بالیدن گوید کہ برین قیاس است بالش
و بالنده و بالیده و بالانیده و بالانده و
بالان بمعنی نشو و نما کننده و فزاینده مؤلف
عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق بکار
برده است و حقیقت جویان را بغلط انداخته
جز این نیست کہ این اسم مفعول است از مصدر
بالاندن و معنی این حرکت داده شده و
صاحب رشیدی سکندری خورد کہ این
را متعلق بہ مصدر بالیدن کرد و بالش و
بالنده و بالیده و بالان را ہیچ تعلق از این
نیست۔ بالش بجای خود می آید و بالنده
اسم فاعل بالیدن و بالیده (بزیادت ہا
بر ماضی بالیدن) افادت معنی ماضی قریب و
ہم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی بکار بردہ اند
ترک این بر بیان تعوق داشت کہ از مشتقات
بالاندن است و چون تعریف غلط کردند چارہ
نبود جز این کہ عرض حقیقت کنیم (اردو)
بلایا ہے - بلایا ہوا -

(الف) بالانشین اصطلاح - (الف)
(ب) بالانشینی بقول آنند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب
ہ) تلاش صدر در بیرون در نگذارد
خوش نشین کہ بر بالانشینان بیشتر جا تنگ
می گردد (ظہوری ہ) در گذشت و خاقانی
بالانشینان دیدہ ام کو ہر کجا بر سر کرمی کوئی متقرر
عاشقی نبود (ب) صدارت باشد نیز باید
یابی صدر نشینی بالاتفاق (ظہوری ہ)
عیب بالانشینی دشمن کہ اسیر ہای تست
پست میر سانم (اردو) (الف) بالانشین
بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - صدر نشین

صدر مجلس - میر مجلس (ب) بالانشینی صدارت
میر مجلسی - مؤنث -

بالانہ بقول سروری ہمان مرقوم کہ دالان
باشد و بعربی دہلیز صاحب جہانگیری گوید کہ
بمعنی بالان کہ مرقوم شد (حکیم سنائی در
کتابی کہ بعبد راجل قوام الدین نوشتہ) ؏
قوام الدین کہ تخت و تاج خواص در بالای
عالیین منتظر قدر اوست در بالانہ اسفل السافلین
چکار دارد و بقول برہان و جامع بروزن
کاشانہ دہلیز خانہ - محقق سبا و کہ صاحب
منتخب بر دہلیز فرماید کہ مابین دروازہ و
اندرون سرا و دالیز جمع آن و دالان
بقول برہان دہلیز خانہ و کوچہ سر پوشیدہ و
خان آرزو در سراج بر دالان گوید کہ دہلیز
خانہ و آنچہ بمعنی رواق و ایوان در ہند و ستان
شہرت دارد غلط خواہد بود - مؤلف عرض
کند کہ اصل این بالان است کہ گذشت -

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه جوشن
وجوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق و بلندی
و کنایه از کوچه سرپوشیده که مابین دروازه و
اندرون سرا بود و متعلق از سقف مکان
و های هوز در بالانه زائد پس بالانه مزید علیه
بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی بقول آصفیه
هندی - اسم مؤنث - بڑا دروازه - دہلیز

بالانهادن پا مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده گوید که (بالانهادن پا)
بشتاب رفتن و دویدن بهار برد (پا بالانهادن)
ذکر این کرده (صائب سه) داغ ناسور
هر اگر بر دل صحرا نهند پا از خجالت لاله پا
برکوه پا بالا نهند * مؤلف عرض کند که متعلق است
به معنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکھو بالا گذاشتن پا

بالائی بقول ضمیمه برهان بروزن والائی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و (۲) اسپ کندرو
و (۳) اسپ بارگیر صاحبان اند و مؤید و هفت بمعنی دوم و سوم قانع مؤلف عرض
کند که (بالائیدن) بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن می آید پس بمعنی اول اسم مصدر و حاصل
بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی و یای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید و نسبت بمعنی دوم
عرض می شود که پالائی به بای فارسی بمعنی سوم می آید و پالان به بای فارسی بمعنی پلاسی که
بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبدل پالائی گیریم که بای فارسی بعربی بدل شود
چنانکه اسپ و اسب و معنی دوم را مجاز معنی سوم که اسپ بارگیر سست و کندرو باشد
برخلاف اسپ سواری که تیز روی می کند و عجبی نیست که فارسیان برای معنی سوم
یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند و منسوب به پالان اسپی را نامبرده اند که
بارکش و اسپ کندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور ہلانا ہماری تحقیق

کے جنبش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ حرکت۔ تحریک۔ لرزش۔ چال۔ (۲)
اٹھا گھوڑا۔ مذکر (۳) لدّو گھوڑا۔ باربرداری کا گھوڑا۔ مذکر۔ لدّو۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ باربرداری کے لائق۔ بوجہ اٹھانیکے قابل وہ حیوان جو باربرداری کے کام
آئے جیسے بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹو۔ خچر وغیرہ پس لدّو گھوڑا کہہ سکتے ہین۔

بالانیدن بقول برہان و جامع و نوادر
و انند بروزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن
و حرکت دادن۔ صاحب نوادر فرماید کہ
جنبانیدن و حرکت دادن ریش را و بقول
بحر (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التعریف)
مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالیدن
کردہ ایم و آن مخفف این باشد و اسم مصدر
این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت۔
مصدر اصلی است نہ جعلی و معنی دوم خلاف
قیاس و محرر قول صاحب بحر۔ طالب
سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بمعنی دوم
بر زبان ندارند و این اصل باشد و بالیدن
لازم این و بالان کہ گذشت حاصل بالمصدر
این ہم و بالان امر حاضر و بالاند مضارع
این (اردو) دیکھو بالاندن۔

بالا و پست اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
بمعنی (۱) فوق و تحت و (۲) کنایہ از آسمان
و زمین و (۳) عالم دنیا۔ صاحبان مؤید و
بحر بر معنی دوم و سوم قانع صاحب انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ۔
مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است
و معنی دوم و سوم مجازی و لفظ بالا دینجا
بمعنی پنجم اوست (اردو) (۱) بلندی اور
پستی۔ مؤنث۔ (۲) آسمان و زمین (۳)
دنیا۔ مؤنث۔

بالا و پہنا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بقبضه آوردن بلندی و پستی و زمین و آسمان
و این مبالغه ایست باظهار تسخیر کل کائنات
دنیا (انوری ؎) زمان و زمین با بساط
بکالت ہمہ چو خورشید بالا و پہنا گرفته بمعنی مبالغ
که این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع
دوم و اگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان و زمین
را بالانفراد گیریم مصادر (بالا گرفتن) به
معنی بلندی حاصل کردن و (پہنا گرفتن)
بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا
می شود قائل (اردو) زمین اور آسمان
پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر
کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید
بفتح واو کوزهٔ پرآب صاحب ناصری بر
کوزهٔ آب قانع خان آرزو در سراج فرماید
که ظاهراً بالا درینجا بمعنی نشو و نما ست و
آور بمعنی آرنده یعنی چیزی که آدمی را نشو و نما
آرد و کوزهٔ پرآب موجب نشو و نمای آدمی
است و در وجه تسمیه اینقدر کافی است
(انتهی) مؤلف عرض کند که کافی نیست
زیرا که نشو و نما بخش ہر ذی روح حتی که
نباتات ہم آب است نه کوزه اگرچه در لفظ
ظرف از صفات مظروف کار گرفتن عجیبی ندارد
ولیکن بضرورت ہرگاه برای کوزه و صراحی
بصفت ذاتش کنایهٔ بالاور درست می شود
پس ضرورت ندارد که گره را ناخن زنیم ما
می دانیم که بالا درینجا بمعنی پنجم اوست یعنی
بلندی و کلمهٔ ور بقول برہان افادهٔ معنی
صاحب و خداوند و دارنده می کند وقتی که
با کلمهٔ ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور
و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی
است که گردن صراحی و کوزه بلند باشد
و آنانکه در معنی این پرآب را بصفت کوزه

درآورده اند غلط کرده اند ما با صاحب مجمع
اتفاق داریم که مجرّد کوزهٔ آب باشد۔
(اردو) صراحی۔ بقول آصفیہ عربی اسم
مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا
چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔

بالا و شیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی
و پستی است و (۲) کنایہ از آسمان و زمین
مرادف بالا و پست (شیخ شیراز ؒ) بقدرت
نگهدار بالا و شیب ٭ خداوند دیوان روز
حسیب ٭ مخفی مباد که لفظ بالا در اینجا بمعنی
اوست (اردو) دیکھو بالا و پست کے پہلے دو معنی

بالاهمت اصطلاح۔ بقول اننند بحوالهٔ
فرهنگ فرنگ بکسر ہاے ہوّز و میم مشدّد مفتوح
بمعنی عالی همت و فراخ حوصله و کریم طبع۔
مؤلف عرض کند که دیگری از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی همت بلند دارنده
صاحب بحر عجم هم بر زبان دارند مخفی مباد که همت
لغت عربیست بقول منتخب بالکسر و تشدید میم
بمعنی قصد و آهنگ (اردو) بلند حوصله
بقول آصفیه (فارسی و عربی) عالی همت
فراخ حوصله۔ فراخ دل۔ سخی۔

بالاست بقول برهان بسکون یاے حطّی (۱)
اسب جنیبت را گویند که اسب کوتل باشد و
بقول جامع مرادف بالاد صاحب مؤید گوید که
این گوید که افصح با باے فارسی است و بحوالهٔ
زفانگویا فرماید که (۲) بمعنی افراسته و (۳)
صافی کرده و صافی شده (۴) افراسیده و
بحوالهٔ قنیه و شرفنامه نویسد که بمعنی (۵) صافی
کننده و صافی شونده صاحب هفت برمعنی
اول قانع (فردوسی ؒ) فرود آمد از
کوه بالاے خواست ٭ همان جامهٔ خسروآرا
خواست ٭ مؤلف عرض کند که بمعنی اول
تبدیل لفظ بالاد است که بجایش گذشت

فارسیان بای زائد در آخرش زیادہ کردہ اند
دیگر ہیچ و بلحاظ معنی دوم و سوم (اگر سند استعمالش
بدست آید) توانیم عرض کرد کہ بالائیدن را
بہ ہر دو تحتانی مصدری قرار دہیم بمعنی افزودن
و صاف کردن زیرا کہ بالائیدن بمعنی پنجم
بدین معنی نیامدہ تا بقاعدہ تبدیل نون را بہ
تحتانی بدل می کردیم و بمعنی صاف کردن
را از ماخذ این ہیچ تعلق نیست بلکہ (پالائیدن
بہ بای فارسی و ہر دو تحتانی بمعنی زیادہ کردن
و صاف نمودن می آید پس مقصود زبانگویان
(پالائے بہ بای فارسی) باشد نہ بای عربی
و نسبت بمعنی چہارم و پنجم عرض می شود کہ
آنہم بہ بای فارسی باشد و در بیان معنی
فاعلی ہم غور نشدہ کہ بحالت ترکیب بدست
می آید نہ بغیر آن فاعل (اردو) (۱) دیکھو
لفظ بالا کے پہلے معنی۔ (۲) تا (۵) دیکھو
(پالائے بہ بای فارسی)

بالائے بادمی کردد مقولہ صاحبان
تحفہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی
و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ فارسیان بہ بیان سریع السیری و جلد بازی
کسی استعمال کنند مخفی مباد کہ لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست (اردو) ہوا پر سوار
ہوتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے (ہوا پر سوار
ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلد باز۔ شتاب
کار ہونا۔ جانے میں جلدی کرنا۔

(الف) بالای باردم گوز زدن مصدر اصطلاحی
(ب) بالای باردم گوزیدن
(ب) بقول وارستہ و بہار و انند لاف و گزاف
زدن صاحب جہانگیر بذکر (ب) باتفاق ہر دو از سخن
گوید کہ (باردم) بہ رای مہملہ موقوف و دال
مہملہ مضموم ران بند اسپ و گاو کہ از ساز و سلیح
زین و پالان است و بمعنی دمچی زین اسپ
ہم (فوقی یزدی (الف) ہ) ہمیشہ گوز

به بالاے پاردُم زنم از عقل ؎ چو این خران
بزر وسیم افتخار ندارم ؎ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سنداست و (ب) معنیً مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کرده محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاورهٔ خود گوزیدن را بهتر
از گوزیدن دانند وبس (اردو) شیخی
بگھارنا. بقول آصفیه ڈینگ مارنا. بزرگی
کا اظہار کرنا. دون کی ہانکنا. بڑائی مارنا.
لاف وگزاف کرنا ـ

(الف) بالای چشم ابرو گفتن	مصادر
(ب) بالای چشمت ابرو نگفتن	اصطلاحی

(الف) بقول وارسته (۱) حرف راست گفتن ـ
بیشتر در جائی که حرف راست و درست برروی
مخاطب نتوان گفت یعنی باآنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بهار (۲) کنایه از حرف سهل
گفتن و (۳) اندک تعرض کردن (سالک
قزوینی ـــه) مه نو کی جگر دارد که گوید ؎
که بر بالاے چشم تست ابرو ؎ (امیر بیگ
نظیری ـــه) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ؎ که گر گویم ترا بالاے چشم ابروست
می رنجی ؎ وخان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرض نه کردن
(طغرا ـــه) گل حیان گوید که در بالای چشمت
ابروست ؎ چشم نرگس را چو هرگز درته ابرو
ندید ؎ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که تای خطاب ونون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه ایست و صراحت زائد را نه پسندیدیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بهار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده به پابندی استعمال
طغرا می پرسیم ازو که نون نفی را درین مصدر

ازکجا پیدا کرد و تاے خطاب را در ین مصدر
چگونه قائم دارد و کلمۂ در را چسان می گذارد
و نون نفی را ازکجا می آرد ۔ شک نیست که
این مصدر اصطلاحی را از کلام ظفر اپیدا کردن
و لمعنی بیان کردہش آوردن حق اوست ۔
بالجملہ ادعایش لفظاً و معنیً باطل وازکلام
ملا ظفرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود
سکوت صاحب بحر خبری دہد ازینکه عیبش
را می پوشد و نمی داند که در غلط اندازی حقیقت
جویان می کوشد آفرین بر بہار که بپاس وارسته
بمصدریش را لفظاً قائم داشت و در معنی
تصرف خفیفی کرد که راست گفتن را سہل
گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و
لیکن باعتبار معنی بیان کردۂ خان آرزو
منفی را مثبت قرار دادہ بمصدر الف
نگاشت این است طبع آزمائی محققین بانام
و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان ۔

(اردو) (الف) (۱) سچی بات کہنا (۲)
سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا
(ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا ۔ واضح ہو کہ
تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے ۔
حائل ہونا ۔ مزاحمت ۔

بالایک بقول ضمیمۂ برہان نیشتۂ کوچک
صاحب اند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد که فارسیان کاف
تصغیر بر لفظ بالاے زیادہ کردہ اند دیگر بیچ
تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا دریجا
بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی کم
خفیف و کنایہ از نیشتۂ کوچک معاصرین
زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا نیشتر مذکر

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲)
اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفہ ۔ بہار گوید
که چون نمد بالائی و خرج بالائی ہمه اسپ

فرہنگ، فدائی نسبت معنی اوّل صراحت کند
که بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم
ساکت **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی
پنجم لفظ بالاست و در آخر این یای مصدری
و بمجاز بمعنی زیادتی هم که داخل معنی اوّل و
متعلق بمعنی ششم لفظ بالاست چنانکه (بالائی
قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظهوری ع)
کالا بچه بالائی قیمت بچه پستی با صبر است
سبک بار خریدار گرانست ها و نسبت معنی
دوم عرض می شود که صاحب سروری سندی
که از فردوسی برای این معنی پیش کرده آن
است که بر لفظ (بالاے) به تحتانی واحد
در آخر گذشت پس خیال ما این است که
(بالاے) را کاتب سروری (بالائی)
نوشت و اگر سند دیگر برای این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که اصل این (اسپ
بالائی) است یعنی اسپی که بالاے اسپ
سواری یعنی علاوه دو اسپ سواری باشد بجای
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) بالائی -
بقول آصفیه فارسی - بلندی - اونچائی - علاوه
اوپری - دودھ کی ملائی - (۲) دیکھو بالا کے پہلے معنی

بالائین بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی
منسوب به بالاست **مؤلف** عرض کند که
جز این نیست که یا و نون نسبت در آخر این
زیاده کرده اند (اردو) بالائی بمعنی منسوب بالا

(۳۳۵) **بال برآراستن پرند** مصدر اصطلاحی بمعنی
آماده پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی ع)
همای ظفر صید فرخنده فال ها بقربان ترکش
برآراست بال ها (اردو) آمادهٔ پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از احسان
قمی سندی پیش کرده که به بال و پر برآوردن
می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

(۳۳۶) **بال برآهیختن نیزه** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از بلند شدن نیزہ باشد (کمال اصفہانی
ع) ہمچون کشف بسینہ سر اندر کشد اجل ؛
آنجا کہ نیزۂ تو برآمیخت بال را ؛ اینجا
لفظ بال درینجا بمعنی مقتم اوست - کہ قد
وقامت باشد و (برآمیختن) بمعنی برکشیدن
باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزہ
قد وقامت خود را و کنایہ از بلند شدنش
(اردو) نیزہ کا بلند ہونا -

بال برافشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از ظہوری
سند آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ازین بیت
(بال طیّاری برافشاندن) پیداست کہ
بمعنی آمادۂ پرواز شدن باشد کہ بجای
خودش می آید ولیکن معاصرین عجم (بال بر
افشاندن) را ہم بزبان دارند بمعنی (بال
افشاندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو
بال افشاندن -

بال بہ بال پرند اصطلاح - از قبیل
قدم بقدم کسی باشد و مراد از سراپا پیروی
پرند چنانکہ ظہوری گوید (ع) بال بہ بال
ہما ہرسو نگاہم می پرد ؛ از تماشای جمالت
دیدہ در رفتن گسستہ بال ؛ (اردو)
بال بہ بال کہہ سکتے ہیں جیسا کہ قدم بقدم
کہتے ہیں - یہ انسانوں کے لئے ہے اور
وہ پرند کے لئے -

بال بر دوختن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از اسدی
طوسی سند آرد کہ بر (بال و پر بر دوختن)
می آید و مجرد بال بر دوختن معنا و ردیفش
نباشد (اردو) دیکھو بال و پر بر دوختن

بال برکندن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال طائر
برکندن و دور کردن کہ طاقت پرواز

زائل شود۔ واز پرواز باز ماند واین متعلق است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی ع) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ٭ چہ می خواہی از باز برکندہ بال ٭ (اردو) پر کھسوٹا۔

بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وازشانی شہدی سند آوردہ کہ بر (بال و پر پرواز بستن) می آید فارسیان استعمال (بال بستن) ہم برای طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز زائل کردن است از بستن بال و پر (ظہوری ع) چہ بینش است کہ این بال بستگان وارند ٭ بچشم دام تو خوش کردہ اند دانۂ تو (اردو) پر باندھنا بقول آصفیہ پرین دور باندھنا تاکہ جانور نہ اڑ سکے۔

بالبوس بقول اننند ورشیدی وناصری و (فرہنگ) بسکون لام وضم با بحوالہ نسخہ میرزا ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان وجامع گویند کہ بہمین معنی بجای باے ابجد یای حطی ہم آمدہ صاحب برہان بر قندہار فرماید کہ بہ فتح اوّل بر وزن شرمسار نام شہریست معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست وبقول بعض از ہندوستان بہار بر قندہار گویند کہ نام معبدی در گنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی فرماید در سکندر نامہ (ع) دگر بارہ بر مرز ہندوستان ٭ گذر کرد چون باد بر بوستان ٭ از آنجا بمشرق علم بر فراخت ٭ یکی ماہ بر دشت بر کوہ تاخت ٭ ازان راہ چون دور برخ تافتہ ٭ کز و پشت پای تپش یافتہ ٭ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ٭ کہ ترکانش خوانند گنگ بہشت ٭ ہوائی در و دید چون نوبہار ٭ پرستش گہی نام او قندہار ٭ وفرماید کہ اغلب کہ معرب است و در اصل گندہار بر وزن خمدار بکاف فارسی و دال مخلوط الہا

له تلفظ آن بر غیر هندی دشوار مؤلف عرض
کند که از جغرافیهٔ حال قندهار شهریست در
جنوب افغانستان - داخل افغانستان و خارج
از هند مقصود محققین ما بعد الذکر جزین نباشد
له عوض موحدهٔ دوم تحتانی گیریم چنانکه صاحب
برهان بالیوس را به یای حطی چهارم به همین
معنی آورده و شک نیست که همین اصل است
صاحب کنز گوید که بالیوس به موحدهٔ اول و
تحتانی چهارم بترکی زبان وکیل دولت و
قنصل را گویند (انتهی) پس عجبی نیست که در
زمانهٔ باستان وکیل دولت را در همین شهر
مقام باشد و بهمین نام شهرت گرفت و عوام
ناواقف از ماخذ تحتانی را موحده دانسته
استعمالش بموحده کردند اندرین صورت
مفرس باشد (اردو) گندهار بقول آصفیه
هندی - اسم مذکر - شهر قندهار - مؤلف
عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار کو

کو ترک فرمایا ہے ۔

(۴۳۴۴) **بال بهم زدن** مصدر اصطلاحی - بال
و پر را باهم حرکت دادن تا گرد و غبار
بریزد و پرها صاف و پاک شود (صائب
ع) می زنم بال بهم تا فتد آتش در من
(اردو) پر جھٹکنا ۔

(۴۳۴۵) (الف) **بال پرواز** (اصطلاح)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف)
بالی که ذریعهٔ پرواز باشد مرکب اضافی -
متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ؎)
بال پرواز هزاران چشم است از قناعت
پرکاهی که مراست (ب) حاصل کردن
و پیدا کردن پر و بال است برای پرواز
(ظهوری ؎) دل برآورده بال پروازی
کرده کنجشک صید شهبازی (اردو)
(الف) پر و بال - بال و پر - پر و پرزے
مذکر (ب) بال و پر نکالنا - پر و پرزے نکالنا

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے
(بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں۔

(الف) **بال تذرو** اصطلاح (الف) بقول بہار

(ب) **بال تذرو** کنایہ از ابر سپید کہ
ناگاہ از سیاہی پدید آید و باران آرد صاحب
بحر گوید کہ پارچہ ابر را گویند۔ صاحب غیاث
بر (تذرو) بہ ذال معجمہ دوم گوید کہ بعضی
خروس صحرائی است و بدال مہملہ نوشتن
وخواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست و ہم
او بر (ب) فرماید کہ لکۂ ابر است و خان
آرزو در سراج (تذرو) را بہ ذال معجمہ
آوردہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار
کہ اکثر در پاے سرو گردد ازین جہتہ عاشق
سرو گویند کذا فی الرشیدی و بحوالہ قوسی فرماید
کہ تذرو تر رنگ۔ مرغی است از جنس ماکیان
و خروس کہ در بیشۂ استرآباد و مازندران
بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید
کہ اعتماد مؤلف بر قول قوسی است کہ
صاحب زبان است (الخ) (میرزا
جلال اسیر ع) پر می زند چو بال شکاری
قدح ز موج چو بال تذرو دیدہ در آئینہ
ہوا چو مؤلف عرض کند کہ تحقیق کامل
(تذرو) بجاے خودش می آید اکثر محققین
فارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ اند
و بعض شان بدال مہملہ ہم و کثرت بر ذال
معجمہ و ہمین قابل وثوق است پس این
اصطلاح را ہم بذال معجمہ عوض دال مہملہ توان
گرفت و جا دارد کہ در سند میرزا جلال ہم
ذال معجمہ باشد نہ دال مہملہ کہ محقق سند شان
بضرورت خود نقطہ را حذف کردہ باشد
چنانکہ عادت اوست و جا دارد کہ کاتب
مطبع دست تصرف دراز کردہ حیف است
کہ ہر دو محققین اوّل الذکر صراحت حروف
نکردند باقی حال مرکب اضافی است و اعادہ

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی تحقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا - مذکر -

بالتیق بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دریاے بالتک را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالتک کہ بہ تاے ہندیست (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تای ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و براے اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالٹک زبان انگریزی میں ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے مؤنث

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر ادمانی سے) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ٭ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ٭ (اردو) پر مارنا - بقول آصفیہ پرواز کرنا اڑنا - دخل پانا - رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال - مرکب اضافی است بمعنی موئے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بر معنی ششم بال کردہ ایم (صائب سے) دریائی رحمتی است کہ موجش ز عنبر است ٭ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ٭ (اردو) خط کا موخط کا ابھار - مذکر - خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندی پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیدا ست نہ بال خواستن مخفی مباد کہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادہ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید - (اردو) بال و پر چاہنا - گریز پر آمادہ ہونا -

بال دادن مصدر اصطلاحی - صاحب

(۲۲۶)

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ کنایہ باشد از بلند کردن و بالا کردن
متعلق بمعنی ہشتم لفظ بال (صائب ے) سنگ
و آہن را بہمت می توانم بال داد ۔ صید
گر خواہم بشاہین ترازو می کنم ۔ شاعر گوید کہ
اگر خواہم کہ بشاہین ترازو صید کنم یعنی اگر
خواہم کہ بہ دغل و فریب وزن جنس را کم
سازم ہمت من می تواند کہ سنگ و آہن
یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن
جنس کمی رود ۔ (اردو) بلند کرنا ۔

(الف) بالدار اصطلاح ۔ صاحب ہما
(ب) بال داشتن بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین
شاہ قاچار ذکر (الف) کردہ گوید کہ بہ معنی
پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بہ لحاظ
(الف) کہ اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر
است بمعنی با بال و پر بودن ولیکن از سند
آصفی بال و پر داشتن پیداست کہ بجای خود نقش
می آید (ارسلان مشہدی ے) گرد سرت
گشتی و کردی طواف ۔ کعبہ اگر بال و پری داشتی
مخفی مباد کہ (الف) متعلق بہ معنی دوم لفظ بال
است کہ بجایش گذشت (اردو) (الف)
پردار ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ پروالا ۔
اڑنے والا ۔ (ب) پر و بال رکھنا ۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب
بہار عجم گوید کہ جناب سراج المحققین می فرمایند
کہ صحیح (بال بہ سر کشیدن) است زیرا کہ حفظ سر
در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب
باشد و نزلہ بردارش (بہار) گوید کہ لفظ در
بمعنی بر نیز آمدہ چنانچہ (از عہدہ در آمدن)
بمعنی (از عہدہ بر آمدن) گذشت پس غلط
کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات
عرض می کند کہ اگر غلط کاتب را دخلی نباشد
غلط سراج المحققین است کہ دخل در معقولات

بمحاورهٔ اہل زبان می دہد (باقر کاشی سه) دلیری که چون تیغ کین برکشد ٭ ز بیمش ملک بال و ر سر کشد ٭ خیال ما این است که سراج المحققین و آرزو بہ دار خوان آرزو ویش ہر دو در بہ و دو ر می جنگند و کسی از این ہر دو اصل معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب چہ مایہ اعتیاط است و چہ رنگ تحقیق بہ تحقیق ما (بال و ر سر کشیدن) خود و مغفر پوشیدن است و این کنایہ باشد و کلمہ بال در ینجا متعلق بہ معنی دوم اوست کہ مغفر دو قسم باشد یکی آہنین و دیگری از پشم یافتہ کہ تیغ در و کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ہند ما ترا از معنی اصطلاحی بہرہ نگرفتہ (اردو) خود سر میں پہننا۔

بال دل استعمال مرکب اضافی است بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہ دادہ نظر بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری سه) ببال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ٭ کہ کنجشک حضیض خود شمارد اوج عنقا را ٭ (اردو) بال دل۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ اسم مذکر۔ دل کی تشبیہ بازوی پرند کے ساتھہ۔

بال دمیدن استعمال۔ صاحب آصفی
بال روئیدن ذکر ہر دو مصادر کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی پر آمدن بال و پر است (ظہوری سه) فروغ آنچنان از مشاغل دمد ٭ کہ از زاغ بال حواصل دمد ٭ (کمال اصفہانی سه) بال مرغ طرب از بادهٔ رنگین روید ٭ داند این آنکہ ہم سوی دلش راہبر است ٭ (اردو) پر نکلنا۔

بال ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بے بال و پر شدن و افگندن

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی
ے) شدم آگہ کہ در داست چرا خوار است
مرغ دل ؂ چو دیدم ریختہ بال ملائک بر
سر کویت ؂ (ظہوری ے) بجائی کہ بال افتاب
پرید ؂ پرواز ہمت دعائی رساند ؂ (اردو)
پر جھڑنا۔ پر گرنا۔ پر گرا دینا۔

(الف) **بال زدن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بال زن** (الف) بقول بحر(۱)
بمعنی پریدن و پرواز آمدن و بتحقیق ما (۲)
بال افشاندن پرند نیم بسمل و مذبوح (شفائی
اصفہانی ے) در آرزوی ناوک او بال
می زند ؂ صید حرم کہ زو ونگرد ز شکار
کس ؂ و (ب) بقول آنند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون نون (۱) بہ
معنی پران و پرندہ و بلحاظ تحقیق ما (۲) مرادف
بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا
بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) پر جھاڑنا
پر جھٹکنا۔ (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ و سکون تحتانی
و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است ولیکن اضافت
مستعمل و متعلق باشد بامعنی اول لفظ بال
طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے
بازو کا حصہ۔ بازوے زین۔ مذکر۔

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و سراج بالام مفتوح بسین زدہ دوشیزہ
و بکر را گویند (مولوی معنوی ے) کیست
کہ از دمہ روح القدس ؂ حاملہ چون مریم
بالست نیست ؂ مؤلف عرض کند کہ این مرکب
است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ
معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی
زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت
(کذا فی الساطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و برای
دوشیزہ و باکرہ استعمال کردند از کثرت استعمال
فتح سین مہملہ بلام نقل شد (اردو) باکرہ
بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث - دوشیزہ
کنیا - اچھوتی -

بال سمندر استعمال - مرکب اضافی است
بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال -
(صائب ؎) آسودہ نیست پردۂ شرم
از نگاہ گرم ہ آتش حریف بال سمندر نمی شود
مخفی مباد کہ سمندر بقول برہان نام جانوریست
کہ در آتش متکون می شود و از پوست او کلاہ
و رومال سازند و از موی او جامہ بافند پس
فارسیان دریں جا بال را بمعنی مو استعمال کردہ اند
و این لغت سنسکرت است کذا فی الساطع) (اردو)
بال سمندر - سمندر کے بال - مذکر -

بال سوختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش
بال و پر سوختن پیداست کہ بجای خودش می آید
کہ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو -
(طغرای مشہدی ؎) قدح را زبس چہرہ افروختہ
بط بادہ را بال و پر سوختہ ہ (اردو) بال و
پر جلنا - بال و پر جلانا -

بالش بقول جامع و سروری (۱) معروف
و بقول برہان و ناصری بر وزن مالش آنچہ
زیر سر نہند - وارستہ نسبت این گوید کہ مرادف
بالشت است صاحب رشیدی فرماید کہ بالین
و بالش و بالشت و بالشک معروف از ینجاست
کہ چار بالش ملوک و اکابر بمعنی مسند و صدر
است صاحب ناصری فرماید کہ بالشک بالحاق
کاف بہمان معنی و بقول مؤید چیزیکہ ہنگام غلطیدن
بر زیر سر کنند و نیز آنچہ بدان تکیہ کنند چون
بدست نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو
در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ بالین و بالش
و بالشت و بالشک ہمہ ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن وچون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد وگاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چهار بالش ملوک واکابر چهار بالش ازان
گویند که سابق تکیهٔ کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر یمین و یسار می داشتند
پس حقیقت چهار بالش همان چهار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق انیست که بال بمعنی
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
و بالش حاصل بالمصدر ش که بمعنی دوم
می آید و درینجا مرکب از بال و شین نسبت بمعنی
منسوب به بال چنانکه توش منسوب به توب.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده و بالش را هم سند این آورده پس
بالش با شین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ما
واهل زبان بود صراحت کرده محقق مباد که پیشینیان
واهل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
را در بالش می کنند و می گردند و همین است
تعلق بالش یا بال (و نازبالش) که می آید
تکیهٔ نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده و بالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند و فی زماننا
سر بالش استراحت امرا مرسوم و بمشاهدهٔ ما
هم آمده و معاصرین عجم هم در خصوص با تفق
و بالین بزیادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو و جناح تکیه نرمی که بر بالش
استراحت دو طرف نهند و لفظ بال درینجا
بمعنی اول اوست یعنی بازو و مجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شد و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
ومرادف بالش چنانکه فرامش و فرامشت
یادآش و یادآشت محققین بالا کار از ترا گذشت

معنی و ماخذ نگرفته اند و اسپ و خر را یک تازیانه
راند ه خان آرزو که بالین و بالش و بالشت
و بالشک هر چهار را ماخوذ از بالیدن آورده
حق آنست که پی بحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ
از بال است و این هر چهار اصطلاح هم از
همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو
بعید از تحقیق است و هم او حقیقت چار بالش
را که بالاییان کرده سکندری خورده یعنی میفرماید
که دو تکیهٔ پشت و دو تکیهٔ یمین و یسار را
چار بالش نام کردند و اینقدر دفع دخل
کند که پیشینیان در پس پشت تکیهٔ کلان نمی داشتند
چنانکه زمانیان بلکه بعوض آن دو تکیهٔ پس پشت
می کردند (الخ) می پرسیم از و که این واقعهٔ
تاریخی را از کجا پیدا کرده چنین نیست که برای تکمیل
تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعه را
تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و
یسار و بالش زیرین را نام است و همین بالش
زیرین بر معنی پنجم می آید چنانکه حکیم سنائی گفته
(ے) تا که بنشست خواجه بر بالش بگو بالش
آمد ز ناز در بالش ها اینست تحقیق محققین
با نام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو)
تکیه بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بالش۔
سرہانے رکھنے کی چیز۔

(۲) بالش۔ بقول سروری نمو و افزایش
و بقول جامع و برہان بالیدن و نمو کردن
صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که معنی
بالیدن صاحب مؤید بحوالهٔ دستور فرماید که
بمعنی افزودن و بقول خان آرزو در سراج
حاصل بالمصدر بالیدن۔ سند این از حکیم
سنائی بر معنی اوّل مذکور شد مؤلف عرض کند
که ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف
جامع و برہان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب
سفر نگ هم در (نامهٔ شت وخشور جمشید) بر

فقرۂ صد و پنجاہ و چار و در (سکندر نامہ سکندری)
در بستی فقرہ ذکر این کردہ (امیر خسرو)
دگر گفت از خور شہاں چو سپر است ٭ بادران
بالش ز بالا یا ز زیر است ٭ (اردو)
نمو۔ مذکر۔ افزایش۔ مؤنث بالیدن کا حاصل بالمصدر
مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے مؤلف عرض
کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پدک کہتے ہین
آس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق
یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے
لگاتے ہین کہ اسمین قفل لگا دین۔

(۳۳) بالش۔ بقول برہان و سراج صندوقچہ
را نیز گویند کہ بر صندوقچہ از تنہا خستہ و صاحبکہا
قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز
معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر لوح
صندوق از آہن و مس و غیر ذلک درست
کنند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ این
صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن
پدک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار
گیرند (اردو) چھپکا۔ بقول آصفیہ ہم
مذکر۔ صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی

(۳۴) بالش۔ بقول برہان زری باشد بمقدار
معین صاحب ناصری گوید کہ این اصطلاح
مغل است خان آرزو در سراج گوید کہ
زری بمقدار ہشت مثقال و دو دانگ کہ
در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود۔
مؤلف عرض کند کہ (بالش زر) اصطلاحی
است بہمین معنی و (بالش نقرہ) ہم کہ می آید
و از مجرد بالش این سکہ طلا و نقرہ را نتوانیم
گرفت تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید و
بوجود سند توانیم عرض کرد کہ این سکہ ہم
بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم
حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی میں
بالش ہے دیکھو بالش زر اور بالش نقرہ۔ مذکر
(۵) بالش بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز
است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مسند
باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پر ہای طیور
یا پنبہ پر کنند و جزو مسند است و مجاز مسند
ہم و با اشارۂ این بمعنی اول کردہ ایم و ازانجا
کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم بہم نرسید
مذکور (اردو) بالش بقول آصفیہ فارسی
اسم مذکر۔ آرام کی جگہ۔ مؤلف عرض
کرتا ہے کہ فارسیوں نے زیر انداز مسند اور اس
مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پرون
کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے
ہیں۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر
فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک
روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن | استعمال۔ بمعنی
حقیقی و متعلق بمعنی اول بالش باشد۔
(ظہوری سه) می نہد خوش بالش نرمی
بزیر سر مرا ٭ از خس و خاشاک کویش بستری
می بایدم ٭ (ولہ سه) بزیر سر ویع ز خواب
مستی می نہد بالش ٭ ظہوری گر چنین افسانۂ
جام و سبو گوید ٭ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پا | اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی۔
بقول آنند و بہار تکیہ کہ پا در آن افگندہ
باشند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پیرون
کا تکیہ۔ مذکر یعنی وہ تکیہ جسمین پیر پھیرے ہوتے ہیں

بالشت | بقول سروری و جہانگیری و دا[illegible]
و جامع مرادف بالش و بقول برہان بالشتی
کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ رباعی)
در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ٭ منزل
عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ٭ پوشیدن
بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ٭ زیر سر عاشقان

(۲۲۲۴)

چه بالشت وچه خشت پا یحیی کاشی سه) بابسر
بید و لتان و دولت نگرد و جفت اگر پا از پرو
بال ہما سازند پر بالشت را ہا مؤلف
عرض کند که ما حقیقت این پر بالش بیان
کرده ایم که این مزید علیه آنست بہار این
را بمعنی مسند ہم آورده مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچه ہمین معنی پر بمعنی پنجم بالش گذشت
وحقیقتش ہم رانجا مذکور (اردو) دیکھو
بالش کے پہلے اور پانچوین معنے۔

بالشت پر استعمال۔ به فتح بای فارسی۔
بقول بہار به سند ملا طغرا مرادف (بالش پر)
که گذشت مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است (ملا طغرا سه) صد مرغ دل بمنقار
از بال خود کشند پر پا جائیکه آن پریرو بالشت
پر ندارد ہا بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد که جائی
که پریرو بالشت خود را پر واگنده ندارد
مرغ دل بمنقار خودش از بازوی خود پر می کشد
تا بالش پر پریرو را پر کند. متامل (اردو) دیکھو بالش پر

بالشت پیل اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنچه
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتار
از پنبه بمقدار تکیه کلان راست کنند و بادلی
دہند صاحب آنند بحواله غیاث و صاحب
غیاث بحواله شرح قران السعدین ذکر این
کرده مؤلف عرض کند که بالش کلانی که
بالای پشت پیل کنند برای سواری مهاصین
ہم تصدیق این کنند۔ مرکب اضافی است
ومعاصرین عجم این را به سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان تر ہم استعمال کنند مخفی
مبادکه (بادلی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیراندن جانور
دیگر۔ بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وه بڑا تکیه یا گدی یا گدا
اور گدیله جسکے ذریعہ سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اُسکی جھنبہہ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ۔ مذکر

بالشتچہ اصطلاح۔ بقول مؤید و بہت
بالشت خورد۔ صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمہ چہ بقول برہان باخفاے
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ وطاقچہ پس تکیہ کوچک باشد
و بس مرادف بالشتک کہ می آید و مرکب از
بالشت و چہ (اردو) چھوٹا تکیہ۔ مذکر۔

بالشتک بقول ضمیمہ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ و جامۂ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند و فرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجای فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام و فتح
فوقانی است و بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
اوّل قانع۔ صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون بنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغّر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است بمعنی بالشتک بہ فوقانی و بالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد بنابی حال بمعنی اوّل تکیۂ خورد
و بمعنی دوم ہم شبیہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث وہ تہ
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھہ کر
اوپر سے پٹی باندھ دیتے ہیں۔

بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام وسکون شین معجمہ دعا کردن
در حق دیگری وہمین معنی بہ سین مہملہ ہم
آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدر لیست
غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این
نکردہ اند وبزبان عربی وترکی وسنسکرت
وغیر ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر
بمعنی پرکردن می بود موافق قیاس بود کہ اسم
مصدر این بالش قرار رسید ادیم باتمی حالی
طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر
زبان ندارند بدون سند اعتبار رانشاید
(اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق مین

بالشچہ بقول ہفت بکسر لام وفتح جیم فارسی
مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی ہم گذشت صاحب
شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ مرکب از بالش وچہ چنانکہ تعریفش بر
بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ۔

بالش زر اصطلاح بقول جہانگیری بدو
(ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و
دو دانگ وبقول برہان وبحر مخصوص است بہ
طلا وفرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک
مصطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در
قدیم ہشت مثقال و دو دانگ طلا بود
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی حیف
است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند
وظاہرا نام سکہ طلا باشد بوزن مذکور کہ
ہیئت کذائیش بالش کوچکی را ماند وکنایہ
باشد (اردو) زمانہ قدیم مین شاہان
ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن
آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی
مین بالش زر تھا۔ مذکر۔

بالش زیر سر نہادن استعمال۔ ہمان
است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت
(ظہوری سے) گستر انم بہر طاقت بستر بلند یعنی
۱) بالش بہیاری زیر سر صحبت نہیم ۲)—

(اردو) دیکھو بالش بزیر سر نہادن ۔

بالش عالی اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از مسند عالی ۔ صاحبان بحر و ہفت و مؤید بر مسند عالی قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لفظی این مسند بلند و ہیچ کنایہ نیست و متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالش کہ گذشت (اردو) مسند عالی ۔ مؤنث ۔

بالشک بقول برہان باکاف (۱) بروزن ... و معنی بالشت است کہ در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و بقول رشیدی مرادف بالشت صاحب جامع مذکر بالشت و بالشک فرماید کہ باتا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید کہ اگرچہ بکسر لام و سکون شین و کاف نوشتہ اند در صورتی کہ سند آن بہم نرسد ظاہر اد راصل مصغر بالش باشد کہ بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شدہ و در اصل بمعنی تکیۂ زیر سر است مؤلف عرض کند کہ بیچارہ نفہمیدہ اند کہ کاف زائد در آخر کلمہ می آید چنانکہ زلو و زلوک ۔ پرستو و پرستوک پس چرا در معنی اول اشکالی پیدا کردہ می خواہد کہ بر معنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست کہ بمعنی اول فرد عالیہ بالش است چنانکہ بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش کہ اشارہ این بر بالا ہم کردہ ایم (اردو) (۱) تکیہ ۔ مذکر (۲) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر ۔

بالش کج نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) بمعنے نخوت و غرور بہم رسانیدن دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نہادن) بمعنی اول می آید و ہم برین قیاس این را ہم توان گرفت خلاف قیاس نیست کہ کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

کہ گران خواب بیخبری پہلو بدل کند و بالین
بجای خود نماند - برای معنی دوم طالب
سند باشیم کہ معنی حقیقی ہیچ تعلق از نخوت
و غرور ندارد (اردو) (۱) گہری نیند
سونا - بقول آصفیہ نہایت غافل اور بیخبر
سونا - خواب خرگوش میں ہونا - سکھ نیند
سونا - (۲) غرور کرنا -

بال شکستن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بازو شکستن و پر و بال و
موی شکستن باشد بلحاظ معنی اول و دوم
لفظ بال (مسیح کاشی ؎) چشمت بدامن
مژگان برکباب دل ٭ بادی زدہ کہ بال
سمندر شکستہ است ٭ (صائب ؎) پروانہ
امن بہ بال و پرست زینہار ٭ مشکن مرا کہ
می شکنی بال خویش را ٭ (ولہ ؎) در آہ
اختیار ندارند بیدلان ٭ کہ بال شکستہ مانع پرواز
نیست ٭ (اردو) بازو توڑنا - ٹوٹنا
پر و بال توڑنا - ٹوٹنا -

بالش گذاشتن بیخبری استعمال یعنی قائم
کردن بالش سر بران چنیز (ظہوری ؎)
خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ٭
کہ بالشی بسر آستانہ نگذارم ٭ (اردو)
تکیہ قائم کرنا - تکیہ رکھنا -

بالش بقول سروری بکسر لام (۱) ہمان
بالش مرقوم بمعنی اول (حکیم فرخی ؎) ز رختہا
رودہ از دینار و از گوہر توانگر شد ٭ گوزن
از لالہ اندر دشت با بالش و بستر شد ٭ صاحب
شمس بحوالہ ابراہیمی گوید کہ بفتح اول و کسر
سوم (۲) بمعنی آشنا مؤلف عرض کند
کہ از سند بالا پیدا است کہ بسکون شین معجمہ
و نون است و ضرب ٭ نیست کہ مزید علیہ بالش
باشد چنانکہ گذارش و گذارشن و بمعنی
دوم تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار

را نشاید کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے
معنے (۲) دیکھو آشنا۔

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن	مصادر
(ب) بالش نرم زیر سر نہادن	اصطلاحی
(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن	(الف)

و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن
کسی را بطریق خوشامد و تیتاح بہار بذکر معنی
بالا گوید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ (۲)
بمعنی خوشامد کردن از راہ تمسخر و ریشخند است
صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی نسبت
(ب) بر معنی اول قانع و صاحب سروری
در ضمیمہ کتاب گوید کہ کنایہ از خوشحال کردن
کسی را بفریب و خوشامد گفتن و مغرور دادن
خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید کہ
خوشامد کردن و گوید کہ این از اہل زبان
بہ تحقیق رسیدہ (ظہوری ؎[1]) راحت بنہادہ
بالش نرم ہا زیر سر داغت از جگرہا سوخت لطف
عرض کند کہ از سند ظہوری معنی اول بہ ثبوت
می رسد و معنی دوم را متعرلیف صاحب سروری
حکم سند دارد کہ از اہل زبان است ولیکن
جدت خان آرزو را نمی پسندیم کہ (کسی) را
داخل اصطلاح کردہ میخواہد کہ موضوع
کتاب چراغ ہدایت را در ریشخند اندازد
وای بر محققی کہ (بالش زیر سر) را (زیر کسی)
قرار دہد۔ فتامل۔ بالجملہ معنی حقیقی این
(۳) تکیہ نرم را زیر سر کردن است و معنی
اول و دوم کنایہ باشد (اردو) (الف)
و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا
(۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ
سرہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقرہ | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
ہشت درم و دو دانگ باشد صاحب

برہان گوید که بہای بفتح مخصوص صاحبان
جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند که ترکیب اضافی است از تخفیف بالش
زر نام سکۂ از نقرہ که وزن آن بمقدار
ہشت درہم و دو دانگ است که در زمانۂ
باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی
سکہ جس کا وزن آٹھ درہم اور دو دانگ
اور زمانۂ سلف میں مروج تھا اسکی تاریخی
حالت معلوم نہ ہو سکی۔

بالشتک صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند که این ہمان است که بہ بالشتک
بہ فوقانی بجیم گذشت و ذکر ماخذ این ہم بہ ہمدرانجا
کردہ ایم (اردو) دیکھو بالشتک۔

بال طیاری برافشاندن مصدر
اصطلاحی۔ کنایہ از آمادہ پرواز شدن
است (ظہوری ۵) گہی کشادہ زسم ہا
دہان براہ خوری گہی ز بال برافشاندہ
بال طیاری مخفی مباد که طیاری در اینجا
بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن)
چیزی است که طیور قبل از پرواز جناح
خود را برمی افشانند و این علامت
آمادگی برای پرواز است (اردو)
آمادۂ پرواز ہونا اڑنے کے لئے پر جھٹکنا۔
پر تولنا۔

بالغ بقول سروری بحوالہ نسخۂ وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کردہ شدہ که
بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانۂ شراب (استاد عمارہ ۵) با چنگ سغدیانہ و بالغ
شراب آمد بخواب اگر خود خواجہ با صواب و فرماید که (۲) در نسخۂ میرزا اسطرلابی
است که بضم لام نام ولایتی است شمالی و بحوالہ مؤید گوید که بہ بای فارسی و فتح
لام است صاحب برہان بذکر ہر سہ معانی فرماید که معنی اول بگرجستان متعارف است

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده و بر (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که
از شاخ کرگدن و گاو و استخوان فیل و چوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند
صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند که (۳) در عربی زبان بقول منتخب بمعنی
نیکو و رسنده و جوان بحد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی
دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین
خطا است بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السعدین بوضوح می پیوندد (الخ)
مؤلف گوید که درست می گوید و نسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل
لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله و جام شراب و این
مبدل پالق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق و آروغ بعض معاصرین
ترک تصدیق پالق کنند ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت بای حال پالغ
پالغ باشد که می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه اسپ و اسب و شپ و شب و معنی دوم
را وجه تسمیه معلوم نشد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کرده اند حیف است که معاصرین
عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیه این از لفظ بالغ پیدا می کردیم و خطا را
(خان بالغ) است و خان بالغ که نام شهر بود مرکب توصیفی بمعنی خانهٔ نیک باشد مطلق چون که
آن شهر را (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرده والله اعلم بحقیقة الحال نسبت معنی
سوم همین قدر کافی است که فارسیان این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کرده اند

کہ در ملحقات می آید ازینجاست کہ ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ۔ مذکر
(۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر
(۳) بالغ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ جوان۔ سیانا۔ پورا مرد۔

(الف) بالغ کلام
(ب) بالغ نظر
اصطلاح۔ بہار ذکر (الف) کردہ ازمعنی ساکت و از فقرهٔ ظہوری سند گیرد کہ در مدح ممدوح نوشتہ (و ہو ہذا) بالغ کلامان مدرسهٔ سخن طفلان مکتب زبان دانیش ۔۔ مؤلف عرض کند کہ مراد از پختہ کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بہ اعجاز ننگرد (صائب ؎) نیست صائب راغیر ز افسانهٔ عشق مجازی دیدهٔ بالغ نظر بر اسجد طفلانہ مثلیت ہو (والہ ہروی ؎) با او ہمہ کس زادہ خود نیز نسنجد ہا میزان جو تمیز آمدہ بالغ نظران را ہا صاحب بحر عجم ذکر (ب) کردہ بخیال ما این ہم متعلق است بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت اسم فاعل ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام۔ کہہ سکتے ہیں۔ یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب) بالغ نظر۔ بقول آصفیہ۔ غائر نظر حقیقت بین

(الف) بال فشان
(ب) بال فشاندن
اصطلاح۔ ہمان بال افشان و بال افشاندن کہ گذشت و بال افشانی حاصل بالمصدرش (صائب ؎) با قامت خمیدہ جوانی زیستن ہے در زیر تیغ بال فشانی ز بسملست ہو (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی
مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سایہ افگن کردن طائر بر سر کسی (ظہوری ؎) سایهٔ رنگ نازکم برد برش ز بال و پر ہ

بخت بفرقم ارکند بال فشان همای را (مخفی)
سباد که از همین سند - بال فشاندن طائر بر فرق
هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود
(اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا -

بال فشان کردن مصدر اصطلاحی
طائر در قفس کنایه باشد از مقید

گردنش در قفس که پرندگان را ز قفس ز خرابی
صحت پر و بال می ریزد (صائب ؎)
من همان روز ز بال و پر خود دست شستم
دست ها که درین تنگ قفس بال فشانم
کردند (اردو) طائر کو پنجره مین
بند کرنا -

بالقس بقول برهان بکسر قاف و سکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی
اگر آن را بخایند و بر گزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند - و
ابوخلسا همانست - صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی
و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است
و ما تعریف این بر ابوخلسا کرده ایم (اردو) دیکھو ابوخلسا -

بال کاغذی اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاحات
به معنی بال سست باشد مؤلف عرض
کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار
دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی
(صائب ؎) ببال کاغذی عقل می پرم
صائب ها دران چمن که سمندر کباب میگردد ؎

ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن)
بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتامل
واین من وجه متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن)
که می آید (اردو) مصنوعی بازو، مصنوعی بال کر
بالکانه صاحب سروری بحواله نسخه حسین وفائی
گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
ببینند و بحواله تحفه گوید که مراد از دریچهٔ
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرهنگ
که در فرهنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ع)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت •
ز هر گونه در آن تمثالها ساخت • ز عود و
عنبرآمیز آستانه • درش سیمین و زرین
بالکانه • (کمال اسمعیل ع) ز سم ز بالکانه سر محل
دیده برون جهد • این چند قطره خون که
و قافی تست • صاحب برهان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض بمعنی شبکه مطلقاً نه تنها
آنکه از آهن و برنج و غیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارگانه - دریچهٔ مشبکی که از درون - بیرون
توان دید و ببای فارسی اصح است و بقول

صاحب جامع پنجرهٔ آهنی و برنجی که مشبک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه ببای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاهر نیست صاحب
برهان (پالگانه) را به بای و کاف فارسی دریچه
خانه گفته و صاحب رشیدی به (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه است
و دریچه مؤلف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش همه را آنجا کرده ایم و درینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
درغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالگانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که به بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

که دریچه با لا گذشت و پر با لگانه هم می آید
و دریچهٔ مشبک را نام است و بس که بنای
آن برای نفوذ هوا است قلب اضافت
خانهٔ باد آنچه دریچه خای معجمه به کاف بدل شده
است هم قرین قیاس است چنانکه خمان
و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (بالکانه)
را که به بای و کاف فارسی می آید بکاف عربی
هم نوشته اند تصفیه آن بجای خودش کنیم
که هر دو صحیح باشد و آنچه صاحب رشیدی
(بارکانه) مرادف (بالکانه) نوشته اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که تبدیل
است که رای مهمله به لام و بالعکس بدل
می شود چنانکه چنار و چنال بالجمله ازین قدر
تحقیق متحقق شد که اصح به بای عربی است
نه فارسی چنانکه بعض محققین بدون غور به ماخذ راهی
زده اند - این است حقیقت این لغت -
(اردو) دیکھو بادگانہ -

بال کشادن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) بمعنی بال و پر کشادن که
طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طهرانی
ع) اندرو بال کشاید ز شوق بر سر سرو و سمن
چنانکه بر سر خوبان علاقهٔ دستار ؎ و (۲) بمعنی
وسیر کردن (حافظ شیراز ع) عقاب جور
کشاد است بال در همه شهر ؎ کمان گوشه
نشینی و تیر آهی نیست ؎ (اردو) (۱) پر
کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور
بٹیر اور مور اور رفیل مرغ گھوما کرتا ہے
(۲) اُڑنا - چکر لگانا - منڈلانا بقول آصفیہ
چیلوں کا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا چکر
لگانا گھومنا - (آتش ع) منڈلا رہے
ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح ؎ شاید دہان
سگ سے ہر استخوان گرا ؎

بال کشیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کرده اش (بال و پر کشیدن در آب) پیداست که بجای خودش می آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب -

بالکون | اصطلاح - بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار (۱) بالاخانه و (۲) مهتابی - صاحب بولچال بذکر هر دو معنی بالا گوید که معرّب (بال کنی) است که در لغت انگلیسی مهتابی را گویند مخفی مباد که مهتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک که برلب حوض برای سیر مهتاب سازند و بقول بهار عمارتی بلند مسطح بی سقف خواه از گچ و سنگ و خشت خواه از خاک که پیش ایوان یا درمیان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مهتاب (الخ) **مؤلف** عرض کند که بال بمعنی فوق و بالا بمعنی هشتمش گذشت و کون بضم اوّل و سکون ثانی بقول برهان بمعنی نشستگاه پس اگر این را ترکیب بال با کون قلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاه بالا و کنایه از بالاخانه و مهتابی باشد نه بخصوصیت هیچ ضرورت ندارد که این را معرّب گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانه و بار جا و بر آمده (اردو) (۱) دیکھو بالا خانه - مذکر (۲) مهتابی - بقول آصفیه ایک اونچا بڑا - کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے ہین - (مؤنث) -

بال گرفتن | مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سند پیش کرده اش بال و پر گرفتن پیداست که بجای خودش می آید و بحر بال گرفتن بزبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن

بالله رفتن | مصدر اصطلاحی - (الف) بقول ضمیمهٔ برهان و بحر کنایه از بتکلف خانه رفتن (الف) بالله رفتن

(ب) **باللّه رو** (و ب) (۱) بقول مؤید بحواله تاتارخوانی بمعنی بر و مکتب **مؤلف** عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی هم یعنی بمکتب رونده مخفی مبادکه در مدرسه های سلف تعلیم عقائد و فقه مقدم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمهٔ آن ازینجاست که (باللّه رفتن) که بمعنی حقیقی سوی خدا رفتن است کنایه شد از رفتن بمدرسه که اکتساب علم واقف می کند از رو

(اردو) (الف) مدرسه جانا (ب) (۱) مدرسه جا۔ (۲) مدرسه جانے والا۔

بال ماهی اصطلاح۔ بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار پرماهی که هر دو طرفش باشد صاحب بول چال هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال

(اردو) پرماهی۔ مچھلی کے پر۔ مذکر۔

بال ملائک استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی جناح و پرهای فرشتگان (ظهوری سه) نمی بالیست در بال ملائک شعله سر دادن ٭ چه حدّ من که سوزم آتشت را خام سیدانم ٭

(اردو) فرشتوں کے پر۔ مذکر۔

بالنده بقول برهان و هفت و اننده برو زن ساننده هر چیز که آن بالیده و نشو و نما شده باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشو و نما کننده و فزاینده **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل مصدر بالیدن است که می آید و تعریف برهان برای بالیده باشد نه بالنده و ضرورت نداشت که مشتقات بالیدن را ذکر کنیم۔ بمپیدانیم که محققین نازک خیال چه نزاکت در معنی خیال کرده اندکه جو یای کعبه را به ترکستان برده اند و ما ذکر این را بتحرکش ازین وجه ترجیح دادیم که غلطی تعریف را ظاهر کنیم (اردو) نشو و نما کرنے والا۔ اچھولنے والا۔ بالیدن کا اسم فاعل

بال نفس استعمال۔ مرکّب اضافی است که فارسیان بال را بمعنی ورم گرفته اند و به تحقیق ما اسم مصدر است که ذکرش بر معنی ششم کرده ایم و این متعلّق به ہمانست	(ظهوری ف) کند شعله ہای درونی کبابش را ببال نفس گر فغان بر نبرد؛ (اردو) سانس کا پھولنا۔ حاصل بالمصدر۔ سانس نالی کا ورم جس سے سانس چلتی ہے۔

بالنگ بقول سروری۔ بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت ترش که مربّا کنند (لسحق اطعمه ف) به شیخ و سیب مفتی و ریواس محتسب؛ بالنگ شد کلو و ترنج بخش شیر گشت، صاحب جہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) جنسی از خیار ہم که آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جہانگیری و جامع ذکر ہر دو معنی کرده صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید که قوسی بمعنی ترنج بزرگ آورده پس آنچه رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محلّ تامّل و معنی دوم ہم ذکر کرده مؤلّف عرض کند که کلمه (با) مخفّف (باد) است و (لنگ) مبدّل (رنگ) چنانچه چنار و چنال۔ پس بالنگ مخفّف و مبدّل (بادرنگ) است که بهر دو معنی بالا گذشت و آنچه خان آرزو با بیانِ کلام قوسی بر قول صاحب رشیدی تامّل کند می پرسیم از وکه چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد۔ شاید بتحقیقی که درین لغت لفظاً را دریافت بخیال نازکش ترنج را معنی بزرگ کرد۔ تحقیق ما این است و اتفاق محققین اہل زبان ہم که ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفته اند و ہمین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے۔ دیکھو ارنگ و بانس۔

بالنگبویه بحث این بر بادرنگبویه گذشت و مخفف این بالنگویه که بحذف موحده می آید (اردو) دیکھو بادرنگبویه و بالنگویه۔

(الف) **بالنگو** (ب) **بالنگویه** (الف) بقول برهان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی به واو رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند و در عربی بقلة اترجیه صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه همان بادرنگبویه که گذشت و گوید که تخمی که اکنون پیش عطاران به بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو همانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر هردو لغت فرماید که در برهان (الف) را بکسر ثالث گفته و آن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که همان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بوشبیه به (بادرنجبویه) وسبز مائل به سفیدی و برگ آن بی کنگره و بی تشریف و تخم آن دراز تر از تخم ریحان و در افعال قریب به شاهسفرم و گرم و تر در آخر اوّل و مقوّی قلب و جهت خفقان و رفع توحّش و اسهال معوی و دموی با گلاب مجرب (الخ) مؤلّف عرض کند که پریشان بیانی محققین در شکل انداز د۔ همین صاحب محیط بر افرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خودرو گویند و بر بالنگو هیچ اشارهٔ افرنجمشک نکرد و درینجا (الف و ب) را مرادف نگیر و پس (ب) را مخفف و مبدّل (بادرنگبویه) دانیم که دال مهمله و موحده هفتم حذف و رای مهمله به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال و (الف) ریحانی دیگر

شبیہہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید و صراحت کند که فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد که بالنگو لغت کدام زبان است ولو مفتوح بیوست که اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم توانیم عرض کرد که واو نسبت بہ بالنگ زیادہ کردہ اند که در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہند ۔ ہندو و آنچہ صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت (ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ بکثرت استعمال بای موحدہ از ہر دو حذف شد (اردو) (الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہین (ب) دیکھو بادرنگبویہ ۔

بالو بقول جہانگیری بواو معروف (۱) دانہای سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و درد نکند و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در بعضی از ولایات فارس و عراق عجم کوک خوانند و بتازی ثولول و بہ ترکی کوتیک و بہ تبریزی سکیل و بہندی مسا گویند (شمس فخری ـ) بر ویت ہر کہ روشن نیست چشمش ٭ بود مقلہ چشمش در چو بالو ٭ و (۲) برادر را نیز خوانند ۔ صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ برادری کہ از یک مادر و یک پدر باشد و (۳) بمعنی آو از حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت اول فرماید کہ بیاے فارسی مشہور تر است صاحب جامع متفق با برہان در ہر سہ معانی صاحب سواد السبیل فرماید کہ بالوبہ لام مشدد بالیطالیانی گوہی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو
در سراج به نقل معانی برهان قناعت کرده و
از ماخذ بحثی نکرده ماننیست معنی اوّل عرض کنیم
که واو تصغیر یا نسبت بر کلمهٔ بال زیاده
کرده اند چنانکه دختر و دخترو و پسر و پسرو و هندو و بال
بمعنی ورم یا فربهی گذشت پس معنی لفظی این
ورم یا فربهی خفیف یا منسوب بورم یا فربهی
وکنایه از آزخ ونسبت معنی دوم عرض میشود
که بال بلغت سنسکرت کودک وطفل را گویند
پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد
از برادر حقیقی و شک نیست که این را مفرّس
گیریم وبمعنی سوم مبدل پالا است که بزبان
زند و پازند فریاد و فغان را گویند که می آید
بای فارسی بموحّده والف به واو بدل میشود
چنانکه اسپ و اسب و تاغ و توغ فتامّل
(اردو) (۱) دیکھو آزخ (۲) حقیقی بھائی
مذکر (۳) فریاد و فغان - مؤنث -

بالوا بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ مرضی
است که از ان ناخن بریزد - دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و حیرتی
نباشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند
صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است
که ناخن مانند ابرک سفید و برّاق شود و سبب
او فی سبب لشکنند بسبب استیلای یبوست
بران وسببش قلّت خون است بجهت
ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن
و تنشّف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال
و بقول انطاکی سبب آن سردی و خشکی است
که کثیف و حبس کند (الخ) حیف است که
سند استعمال پیش و وجه تسمیه هم معلوم نشد
- اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو)
فارسیون نے بالوا مرض طلقیه کو کہا ہے
جسکے عارض ہونے سے ناخن جھڑ جاتے ہیں مذکر

بالوازه بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ

بادپیچ را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که جا دارد
که این را مبدل بالواسه گیریم که به سین مهمله
عوض زای هوز می آید بمعنی تار که مقابل
پود است و بادپیچ هم ریسمانی است که
که بران نشینند و در هوا آیند و روند پس
اسم جامد فارسی زبان باشد به تبدیل سین
مهمله به زای هوز همچون سمارغ و زمارغ
و عجبی نیست که اصل این بال وزه باشد مرکب
از بال که بمعنی پر مرغ یا جناح است و وز
در لغت عرب بمعنی بط آبی آمده فارسیان
زای مشدد را به تخفیف خوانند و برای سهولت
تلفظ الف زائد بعد واو آورده های نسبت
در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب
به بازوی بط آبی که طاقت جست و پرواز
دارد دیگری نتواند که تیز بال شود و همین قدر
است حرکت بادپیچ در هوا والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) دیکھو بادپیچ -

بالواسه بقول جهانگیری بالام موقوف تارها
را گویند که جهت بافتن مهیا ساخته باشند و آنرا
تانه نیز خوانند و بقول برهان و جامع بروزن
شاه کاسه بمعنی تار که مقابل پود است خان
آرزو در سراج ذکر این بخاموشی کند و از
ماخذ ساکت مؤلف عرض کند که لفظ بال
بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است
و فارسیان هم (بال سمندر) به همین معنی
گفته اند چنانکه گذشت پس اصل این
(بال آسا) بود الف اول از ممدوده (آسا)
بدل شد بواو چنانکه آلغونه و والغونه معنی
لفظی این مثل موی و کنایه از تار (اردو)
تانا بقول آصفیه اسم مذکر تار بخلاف پود
وه طولانی تار جیسے جولاهون نے بننے کے واسطے
ترتیب دیا هو -

بالوانه بقول برهان بروزن آسمانه

(۱) مرغکی باشد کوچک و سیاه که شیرازیان
آنرا آواشه گویند صاحب جامع بذکر معنی
اوّل فرماید که (۲) بر وزن خاکیانه پرستوک
صاحب مؤید نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا
فرماید که مرغکی است بمقدار گنجشکی سیاه و پلید
کوتاه پای بر درخت و دیوار نشیند و
اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند
و بحواله شرفنامه گوید که بهمین معنی با پای
حطّی آمده چنانکه می آید - خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در برهان
بالوایه بفتح تحتانی بر وزن چارخانه بمعنی
پرستوک آورده و اغلب که هر دو یکی است
و یکی ازین دو تصحیف - مؤلف عرض کند
محقّق با نام و نشان حق تحقیق ادا نکرد و طرز
بیانش تقاضای تحقیق کند معاصرین عجم با ما
اتفاق دارند که پرستوک بر زمین کم نشیند
وجهش می نشیند جناح خود را بلند و ارتفاع در

پریدن زحمت نگیرد و چون بر درخت و دیوار
می نشیند جناح را بلند نکند که هوای ارتفاع بلند
معین جناحش می شود و هم او گوید که عادتاً
(واشه) مبدّل (باشه که گذشت) همچنین
است و او زنهار بر زمین نباید الّا بر دیوار
و شاخ درخت ها معلوم می شود که در جناح
او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بالنشینی را
بقسمت این هر دو ودیعت کرده اند پس معنی
لفظی این محافظ جناح باشد که بال بمعنی جناح
گذشت و آن بمعنی نگهدارنده و نگهبان و
ها هی هوّز در آخرش زائد - ازین قدر تحقیق
که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که
(بالوانه) به نون را صحیح گیریم و (بالوایه)
به تحتانی ششم که می آید مبدّل آن که نون
با تحتانی بدل شود چنانکه انجح و اوبج این
است حقیقت این لغت که خان آرزو به
آسانی گفت که درین هر دو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افگر۔

بالواه بقول صاحب ضمیمۂ برہان پرندۂ ایست که آنرا بعربی خطّاف گویند صاحب مؤیّد بحوالۂ ادات گوید که مرادف بالوایه پرنده ایست که آنرا فرشک نام است و بعربی خطّاف و بحوالۂ شرفنامه فرماید که بالوایه به تحتانی عوض نون هم آمده و گوید که با بای فارسی هم که بر سه لفظ مشترک است و آن مرغکی است همچون گنجشک سپید و سیاه کوتاه پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد مؤلّف عرض کند که مخفّف همان بالوانه بحذف نون و حقیقت این همه را انجا مذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایه صاحبان جهانگیری و برهان و مؤیّد ذکر این کرده اند و ما حقیقت این بر (بالوانه) بیان کرده ایم که این مبدّل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بال و پر استعمال (۱) بال و پر هر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش بای حال فارسیان برای طیور استعمال این هر دو لفظ بیکجا کنند و بقاعدۂ خود با مصادر فارسی مرکّب هم سازند چنانکه در ملحقات می آید (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکه در (بال و پر جستجو) می آید (صائب ـه) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ٭ ذو الفقار شمع از بال و پر پروانه است (اردو) (۱) بال و پر۔ پر پرزے۔ مذکّر۔ طیور کے پر و بال (۲) طاقت۔ مؤنّث

بال و پر آوردن مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن بال و پر و قوت پر واز گرفتن است (احسان ممحّی ـه) هر حرف همچو مور بر آورد بال و پر ٭ تا نامه ام به آن بت شیرین زبان رسید (اردو) بال و پر پیدا کرنا۔ بال و پر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال و پر نکلنا

کا ذکر کیا ہے۔

(۲۵۴۸) **بال و پر بر انداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال و پر باشد یعنی ستعدی و دست از پرواز شستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ع) اوج پرواز شان اگر بکمال ۂ نرسد بال و بر اندازند ۂ (اردو) بال و پر گرا دینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۲۵۴۹) **بال و پر بردوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و بال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ع) خدنگ الف از خم نون و دال ۂ برون راند و بر دوختش پر و بال ۂ مخفی مباد کہ در بعض نسخ پر و بال را (سر و بال) نوشتہ محاورۂ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندھنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۲۵۵۰) **بال و پر بستن** استعمال۔ پرہای طیور را از رشتہ بر بستن و مقید کردن پرندہ و بازداشتن از پرواز است (ظہوری ع) کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی ۂ شبودی دانہ از خال تو گر دام محبت را ۂ (اردو) پر باندھنا۔ بقول آصفیہ پر بین ڈور باندھنا تاکہ جانور پھر نہ اڑ سکے۔ بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۲۵۵۱) **بال و پر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیہ بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن کہ ذریعۂ پرواز است (ظہوری ع) دران صحرا کہ می گردد سمند رشت خاکستر ۂ مبادا اندیشۂ پرواز بال و پر پرستان را ۂ (اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۲۵۵۲) **بال و پر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ع) در تو تاثیری ندارد نالۂ من ورنہ دوش ۂ قدس را بال و پر پرواز بست ۂ (اردو)

پر باندھنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔
مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۴۸۵۸) **بال وپر جستجو** اصطلاح بمعنی طاقت
جستجو و متعلق بمعنی دوم بال وپر (صائب
ے) از شرم نیست بال وپر جستجو مرا ٭ چون
باز چشم بستہ شکارم دل خود است ٭ (اردو)
جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۴۸۵۹) **بال وپر خاریدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی خراشیدن بال وپر باشد کہ جانوران
در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و
مادہ فیل مرغ و گنجشک وغیر ذلک (ظہوری
ے) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف ٭ از شعلہ
چو بال وپر بخارم ٭ (اردو) پروں کو چونچ
سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی مین
بار بار کھجلاتے ہین۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا
اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۴۸۶۰) **بال وپر خواستن** مصدر اصطلاحی۔
(۱) کنایہ باشد از ارادہ گریز کردن (اسدی
طوسی ے) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد ٭
بخواہشگری بال وپر از کبوتر ٭ (۲)
بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال وپر
کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا
(۲) بال وپر چاہنا۔

(۴۸۶۱) **بال وپر داشتن** استعمال بحث این
بر بال داشتن گذشت و سند استعمال این
ہم بمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۴۸۶۲) **بال وپر ریختن** استعمال بحث این بر
(بال ریختن) گذشت (رضی ارتیمانی ے)
آسمان اینجا بسوید آستان ٭ جبرئیل اینجا
بریزد بال وپر ٭ (اردو) دیکھو بال ریختن

(۴۸۶۳) **بال وپر زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی
افشاندن بال است یعنی بشتاب پریدن مانند
قفس یا پرندان بسمل (ظہوری ے) عجب
است و رقص ماہی چمن ز بال وپر زدن ٭

زین عادتی کہ در شکن دام کردہ ایم ٭

(اردو) پھڑپھڑانا۔

(۲۲۴۴) **بال و پر سوختن** استعمال بتعریف اپنے پر (بال سوختن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بال سوختن۔

(۲۲۴۵) **بال و پر شکستن** استعمال بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہردو (صائب ؎) کنجی گرفتہ از قفس و دام فارغم ٭ بال و پر شکستہ پر بچانۂ من است ٭ (اردو) بال و پر ٹوٹنا۔ بال و پر توڑنا۔

(۲۲۴۶) **بال و پر شمع** اصطلاح مرکب اضافی است کنایہ از زبان شمع (ظہوری ؎) سوز عشقست کہ پرواز ببال و پر شمع ٭ خویش را گرم تر از شعلہ کشد در پر شمع ٭ (ولہ ؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغست ہمای ٭ شہرتش اوج گرفتست ببال و پر شمع ٭ (اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ۔ صاحب آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث شعلہ۔ زبان شمع۔

(۲۲۴۷) **بال و پر فشانی کردن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادہ پرواز شدن (صائب ؎) تا خدنگ غمزہ بال و پر فشانی می کند ٭ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ٭ (اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے کو مستعد ہونا۔

(۲۲۴۸) **بال و پر گشادن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پرواز کردن (انوری ؎) ولی چو خود ہمای بقا در ہوای دہر ٭ از بہر تربیت تو گشادست بال و پر ٭ (اردو) اڑنا۔

(۲۲۴۹) **بال و پر کشیدن در آب** مصدر اصطلاحی۔ شنا کردن ماہی یا بط یا دیگر پرندگان آبی (اشرف شیرازی ؎) گر بدریا پر تو اندازد چراغ روی تو ٭ ماہی کشد پروانہ ہمچون موج بال و پر در آب ٭ (اردو) مچھلی یا پرندہ کا پانی میں تیرنا۔

(۴۷۷) **بال و پر گرفتن** استعمال ۔ حاصل کردن
بال و پر و بلند پروازی اختیار کردن اعظمی
ﮯ) براه عشق نگیرم زشوق بال و پری ؎
که نی پیاده شمارند و نے سوارم ایچ (اردو)
بال و پر حاصل کرنا ۔ بلند پرواز ہونا ۔

(۴۷۸) **بال و پر یافتن** استعمال ۔ بمعنی بال و پر
حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است
(حسن غزنوی ﮯ) دلی که از کرم عشق
بال و پر یابد ؎ چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد
؎ اردو) بال و پر پانا ۔ قوت پرواز پیدا کرنا

(الف) **بالود** (الف) بقول برہان بضم
(ب) **بالودن** ثالث و سکون واو و دال
بمعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد
و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲)
بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن
صاحبان ہفت و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند
و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالا فزاند
که (۴) بمعنی سر آمدن هم و گوید که کامل التصرف
است و مضارع این با آلاید و بقول صاحب
جامع بمعنی سوم و چهارم و بقول صاحب
موارد و نوادر بمعنی اوّل و سوم ۔ هر دو محققین
آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفته اند
و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل
این و بالان و بالا مشله و بالش حاصل
بالمصدرش (مولوی معنوی ﮯ) این نسب
پیوست او را بوده است ؎ گر شهنشاہان سه
بالوده است ؎ خان آرزو در سراج فرماید
که بمعنی بالیدن است مؤلف عرض کند که
(الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدل
بالیدن که می آید که یای حطی بدل شده به واو
چنانکه انگیل و انگول و اسم مصدر این همان
بال که بجایش گذشت مخفی مباد که معنی اوّل
لازم است و معنی چهارم متعلق به معنی سوم
مضارع این بالد نه با آلاید چنانکه صاحب بحر عجم

گفته. فتامل و بال امر حاضر است و بالنده اسم فاعل. بعض محققین بالاتسامح کرده اند که بال را اسم فاعل گفته اند که بدون ترکیب افادهٔ معنی فاعلی نمی کند و بالان در ینجا اسم حالیت و بلحاظ مصدر بالاندن امر حاضرش چنانکه بجایش ذکر کرده ایم آنانکه بالان را درینجا امر حاضر و اسم فاعل گفته اند بر نزاکت قواعد فارسی غور نکرده اند. نمی دانیم که بالا را چطور مرادف بالان قرار دادند و نمیدانیم که بذیل مشتقات ضرورت بیان لفظ بالا چه بود. خبرین نیست که طالبان حقیقت لغات را همچو محققین بے تحقیق در غلط انداز ند و فرق نازک الفاظ را برباد دهند بخیال ما ضرورت نداشت که با بیان مصدر ماضی مطلقش را هم در عنوان جا دهیم غلطی برهان و انند و هفت است که چنین کرده اند و پے بحقیقت نبرده اند طرز بیان شان (الف) را اسم جامد قرار می دهند و آن غلط است (اردو) (۱) زیاده هونا (۲) پھولنا (۳) نمو کرنا. بڑا هونا (۴) نکلنا.

بالور استعمال. بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح واو و سکون رای مهمله لغت فارسی زبان است بمعنی پردار و بالدار. دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد. مؤلف عرض کند که ور بقول برهان کلمه ایست که افادهٔ معنی صاحب و خداوند کند وقتیکه با کلمهٔ ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی لفظی این صاحب بال و پر است و بس (اردو) بال و پر رکھنے والا. پردار. طائر. اڑنے والا.

بالوس بقول سروری بر وزن سالوس کافور مغشوش را گویند و بشین معجمه نیز آمده و بحواله فرهنگ فرماید که لوس بمعنی غشی است که کافور مخلوط سازند پس برین تقدیر

این لغت مرکب باشد (کسائی ره) کافور تو بالوس بود مشک تو بانک [illegible] بالوس تو
کافور کنی دائم مغشوش [illegible] و فرماید که این ضعیف را اندک تأملی درین معنی و مثالش می رود
صاحب جهانگیری بذکر بالوس و پالوش همین معنی را بیان کرده صاحب رشیدی
متفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید که با بای فارسی هم آمده
صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که لوس
بقول بعض بمعنی غش آمده پس این مرکب مجاز در کافور مغشوش استعمال یافته مؤلف
عرض کند که لوس بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را
بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی که داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ
فارسیان لوس را بر سبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کرده اند همین لغت [illegible]
اسم مصدر (لوسیدن) است که بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمه مبدل
لوس که سین مهمله به معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی حقیقی مباد که اصل [illegible] لاس
بالف باشد که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ریشم ناصاف. فارسیان بقاعده تخفیف
الف را با واو بدل کرده (چنانکه تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کرده اند و دیگر
معانیش هم بر سبیل مجاز است پس بالوس مرکب است از کلمه با بمعنی همراه و لفظ
لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارنده مجموعاً و مستعمل برای کافور مغشوش [illegible]
و پالوش که بهمین معنی می آید مبدل این و پالوش که به بای فارسی و شین معجمه [illegible] می آید
مبدل بالوش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ حقیقت است که صاحب [illegible]

سروری وجہ تامل را ظاہر نکرد (اردو) غیر خالص کافور۔ مذکر جس مین آمیزش ہوئی ہو

بالوسہ بقول رشیدی وشمس بہ لام موقوف بمعنی تار کہ ضد پود است کہ تانہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ مخفف بالواسہ کہ گذشت بتخفیف الف دوم وصراحت ماخذش بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو بالواسہ۔

بالوش بقول برہان وجامع وجہانگیری مبدل بالوس کہ بہ سین مہملہ گذشت وما ارشادہ این باصراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بالوس۔

بالون بقول صاحبان روزنامہ ورہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی غبارہ صاحب بول چال صراحت کند کہ بالون و(بیلون بدون الف) ہر دو آمدہ صاحب سوار السبیل فرماید کہ معرب است از بالُن بہ تشدید لام کہ لغز فرانسوی قسمی است از ازگہوارہ تختہ کہ بران نشستہ در ہوا بہ بالا می روند حتی کہ از دیدہ غائب شوند وباز بحکمت عملی فرود می آیند واین از اختراعات عجیبۂ زمان حال است وبہندی غبارہ وبعربی منطار خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی معاصرین عجم تحتانی را بالف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ بکیدش واکدش وبیرمغان وارمغان دیگر ہیچ (اردو) غبارہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا توان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہوائے لطیف وگرم بھر کر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیلہ سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بیلون یا [illegible]

کہتے ہیں ۔

بالویہ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ پرستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بزیادتی الف باین معنی آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بر (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کردہ ایم و این مخفف آنست و بس ۔ (اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ؎) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام ؛ دیدم کس فراخ بمانند بالہ ؛ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ درو خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار رقص بی تکلم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چارپا نہند و چون سامان و سامان درو کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیہ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب بحرالسنبیل فرماید کہ بالا بزبان ایطالیائی بلوندہ کہ دران اسباب وغیرہ بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاول اقوی من الآخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ مزید علیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بر معنی نہمش گذشت جز این نیست کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو اپرغنج (۲) دیکھو بال کے نویں معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار

(بالیداوند) را بمعنی رقص کردند نوشتہ کہ ماضی مطلق
ہمین مصدر است و متعلق بمعنی دوم لفظ بالا
کہ گذشت (اردو) رقص کرنا۔ ناچنا۔

بال ہما استعمال۔ مرکب اضافی است
بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ؂
بال ہما و تارک اقبال دیگران ہا تا فرق خود
بسایۂ زاغی رسانده ایم ہا (صائب ؂
دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ہا
سایۂ بال ہما را القفس نتوان کرد ہا (اردو)
ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

بالی مرکب است از بال و یای مصدری
و بال در ینجا لغت عرب است بمعنی حال
و دل پس لغت عربی را بترکیب فارسی
استعمال کردہ اند چنانکہ شکستہ بالی بمعنی
شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی
پرند گیریم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو)
اس کا استعمال اردو مین نہین ہے اور
ترکیب فارسی کے ساتھہ (شکستہ بالی) بمعنی
شکستہ حالی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ
نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از حسن غزنوی سندی پیش کند
کہ بر بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو
بال و پر یافتن۔

(الف) بالید (الف) بقول سروری
(ب) بالیدگی بمعنی نمو کرد و افزود۔
(ج) بالیدن صاحب برہان فرماید
کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید
و نمو کرد و بزرگ شد و برآمد و ہم او بر (ج)
فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون
گردیدن و (۲) نمو کردن و بقول رشیدی
نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است و ہم او
ذکر معنی اول ہم کردہ صاحب سروری بر
معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری

بذکر ہر دو معنی بالا گوید که بمعنی (۳) برآمدن
ہم و بقول جامع و بحر و موارد و نوادر مرادف
بالودن که گذشت مؤلف عرض کند که
(۴) بمعنی شگفته شدن از مسرت ہم و این
مجاز معنی اوّل است سند این در ملحقات
بر بالیدن آسمان می آید و بالودن که گذشت
مبدّل این و اسم مصدر این بال که بجای
خودش گذشت فارسیان یای معروف
برو زیاده کردند و علامت مصدر (دن)
در آخرش آورده مصدری ساختند
که بقاعدۂ مقتنین فارسی مصدر جعلی است
و در نفس الامر با صول مصدر اصلی که اسم
مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است
نه السنۂ غیر و امر حاضر این بال و مضارع
این بالد و حاصل بالمصدر این بالش و
بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مباد که ہمہ
معانی (ج) در (الف) باشد که ماضی مطلق
(ج) است (صائب ؎) می کند پر فربہی پہلو
لاغر اختیار ٭ ہر که داند رنج باریک شدہ از
بالیدگی است ٭ (وله ؎) بالیدگی است
لازمۂ التفات خلق ٭ فربه بیک دو ہفته ہلال
از اشاره شد ٭ (اردو) (الف) زیادہ
ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول
آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی
بڑھاؤ۔ پیدائش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲)
نمو کرنا۔ نشو و نما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔
(۴) شگفته ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی افزودن آرزوست مؤلف عرض
کند که متعلق بمعنی اوّل بالیدن است و
بخیال ما شگفته شدن آرزو بہتر از افزودن
باشد که با معنی چہارم بالیدن تعلق دارد
چنانکه گویند که آرزو [illegible] که [illegible]
جمالش را آرزو می [illegible] حاصل شد

و مکالمہ ہم" (اردو) آرزو زیادہ ہونا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے آرزو پھولنا

(۲۲۶۴)
بالیدن آسمان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد از مسرت اوست و متعلق بہ معنی چہارم بالیدن (ظہوری ؎) ببالد آسمان چون در سرافرازی کہ خورشیدش پہ جبین در سجدہ خاک درش نقش زمین کر دست ہ (اردو) آسمان کا شگفتہ ہونا مسرت سے پھولنا۔

(۲۲۶۵)
بالیدن ایر مصدر اصطلاحی۔ نعوظ عضو تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت و این متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر سبیل مجاز کہ نعوظ ہم داخل نمو باشد (وطواط ؎) ایر اندر میان شلوارم ہمچو پیچیدہ ہمی بالید ہ (اردو) نعوظ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل کھڑا ہونا)۔ دیکھو انگیز۔

(۲۲۶۶)
بالیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔ افزون شدن و نشو و نما یافتن و برآمدن و شگفتہ شدن آن چیز باشد و این مصدر عام است و بالیدن آرزو و آسمان و ایر کہ گذشت داخل تعمیم ہمین مصدر باشد (ظہوری ؎) ذوق در بالیدن کاہیدن است ہ گم شدن در خود نما یانیست این ہ (اردو) کسی چیز کا بڑھنا۔ نشو و نما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۲۲۶۷)
بالیدن حیا مصدر اصطلاحی۔ افزودن حیا باشد متعلق بمعنی اول بالیدن (بیدل ؎) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان ہ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ہ (اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

(۲۲۶۸)
بالیدن قد مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن و بزرگ شدن قد باشد (ناصر بخارا ؎) ز بالیدن قد آن دلربای ہ بگل سرو آزاد را ماند پای ہ (اردو) قد بلند ہونا۔

باليده بقول سروری (۱) هر چیز که به بالا
بلند باشد و نمو کرده و افزوده (شاعر)
رخسار و قدت کز گل و سروش عار است
نوبالیده نهالیست که ماهش بار است
صاحب برهان گوید که آدمی و درخت را گویند
که تنومند و بلند شده باشد و بقول رشیدی
نشو و نما کننده و فزاینده صاحبان هفت و
انند نقل نگار برهان مؤلف عرض کند که
های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند زیاده کرده اند
بر ماضی مطلق بالیدن و معنی لفظی این بالیده
شده یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده باشد

و تخصیص برهان با آدمی و درخت در غلط
می اندازد و آرزوی بالیده گفتن غلط شناسد
معنی بیان کردهٔ صاحب رشیدی برای (بالنده
به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود
که اسم فاعل بالیدن است و بالیده افادهٔ
معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان
مصدر لازم را اسم مفعول نباید از اینجاست که این را
بلحاظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن نمی گوییم بمعنی ماضی
که اگر های هوز را از آن بگیریم (۲) افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند
(اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل ہو چکی ہو
(۲) نمو کیا ہے پھولا ہے۔ زیادہ ہوا ہے۔

بالیک بقول برهان و جامع و مؤید و سراج بر وزن تاریک کفش و پاپوش چرمی را گویند
مؤلف عرض کند که این مبدل پالیک است که به همین معنی بجای خودش می آید مرکب
از پا بمعنی حقیقیش و لیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا و کنایه از پاتابه و کفش پای
بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب محاورهٔ فارسیان بالیک
مبدل پالیک را مخصوص کرده است با کفش و پاپوش۔ (اردو) دیکھو افزار پا۔

بالین بقول برهان بر وزن کابین (۱)

بالشی را گویند که زیر سر نهند صاحبان رشیدی

وسراج وبهار عجم این را مرادف بالش گفته اند
وصاحب ناصری گوید که موضوع از بال آست
وآنچه زیر سر می نهند بپارسی دری (سرین
بفتح سین) وآنچه در زیر تن نهند بستر و بر جواهر
ونهالی وتوشک نیز گویند۔ صاحب فرهنگ
فدائی که از اهل زبانست بر بالین گوید که (۲)
دو پارچه است که مانند پیله بزرگ می دوزند
وآن را به کلفتی سه چار گره از پشم و پنبه پر
می کنند وهنگام خواب برای آسایش تن
آن را گسترده سرینی بر تکیه آن نهاده بر آن
می خوابند وآن همه را بستر می گویند مؤلف
عرض کند که بالین بمعنی حقیقی منسوب به بال (۳)
تکیه را نام است که بر بستر استراحت دو طرف
باشد وبمعنی بالین بر هم گویند اشارهٔ این بر بالش
کرده ایم وصراحت باشد که همدر انجاست
متقاضی بمعنی سوم ومعنی اول ودوم هم مجاز
بمعنی سوم باشد (ظهوری ـه) ناتوان گشته ام

از سنگدلی بی مهری ها بستر از آهن و بالین
سنگ از خاره مرا (وله ـه) چو بیهوده
نه کند زانو ها پیچ بالین چو آستان تو نیست ها
(صائب ـه) بالین ز سر گرانی ما نیست
در عذاب ها از دست خود بود چو سبو تکیه ما
ما ها (باباطاهر همدانی بدری ۵۲) بلم شبها
هجرانت غمینه ها سریم خشت و بالینم زمینه ها
(صائب ۵۳) شمع را بالین به بال و پر
پروانه است ها بستر آسودگی خاکستر
پروانه است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیہ۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبہ دار (۳)
بازو کا تکیہ جو بستر استراحت پر دونوں جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بالین بزیر سر نهادن استعمال [illegible]
سر کردن (ظهوری ـه) [illegible]
سوچه بالین در دل دریا ها اگر خواهی کند [illegible]

برچشم همچون بارم اندازد ۞ (اردو)
تکیہ سرہانے لینا ۔

(الف) بالین پرست اصطلاح (الف
(ب) بالین پرستنده بقول صاحب
سروری وجهانگیری وبرهان وجامع (۱)
تنبل وکاهل وبیکار وهیچکاره صاحب بحر
ووارسته فرماید که شخص آرام دوست که
سر از بالین نتواند بر داشت وخدمتگاری
که هیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ع
سر فردی چو خورشید از دو عالم آرزو دارم
نه از بالین پرستانم که جفتم آرزو باشد ۞
صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲)
بمعنی خدمتگار هم (امیرخسرو ع) زچینی تا
قیروان بالین پرستش ۞ ز مشرق تا بمغرب
زیردستش ۞ (نظامی ع) چو تو خدمت
پای و نیروی دست ۞ حوالت کنی سوی
بالین پرست ۞ چو بالین پرستت نماند بجای
۞ نه آنکه بمانی تو بیدست و پای ۞ زلالی
ع) شده بالین پرست بخت من هوش ۞
سراپا چشم و نظاره فراموش ۞ مؤلف
عرض کند که هرکه پرستش بالین کند و صبح تا
شام بستر استراحت را دوست دارد و نگذارد
هیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل
ترکیبی است و آنچه وارسته و بحر خدمتگاری
را بالین پرست گفته اند که از بالین جدا نشود
و صاحب رشیدی بر مطلق خدمتگار قناعت
کند ازین هر دو ـ قول رشیدی را مقدم داریم
زیرا که معنی اوّل عام است برای هر کسی که
هیچکاره باشد به بالین پرستی اعم ازینکه غلام
باشد یا مولی و آنچه خدمتی را بالین پرست
نام کرده اند حقیقت آن اینست که عادت
غلامان عرب و عجم است که چون حکم آقای
خود بجا آرند بر بالین در آمیختند و باز بمحبت
برمی خیزند و بعد ادای خدمت بر بستر خود

درازمی شوند واین عادت شان برای دفع
تعب خویشتن است دیگر هیچ ازینجاست که
فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده اند
واین عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل
هنر ومعقولیت شانست که دفع ماندگی خود
می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند
و (ب) هم بر هردو معنی (الف) شامل (نظامی
ے) چو بالین پرستنده شد چرب گوی ٭ از و
بیشتر مهربانی مجوی ٭ (اردو) (الف وب)
(۱) سست کاہل (۲) خدمتی ۔ خدمتگار ۔ غلام مذکر

(۳۲۸۰) **بالین جیدن** اصطلاح ۔ منتخب کردن و
قرار دادن تکیه (ظهوری ے) به بستر چو افتم
کسی از براهیم بجز خشت آن کوی بالین نچینم
٭ (اردو) تکیه قرار دینا ۔ تکیه تجویز کرنا ۔

(۳۲۸۱) **بالین خواب** استعمال ۔ مرکب اضافی است
بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش
گذشت (صائب ے) آن گران خوابم که
نتوانم زجا برخاستن ٭ دامن محشر اگر بالین
خواب من شود ٭ (اردو) بچھونا ۔ بقول
آصفیه ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بستر ۔ توشک ۔

(۳۲۸۲) **بالین در زیر سر کشیدن** استعمال ۔ تکیه
زیر سر گرفتن است (ظهوری ے) کشد در
زیر سر بالین زانوی مسیحا را ٭ کسی گر آرزوی
خویش را بر بستر اندازد ٭ (اردو) تکیه سرہانے لینا

(۳۲۸۳) **بالین ساختن** استعمال ۔ تکیه درست
کردن و بالش قائم کردن (ظهوری ے)
زبرگ گلم نیز سازند بالین ٭ ز خاشاک
کوی تو بستر شناسم ٭ (اردو) تکیه بنانا ۔

(۳۲۸۴) **بالین شدن** استعمال ۔ قرار یافتن بالین
است (ظهوری ے) شود بالین سری را
آستانش ٭ که در غوغای محشر بر ندارند ٭
(اردو) تکیه بننا ۔

بالین شکستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارسته و بحر و بهار ۔ پارهٔ تعظیمی کردن تا که

آن از بالین جدا شدن است گویند فقره
بچه‌ها پیش او رفتیم برای ما بالین نشکست یعنی
تعظیم بجا نیاورد (صائب ف) صد گونه
گویند کعبه بالین نشکنیم تا دولت پیر و زر در
پیش پا فشرده ایم مؤلف گوید که معنی
این حرکت کردن از جای باشد و همین معنی
درست می‌شود بهر دو سند بالا قرینه قصد
اول با ذکر حرکت خفیف را بمعنی قدری تعظیم
می‌آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیفی هم
کردن) را مقصود دارد پس نظر بهر دو نظر
استعمال این را مخصوص با تعظیم کردن
عام را خاص کردن است فتامل مخفی
مباد که (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن
می‌آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت
کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی
حرکت کرنا تعظیم کے لئے اپنی جگہ سے ہلنا۔

بالین فراغت استعمال مرکب اضافی بستر
بمعنی بستر فراغت که فراغت باشد (صائب
ف) از جسم مکن بستر و بالین فراغت از
پنبه چو حلاج مهیا رسنی سازید (اردو)
راحت کو (بستر راحت) بقاعده فارسی کہہ سکتے ہیں

بالین کج نهادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و وارسته (۱) خواب گران کردن
و (۲) نزد بعضی نخوت و غرور بهم رساندن
الاول هو الاصح (طالب آملی ف) فلک
وسیله بیداری مهیا سازد که بخت خفته
ما کج نهاد بالین را مؤلف عرض کند که
مرادف (بالش کج نهادن) است که گذشت
و از حقیقت این معنی هم در انجا بحث کرده ایم
(اردو) دیکھو بالش کج نهادن۔

بالین کردن از چیزی استعمال تکیه بر
سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن
بر چیزی که بالین بمعنی بستر و تکیه آمده (صائب
ف) ولی از کینه سرکه سنگبار کرده است

بالین و بستر از گل بجا رکرده است ؎ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گرداندن | مصدر اصطلاحی بہار بذکر (بالین گرداندن بیمار) گوید که این حالت در شدت بیماری می باشد و از اسنادیش کرده اش (گرداندن بیمار بالین را) پیدا است عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست و (بالین گرداندن) بمعنی حقیقی است که خصوصیت با بیمار ندارد و کنایه باشد از بیقراری که سر گران خواب نباید بر یک پہلو قائم نه ماند (میرزا صائب ؎) دلم ہر لحظه از داغی بداغ دیگر آویزد ؎ چو بیماری که گرداند ز تاب درد بالین را ؎ (میرزا اشرف فطرت ؎) دل از جامی رود ہر دم بیاد شوخی چشمش ؎ چه بیتابانه می گرداند این بیمار بالین را ؎ (اردو) کروٹیں بدلنا۔ کروٹیں لینا بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ بے کل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار کا کروٹیں بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے۔

(۷۸۴)

بالین نہادن | استعمال۔ بمعنی فرش بالین کردن و بالین گستردن (ظہوری ؎) بالین بنه زخشت ظہوری که پہلویم ؎ از لاغری بفرش بوریا رسید ؎ اگر بالین را بمعنی بالین سر گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔ (اردو) بچھونا بچھانا۔ تکیہ رکھنا۔

بالیوز | بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است که از سوی پادشاہی در شہر خسرو بیگانه برای کارپردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال ما این مبدل بالیوس است که بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و کیل دولت

که سین مهمله بزای هوز بدل شد چنانکه سمارغ و زمارغ پس مفرس باشد (اردو)

سفیر بقول آصفیه عربی ـ اسم مذکر ـ ایلچی ـ وکیل آپ هی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے ـ (انگلش) اسم مذکر ـ وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار میں رہے ـ

پالیوس بقول برہان و سراج و جہانگیری و مؤید و جامع و اننددو شمس و ہفت برون خاکبوس ولایت قندہار را گویند مؤلف گوید که اگرچه محققین بالا این را لغت فارسی گفته اند ولیکن بخیال ما لغت ترکی است بمعنی سفیر و قنصل و عجبی نیست که قندہار در زمانی مستقر باشد که نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس توان گفت والله اعلم (اردو) قندہار ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب میں واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے

بام بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری (۱) بمعنی معروف صاحب جہانگیری فرماید که بدین معنی بان به نون هم آمده صاحب برہان صراحت کند که طرف بیرونی سقف خانه را گویند و بعضی طرف درونی خانه را گفته اند بقرینهٔ پشت بام و ظاهرا که تمام پوشش خانه را بام گویند ـ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده ـ صاحب فرہنگ خدائی که از معاصرین عجم است می فرماید که بالای خانه که رویش به آسمان است صاحب کنز که محقق ترکی زبانست ذکر این بمعنی سقف کرده فرماید که لغت فارسی است و صراحت فرماید که همین لغت فارسی بترکی برای قطره یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند که خیال اکثر محققین همین قدر معلوم می شود که این اسم جامد فارسی زبان است و از استعمال الوری بام ـ بالای سقف ظاهر می شود و بان که به نون عوض میم می آید مبدل

این جا وارد که این را مجاز بمعنی چهارم گیریم که از آواز بلند ـ بلندی عمارت و سقف را مجازاً گرفته
باشند والله اعلم ـ باقی حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت هم یافته می شود و معاصرین
عجم هم بر زبان دارند (انوری ؎) این نیارم از ره فکرت رسیدن در تو وای از
زانکه بر نتوان شدن بر آسمان از راه بام (اردو) چهت ـ بقول آصفیه ـ هندی
اسم مؤنث ـ سقف ـ پٹاؤ ـ کوٹها ـ بام اور آپ هی نے بام پر فرمایا هے ـ فارسی ـ اسم
مذکر ـ کوٹها چهت ـ بالاخانه ـ اٹاری ـ

(۲) بام ـ بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و جامع و ناصری بمعنی بامداد ـ صاحب
برهان صراحت فرماید که مخفف بامداد است که صبحگاه باشد خان آرزو در سراج ذکر
این کرده صاحب کنز که محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آورده گوید که لغت فارسی
است مؤلف عرض کند که مقابل شام است ولیس و ظاهرا اصل بامداد نه مخفف
آن که بامداد و بامدادان و بامگاه همه از همین یک اسم جامد بترکیب قرار یافته اند
که بجای خودش صراحت کنیم (انوری ؎) بوقت شام همین این و آن سپاه و گل
بگاه بام همی آن باین دهد اختر (شیخ اوحدی ؎) نیم‌شب دیده مؤذن شام و دیده
ز نشیوی شام و زالنو بام (اردو) صبح ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث ـ تڑکا ـ فجر
سحر ـ بگاه ـ

(۳) بام ـ بقول سروری و برهان و جامع و ناصری بمعنی قرض که وام هم گویند و بقول
رشیدی مرادف وام و بقول خان آرزو در سراج مغیّر وام مؤلف عرض کند که وام

بہ واو اوّل عوض موحدہ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اردو بہمین
معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای موحدہ
بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برجن و ورجن بعضی برانند کہ فارسیان وام
را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ اما صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است
از لغت وام ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وآم بالکسر و
و مد ہمزہ بروزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواساکردن آمدہ پس فارسیان
بہ تبدیل حرکات مفرس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتداءً ذریعہ موافقت و مواسات
است و در آخر مقراض محبت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدل وام است و بس
(اردو) وام بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قرض۔ اُدہار۔ رِن جیسے قرض وام
لیکر کام چلالو (شاہ نصیر) اُس نے بوسے لب میگون کے دیے وعدے پہ فردہ
اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب پر
(۴) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری
و برہان تار بم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن تار گندہ باشد کہ در سازہا بندند
و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر و مخفف
بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مؤید فرماید کہ رودہ سطبر
باشد کہ بتارہای آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات عربست بربم فرماید کہ بالفتح و
تشدید میم تار سطبر از تارہای ساز مؤلف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفظ

فزید علیه بم (لغت عربی) است و بم مخففش وجا دارد که فارسیان بم را بتخفیف بم کرده باشند
وپس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باقی حال بم و بام هردو در فارسی مستعمل است
وشک نیست که مفرّس باشد و بم مخفف بام اصلا نیست چنانکه خان آرزو گمان برده وصاحب
رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکرده بالجمله بام و بم هردو بمعنی صدای بلند وکلان
است که مقابل زیر باشد و زیر بالکسر بیای معروف آواز باریک که مقابل بم است و تار
سازی که آواز باریک دهد (خواجوی کرمانی ؎) چو مطربان سحر آه زیر و بام کنند ۞
معاشران صبوحی هوای جام کنند ۞ (وله ؎) بسوز ناله زارم ز عشاق ۞ نوای زیر و بامی
بر نیاید ۞ (اردو) بم - بقول آصفیه اسم مؤنث راگ یا باجه کی اونچی آواز بخلاف زیر -
(۵) بام - بقول برهان وجامع نام قلعه ایست در ماوراء النهر خان آرزو در سراج گوید
که صاحب برهان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراء النهر کرده واین خطاست که بلخ داخل
خراسان است نه ماوراء النهر زیراچه این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند که
منظر بر بلندی این قلعه نامش بام کرده باشند متعلق به معنی چهارم و اوّل - وجه تسمیه این
همین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعه کا نام هے جو خراسان مین واقع هے - مذکر -
(۶) بام - صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است گوید که گشادگی یا دوری میان
دو دست که هنگام کشودن بغل و دراز کردن هر دستی به برون سوی خودش راست
یا چپ بام می گویند - چنانکه گشادگی و دوری میان دو پا را هنگام راه رفتن یک گام
نامیده اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بم و بام

ہر دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمده کذا فی الساطع و ما اشارۂ این بمعنی دوم باز کرده ایم و برا اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرس دانیم (صائب ے) از پیچ و تاب حلقہ کند بام آفتاب بکو اصلاح دست اگر نزند بر کمال خط او (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے

(۷) بام - بتحقیق بالمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمده و این مجاز معنی اوّل یا چہارم باشد سند این بر (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی۔ رفعت۔ مؤنث۔

(۲۲۸۸)

بام بلیع اصطلاح - بقول ضمیمہ جہانگیری و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک و عرش و کرسی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ از آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است محققین اوّل الذکر کہ واو عطف را درمیان فلک و عرش آورده اند غور نکرده اند (اردو) نوان آسمان۔ مذکر عرش۔ دیکھو بادبان اخضر۔ کرسی اسم مؤنث آٹھوان آسمان۔

بام بردن از چیزی مصدر اصطلاحی کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در بلندی و بلندتر شدن است بمقابل چیزی و این متعلق است بمعنی ہفتم بام (انوری ے) قدرت از گردون گردان برده قدر رایت از خورشید تابان برده بام (اردو) کسی چیز کے مقابلہ مین بلندی حاصل کرنا۔ زیاده بلند ہونا۔

(۲۲۸۹)

بام بلند اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کنایہ از قصر و عمارت بلند و رفیع و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس و بحر مشترک معنی اوّل ذکر بمعنی دوم کرده گویند کہ (۳) عرش و (۴) قصر ہامان مؤلف

عرض کند کہ مرکب توصیفی و بمعنی اوّل حقیقی
است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ باشک
حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذکر سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارت
کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) دیکھو
آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر
ہامان۔ مذکر۔ (۴) صاحب آصفیہ نے ہامان
پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) بام نشست

(ب) بام نشستن و آستان برخاستن

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب
نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران
شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ
ازین است کہ خراب شد و ویران گردید و
صاحب مؤید ہم بحوالۂ قنیہ ذکر (الف) کردہ
و بہار نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از خراب و
منہدم شدن خانہ باشد مؤلف عرض کند کہ
بام نشستن مصدریست مرکب کنایہ از افتادن
و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلقش
و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم
و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است
و (ب) مقولہ البتہ و لیکن نباید کہ بصورت
مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی
را بینند کہ منہدم شدی گویند کہ بام نشست
و آستان برخاست یعنی مقصود شان از برخاستن
آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم
باقی نماند (حکیم خاقانی سہ) چار دیوار خانہ
روزن شد بام نشست و آستان برخاست
(اردو) (الف) مکان بیٹھ گیا (ب) بیٹھا
مکان گر کر ڈھیر ہونا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب شمس
برہان و بحر سقف را گویند مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندہ
بام است و بام در ینجا بمعنی مطلق خانہ مقصود

بمعنی اوّلش (اردو) مکان کی سقف یعنی مکان کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و بحر و بہار بکسر سیم پلک چشم که بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید که ظاہر آنست که بمجاز گفته باشند از جہته آنکه بالای چشم خانه است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و کنایه باشد که جفن ہمچون سقفی است بر خانۂ چشم مخفی مباد که پلک در فارسی زبان بقول برہان بر وزن فلک و نیز بفتح و کسر اوّل و سکون ثانی لحاف چشم است نه مژگان و ہندیان مژه را پلک گویند (سوزنی ؒ)

چون بوم بام چشم با برو برو زخشم ۸ و زکینه گسسته پرده بیلش بیلوار ۸ (اردو) پپوٹا بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔ نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

بامچه استعمال۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ صراح گوید که لغت فارسی است بمعنی زہار امّا در کتب موجوده یافته نشد و در منتہی الارب بمعنی عدانه زہدان و زہار نوشته و ظاہر اکنج از زہار باشد مؤلف عرض کند که زہار بکسر اوّل شرمگاه یعنی موضع فرج و ذکر مرد و بامچه مصغر بام است یعنی بام کوچک و این کنایه باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف ۔طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو بقول آصفیه ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصه۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید کنایه از آسمان مؤلف عرض کند که بام بمعنی اوّل است و خضرا لغت عرب است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایه از آسمان (اردو) دیکھو آسمان حضرت امیرنے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہا
مین لکھا ہے۔
(الف) بامداد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بامدادان ضمیمۂ برہان نزدیک
سفیدۂ دم صبح و ہم او نسبت (ب) گوید کہ
(۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را
گویند و بعضی مابین طلوع فجر و بر آمدن آفتاب
را بامداد گویند و غدوہ و غداۃ ہمان است
خان آرزو در سراج بر (ب) گوید کہ تحقیق
آنست کہ بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت
است و مابعد آن مجاز۔ بہار نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ تسامح بعض محققین است
کہ بامداد را اصل گرفتہ اند و بام را مخففش
چنانکہ اشارۂ این بر لفظ بام کردہ ایم بامداد
مرکب است از بام کہ بمعنی صبح گذشت
و داد بقول کنز اللغات قوام و قوام بفتح راستی
و بکسر اول نظام و اصل چیزی کہ بدان قائم باشد
آن چیز پس بامداد قلب اضافت داد بام
بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح
راست است و مزید علیہ آن بزیادت الف
و نون بامدادان دیگر ہیچ و برای معنی دوم
اگر سند استعمال پیش شود غیر از مجاز نباشد
(انوری ؎) تا رسم تہنیت بود اندر جہان
بعید ٭ ہر بامداد بر تو چو عید خجستہ باد ٭ (ولہ
ب ؎) سلامی زگیتی بسوی تو آید ٭ ہا نگہ کہ زان
کند بامدادان سلامت ٭ (اردو) (الف
و (ب) (۱) صبح صادق بقول آصفیہ عربی
اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح
جسکے ساتھہ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح
ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح
فجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد
آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا
یون کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت
پہلے مشرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ے) صبح صادق جسکو کہتے
ہین وہ ہے موی سپید رات اک رنگ حنائی
ہے سپہر پیر کا (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) بامدادان پگاہ اصطلاح (الف)
(ب) بامداد پگاہ بقول صاحب ہفت
بحوالۂ اصطلاح صبح را گویند و ہکذا فی البحر۔
و صاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح ذکر (ب) کردہ
گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ے)
ملک را آفتاب روی توہست بامداد دہر
بامداد پگاہ (ولہ ے) بزرگوار امن بندہ
را بدولت تو نماز شام اہل گشت بامداد
پگاہ (ولہ ے) مباد خود نبود تا بشامگاہ
آید شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاہ مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح
صادق روز و پگاہ درینجا مجازاً بمعنی رونق
باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح نمود

بامدادین اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت نخست
(۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداۃ و غدوۃ
آوردہ است و میان نماز بامداد و برآمدن
آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف
بامدادان نوشتہ و فرقی در ہر دو نکردہ مؤلف
عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم
کہ معنی لفظی این بہ زیادت یاء و نون نسبت منسوب
بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین و حقیقت
بامداد بجای خودش گذشت و نسبت بمعنی دوم
اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ
مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین
کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بقول رشیدی و ضمیمہ برہان و ناصری کنایہ
از فلک و عرش و کرسی و بقول بحر فلک عرش
و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و مرادف بام بدیع کہ گذشت حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد و لیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان و ہفت و بحر کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و توصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

باھرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن داکہ زینہ و نردبان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد و بس (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑھی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد و خلاف قیاس نیست زیرا کہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتواں آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری و شیدی و ناصری بسکون میم و فتح زای معجمہ نوبتی کہ در بامداد نوازند یعنی کوس و نقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع و بحر و برہان بر مطلق کوس و نقارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام بمجاز باشد جہتہ آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بر بام می زنند تا آواز آن دورتر رسد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود و اگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکب از لفظ بام و زد کہ مخفف زدہ باشد (خلاق المعانی ؎) بامزد حسن تو زد آسمان ہا ٭ نامزد عشق تو آمد جہان ہا ٭ (ولہ ؎) ما و شکر ریز عیش کرد و خمار رہا ٭ بامزد خرمی بہ بام بر آمد ٭ (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔

نقارہ ۔ دہونسا ۔ باجہ کوس ۔ طبل ۔ دمامہ ۔ ڈنکا (اختر ۹) نقارچی بھی سحر مین پہرے قیب مین ہو نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک نہین بجی ہو آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے پادشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور اسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد مین پانچ وقت بجنی شروع ہوگئی جسکی وجہ مورخون نے یہ لکھی ہے کہ پادشاہ مذکور کے دشمن پادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون کو بٹھا کر سحر و افسون پڑہا کرتے تھے اور پادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور پادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہئے اور مشہور کر دیا کہ پادشاہ مر گیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے پادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیا (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ نوبت مین نقارہ ۔ شہنائی ۔ قرنا ۔ جہانجہہ داخل ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نو بجے صبح (۳) وقت زوال (۴) سر شام (۵) دوپہر رات مراد ہے۔

باہم زمانہ | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و رشیدی و مؤید و شمس (۱) کنایہ از فلک و بقول برہان و جامع و بحر و ہفت (۲) کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد مؤلف عرض کند کہ مرکّب اضافی است و ما با معاصرین آخر الذکر اتفاق داریم کہ معنی دوم بتخصیص زمانہ بہتر از معنی اوّل است و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست مسلمہ معاصرین عجم لیپا

معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان - مذکر -
باهَزه اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلف عرض کند که
کلمهٔ با درینجا بمعنی صفا هم اوست و معنی لفظی
این مزه دارنده و مزه حاصل بالمصدر مزیدن
است که بمعنی چکیدن می آید ترجمهٔ ذوق (اردو)
با مزه کھ سکتے ہیں - ذائقه دار -
(الف) **بامس** بقول سروری بضم میم پای
بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون
تواند رفت و بقول جهانگیری کسی که از بودن
او شهری و دیاری تنگ آمده باشد و بنا بر مانع
از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برهان گوید که
بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند
که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او
باشد دلگیر شده و تنگ آمده باشد و بنا بر
مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را
نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد
و در نهایت عسرت و پریشانی گذراند و
با این دو معنی بضم ثالث هم بنظر آمده و با بای
فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید
که بفتح میم شخصی که عاجز و بر جا مانده چنانکه حرکت
نکند و سخن نگوید گویا او را مس یعنی بزنجیر کرده اند
صاحبان جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند
خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند
و گرفتار و بذکر قول قوسی و رشیدی نیست چنانکه
گوید که بضم میم گرفتن خطا ست (الخ) مخفی مباد
که مس بفتح اوّل و سکون ثانی بقول برهان پای
بندی که کسی را از آن خلاص و نجات مشکل و
دشوار باشد و بقول بعض بندی که بر پای
مجرمان نهند و بضم اوّل مانعی باشد که کسی بسبب
آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اوّل نزدیک
است و بکسر اوّل جوهری از فلزات که دیگ
و طبق وغیره از آن سازند (الخ) صاحب جامع

هم همزبان برهان و خود خان آرزو بر لفظ مس گوید که حق تحقیق آنست که مس بفتح میم بمعنی پابند است مطلقاً و فرماید که تحقیق فتح در لفظ پامس گذشت (انتهی) پس بخیال مؤلف کلمهٔ پا درین لغت بمعنی بند هم تواند باشد و معنی لفظی این پابند دارنده و مجبور و بی اختیار و بی چاره تحقیق کامل مس بجایش می آید و درینجا همین قدر کافی است که خان آرزو که پامس را بضم میم غلط می پندارد اتکامی ادعای او بر اسنادی است که بدست آمده و بر تحقیق لغت همت نمی گمارد و هرگاه صاحب جامع که از اهل زبانست مس را بضم هم آورده پس ما را نمی رسد که بدون وجه موجه بر خلافش رویم قول صاحب جامع مصداق شد با (حکیم دقیقی ؎) خدایگانه پاسی بشهر بیگانه ٭ فزون ازین نتوانم نشست دستوری ٭ (شمس فخری ؎) همچون خر لنگ است حسود ت بوحل در ٭ افتاده و بر بار بمانده شده پاس ٭ (حکیم سوزنی ؎) از شرف و فر و جاه بر فلک سا رسید ٭ در چمن باغ لهو یاسمن و نرگسید ٭ یا همه سنگ و رنگ بیهده و پاسید ٭ خود بخود از یکدگر را ز نهان بر رسید ٭ (سعید اشرف ؎) پادشاه شرع و دین قاضی القضات ٭ عقل پیش طبع او پاس بود ٭ مادح تو چون توئی باید بزرگ ٭ گرچه پیر آرایندهٔ گل خس بود ٭ پامس حال استعمال این یا مصدر بودن و شدن چنانکه ---

(ب) پامس بودن	از کلام سعید اشرف
(ج) پامس شدن	شمس فخری بیاید آنجا

که بمعنی پابند بودن و پابند شدن باشد و ماخذ پامس بپای فارسی بجایش همی بینیم (اردو) (الف) معذور۔ مجبور۔ عاجز۔ بے اختیار۔ بے چارہ و (ب) و (ج) مجبور ہونا۔ بے اختیار ہونا۔ معذور ہونا۔ عاجز ہونا۔

پا سلمان اللہ اللہ پا برہمن اهم راهم اشکل

صاحب محبوب الاشاں ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بحق کسی زنند
کہ با ہر کس کہ سخن کند اتباع کلامش نماید و اختلاف
خود ظاہر نکند و چون مباحثۂ مذہبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را ہم مشرب بش
ظاہر کند۔ (اردو) رکابی مذہب۔ بقول
آصفیہ۔ تھالی کا بیگن۔ (خالو جعفر علی مرحوم
سے) سب اسے جانتے ہیں ہے وہ رکابی مذہب
جو اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈھل جائیگا۔ صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو میں بھی مستعمل ہے یعنے کسی کچھ خصوصیت
نہیں ہر ایک سے معاملہ اُسکے ڈھنگ پر لینے
صلح کل ہیں اور ظرفاً بطور طعن رکابیا مذہب
بولتے ہیں۔

بامشاد بقول سروری وجہانگیری وبرہان
وجامع وناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچہری سے) بلبل باغی بباغ دوش نوای
بخوبتر از باربد نیک تر از بامشاد۔ صاحب
رشیدی نسبت وجہ تسمیہ میفرماید کہ وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند کہ ہمہ کس را شاد
می کرد خان آرزو در سراج گوید کہ برین تقدیر
بامشاد لقب او باشد نہ علم و فرماید کہ می تواند
کہ از جہت تیمن بدین نام مسمّی شدہ باشد
از عالم صباح الخیر کہ نام کنیز کنند (اردو)
بامشاد۔ ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا۔ مذکر۔

بام فراخ اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
وموئید وبحر وہفت (۱) کنایہ از فلک نہم کہ
عرش باشد و (۲) آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است خلاف قیاس
نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان۔

(الف) **بام کشادہ رفیع** اصطلاح۔ صاحب
(ب) **بام کشادہ روا** بحر نسبت ہر دو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع
نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و
کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت
(ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی
صاحب هفت (نسبت (الف) با صاحب جامع
متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان اتفاق
مؤلف عرض کند که هر دو مرکب توصیفی
است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی
نیست۔ موافق قیاس است برای همه معانی
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو
بام بدیع (۲) دیکھو آسمان۔

بامگاه اصطلاح۔ بقول بهار و انند مرادف
بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع
فجر و (۲) وقت ظهر (سنجر کاشی ؎) بمن
شراب ملیمای بامگاه مباد ا که مست گردم
واز دیدن تو بخیر افتم ۔ مؤلف عرض کند
که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض
کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بام
بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بام
بمعنی وقت صبح نسبت معنی دوم طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح
۔ صبح کا وقت۔ مذکر (۲) ظهر کا وقت۔ مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح۔ بقول شمیم
برهان و رشیدی با کاف فارسی کنایه از
فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق)
که بکاف عربی گذشت مخفی مباد که کشادن به
کاف عربی و فارسی هر دو آمده (اردو)
دیکھو بام کشاده رواق۔

بام گلان اصطلاح۔ بقول برهان و بحر
و جامع و سراج بضم کاف فارسی و لام بالف
کشیده و بنون زده سنگیست مدور طولانی
تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا
سخت و محکم شود مؤلف عرض کند گلان بام

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن و افشاندن دامن
جامه و قالین و امثال آن می آید پس گلان
امر حاضر است و بام گلان اسم فاعل ترکیبی
بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کنندهٔ
سقف و آن سنگی است مدوّر که بر سقف
پختهٔ خانه های عجم بعد از آنکه کار آهک ختم
شود می غلطانند چنانکه در هند هم چو ر سنگ مدوّر
را برای استواری راه ها بکار گیرند و بزبان
انگلیسی آنرا رولر نامند که سنگینی آن در غلطانیدن
سطح راه هموار و مستحکم و سخت کند (اردو)
بیلن۔ بقول آصفیہ وہ لوہے یا پتھر کا گول
ڈھول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر
کرتے ہیں عجم میں پختہ چھتوں کی تیاری کے وقت
چونہ اور کنکر بچھانے کے بعد اسی قسم کا بیلن
اس پر پھراتے ہیں جسکو فارسیوں نے (بام
گلان) کہا ہے۔

بام ماہ | اصطلاح۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ
از ماہ کہ نظر بہ بلندیش بام ماہ گفتہ اند و (۲)
آسمان را توان گفت یعنی بامی کہ برو ماہ باشد
آسمان است (صائب ؒ) رویت ز لہا
حلقہ کند بام ماہ را ہا دل سر ز آفتاب کند
صبحگاہ را ہا (اردو) (۱) ماہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ چاند۔ قمر۔ چندر۔ ماہتاب
(ظفر ؎) ڈر ہے چشم ماہ کی تکو نہ لگ جائے نظر
ہا دیکھو کوٹھے پہ چڑھا کرو نہ تنہا رات کو ہا (۲)
دیکھو آسمان حضرت امیر مینائی نے تشبیہات
آسمان میں بام کا ذکر کیا ہے۔ اور بام ماہ
سے آسمان مراد ہو سکتی ہے۔

بام مسیح | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بحر و جامع و مؤید۔ کنایہ از فلک چہارم باشد
صاحب برہان گوید کہ باعتبار بودن عیسیٰ در
آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است (اردو) چوتھا آسمان۔ مذکر۔

بامن | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
معنی را با لفظ ہیچ تعلق نیست۔ سند استعمال پیش نا
نشد۔ جلیلۂ لغت بیان نشد معاصرین عجم ہم ب
زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید۔ ہیچی نیست
کہ لغت با موں را کہ می آید بحذف واو
و تصرف در معنی بکم عوری و بی خبری باشد
یا غلطی کتابت بدین صورت نقل کردہ باشند
خدایش بیامرزد (اردو) بس ماندے بکھر

بام ناگشادہ رواق اصطلاح۔ بقول
مؤید یعنی فلک دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد
و موافق قیاس است مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو آسمان۔

بامن دارد مقولہ۔ خان آرزو در چراغ
گوید کہ مرادف (با او دارد) کہ گذشت و از
کلام خود سند آرد (ع چشم گویای تو پیدا است
کہ بامن دارد) صاحب بحر ہم بانش مؤلف
عرض کند کہ با حقیقت این ہمہ را نجا عرض
کردہ ایم (اردو) دیکھو۔ با او دارد۔

بام نسیان اصطلاح۔ بقول بہار ترکیب
اضافیست و مشہور طاق نسیان (عرفی سہ)
چاہ را کوس بلند آوازگی بر فراز بام نسیان
می زنم مؤلف عرض کند کہ بام نسیان
نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر ہیچ
(اردو) نسیان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔
اسم مذکر۔ بھول۔ فراموشی۔ سہو۔ چوک۔
خطا۔ بام نسیان بھی کہہ سکتے ہیں۔

بام نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
برہان و رشیدی و شمس کنایہ از خراب شدن
و ویران شدن۔ سند این بر (بر آستان ...)
گذشت و ما ذکر این بر (بام نشست) کردہ ایم
و نقل سند ہم کہ نشستن بام کنایہ باشد از افتادن
و منہدم شدنش (اردو) گھر بیٹھ جانا۔
بقول آصفیہ۔ گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا۔

(اردو) جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ہے
مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ہ

بام نورد اصطلاح - صاحب ناصری گوید کہ
نورد بام و نوردبان یعنی آنچہ طول بام بہ آن
بدان نوردند و بہ نردبان معروف شد و میم
و نون بایکدیگر تبدیل یافتہ۔ مؤلف عرض کند
کہ مقصودش چنین نباشد کہ اصل (نردبان)
(بام نورد) است از قبیل صحرا نورد کہ بمعنی صحرا گرد
آمدہ و بام نورد چیزی را گویند کہ سلسلہ اش بہ
بام می رسد - اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از
نردبان و زینہ و ہمین لغت مرکب ماخذ نردبان
است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد
و پس از ان واو را حذف کردند چنانکہ خاموش
و خامش و ہوشیار و ہشیار و میم را بنون
بدل کردند ہمچون جحیم و جحین معاصرین عجم بزبان
آرند بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل
زبان است ذکر این کردہ ایم و حالانکہ نردبان
بر زبان است (اردو) سیڑھی دیکھو اچھین

بام نہم اصطلاح - بقول جہانگیری و ضمیمہ
و برہان و رشیدی و بحر کنایہ از آسمان نہم
کہ عرش باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است کہ فلک را بام قرار دادہ و نہم صفت
آن - (اردو) دیکھو بادبان اخضر - اس کا
لفظی ترجمہ نواں آسمان -

بامنین بقول سروری بہ میم و ہمزہ بر وزن نازنین قصبہ ایست از اعمال ہرات بر ناحیہ
باغیس - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و وجہ تسمیہ ہم معلوم نشد (اردو)
بامنین ہرات کے ایک قصبہ کا نام ہے - مذکر -

بام وسیع اصطلاح - بقول جہانگیری در
ضمیمہ مرادف بام بلند و بام رفیع کہ گذشت
و بقول صاحبان برہان و بحر و جامع کنایہ از
عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش وکرسی. مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع) مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع جس میں ترجمہ موجود ہے ۔

بامون بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) معلّم و لوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ہم او بر باتون بمیم اوّل و موحّده سوم گوید که بر وزن صابون لغت فارسی است و نام علّتی و حیز و مخنّث و پشت پایی و فرماید که در عربی نیز ہمین معنی دارد چه مفعول ابنه باشد و ابنه علتی است در موضع مخصوص مؤلف عرض کند که صاحب برہان ہم بر باتون ہمین قدر گفته و تحقیق آن بجایش کنیم در بنجا ہمین قدر کافی است که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که قلب معض باشد چنانکه اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز و اغلده و الغده (اردو) (۱) نامرد ۔ بقول آصفیہ ۔ ہیجڑا ۔ نیز زنخہ ۔ ڈرپوک ۔ بزدل ۔ (۲) لوطی ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ معلّم ۔ کودک باز ۔

بامه بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بر وزن نامه (۱) دراز ریش که آنرا کلمه نیز گویند صاحب رشیدی گوید که ضدّ کوسه و مرادف کلمه و ظاہراً یکی تصحیف است ۔ خان آرزو در سراج فرماید که (۲) بامه ریش دراز و انبوه و بمعنی (۳) مردم دراز را گویند و ظاہراً این مرکّب باشد از بام بمعنی سقف و ہای نسبت یعنی قدی که بام خانه رسد صاحب برہان گوید که بامه ریش دراز بزرگ و انبوه باشد و بقول بعض مردم دراز ریش و ہم او بر کلمه نیز ہمین قدر نوشته و صاحب ناصری فرماید که بمعنی ریش انبوه ضد کوسه و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسه بقول برہان شخصی که او را بر زنخ زیاده بر چهند سدی نباشد مؤلف عرض کند که بمعنی سوم

بہ بام است یعنی چنانکہ بام سقف عمارت است ہمین طور ریش انبوہ ظاہراً صورت سقف دارد از انبوہی وبلندیش ومعنی حقیقی ہمین قدر ست وآنچہ ریش دراز راہم بدین اسم موسوم کردہ اند بر سبیل مجاز است وکلمہ مبدل بنا است کہ الف بہ لام بدل شود چنانکہ سگ آبی وسگ لابی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف یکی از ہردو درست نیست (اردو) (۱) گھنی اور لانبی ڈاڑہی رکھنے والا (۲) گھنی اور لانبی ڈاڑہی مؤنث۔ (۳) دراز قد۔ اونچا شخص۔

بامی بقول سروری وجہانگیری وجامع وبرہان لقبی است شہر بلخ را صاحب سروری فرماید کہ شاہ ناصر خسرو باضافۂ نون قافیہ کردہ (حکیم سوزنی سہ) شود عالم چنان معمور از انصاف توکاسان ہا توان از بلخ بامی شد بہ بام مسجد اقصی ہا صاحب ناصری بذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید کہ از بناہای کیومرث پیشدادی بود وکیکاؤس در عمارت آن افزودہ چندی تختگاہ گشتاسب ومحل آتشکدۂ نوبہار بود۔ در عہد اسلام چنان آباد شد کہ آنرا ام البلاد خواندند وقبۃ الاسلام می نامیدند چنگیزخان دران شہر قتل عام نمود اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ یای نسبت بر لفظ بام زیادہ کردہ اند بمعنی منسوب بہ بام واین لقب برای شہر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلند بنا کردہ باشند دیگر ہیچ بعض محققین وجہ تسمیہ این را بر بامیان کہ می آید ذکر کردہ اند (اردو) بامی شہر بلخ کا لقب ہے۔ مذکر۔

بامیان بقول سروری بکسر میم وبعد از میم یای حطی (۱) الکہ ایست در کوہستان میان غزنہ وبلخ دہ منزل است وبریکی از کوہ ہای بامیان صورت دو بت کندہ بود یکی را خنگ بت ودیگری را سرخ بت می گفتند (سیف اسفرنگی سہ) مردم نادان اگر حاکم داناستی ہا شحنۂ

یونان بدی خنگ بت بامیان ہو و فرماید کہ
کہ سرخ بد و خنگ بد بدال مہملہ عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برہان بذکر
معنی اوّل گویند کہ (۲) مردم بدنویس و غلط
نویس را ہم گویند صاحب رشیدی فرماید کہ
بلخ را بد و نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید کہ نام شہریست میان کابل و بلخ
و بجہت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوہی است و دران کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده کہ ہر یک از انہا بقدر
شصت ذرع طویل و عرض آن شانزده
ذرع و میان آن مجوف چنانچہ از کف پای
شان راه نردبان ساختہ اند کہ در تمام
جوف آنہا توان گردیدن حتی سر انگشتان پای
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
وگفتہ اند کہ این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند وگفتہ اند کہ

سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوق
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی یعوق و یغوث خوانند
وگفتہ اند قریب باین دو پیکر صورتی دیگریست
بشکل پیره زنی و آنرا نسرم نام بوده واللہ اعلم
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری و
برہان و رشیدی بحوالہ قوسی گوید کہ نام شہریست
در سند کہ مردم آن بہ بدنویسی مثلند و فرماید
کہ درین بحث است و بامیان نام الکہ ایست
و نام شہری ہست و در خراسان است نہ در
سند و صاحب مؤید گوید کہ نام شہریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن کہ اہل بامیان بہ زشت خطی و غلط نگاری
مثل بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند آنچہ صاحبان رشیدی
و ناصری در وجہ تسمیہ (بلخ بامی) بامیان را

داخل کردہ اند درست نیست و متحقق است کہ
باسیان شہری است وجا دارد کہ نظر بر بلندی
آن باجی گفتہ باشند والف و نون زائد در آخر
آوردہ باسیان کردند کہ فرید علیہ باجی است
و فرق میان لقب بلخ و این شہر ہمان است
کہ آن باجی است و این باسیان دیگر ہیچ
وجا دارد کہ بنای این بعد بنای بلخ و غزنہ
شدہ و بدین وجہ کہ وقوع این در میان
ہر دو شہر مذکور است موسوم شد بہ (باسیان)
و کلمۂ باد رینجا بمعنی سفید ہم اوست واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) باسیان ایک
شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان
واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس
غلط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

(الف) بامین (الف) بقول برہان وجامع
(ب) بامیین بروزن آمین نام قصبہ ایست
از اعمال ہرات بر ناحیۂ بادغیس و ہم او بر (ب)
گوید کہ بروزن تابعین مرادف (الف) صاحب
رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج بذکر (الف)
قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ
الف ہم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخرش
زیادہ کردہ باشند و معنی لفظی این منسوب ببام و کنایہ
از قصبہ کہ بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب)
زائد دیگر ہیچ (اردو) (الف) بامین (ب) بامیین ایک
ہی قصبہ کا نام ہے جو ہرات میں واقع ہے۔ مذکر۔

بان بقول سروری و رشیدی بحوالۂ تحفہ (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برہان بمعنی بانگ
و فریاد و آواز ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بانگ کہ بہمین
معنی می آید فرید علیہ این کہ کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد ہم آمدہ چنانکہ مردہ ری
و مردہ ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاول اقوی من الثانی (اردو) بانگ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - آواز - صدا -

(۲) بان - بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان و امثال آن و بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع دارنده و محافظ و ہمعنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه دربان و فیلبان صاحب برہان گوید که بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ ہم - صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب و افاده معنی فاعل و عامل می کند چنانچه بمعنی شکار و شکار ست آہو و گوزن خواہد بود و آنہا وحشی اند - گوسفند نیند که چوپان و شبان داشته باشند و نخچیربان افاده معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (ـه) درخت افگن بود کم زندگانی ٭ بدرویشی کشد نخچیربانی ٭ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی صاحب و خداوند مثل فیلبان و مراد از جہانبان در عرف ملک داری یا پادشاہی است نه نگاہبان جہان ہرچند بران نیز صادق آید و برین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدار الافاضل گفته (الخ) مؤلف عرض کند که بان کلمه ایست که بترکیب افاده معنی فاعلی کند یعنی دارنده و صاحب و مجازاً برای محافظ ہم مستعمل ہمه امثال بالا بذیل این تعریف درست می آید و بخیال ما مبدل وان باشد که لغت سنسکرت است به ہمین معنی چنانکه (دہن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را بموحده بدل کنند ہمچون آو و آب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاوره فارسیان است بسیاری را ازین ہیچ تعلق نیست و از شعر نظامی ہم بسیاری ظاہر نمی شود و معنی

نجم ہم با ما اتفاق دارند بہ تحقیق ما معنی لفظی نخچیربان۔ صاحب شکار و شکار کنندہ و شکاری است۔ خان آرزو بحثی کہ نسبت باجبان و جہابنان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان بمعنی صاحب باج است و کنایہ از باج گیرندہ و جہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از پادشاہ است و بس (اردو) صاحب۔ محافظ۔ صاحب آصفیہ نے کلمہ بان پر لکھا ہے کہ فارسی ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر میں لگانے سے محافظ۔ دارندہ۔ مالک کے معنے دیتا ہے۔

(۳) بان۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی سے) سر فرو کردم دمی از بان چرخ ٭ تا زنم من چرخہا بر سان چرخ ٭ صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل بام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد و میتواند کہ مبدل بود چنانکہ آستیم و آستین و نجیم و نجین مؤلف عرض کند کہ باہر و محققین بالا اتفاق داریم کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے۔

(۴) بان۔ بقول جہانگیری در عربی نام درختی است کہ بر آن خوشبوی شود و آنرا حب البان گویند و در دوا بکار برند و بپارسی بانک نامند و بقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ گویند و آن ماشا پستہ می باشد لیکن زود می شکند و بعربان فستق الہا و یہ خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بحوالہ رشیدی گوید کہ این لغت عربست و فارسی این بانگ بفتح نون۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ۔ و بقول صاحب محیط اسم عربی شجریست بزرگتر از درخت گز و ثمر آنرا حب البان گویند و نوعی از این در ہند یافتہ می شود کہ آنرا

بکائن نام است و بقول بعض بکائن حب البان را گویند۔ ثمر آن بزرگ سفید ممتلی
گران وزن و خوشبوست کہ بہ آسانی مقشر و سودہ می گردد گرم و خشک در دوم و بقول
شیخ گرم در سوم و خشک در دوم و دران تنقیہ است خصوصاً در سفر آن کہ مقطع اخلاط
غلیظ و با سرکہ و آب سفتج سدد و منافع بسیار دارد (الخ) حقیقت بانگ بجای خودش
عرض کنیم (اردو) بکائن۔ بکان بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر و مؤنث ایک درخت
کا نام ہے جسکی پتی نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمین پکولون کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہین
صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور
اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر
بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ مین گزر چکا ہے۔
(۵) بان۔ بقول برہان و جامع و سراج و مؤید بمعنی لادن و آن نوعی از عنبر و شمومات
باشد کہ بعربی حصین البان گویند و بقول مؤید چیزی خوشبوی از عطرہای سنجتنی صاحب محیط
برحصی لبان فرماید کہ این را بفارسی حسن لبہ و در انگریزی بنزوین و بہندی لوبان نامند
و آن صمغ ضرو است و کمکام عبارت از انست۔ خوشبوترین صمغہا گرم در دوم
و خشک در اول و بسیار جالی و محلل و جذاب۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و
منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ کہ محقق زبان اردوست لوبان را لغت
عربی گوید و محققین عربی زبان ازین ساکت و بقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی
است و بسنسکرت راج رال و ہم او بحوالہ (شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ) گوید کہ صمغی است

خوشبو که بمعنی آنرا حسن لبه و حصی لبان نامند و صاحب غیاث این را بدون واو لبان بالفتح آورده گوید که صمغی است که آنرا کندر نام است و صاحب منتخب لبان را بالضم بمعنی کندر آورده وہم او بر کندر نوشته که شیرهٔ درختی است و صاحب برہان لبان را فارسی می داند و گوید که صمغ کندر را گویند و صاحب محیط لبان را معرب داند از لبیا نو که لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند که نتیجهٔ تحقیق است لوبان لغت ہندی است و آنچه صاحب آصفیه این را عربی داند تسامح اوست که لبان عربی را لوبان خیال کردہ و از تعریف صاحب محیط که نسبت لوبان و لبان است بتحقیق رسیده که در ہر دو فرق است بالجمله بان مخفف لوبان ہندی و مفرس باشد (حکیم الوری ؎) آہو ببر سبزه مگر نافه بینداخت ٭ کز خاک چمن آب بشد عنبر و بان را ٭ بعض محققین فارسی ہمین شعر را سند بمعنی چہارم آورده اند و بخیال ما مناسب تر است برای معنی پنجم (اردو) لوبان بقول آصفیه عربی اسم مذکر۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے۔ کوڑیا لوبان عمده ہوتا ہے۔ صاحب جامع الادویه نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگه لکھه کر فرمایا ہے کہ اسکی فارسی درخشخک اور عربی حضرو ہے ایک درخت کا گوند خشک مشابه مصطکی لوبان کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ۔

(۴) بان بقول برہان و مؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بجوالۂ قوسی گوید که بار درخت مشک بید که از وی مشک گیرند صاحب برہان بر بید مشک فرماید که نوعی از

بید است که بهار آن یعنی شگوفهٔ آن بغایت خوشبو می باشد و عرق آن را بجهت تفریح
دل و تبرید بیاشامند صاحب محیط بر بیدمشک گوید که اسم فارسی است و آنرا مشک بید
وگربه بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی در تف و در شام شاه بید و در روم بهرامج
نامند و بقول بعض ضومران وگاه اطلاق آن بر گل این شجر - بقول جالینوس سرد و تر
و بعضی معتدل گفته اند - ملطف - مفتح سدّه خفیف دماغی - مقوی دل و دماغ و مطیّب
نفس و منافع بسیار دارد - مؤلف عرض کند که ماخذ این غیر ازین نباشد که فارسیان
بر سبیل مجاز مشک بید را نظر بر عطریت و خوشبوئیش بان گفته باشند مجاز معنی پنجم طالب
سند استعمال باشیم (اردو) بیدمشک - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - ایک قسم
کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ میں زرد مگر مائل
به سبزی و سیاہی ہوتے ہیں اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے
ہیں مزاجاً سرد و تر ہے صاحب جامع الادویہ نے بیدمشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بربیتا اصطلاح - بقول صاحب جهانگیری
در ضمیمه ذیل لغات زند و پازند به بای مفتوح
و بای ثانی مکسور و یای معروف و تای فوقانی قبیل بالشت
صاحب برهان هم ذکر این کرده گوید که جانوریست
کلان در هندوستان و هم او بربیتا گوید که
با اول بثانی رسیده و فوقانی بالف کشیده به لغت
زند و پازند بمعنی خانه است (الخ) مؤلف
عرض کند که بیتا غالباً ماخوذ است از بیت
عربی که تحقیقش بجای خودش می آید و لفظ
بان درینجا بمعنی اول بام که سقف باشد
و معنی لفظی این مرکب - سقف بالای خانه
و کنایه از قبیل که بلند می و وضع [illegible] سقف خانه

را مانند۔ بدین وجہ کہ جانور ہندا است و در عجب نیست فارسیان ہم این لفظی مرکب کردند۔ (اردو) ہاتھی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ فیل۔ پیل۔ ہستی۔ گج ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا۔

بان پرست اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بفتح بای فارسی و رای مہملہ و سین بی نقطہ در زبان سنسکرت گوشہ نشین و زاہد را گویند و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ (بان پرستھہ) بہ ہای ہوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرا نشین و عابد آمدہ و لیکن درینجا بہ ترکیب فارسی ہم درست می شود کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندۂ بام و کنایہ از گوشہ نشین و زاہد کہ دائماً گوشۂ خانہ را پسند می کند و بعبادت الٰہی مشغول باشد و نظر بسوی سقف یعنی بہ عالم بالا دارد از قبیل بادہ پرست کہ از پرستش درینجا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشہ نشین۔ دیکھو اہل نشست

بانتر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کونگ و نامرد۔ صاحب برہان بر کولنگ گوید کہ بروزن ہوشنگ حیز و مخنث را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی ہم نیست نمیدانیم کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد و ماخذ این ہیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد۔ دیکھو باموں۔

باندازۂ گلیم پا دراز کن مثل۔ صاحبان خزینۂ امثال فارسی و محبوب الامثال

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحکم (اندازہ نگہدار) می زنند مقصود شان این است کہ در ہر کار اندازہ حیثیت و حوصلہ خود ملحوظ باید داشت چنانکہ گویند در مخارج اندازہ مداخل نگہدار کہ خرچ از آمد بیرون نشود۔ (پا از گلیم دراز کردن) مصدری است کہ می آید و این مثل مشتق از ہمان است۔ (اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے "جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" "جتنی اوڑھنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اُتنے پاؤں پھیلاوے" ان تمام کہاوتون کا یہ مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ سے بڑھکر نہ کرنا چاہیئے۔

(۳۲۵۱) **باندام آمدن** مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از درست اندام و متناسب شدن (انوری ؎) کار آن عشرت ز تو اندر نیافت ؛ تا نگہ توجیہ و باندام آمدی (اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا۔

(۳۲۵۲) **بانظر سنجیدن** مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از اندازہ کردن و شناختن بذریعۂ نگاہ (صائب ؎) ہیچ و کم را بانظر سنجد روشن گوہر [illegible] ؛ احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ (اردو) نظر سے تولنا۔ نگاہ سے اندازہ کرنا۔ پہچان جانا۔

بانقش اصطلاح۔ بقول سروری و برہان بسکون نون و کسر قاف [illegible] باشد کہ شور [illegible] بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی حبة الخضراء [illegible] حبة الخضراء [illegible] کہ ترجمہ آن بفارسی بن باشد بضم و برین گوید کہ مشہور [illegible] وآن ثمر درختی است [illegible] بہترین آن بستانی [illegible] - و دانہ ہای [illegible]

چرب می باشد و خوش طعم سرد و خشک در دوم یبوست دماغ کند و بیخوابی و خشکی مزاج می نماید جهت تخفیف رطوبات سرفهٔ بلغمی و نزلات و تفتیح سدد و ادرار بول نافع مرکب القوی و مقوی معده. بواسیر و جذام را نافع و رفع ماندگی کند و منافع بسیار دارد ولیکن صداع می آرد و باعث بیداری و لاغری بدن و زردی رنگ و قطع شهوت و تقلیل منی و نفخ و قولنج و مالیخولیا و کابوس (الخ) مؤلف عرض کند که راست گفته اند (سه) آن سیه رو که نام او قهوه ہے مانع النوم و قاطع الشہوه ہے و به تحقیق ما اصل این (بن قشر) بود قلب اضافت قشر بن یعنی پوست بن سوقیان عجم بر ماخذ این غور نکرده بزیادت الف بعد موحده و حذف رای مهمله (بالقش) کردند و مطلقاً برای بن استعمال کردند و جا دارد که الف را زائد نگیریم بلکه مبدل واو است از بون که بمعنی بن می آید یکی از معاصرین عجم گوید که این لغت ترکی است بمعنی قهوه حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت قیاساً تائید قولش می کند که شان لغت ہم متقاضی آنست (اردو) بن بقول آصفیه ہندی اسم مذکر. قہوہ. کافی. ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہیں اور اکثر چای کی طرح جوش کر کے پیتے ہیں۔ ہماری تحقیق میں عربی زبان کا لفظ ہے۔ (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب [illegible] ناصرالدین شاه قاجار [illegible] که در آن پول برای حصول سود و [illegible] کنند صاحب پول حال برطلق [illegible] عراقی قانع

مؤلف عرض کند که مفرس بیانک باشد که (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان بحذف تحتانی مفرس کرده اند (اردو) بینک بقول آصفیه. انگلش. اسم مذکر.

وہ جگہ جہاں اماناً روپیہ رکھا جائے ساہوکاری
کوٹھی۔ بنک گھر۔ روپیہ جمع رکھنے والی کمپنی۔
(۳) بانک۔ بقول جہانگیری با نون مفتوح بمعنی
حب البان کہ بمعنی چہارم بان گذشت۔
صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون نون وکاف
فارسی است وصاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بذیل بان فرماید کہ اغلب
کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علاحدہ الخ
مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد
کہ کاف عربی است۔ صاحب ہفت صراحت
کند کہ بنون وکاف فارسی زدہ باشد۔ پس
بخیال ما مزید علیہ ہمان بان است کہ بہمین معنی
گذشت وبحث کاملش بر بمعنی چہارم لفظ بان
مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیادہ
کردہ بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکہ
مردہ ری ومردہ ریگ۔ خان آرزو کہ کاف
آخر را عربی وبرای تصغیر گرفتہ است کم غوری
اوست۔ فارسیان بان عربی را بزیادت
کاف فارسی مفرس کردہ اند دیگر ہیچ (اردو)
درخت بان کا پھل۔ مذکر۔

بانگ بہ سکون نون وکاف فارسی۔ بقول
سروری وبرہان فریاد وفغان (سند این در
ملحقات می آید) وفرماید کہ بمعنی مطلق صدا و
آواز ہم (انوری ــ۵) ایمن اندر نظارہ گاہ
سپہر ٭ گوش جانت ز بانگ طبل رحیل ٭
بہار گوید کہ بہر دو معنی بالا بضم اول نیز استعمال
کنند چنانکہ مسیح کاشی گفتہ (رباعی) آتش بزبان
شعلہ برمن زد بانگ ٭ کز بہر چہ بسان خاکستر
گنگ ٭ گفتم کہ بدین خیال ندارم سر جنگ
٭ با آنکہ پرم ز پای تا سر چون گنگ ٭ وفرماید
کہ بالفظ آمدن وبرداشتن ورسیدن وبرخاستن
وزدن وکشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند
کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است
این لغت فارسی نہ زبان است بمعنی صوت و

در نثر کی ہم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر
و امر حاضر (بانگیدن) کہ می آید و فارسیان
در لب و لہجۂ خود بحذف الف بضم اول و سکون
نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف
را قائم دارند ہمین است مقصود بہار لیکن
سند پیش کردہ اش بکارش نمی خورد بلکہ از ان
ثابت می شود کہ شیخ کاشی بانگ بحذف الف
بالفتح آوردہ و استعمال گنگ را کہ بقول
اہل لغت بالضم بمعنی لال و ابکم است بالفتح
گرفتہ و در مصرع سوم و چہارمش با خنگ
و گنگ کہ بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور است
قافیہ کردہ اگر بقول بہار بانگ را در مصرع
اول بالضم گیریم لازم می آید کہ در مصرع سومش خنگ را
ہم بالضم گیریم و در مصرع چہارمش گنگ را کہ اہل لغت
بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور نوشتہ اند مضموم خوانیم
اندرین صورت دو لفظ خنگ و گنگ را بر خلاف
اہل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر

قافیہ مصرع سوم را بگذاریم و از اعتراض
کار نداریم (کہ در رباعی وجود قافیہ در
مصرع سوم لازم نیست) اندرین صورت
ہم لازم می آید کہ در مصرع چہارم گنگ
را بمعنی رود خانہ بالضم خوانیم و تحقیق اہل
لغت بالفتح است حاصل اینست کہ بخیال
ما صورت اول الذکر بہتر است از آخر
فتأمل بالجملہ بانگ بمعنی اصل است
کہ بجای خودش گذشت و بانگ بزیادت
کاف فارسی در آخرش مزید علیہ و ما اشارۂ
این بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو
بان ـ فریاد ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم
مؤنث ـ غل ـ واویلا ـ مظلومون کی آہ و
زاری ـ آہ و نالہ ـ (رند ؎) شور انگیز
اوج چرخ فرشتے تری سنکر جو تاعرش پہنچے
کبھی فریاد ہماری ہ

| بانگ آمدن | استعمال ـ صاحب آصفی |

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز ﮮ) کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ٭ اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید (اردو) آواز آنا۔

بانگ آور | اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر بانگ آوردن کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ از ان (بانگ آور) پیدا ست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و افغان برپا کنندہ (ازرقی ہروی بصفت تیر ﮮ) فلک پیمای تیر آشوب عالم سیر انجم تک ٭ شبہ خفتان دریکانش آتش تیغ بانگ آور ٭ (اردو) شور برپا کرنے والا۔

بانگ اسلام | استعمال۔ مرکب اضافی است (۱) کنایہ از دعوت اسلام و (۲) اذان باشد (صائب ﮮ) نالۂ عجز پیش سنگدلان ٭ بانگ اسلام و کافرستانست (اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانون نے عربی زبان مین بنا رکھی ہے۔

بانگ اللہ | اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و ہفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے۔

بانگاہ داشتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار (بانگاہ داشتہ) بمعنی مقید و محبوس نوشتہ کہ اسم مفعول ہمین مصدر باشد کہ بمعنی قید کردن و مقید نگاہداشتن است (اردو)

نظر بند رکھنا۔ نظر بند کرنا۔ بقول آصفیہ
حراست مین رکھنا۔ نگرانی مین رکھنا۔ آپ
ہی نے (نظر بند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔

بانگ بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ بلند شدن صدا است (ملّا جامی سہ)
بانگ بر آمد ز ہمہ کای شگفت * یک کشف
اینک بدو بط گشتہ جفت * (انوری سہ)
بر حلقۂ زلفت دلم پنہان زد و چشمم چو بانگ
بانگ بر آمد کہ این کہ کرد و کہ داند * (اردو)
صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔

بانگ بر آوردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف
گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی
سہ) ستارن بر آورد بانگ سرود * سرود
نوآئین تر از صد درود * (انوری سہ)
ای شاہ جہان جشن صندوق تر از آتش
از ہر چہ نخاس تو شود بانگ بر آرد * (اردو)
صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ بجنا۔

(الف) **بانگ بر ابلق زد** اصطلاح۔
(ب) **بانگ بر ابلق زند** (الف) بقول
شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد۔ صاحبان
ضمیمہ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ
و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب
مؤید بر (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند
و محو سازد و صاحب ہفت بر (ب) نسبت
معنی اوّل با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید
کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب انند متفق
با ہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی
مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ
بر ابلق زدن) است و بدینوجہ کہ ابلق صفت
اسپ و روزگار است معنی اوّل این
مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و
معنی دوم اسپ را اشارہ کردن برای

تیز روی حیف است از محققین با نام و نشان کہ بدون تامل بر ماخذ تصرف ہا در لفظ و معنی کردہ اند۔ صاحب شمس بر الف ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان نمایند و کاتب چابکدستش لفظ زجر را خبر کردہ و صاحبان ضمیمہ برہان و بحر آزار راہم داخل معنی کردہ اند و صاحبان مؤید و ہفت و آنند محور را معنی این جا دادہ اند وای بر اینہا کہ یکی از اینہا بر حقیقت معنی ایلق غور نکرد و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔ (اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲) گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا حکم دینا (الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند شدن صدا است (شاہی سبزواری رہ) چو مطرب از غزل شاہی این سخن برخواند ؎ ز ساکنان فلک بانگ آفرین برخاست ؎ (اردو) صدا بلند ہونا

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) صدا و آواز بلند کردن و (۲) کنایہ باشد از اذان بقرینۂ لفظ مؤذن (سعدی شیرازی رہ) مؤذن بانگ بی ہنگام برداشت ؎ نمی داند کہ چند از شب گذشت است ؎ (اردو) (۱) صدا بلند کرنا شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ بر قدم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شتاب بسیار در راہ رفتن و بقول بہار جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم رہ) ز مسجد نعرہ مستان علم زد ؎ مؤذن بانگ از آنجا بر قدم زد ؎ مؤلف عرض کند کہ چون انسانی یا جانوری را خواہند کہ شتاب رو

بانگ می زنند و اشارہ آن باشد کہ تیز
روان شود و قدم تیز کند از ہمین رسم
این مصدر را اصطلاحی قرار یافت و لفظ
بسیار راہ در تعریف بحر زائد از ضرورت
است و مقصود این اصطلاح بہ تیز گامی
فرار شدن. (اردو) تیز چلنا. جلد چلنا
تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللہی اصطلاح۔ وارستہ
گوید کہ کشتی گیران چون حریف را از جا
بردارند و خواہند کہ بر زمینش بیندازند
اللہ اکبری کہ ببانگ بلند گویند آنرا بانگ
خلیل اللہی خوانند وجہ تسمیہ آنکہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام در جمیع
حرکات و سکنات اللہ اکبر گفتی بدین مناسبت
این آواز را باین نام موسوم ساختند۔
(میر نجات سہ) گوش بر حرف تو دارند
زمہ تا ماہی بگاہ کشتی چو کشتی بانگ خلیل اللہی
خان آرزو در چراغ ہدایت یا سند این
ہمین شعر گوید کہ بانگی رسا کہ پہلوانان ایران
سیزند و درانہا مرسوم است بہار و صاحب
بحر و غیاث با وارستہ متفق مؤلف گوید
کہ معاصرین عجم ہم تصدیق قول وارستہ می کنند
مرکب اضافی است و اجمال بیان خان آرزو
باخذ راہی پوشد و جدت راہی کوشد (اردو)
بانگ خلیل اللہی فارسیوں نے (اللہ اکبر) کو
کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوسوقت کہتے
ہیں جب کہ حریف کو زمین پہ دے مارتے ہیں۔ مؤنث

بانگ درا اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی
و فتح دال و رای مہملہ مرکب اضافی است بہ
معنی بانگ جرس کہ درا جرس را گویند۔
(صائب سہ) نصیحت بر نہ انگیزد زمین گیران
غفلت را بہ بر خوابیدہ سیہا نشست
از بانگ درا خیزد (اردو) بانگ جرس
بانگ درا۔ وہ آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرمایا ہے مؤنث

بانگ رسیدن استعمال بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی سے) در قافلہ کہ اوست دائم سمی سم چہ این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم (اردو) آواز پہنچنا

بانگ رواروا اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و بہار و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صور و (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش پادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز۔ مؤنث (۲) نقیبون کی صدا جو پادشاہون کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑھو کہتے ہوے چلتے ہین۔ مؤنث۔

بانگ ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم مشہدی سے) عشق آمد و از حلقہ در بانگ جرس ریخت بپا برخاست صفیری کہ بیابان لقفس ریخت (اردو) آواز دینا آواز آنا۔

بانگ زدن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہو تو للکارتے ہین کہ خبردار۔ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس کام سے باز رہے۔ اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہو سکتا ہے (۲) بانگ زدن۔ بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ۵) باستا ار بانگ بر زنما
زند ہو گرگ راسیرت شبان باشد ہو مخفی
مباد که باس لغت عربیست بمعنی خوف (وله
۵) سہمش ار بانگ بر زمانه زند ہو چون
شود ژاله در سحاب از بیم ہو (اردو)
للکارنا۔ بقول آصفیہ دہمکانا۔ دہمکی دینا۔
کڑک کر بولنا۔

(۳) بانگ زدن۔ بقول برہان و بحر کنایه
از نگاہداشتن چیزی مؤلف گوید که مخاطبین
کشت زار روز و شب ہای و ہوی کنند
و صداہا بلند سازند تا حیوانات و دزدان
آگاه شوند که کسی نگہبان است و مال زراعت
را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا۔

(۴) بانگ زدن۔ بقول برہان و جامع و
بحر کنایه از راندن و دور کردن کسی از پیش
مؤلف عرض کند که قریب به معنی سوم است
که طیور از کشت زارہا بوسیله بانگ دہقان
که ہای ہوی کند پرواز میکنند و دور می شوند
فارسیان گویند ”دہقان بر گنجشکان بانگ
می زند“ یعنی می راند و دور می کند و
ہمچنین گویند ”فلان بر فلان بانگ زد“
مقصود آنست که از پیش خود راند و دور
کرد (اردو) دور کرنا بہگانا (مثلاً
کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا) زور کے
ساتھ (چلے جاؤ) کہنا۔

(۵) بانگ زدن۔ بتحقیق ما صدا بر آوردن
و آواز کردن و این معنی حقیقی است (انوری
۵) کشت بیفائده کم کن که نه بادی نه دخان
ہو بانگ بیفائده کم زن که نه نائی نه درای
ہو (اردو) للکارنا آواز کرنا۔ آواز
لگانا۔ نعره مارنا۔

(۴۲۴۵)

بانگ زن اصطلاح۔ بقول انندراج
فرہنگ فرنگ موذن را گویند دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند

استعمالش بہ پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ
بدون اضافت بہ اذان یا موذن یا صلوٰۃ
وغیر ذلک ایمعنی را تسلیم نہ کنیم و مشتاق
سند استعمال باشیم (اردو) موذن۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان
دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے
لوگوں کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر بی تامل از عہدۂ حساب
برآمدن مؤلف عرض کند کہ آنانکہ با علم
حساب مناسبت کلی دارند بدون خامہ
و آمہ ہر قسم عمل حساب را بذریعۂ بنان خود
حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد
(محسن تاثیر ؎) ہر نقد دل کہ می برد آن
دست خوش نگار ؏ آخر بما حساب بانگشت
می دہد ؏ (اردو) انگلیوں پر حساب
سمجھانا۔ یعنی بکثرت مشق اور محاورہ کی
وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیوں
پر سوال حساب کو حل کرنا بلا تامل جلد حساب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر مرادف بانگشت حساب
دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از
سہولت حساب است (سلیم ؎) شمار
دور فلک از سلیم گر پرسی ؏ چو آفتاب
بانگشت خود حساب کند ؏ مؤلف عرض
کند کہ مرادف مصدر گذشتہ نباشد کہ درین
ہر دو فرق بین یعنی کسی کہ عمل حسابی را بسہولت
و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان
خود می کند آنرا می گویند کہ بانگشت حساب
می کند و کسی کہ محاسبہ ذمۂ خود را بہمین عمل
می دہد نسبت او گفتہ می شود کہ ؏ بانگشت
حساب می دہد ؏ پس (حساب بانگشت)
در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

داون وکردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکه بالا مذکور شد پس هر دو را مرادف یکدیگر قرار دادن چنانکه صاحب بحر وارسته می کند درست نباشد قاتل (اردو) انگلیون پر حساب کرنا چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

بانگشت عیب کسی شمردن | مصدر اصطلاحی۔ بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا که بانگشت توان عیب شمردن ٭ در عالم انصاف ز مردان حسابیست ٭ (اردو) انگلیون پر کسی کا عیب شمار کرنا یعنی بسہولت عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و برہان و رشیدی و بحر و جامع کنایہ از شمردن و حساب کنند کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تازہ بانگشت خطاہاش مگیر ٭ مجمر آسایش فرو گستر دامان بر سر ٭ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ تعمیم این مصدر باید کہ (بانگشت گرفتن چیزی) قائم کنیم یا بلحاظ سند (بانگشت گرفتن خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شور و غوغا بند شدن است (وحید قزوینی ؎) لب نمی بند ز افغان تا جرس جنبان بود ٭ می طپد در سینہ دل تا بانگ و غوغا بشکند ٭ (اردو) شور و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

۵) تا کہ ز ساقی شنود بانگ نوش ٭ پینہ بر آورد
کرد صراحی زگوش ٭ (اردو) آواز سننا

بانگ عنقا | اصطلاح - بقول جہانگیری و
ناصری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و جامع
و بحر نام پردہ ایست از موسیقی (حکیم سنائی
۵) زدستان قمری و رو بانگ عنقا ٭ زآواز
بلبل در روز خرم مزہر ٭ صاحب برہان بر
عنقا فرماید کہ سیمرغ را گویند و او را عنقا
مغرب بضم میم خوانند و بسبب مغربیت کل
بر چیزهای نابود و معدوم و هدم کنند و
کنایہ از هر چیز نایاب باشد خان آرزو در
سراج گوید کہ حق آنست کہ مراد از بانگ عنقا
درینجا آواز عنقا است کہ سازیست چنانکہ
بر عنقا بیاید و مقابلہ مزہر کہ مخفف مزمار بمعنی
نی است نیز دلالت بر همی دارد و هم او
بر عنقا گوید کہ نام سازی کہ در فرهنگ شہرت
دارد و چون ساز مذکور نیز گردن دراز
دارد او را عنقا گویند مؤلف عرض کند کہ
ما قول جامع و ناصری را کہ از اہل زبانند معتبر
تر از خان آرزو دانیم کہ ہندنژاد است
و خیال ما این است کہ لفظ عنقا درینجا بمعنی
نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ
نایاب و کنایہ از پردۂ موسیقی و جا دارد
کہ بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم
کہ ہمچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی
سازی می آید لازم نباشد کہ بانگ عنقا را
بمعنی پردۂ خاص نگیریم و جا دارد کہ پردۂ
ہمان عنقا را بانگ عنقا نام باشد - و قیاس
غالب آنست کہ این پردۂ طنبور است (اردو)
بانگ عنقا - فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے
جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا - مؤنث -
غالباً یہ آہنگ طنبور ہے -

بانگ کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز دادن (عرفی ؎) موجهٔ دریای طبعش با نگ کوثر کرد و گفت ٭ تشنه منشین ای فدای زادهٔ دریای من ٭ (اردو) آواز کرنا آواز دینا۔

بانگ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بانگ کردن است و سند این بر بانگ خلیل اللهی گذشت مخفی مباد که درین هر دو فرق همین قدر است که در بانگ کشیدن طوالت صوت است بر خلاف بانگ کردن۔ (اردو) آواز کھینچکر نکالنا۔

بانگ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اختیار کردن بانگ و مراد از بانگ کردن و زدن است (جمال اصفهانی ؎) ملک ورد الله اکبر گزیده ٭ فلک بانگ السیف و اصدق گرفته ٭ (اردو) آواز دینا۔ صدا کرنا۔

بانگ گزیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قبول و پسند کردن بانگ است (جمال اصفهانی ؎) بجای نغمه و الحان مطربان لطیف ٭ کسی گزیند آواز بوم و بانگ غراب ٭ (اردو) آواز پسند کرنا

(الف) **بانگ هارون** اصطلاح (الف)
(ب) **بانگ هاون** بقول صاحب شمس کنایه از آوازهٔ دین محمدی علیه السلام و (۲) علم شریعت صاحبان ضمیمه برهان و بحر و مؤید (ب) را بفتح واو به هر دو معنی بالا نوشته اند مؤلف عرض کند که هاون بقول برهان بکسر واو لغت زند و پازند است بمعنی گاه اول از جمله پنجگاه یعنی پنج وقت عبادتی که زردشت قرار داده بود و نیاز بعیان

او می کردند و هارون بقولش بروزن قارون
نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و بمعنی
نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و قوّت
که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف
عرض کند که (الف) تحریف است و دست
درازی صاحب شمس که رای مهمله را زیاده
کرد و بعوض هاوون هارون بهتر خیال کرد
که نام پیغمبری است معروف علیه السلام
امّا خیال نکرد که از هر دو معنی متذکرهٔ بالا
هارون را چه تعلق چیزی نیست که (خر موسی)
را (خر عیسی) کرد وای برین تصرّفات
بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح واو نوشته اند
چیزی نباشد که خیال کسر شان کردند و فتح را
اولی دانستند و خیال نفرمودند که هاوون
بالفتح بمعنی ظرفی است که در ان اشیا را
کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان
و این را هم از هر دو معانی بالا هیچ تعلق نیست
یا خیال شان این باشد که از الف رای
مهمله حذف شده هاوون باقی ماند اندرین
صورت می بایست که واو و نون هر دو
را ساکن گیرند بخیال ما (ب) بکسر کاف
فارسی و کسرهٔ واو مرکب اضافی است
بمعنی آواز عبادت اوّل از پنج عبادات
زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای
برای آوازهٔ دین محمدی و علم شریعت استعمال
کردند دیگر هیچ حیف است که سند استعمال
پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شهرت
مؤنث (۲) علم شریعت ـ مذکر ـ
بانگیدن بقول صاحب انند بحواله فرهنگ
فرنگ بانگ و فریاد کردن دیگری از محققین
مصادر ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست
که اسم این مصدر همان بانگ است که گذشت
و تحتانی پیش از نون زائد و دن علامت مصدر تفرقه
متقدمین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیراکہ بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد و حاصل بالمصدر روام	حاضرش ہم بانگ (اردو) آواز کرنا ۔صدا دینا۔

بانٹ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر کردہ صاحب محیط بہ موز گوید کہ لغت عربی است و نیز بعربی طلح و بفارسی بفرک و بانگلیسی پلینٹن و بہندی کیلہ مانند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود۔ بقول گیلانی گرم در اول و تر در آخر آن۔ باقوت قابضہ و جالی و کثیر الغذا۔ دیرہضم۔ خون و باہ می افزاید و مولد خون غلیظ و مسمن بدن و مفرح و ملین خشونت حلق و سینہ و نافع حرقت آنہا و جہتہ حبس شکم و تحریک باہ محرورین و دفع لاغری گردہ نافع و بقول شیخ غذای آن اندک و آن ملین است و نافع سوزش حلق و سینہ و فربہ ساز و موافق گردہ و مدر بول و بقول گیلانی در جگر سدہ پیدا می کند خصوصاً در پیران و سرد مزاجان و لہذا بالائی آن عسل و مربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بانٹ لغت فارسی نباشد و نہ ترکی و عربی و سنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین ایلرا از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ موز۔ طلح۔ ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہیں اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے۔

بانو بضم نون و سکون واو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج (ا) بمعنی خاتون خانہ۔ صاحبان برہان و جامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانہ۔ صاحب مؤید بر مطلق عروس قانع وصاحب فرہنگ فدائی می نویسد کہ
خانم خانہ وخاتون سرای وآن زنی است دریک خانہ بزرگ ہمہ باشد۔ در ترکی
ہم بمعنی ست وسیدہ مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید کہ این مرکب است از
لفظ بان و واو نسبت۔ بان بمعنی بام۔ مراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب بہ بلندی
کہ مقام خاتون بزرگ ایوان خانہ باشد کہ کرسی آن از کرسی مکان بلند وبحثش بر
(ایوان) گذشت دیگر ہیچ (خاقانی سے) کافرم گرچو شود در اسلام وکفر ہیچ بانو خوانده
یا دیدہ ام (اردو) بانو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ خاتون خانہ۔ بیوی بیگم۔ گھر کی مالک۔
(۲) بانو۔ بقول سروری وجہانگیری وجامع۔ صراحی گلاب وشراب وامثال آن وبقول
برہان ظرف گلاب وصراحی شراب۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ سندش ظاہر
نیست وصاحب ناصری فرماید کہ صاحب فرہنگ برای این معنی شاہدی ندارد وصاحب
مؤید گوید کہ آوند گلاب وشراب باشد خان آرزو در سراج فرماید کہ این مجاز است مؤلف
عرض کند کہ اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود
کہ ہر دو از اہل زبانند۔ وصاحب جامع معتبر وقدیم تر از ناصری است جا دارد کہ
معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشتہ باشند ومعاصرین ما ہم بر زبان ندارند
ولیکن در صحت لفظ شبہی نیست صراحی گلاب وشراب را بسبیل مجاز بانو نام کردند از آنکہ
مقام آن ہم بر بلندی باشد وبر زمین نہی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی

بانوا بقول ضمیمہ برہان (۱) نام شخصی کہ	در عہد ذوالقرنین بعد از بی نوائی بسیار توانگر شد

و (۲) خوش آواز را هم گویند. صاحب هفت
بر معنی اول قانع و گوید که بفتح نون و از معنی
ترکیبی ظاهر است که با سامان و سرانجام باشد
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول بحوالهٔ تحقیق
برهان گوید که بقول قوسی (۳) مطلق کسی که
بعد از درویشی تونگر شده باشد. مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با در ینجا بمعنی صفت هم اوست
که افادهٔ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانوا)
صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب
آواز و آهنگ هم. پس معنی دوم و سوم ترکیبی
است (اردو) (۱) بانوا. عهد ذو القرنین
مین ایک شخص گزرا ہے جو قلاکت کے بعد تونگر
ہوا. مذکر. (۲) خوش آواز (۳) تونگر.

بانوان | خان آرزو در سراج گوید که بزیادت
الف و نون بمعنی خاتون خانه و صراحی نیز
نوشته اند و این مجاز است و بمعنی زن خداوند
گفته اند مقابل خدا چنانکه کدخدا و کدبانو و
قوسی گوید که بانوان لفظی است که بحسب ظاهر
صیغهٔ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ
لیکن بانو که مفرد است نیز استعمال می شود
و در اشعار خاقانی مدار برین است که در
صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان
را علی سبیل الترادف اطلاق می کنند. مؤلف
عرض کند که مقصودش همین که (۱) جمع بانو
موافق قیاس و مستعمل است و (۲) فرد علیه
بانو بمعنی واحد ولیکن استعمال این را تا
سند باشیم که ذکرش غیر از خان آرزو
دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرد
(اردو) (۱) بانو کی جمع. بیگمات. بیگمین
بیگم. (۲) دیکھو بانو.

بانوائی | اصطلاح. همان بانوا بمعنی سوم
اوست که گذشت. مرکب با تحتانی مصدری
کنایه از تونگری مقابل بی نوائی (انوری
۵) گر شما را بانوائی بد چه شد ما و رنجه چارا

بی نوائی بدچہ گشت ہا (اردو) توانگری تبول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دولتمندی
(الف) بانوج صاحب ہفت بر (الف)
(ب) بانوچ گوید کہ بفتح اوّل بالف کشیدہ
وضم نون بہ واو رسیدہ وجیم زدہ۔ جای
خوابی کہ بجہتہ اطفال سازند و از جائی آویزند
وطفل را دران خوابانند وحرکت دہند تا
در ہوا آید و رود و ریسمانی را نیز نامند
کہ در ایام عید و نوروز از جای بلندی
یا شاخ درختی آویزند و زنان و دختران
بران نشستہ در ہوا آیند و روند۔ صاحبان
جہانگیری و شمس و برہان و جامع و سراج
این را بجیم فارسی نوشتہ اند مؤلف عرض
کند کہ اصل این بادپیچ است بدال مہملہ و
بای فارسی و تحتانی وجیم فارسی بہر دو معنی
مذکور و بانوج بہ حذف دال و تبدیل بای
فارسی بہ نون و تحتانی بہ واو مستدل مخفف
آن کہ دال مہملہ حذف شود چنانکہ بدتر و بتر
و بای فارسی بہ میم بدل شود چنانکہ سپاروک
و سماروک و باز میم بہ نون تبدیل یابد چنانکہ
گجیم و گجین و واو بہ تحتانی بدل شود چنانکہ
انگور و انگیر و جا دارد کہ با را مخفف باد گیرم
و نوج درخت کاج و صنوبر یا تشبیہ بہ صنوبر
و بہ جیم فارسی ہم آمدہ۔ و مجازاً بہ معنی مطلق
درخت پس معنی لفظی بادنوچ بہ اضافت دال
مہملہ بادِ درخت و کنایہ از ریسمانی کہ بر درخت
آویختہ بوسیلہ آن در ہوا آیند و روند و مجازاً
گہوارۂ طفلان جیم عربی بفارسی یا بالعکس
آن بدل شود چنانکہ کاج و کاچ این است
حقیقت این لغت و ماخذ آخر الذکر اولی
از اوّل است کہ دران تبدیل بعد تبدیل
راہ نمی یابد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (فوالادی
ے) طارمی از سرای تست فلک یک منطقہ
ریسمان بانوچ است یک (اردو) دیکھو

باد پیچ ۔ گہوارہ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم
مذکر ۔ بچوں کے بہلانے کا جھولا ۔ ہمد
ہنڈولا ۔ کھٹولا ۔

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی
وشین معجمہ مفتوح وسین ساکن با بای ابجد
بقول صاحب جہانگیری و برہان و رشیدی
وجامع وسراج نام دختر رستم است صاحب
برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اوّل وفتح
ثانی وسکون سین بے نقطہ و بای ابجد بمعنی
جہندہ وخیز کنندہ وبفتح اوّل بمعنی پرست
پس (بانوگشسپ) فک اضافت توصیفی
باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد واگر گشسپ
را بضم گیریم بمعنی خانم جہندہ وخیز کنندہ
(حکیم فردوسی ؎) از آتش کسی گشت بانو
گشسپ ۞ با خواستہ ہمچو آذرگشسپ (اردو)
بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے ۔ مؤنث

بانون اصطلاح ۔ بقول شمس لغت فارسی
بمعنی آفتاب دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نون آخر
زائد است چنانکہ گذارش وگذارشن وآفتاب
را بانون گفتن استعارہ ایست و بانوی
مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب
شمس بدون سند اعتبار را نشاید معاصرین
عجم زبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنے ۔

بانوی برق اصطلاح ۔ بقول مؤید ماہتاب
را گوید چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را ۔ دیگر
کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب
مؤید (بانوی مشرق و بانوی برق) را یکجا
نوشتہ گوید کہ آفتاب و مہتاب است و ما
بلف ونشر مرتب بمعنی بالا قائم کردہ ایم
وخیال ما این است کہ کاتب مؤید مشرق
را برق نوشتہ واگر برق را مضاف الیہ

بانوگیریم خلاف قیاس نیست و مقصود صاحب
مؤید از ماہتاب ماہ است نہ پرتو ماہ چنین
است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم
بر زبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔
بانوی بہشتی رخت اصطلاح۔ بقول
انند بحوالہ مظہر العجائب یعنی معشوق شیرین پوش
است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر
این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند
ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مرکب توصیفی
است و (بہشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی
(اردو) معشوق شیرین پوش۔ مذکر۔
بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب
باشد مؤلف عرض کند کہ ختن نام شہریست
از چین و مملکت چین از بلاد شرق است
پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد
کہ می آید با معنی حالی مرکب اضافی و کنایہ باشد
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو
آفتاب کے دوسرے معنے۔
بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب
ناصری کہ بدیل لفظ بانو نوشتہ کنایہ از شیرین
است کہ معشوق فرہاد و زن خسرو بود
(ولہ) بانوی مدائن آنکہ خسرو ساخت
بہر قصرش کہ سود بر فلک پہلو٭ این چار بچہ
عنصر انگیک پست٭ بنا و بنا و بانی و بانو
صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض
کند کہ صاحب ناصری از اہل زبان است
و قولش قابل اعتبار و این کنایہ بنظر شہرت
حسن و شہرت شیرین خلاف قیاس نباشد
۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین
۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
فرہاد کی معشوقہ۔ خسرو پرویز کی بیوی۔
(از آصفیہ) چاٹ دی فرہاد کو اور
جا لگی خسرو کے ہاتھ٭ تو تو ای شیرین تھائی
بن گئی بازار کی٭

بانوی مشرق اصطلاح - بقول برہان و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از آفتاب عالمتاب است (حکیم سنائی ؎) در سایۂ تو بانوی مشرق گرفتہ جای یکی دریاست در جزیرہ و سیمرغ در حصار یک مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

بانوی مصر اصطلاح - بقول انند و شمس زلیخا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و این کنایہ باشد و موافق قیاس (اردو) زلیخا - بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور آنکے اصرار سے غالب نام پادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا -

بانہ بقول سروری و جامع و سراج برون و بمعنی عانہ کہ زہار باشد صاحب برہان گوید کہ آن جائی باشد در زیر ناف متصل بہ آلت مردی و زنی کہ موی از آنجا بر می آید و آنرا بعربی عانہ می گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بان کہ مبدل بام است و ہای نسبت بمعنی منسوب بہ بام یعنی منسوب بہ بلندی و کنایہ از زہار کہ نشیبش بلند باشد (اردو) پیڑو - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ناف سے نیچے کا حصہ زہار - عانہ -

بانیازان اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان (۱) بجرا بمعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات صاحب مؤید بمعنی اول قانع و معنی دوم را مرادف معنی اول قرار می دہد و قرار با حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ... انند سوید مؤید - مؤلف عرض کند کہ ... بی نیاز کہ او باری تعالی است و کلمہ با درینجا بمعنی ہم اوست یعنی کسانی کہ ...

یعنی حاجتمندان کہ بجز ذات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت سندلوگ حاجت سندان ۔ مذکر ۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع ۔

بانی کار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بانی و معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ بمعنی لفظی این بنا کنندہ کار و تخصیص این ہر دو معنی بالا متقاضی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ کتاب تصنیف کرنے والا ۔ کتاب بنانے والا ۔ مؤلف ۔ اسم مذکر ۔ تالیف کرنے والا ۔ مختلف کتابوں کی امداد سے کتاب بنانے والا ۔

باو بقول ناصری بروزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانہ او را بغارت بردو در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عبادتکدہ کوسان بعبادت مشغول شد و در انجا پادشاہی یافتہ و بعد از و سرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی باد و جو شتی معروف مرادف چیچک عجمی نیست کہ در وجہ تسمیہ موسوم یکی ازین معانی

دخلی باشد و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باو۔ شاپور بن کیوس بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باواش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را نامند کہ برای تخم دارند۔ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت۔ فارسیان خیار را (بادرو) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باو ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بہ بی تحقیقی گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

باوتا شکن اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام **مؤلف** عرض کند کہ باوتا بقول معاصرین زردشت ملفوظ لغت بتا باشد بمعنی بت و بت مکتوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ یای حالی۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول لفظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام جن کا لقب خلیل اللہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

باوج رفتن مصدر با صطلاحی کنایہ	از بلندی حاصل کردن است (ظہوری)

ع) بروزن نیامده از حضیض پستی طبع تو
اگر باوج روی ورشوی بلند آنجا ہے (اردو)
بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح۔ بقول آنند بحواله فرہنگ
فرنگ بمعنی اگرچه و باوصف (ظهوری ع)
باوجود آنکه صفها کرده راست ہے آه جنگ
اثر فیروز نیست ہے (وله ع) باوجود آنکه
غارت تاخت بر بود و نبود ہے مایه داران
راهمان کم صبری بسیار هست ہے مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی معیت است
و وجود بمعنی خودش و استعمال این در فارسی
زبان بدون کلمهٔ (آنکه) هم می آید چنانکه باشتر
کاشی گوید (ع) تو و دوری ز غیر استغفر الله
از محالات است ہے عجب گر باوجود
ساده لوحی باورم افتد ہے (عرفی ع)
ستم آن مایهٔ فطرت که گر انصاف بود ہے باوجود هم
نتوان گفت باندیشه فهیم ہے (اردو) باوجود
باوصف۔ صاحب آصفیه نے ترک فرمایا ہے
اور اردو مین مستعمل ہے جیسے ’’باوجود
میرے روکنے کے وہ چل دئے‘‘ ’’باوصف
میرے اصرار کے انھون نے پروا نه کی‘‘
دکن مین بھی اس کا استعمال ہے۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشته و تصدیق کرده قول کسی را (سعدی ع)
چنین گفت دیدم گرت باور است ہے که یک دانه گندم بهامون در است ہے
صاحب برہان گوید که بروزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوار
و راست و استوار داشتن هم بنظر آمده و بقول رشیدی مخفف (بآور) است و
آور بمعنی یقین ’’گویند که باور کرد‘‘ یعنی مقرون به یقین ساخت و تردد برطرف
کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار۔ صاحب مؤید بحواله زفانگویا

همزبان برهان و بقول فدائی قبول و یقین خان آرزو در سراج گوید که بمعنی تصدیق
سخن و بذکر قول رشیدی فرماید که آن بر تقدیری باشد که آور بمعنی یقین به ثبوت رسد
و تحقیق آن بر آور گذشت (انتهی کلامه) و هم او بر (آور) بحواله رشیدی گفته که
بمعنی یقین و آوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ع) بنده او بود فلک بی شک
چاکر او بود جهان آوری (روزبهان ع) گر سلیم جبهه عشقی بخور تریاق فقر تا مسلم
گردوت آور چو سلمان داشتن (رودکی ع) کسی را که باشد بدل مهر حیدر
شود سرخ رو در دو عالم به آوری (ابوشکور ع) کسی کو بجنثر بود آوری بندارد
بکس کینه و داوری و فرماید که آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکه مثل جهانگیری
و سروری باتباع شمس فخری بی تنقیح و تحقیق آورده اند و اگر گوئی که از بیت ابوشکور
و روزبهان و رودکی معلوم می شود که آور با لیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلم
بلکه آنچه دریافت صاحب ذائقه سخن فهمی می شود اینست که بمعنی ولا و محبت خاندان
نبوی است پس این معنی دیگر باشد که هیچ یکی از صاحب فرهنگان بدان پی نبرد و معنی
یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر به تکلف که آور بمعنی (به آور) یعنی بیقین
گفته شود چنانکه در بیت فخری است (الخ) مؤلف عرض کند که ما بحث (آور
را بذیل (باور) بدین وجه جا داده ایم که (آور) ماخذ (باور) است و بحثی که درین
کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد ازینجاست
که تلافی مافات همه رینجا می کنیم از صراحت بالا متحقق شد که خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (به آور) است
تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان سروری
و شمس فخری از اہل زبانند مجرد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی زبان کافی
است و محققین ہندنژاد یعنی صاحب جہانگیری و برہان ہم تسلیم کرده اند پس خان آرزو
را نمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست
اصرار او ہمین است که در اشعار متذکرهٔ بالا لفظ آور بمعنی ولا و محبت است ما می گوئیم
که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اول شمس فخری لفظ بی شک تائید آن
می کند که در مصرع دوم‌ش (آور) را بمعنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لاریب
بندهٔ آلست و جہان یقیناً چاکر اوست نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را
بمعنی یقیناً چرا تکلف می داند و چرا صراحت نمی کند که بچه معنی گیریم و در مصرع دوم
کلام رودکی آور را بمعنی ولا و محبت گیرد و نمی داند که در مصرع اول لفظ مہر موجود
است و تکرارش در مصرع دوم مخل فصاحت و دور از بلاغت باشد پس معنی
یقین درینجا بہترین معنی است - وای بر ذوق زبانش و مذاق فارسی که در کلام ابوشکور
(آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بر معنی لفظی مصرع اول
غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا و سزای روز محشر را
تسلیم می کند ہیچ کس با کسی کینه و داوری نخواہد کرد - پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی
صاحب محبت خاندان نبوی گیریم معنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را تعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان تصفیه آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آور است بترکیب موحده که بمعنی معیت باشد یعنی با یقین و مراد از تصدیق قول است وبس. بهار گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل. ما می گوئیم که انحصار این هر سه مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. یقین. بھروسا. اعتبار. اعتماد۔

باور آمدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ۵)
مژدۂ عیسی بگوشم میزنند دوران ولی ہ با ورم ناید که بود هیچ بر خر اعتماد ہ (انوری ۵)
گوئیش حال من از شفقت میپرس ہ گذشت باورش خواهد آمدن ہ (ظهوری ۵) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ہ که گوشش از عهدۂ بیغاره شنیدن برون آید ہ۔
(اردو) باور آنا۔

باور افتادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مراد باور آمدن. سند این از باقر کاشی بر لفظ (با وجود) گذشت (ظهوری ۵) باورم افتد زبس امید اگر هم بظفر یار من ہ لیک مهر بد مهر جفا اندیش نیست ہ۔ (وله ۵) ظهوری جان باشید طلب در آستین دارد ہ چه مانع استغنای را گرت باور نمی افتد ہ (اردو) دیکھو باور آمدن۔

باور بودن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف باور آمدن است و باور شدن (کمال اصفهانی ؎) ازمنت باور مبادا این سخن ٭ زانکه در این قول باور نیستم ٭ (اردو) باور ہونا. دیکھو باور آمدن.

باورچی اصطلاح. بقول ضمیمهٔ برہان در ہندوستان طبخی و آتش پز را گویند و فرماید که باین معنی بجیم تازی هم آمده و این لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول مؤید بحواله رسالهٔ علمی و قنیه بمعنی چاشنی گیر که بر سر طعام می باشد. خان آرزو در سراج بحوالهٔ ملحقات بیان ذکر معنی اول الذکر کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست و فرماید که قوسی که زباندان و فاضل و اہل صفاہان است در ذیل لغات فارسی بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتهی) زله بروارش بهار به نقل قول سراج سرکار را پیشکار نوشته گوید که ظاهرا معنی اول الذکر از همین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف عرض کند که از صاحب لغات ترکی تحقیق شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت شاهد آن است که چی در فارسی زبان چیزی نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افادهٔ معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر سفرهٔ شاهان که قبل از آنکه ملک آغاز طعام کند چاشنی گیر همه اغذیه را بمقدار قلیل می چشد و تصدیق خوبی اطعمه کند تا پادشاه مطمئن شود ازینکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو) باورچی. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر

اعتبار دار۔ خانساماں۔ کھانا پکانے والا طباخ

باورچیخانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب اضافی است (اردو) باورچیخانہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر کھانا پکانیکی جگہہ۔ مطبخ۔ رسوئی گھر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت۔

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت و بقول برہان بفتح واو و سکون را و دال بی نقطہ نام بلدہ ایست در خراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباوردین کودرز باقطاع مقرر فرمودہ بود و این شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد و بقول جامع بلدۂ در خراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف آباورد کہ (ابیورد) امالۂ آنست نام شہری از خراسان بنا کردۂ باوردین کودرز و متاخرین غیر آن بیای معروف گویند مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر ابیورد گذشت و ماخذ این ہم ہمدرانجا مذکور و آباورد مزید علیہ این است نہ این مخفف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد۔

باور داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن و راست شمردن (خسرو ؎) دلم بردی و خوشتر اینکہ گر من ٭ بگویم بیدلم باور نداری ٭ (انوری ؎) کرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ٭ عزیز الدین طغرائی عزیز الدین طغرائی را ٭ (ولہ ؎) ای بت ز تو چون روی بخون بردارم ٭ در عشق تہ ہیچ روی باور دارم ٭ (اردو) باور کرنا۔ سچ سمجھنا۔

باوردی بقول برہان دہفت و انند بروزن پامردی (۱) منسوب بہ باورد (۲) نوعی از آتش آردہیم مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ کردہ اند و آتش آرد کہ بدین اسم موسوم مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باوردی بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در سراج منسوب بشہر بار صاحب شہر (اردو) (۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد منسوب بہ باورد (۲) باوردی مؤنث۔ ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہیں جو شاہ باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باور شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف باور آمدن (ظہوری ﷺ) چو من نیست یک بندۂ دیگرت ٭ قسم می خورم تا شود

باورت ٭ (انوری ﷺ) گویم کہ کار از غم عشقت بجان رسید ٭ گوئی مرا حدیث تو باور نمی شود ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن

باور کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار معنی یقین کردن (مخلص کاشی ﷺ) خامہ بجا حرف آن موی میان سر می کند ٭ اینچنین قول ضعیفی را کہ باور می کند ٭ (ظہوری ﷺ) ایدل در بیگانگی می زن کہ باور میکنم ٭ بہ چہ کردی آشنا آن آشنا بیزار را ٭ (صائب ﷺ) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل ٭ نیست ممکن در دسنگین مرا باور کند ٭ (انوری ﷺ) نمی گویم کہ تقصیری نرفتہ است ٭ درین مدت کہ نتوان کرد باور ٭ (اردو) باور کرنا۔

باور گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف باور شدن است (خسروؔ)
نگشتی نالۀ کس باورم اکنون که غم دیدم ٭ چو
ار کسی نالش کند هم باورم آید ٭ (اردو)
باورهونا۔

باوریدن بقول اند بحوالۀ فرهنگ فرنگ
بمعنی اعتماد داشتن و باور نمودن مؤلف
عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین
ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست
مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی
زبان که باور است بزیادت تحتانی و
علامت مصدر دن وضع کرده اند۔ امر
حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور
است و باورد مضارع (اردو)
باور کرنا۔ یقین کرنا۔

باوصف بقول اند بحوالۀ فرهنگ فرنگ
بفتح واو مرادف باوجود باشد مؤلف
عرض کند که صراحت ماخذ این بر باوجود
گذشت (اردو) دیکھو باوجود۔

باوقار اصطلاح بقول اند بحوالۀ فرهنگ
فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین مؤلف
عرض کند که کلمۀ با دریجا بمعنی مفید هم است
که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی
این وقار دارنده و صاحب وقار۔
مخفی مباد که وقار لغت عرب است
بفتح اول بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو
خواندن نوعی از تفریس است (کذا فی الغیاث)
(اردو) باوقار اردو میں کہہ سکتے ہیں
بمعنی عزت مند۔

باوقار گردیدن استعمال بمعنی با تمکین
و باعزت شدن است (صائبؔ)
فلک ز لنگر من باوقار می گردد ٭ زمین
ز سایۀ من بی قرار می گردد ٭ (اردو)
معزز ہونا۔

باول بقول سروری و برهان و جامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامهٔ ابریشمین
بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم
در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود و الحال خراب است
و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده بکسر می خوانند و هم او گوید که صاحب فرهنگ
جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته و خطا کرده و سامانی گفته که باول لغتی است در
بابل یا معربش بابل و صحیح اینست چه لفظ بابل در کلام مجید واقع و لفظ عجمی بی تغییر
در کلام فصحا خاصه قران واقع نشود و منسوب بدان را باولی گویند خان آرزو در سراج
بذکر قول رشیدی و سامانی فرماید که درین چند وجه بحث است اول آنکه در اصطلاح
شعرا نسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه البیان بلکه اگر نام بابل بمیان می آید
سحر و جادو گفته می شود دوم آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر
و نیز تعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد و نیز ضرور
ضرورت است و الا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند و گاهی نکنند چنانکه لفظ آزر
(الخ) صاحب ناصری بذکر قول رشیدی و جهانگیری و سامانی قانع هم او بر لفظ بابل
که بموحده سوم بمعنی سوش گذشت صراحت کرده است که در انجا وقتی جامه های ابریشمینه
خوب می بافتند و باول نیز بهمین معنی آمده مؤلف عرض کند که شهرت بابل و باول
بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی
را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (بیت) هر حلقه گرد و تن علی یافته

خورشید نسیج باولی یافت ٭ ازہمین شعر صاحب سروری ہم استنادکردہ کہ خود او ہم از اہل زبانست ما بجدیکہ تحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است کہ بجاہ وسحر معروف وتبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب و آو و اگر خان آرزو یا جہانگیری باول را ورای بابل پندارد دعای اوست ومن ادعی فعلیہ البینہ ما بر قول صاحب ناصری اتکا کنیم کہ صاحب زبان است۔ وقول رشیدی را باور کنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے۔

باولی بقول ضمیمۂ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پر و بال وی کندہ در پیش باز و شاہین نو تیار کردہ سر دہند تا بآسانی او را بگیرد و بر شکار چالاک شود۔ بہار بر باولی و بولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (امین مستغنی سہ) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ٭ دست زمانہ ہر گز محتاج باولی ٭ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) بمعنی منسوب بہ باول کہ یای نسبت بر لفظ باول زیادہ کردہ اند چنانکہ نسیج باولی وسندش بر لفظ باول گذشت۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) بابلی کا مبدل۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی تعلیم شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیرانیدن جانور دیگر۔ بہار بذیل بابلی ذکر این بہمین معنی کردہ وحقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا اور پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تاکہ شکاری جانور اسکو

جاندشکار کر سکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (باولی دینا) پر فرمایا ہے
یعنے۔ بہری دینا۔ بھڑکی دینا۔ شکاری
پرند پر کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیز اور
دلیر کرنا۔ جرأت دینا۔

باوی بقول ناصری کہ بذیل لفظ باؤ نوشتہ
نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ کیلویہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہا را باشت بروزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسلش
باشند واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بدمعاش پشتون
سے ہیں۔ مؤنث۔

باوین بقول جہانگیری با واو مکسور و یای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بروزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبۂ
کہ خواہند بریسند دران نہند و بقول
جامع سبد کوچکی کہ دران پنبہ گذارند۔
و بقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان دران
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان دران نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بریسمان تنہا
خطاست مؤلف عرض کند کہ تعریف جناب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بزنان
خطاست و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن دران گذارند و این مبدل بافین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شدہ بہ واو

چنانکه فرخج و ورخج و معنی لفظی این منسوب به افزار جلاهگان و کنایه از سبد کوچک که پنبه دران گذارند و کم کم ازو گرفته	به چرخه می ریسند و رشته سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس مین جلاہے روئی یا روئی کی پونیان رکھتے ہین مؤنث۔

باه بقول ضمیمہ برہان شہوت را گویند که آب پشت و کمر است صاحب مؤید و شمس هم این را بذیل لغات فارسی جا داده صاحب انند فرماید که لغت عرب است بمعنی جماع و نکاح و شهوت پشت و شهوت افزائی و صاحب منتخب که محقق لغات عرب است به جماع قانع مؤلف عرض کند که جزین نیست که محققین با الا لغت عرب را بفارسی جا داده اند تا صحیح شان بشی نیست و فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) باہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث شہوت۔ ہروی۔

باها بقول ضمیمہ برہان نوعی از طعام است که عربان باچه گویند و صاحبان مؤید و انند و هفت این را بذیل لغات فارسی جا داده فرمایند که پاچه نیز گویند (به بای عجمی فارسی) و صاحب شمس هم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند که اصل این (پا آهار) است به بای فارسی یعنی خورشی که از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست و آهار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب والف ممدوده سوم و رای مهمله بکثرت استعمال حذف شده باها باقی ماند و طعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند که پاچه نام دارد و پاچه خورشی است که از پای و کله گوسپند می پزند که بجای خودش می آید (کذا فی الانند) و (پاچه) به موحده و جیم

عربی معرب پاچه باشد وبس (اردو) نہاری بقول آصفیه اسم مؤنث۔ ایک قسم کا
شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا
جاتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور
پایون کو رات بھر گلا کر پکاتے ہین اور ناشتۂ صبح مین روٹی کے ساتھ کھاتے ہین۔ دکن
کا استعمال پاچه کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ
نسخۂ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد که
در قزوین رامندی گویند و بقول جہانگیری
وبرہان و جامع (۱) ظرف و آوند را نامند
(۲) روش گویندگی باشد که آن را پہلوی
و رامندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و
ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل فرمایند
که ظرف بالطعام باشد نه ظرف مطلق چه
باہار مخفف بااہار است مرکب از با بمعنی
مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با
خوراک چنانکه در لغت آہار گذشت۔
صاحب مؤید به معنی اوّل قانع خان آرزو
در سراج گوید که از ذات کلمه چنان مستفاد
می شود که بمعنی ظرف خوراک و مرکب است
از با و آہار ولیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق
ظرف نوشته و نسبت معنی دوم فرماید که نوعی
از لغات که آنرا بفرس جامه و رومه و
الیوم در قزوین وصفاہان رآوندی ورامندی
خوانند (کذا فی القوسی) مؤلف عرض کند
که محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل
اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را بر خلاف
عادت گذاشت ما عرض میکنیم که معنی اوّل
مطلق است اما مخصوص بظرف طعام نه ظرف
بالطعام چنانکه خیال سطحی رشیدی است

ما خذ این ہمانست کہ رشیدی ذکرش کرد ولیکن استعمالش برای مطلق ظرف طعام است خواہ خالی باشد یا پر از طعام آنانکہ مطلق ظرف نوشتہ اند و مخصوص بظرف طعام نکردہ اند پی بتحقیقت وضع لغت نبردہ اند نسبت بمعنی دوم عرض می شود کہ دران ہم کلمۂ با مفید معنی فاعلی است و ہار بقول برہان بمعنی توالی وپی درپی آمدہ	پس معنی لفظی این مرکب۔ توالی دارندہ و کنایہ از لہجہ زبان پہلوی و راوندی کہ ہر لفظ را کشیدہ گویند نہ نوعی از لغات کہ خان آرزو ذکرش کردہ وحیف است از و کہ جامہ و رآمہ بجای خودش بدینمعنی ذکر نکردہ (اردو) (۱) ظرف غذا۔ کھانے کا برتن۔ مذکر (۲) زبان پہلوی و راوندی کا لہجہ جو ہر لفظ کو کھینچکر کہتے ہیں۔ مذکر۔

باہت بقول برہان و ہفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا قصی و چون نظر مردم بران افتد بی اختیار بخندہ درآیند و منبع آن دریاست و آنرا بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہت بقول محیط المحیط درعربی زبان سنگی را گویند کہ سفید و براق کہ بفارسی آنرا باہت گویند و نیز درعربی بحجر الضحک مشہور (الخ) بخیال ما باہت مفرس است کہ فارسیان درلب و لہجۂ خود (بہت) را بکشش بای موحدہ گویند و ہمین کشش آواز را باہار نام است کہ بمعنی دوم لغت گذشتہ گذشت دیگر ہیچ (اردو) حجر الضحک۔ مذکر۔ ایک سفید اور چمکیلے پتھر کا نام ہے جسکو دیکھنے والا بے اختیار ہنستا ہے۔

باہدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح ہا و دال ابجد لغت فارسی است	

بمعنی راست و درست ۔ و دیگر محققین فارسی
زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند
که هدی لغت عربست بقول منتخب بفتح
بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجبی
نیست که فارسیان تحتانی آخر را به ہای ہوز
بدل کردند چنانکه ہدی و ہدیٰ و کلمهٔ
با بمعنی ہمذہم اوست که افادت معنی
فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارنده
کنایه از راست و درست بای حال
طالب سند استعمال باشیم که صاحبان
انند و فرہنگ فرنگ از اہل زبان
شنوده اند که مجرد قول شان قابل تسلیم باشد
معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو)
راست بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ سیدھا
درست ۔ صحیح ۔

(۱) باہر دو پیش استعمال صاحب
(۲) باہر دو زبر فرہنگ فدائی
(۳) باہر دو زیر ذکر این ہر سه کرده
گوید که (۱) ترجمه بضمتین است و (۲)
ترجمه بفتحتین و (۳) ترجمه بکسرتین
که دو حرف نخستین و دومین را مضموم
و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض
کند که کلمه با درین ہر سه مرکب بمعنی معیت
است و بس (اردو) (۱) بضمتین
ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے ضمہ
کے ساتھ (۲) بفتحتین ۔ ایک لفظ کے حرف
اوّل و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین
۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے
کسرے کے ساتھ ۔

باہر که شد و کم مقوله بقول مؤید بحواله
قنیه یعنی باہر که مقابل شود و مقابله کند ۔
صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که کمر بستن بمعنی مقابله
کردن بجای خودش می آید ۔ کم التعالی

بهر سه محققین با الاشیا نیست که این را بصورت
مقوله نوشته اند قائل (اردو) دیکهو کر بیتن
بمعنی مقابله کرنا۔

با هر که خواهی استعمال۔ صاحب انندراج
را مرادف (بهر که خواه) نوشته حوالۂ بهار دهد
و بهر (بهر که خواه) از ملا وحشی سندی آورده
که بمعنی (با هر که خواهی) می آید مولف عرض
کند که ضرورت نداشت که (با هر که خواهی)
را در لغت جا دهیم که معنی لفظی و حقیقی است
محاوره و اصطلاحی خاص نیست (اردو)
تو جس کے ساتھ چاہے۔

(الف) با هر که راست آید از چپ و راست آید
(ب) با هر که مصیبت آید از چپ و راست آید
مثل۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر
(الف) کرده اند و صاحب محبوب الامثال
ذکر (ب) کرده از معنی و محل استعمال ساکت
مولف عرض کند که فارسیان چون ترقی
کسی را روزافزون بینند برای او استعمال
(الف) کنند و چون کسی را پیاپی مبتلای
مصیبت بینند بحق او مثل (ب) زنند
اصل (الف) آنست که با هر که طالع رسا
آید دولت از چپ و راست آید (اردو)
صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل
لکها ہے کہ " خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے
دیتا ہے " " خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا کون
ہے " دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں "
جسکی بن آتی ہے اس کے پاس دولت سر سے
جاتی ہے " صاحب محاورات ہند
نے لکها ہے " جب آوے برس کا چاؤ
پچھوا لگنے نہ پڑوا باو " یعنے جب خدای تعالے
دیتا ہے تو پچھوا کی پڑوا نہ پڑوا کی "
عام مشہور ہیں یہ بھی قریب قریب (الف)
کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہتر ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت ہے کہ بلا مصیبت ایک طرف سے نہیں آتی یعنے جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن میں کہتے ہیں بلا برائی کا وقت خدا نہ لائے جب مصیبت پہ مصیبت آئے“۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری وسراج بابای مفتوح بکاف زدہ شکنجہ را گویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف عرض کند کہ تک در عربی بکاف مشدد بمعنی سائیدن و لاغر کردن و بیابی نیزہ زدن آمدہ فارسیان بترکیب خود کلمہ باک بمعنی مفید ہم او و مفید بمعنی فاعلی است مرکب کردہ کاف مشدد را ساکن کردند بمعنی لفظی این سایندہ و لاغر کنندہ و مجازاً بمعنی صعوبت و عذاب دہندہ و کنایہ از شکنجہ کہ دریں جہم ذریعۂ تعذیب است پس مفرس باشد و اسم مصدر باکیدن کہ می آید تحقیق سیوم کہ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید آنرا اسم مرکب می دانیم کہ لفظ پا را با تک عربی مرکب کردہ اند و معنی لفظی آن صعوبت پا کہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پاست (اردو) شکنجہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مجرموں کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس میں انکی ٹانگیں کس دیجاتی ہیں۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

باکیدن بقول برہان و ہفت بروزن واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن و بقول بحر سالم الفاظ است کہ بغیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ صاحب سوارد فرماید کہ حاصل بالمصدرش باک و مضارعش باکد مؤلف عرض کند

کہ باصل با مصدر اصلی است کہ از اسم جبائی
مفرس وضع شدہ و اسم مصدرہ و حاصل
بالمصدرش باہک است کہ گذشت (اردو)
شکنجے میں کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھو میں
پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے
(شکنجہ کرنا) پر فرمایا ہے دکھ دینا تکلیف دینا

باہم | بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی یکدیگر
و بقول مؤید و ہفت یکجا و (۲) باغم و ہم
مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مخفف
(باہمدیگر) یعنی با یکدیگر و بالاتفاق و فیمابین
چنانکہ ؎ سر او باہم رفتیم و میراث پدری
را باہم تقسیم کردیم ؎ و بمعنی دوم بلحاظ معنی
لفظی آن ہم و غم دارندہ اگرچہ موافق قیاس
است ولیکن طالب سند استعمال باشیم
(اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر
آپس میں۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے
کے ساتھ۔ بالاتفاق فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان | صاحب سروری بر بہمان قرار دادہ
کہ مرادف فلان است کہ شخص مجہول باشد
و گوید کہ در فرہنگ باضافہ الف باہمان
ہم آوردہ (علی حسن باخرزی ے) ؎ چشم
بہر اگر کند روی ساقی ؎ نہ گوشم بدزدد
حدیث نہانی ؎ ز مطرب سرود آرزو ہم
نخواہم ؎ بگویم فلانی تو یا باہمانی ؎ صاحبان
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کلمہ با
دریخا زائد است و بس (اردو) فلان
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر شخص فرضی
۔ امکا ڈھمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔
للو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم آہن کشیدن | مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از بند و زنجیر
کردن باشد مؤلف عرض کند کہ (آہن
کشیدن) بہمین معنی گذشت پس معنی باہم

کجا رفت نمیدانیم که محققین بانام ونشان چرا
برمعنی حقیقی غور نمی کنند وخلاف قیاس می روند
به تحقیق ما کنایه از بند و زنجیر کردن دو
کس با یکدیگر است (اردو) ایک دوسرے
کو زنجیر میں جکڑنا۔

باہم بافته استعمال۔ بقول صاحب
بول چال بایکدیگر تاب داده شده مؤلف
عرض کند که ماخذ صاحب بول چال زبان
معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب
دادن گذشت و بافته اسم مفعول اوست
و (ماضی مطلق بزیادت های ہوز) نیز پس
چیزی که باہم تاب داده شده است
آنرا معاصرین عجم (باہم بافته) گویند و
نیز بمعنی (باہم بافت) مستعمل است
چنانکه "زید دو تار ریشم را باہم بافته
" (اردو) باہم بٹا ہوا۔ باہم بٹا۔

باہم درافتادن مصدر اصطلاحی۔
بر یکدیگر افتادن است (ظہوری ص)
عجب که غمکشان باہم درافتند٭ مگر باہم
برای غم درافتند٭ دلی دارم که خوبان
بر سر او٭ پی تقسیم دل باہم درافتند٭
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔

(الف) **باہم شیر و شکر بودن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **باہم شیر و شکر شدن**

(الف) بقول برہان و ہفت و بحر کنایه از
غایت محبت و نہایت آمیزش و دوستی
باشد میان دو کس صاحبان (جہانگیری
در ضمیمه) و رشیدی و شمس ذکر (ب)
کرده اند بمعنی (الف) و سندی که از کلام
ظہوری پیش کرده اند از ان (شیر و شکر)
بمعنی موافقت و یکرنگی پیداست (ص)
در شکایت بنیتم از بخت شور٭ زہر او
با کام شیر و شکر است٭ مؤلف عرض کند
که (شیر و شکر) بمعنی اختلاط و محبت بجای

خودش می آید و این هردو مصادر مرکبه خلاف
قیاس نیست ولیکن سند پیش کرده صاحب
جهانگیری برای (شیر و شکر) است بهرکیف
این مصادر و این هردو از همان اصطلاح
شیر و شکر مرکب شده است و بس۔
(اردو) شیر و شکر ہونا۔ بقول آصفیہ
گھل مل جانا۔ (سوز ۵) دختر رز اتو
لڑ رہو گئی پہ سوز سے مل شیر و شکر ہو گئی

باہم کله زدن مصدر اصطلاحی بقول
صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه
قاچار بایکدیگر مناطحه یعنی جنگ بسر و کله
کردن مؤلف عرض کند که فارسیان
مجرد (سرکله زدن) هم گویند (کذا فی اللغات)
و کله بقول برهان بمعنی سر هم آمده مطلقاً
اعم از سر انسان و حیوان و فرق سر را
نیز گفته اند (الخ) پس معنی لفظی این هم
موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑنا
بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ مستک بازی کرنا۔
ماتھے سے ماتھا لڑانا۔

(الف) باهمه بازی بکیر با هم بازی | مقوله
(ب) باهمه کجکلاه با ما هم | صاحب
خزینه ذکر (الف و ب) کرده و صاحب
امثال فارسی بر (ب) قانع و هردو از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که (الف) مقوله سوقیان عجم است چون
کسی را بیند حیله بازی و فریب و دغا میکند
استعمال (الف) کنند مقصود آنست که تو با همه
حیله بازی و فریب و دغا می کنی و با کیر با
هم یعنی بازی تو با ما نمی سزد الا بکیر با و ما از
بازی تو خبر داریم و فارسیان استعمال (ب)
برای متکبران می کنند یعنی به مخاطب متکبر
می گویند که با همه تکبر می کنی و کلاه خود را
کج می داری (چنانکه عادت متکبران است
ولیکن عجب است که با ما هم مقصود آنست

کہ درجۂ ما برتر از تست و ترا حقیر سید انیم

کجکلاہی تو برای دیگران باشد و پیش ما

ہیچ (اردو) (الف) دکن میں بازاری

لوگ کہتے ہیں " آپکی مکّاری اور چالبازی

ہمارے لوڑے سے " (ب) کی نسبت دکن

کی کہاوت ہے " خدا کی قدرت اب آپ

ہم سے بھی اکڑنے لگے " یعنے غرور کرنے لگے

باہمہ کہ صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ

گوید کہ بمعنی باوجودکہ مؤلف عرض کند کہ

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این

نکرد ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند طالب

سند استعمال باشیم (اردو) باوجودکہ

۔ باوصفیکہ ۔ جیسے " باوجودیکہ آپ سمجھدار

ہو پھر ایسی بات کہتے ہو "

باہمہ و بی ہمہ استعمال ۔ صاحب آنند

بحوالہ مظہر العجائب گوید کہ (۱) از صفات

حق سبحانہ تعالی است ۔ دیگر کسی از محققین

فارسی زبان ذکر این نکرد و مؤلف عرض

کند کہ خلاف قیاس نیست اما مشتاق سند

استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را

ہم گویند کہ دائما گوشہ نشین است و چون

مردم با او جمع شوند شریک حال شان

ہم می شود و چون تنہا باشد باز باشغال

خودش انہماک دارد (اردو) باہمہ و

بے ہمہ ۔ انھیں دو معنون میں اردو میں بھی مستعمل ہے

باہو بقول سروری و جہانگیری رشیدی ہا

(۱) چوب دستی کہ شتربانان بدست گیرند

(حکیم سوزنی ؎) ہر کہ از پشت دلش بلا

و بلای تو فگند ۔ زخم باہو خورد از حادثۂ

چرخ بلند ۔ (استاد فرخی ؎) من چون

چنان بدیدم جستم ز جای خواب ۔ باہو

بدست کردہ با شتر شدم فراز ۔ و بقول

برہان مطلق چوب دست بزرگی ۔ صاحب

رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ از ینجاست کہ

درچاماسب نامه تعبیر از حضرت موسی ببرخ
شبان باهو دار کرده بمعنی صاحب عصا چه
عصا۔ باهوی درخت باشد مجازاً۔ صاحبان
ناصری وجامع بر چوب دستی وعصا قانع۔
(ناصری ﴿ف﴾) باهو چو شبان وادی ایمن شو
شگفت که اژدها کنی باهو خان آرزو
درسراج گوید که بمعنی چوب دستی بمجاز است
وفرماید که تخصیص رشیدی به چوب دستی
که شتربانان بدست دارند بیجا است
که از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند که باه وباهه بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیاده
کردند که بمعنی منسوب به بازو است وکنایه
گرفتند از چوبی که بوسیله آن چارپایان را
می رانند وبرای تیزروی بدان اشاره کنند
چنانکه در عرب شتران را ودر فارس خران
را ودر هند گاوان را مخفی مباد که برسم هند
برسر این چوب خار آهنی هم نصب کنند
وجا دارد که با را بمعنی مفید معنی گیریم که
افاده معنی فاعل کند وهو بضم اول بقول
برهان کلمه ایست از برای آگاهیدن
وخبردار کردن مستعمل پس چوبی را باهو نام
کردند که اشاره خبرداری بوسیله آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشاره کند برای
تیزروی وجا دارد که باهو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارمش که زای هوز با های هوز
بدل شود چنانکه اشاره این بر بازو کرده ایم
(اردو) وه مختصر سی لکڑی جسکے ذریعے سے
چارپایون کو جلد چلنے کا اشاره کرتے ہیں
اور اون کے پیٹھے مین چبوتے ہین مؤنث
(۲) باهو۔ بقول سروری وجهانگیری ورشیدی
وناصری وجامع بمعنی بازو وصاحب برهان
صراحت کند که از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند که زای هوّز به های هوّز
بدل شد چنانکه برآز و براه دیگر ہا ہیچ
(اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے ۔
(۴۳) باہو ۔ بقول ناصری بمعنی بعون تعالی
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده
مؤلف عرض کند که باعتماد صاحب ناصری
که از اہل زبان است توانیم عرض کرد که
بآدریچا بمعنی سپر دمش یعنی استعانت و ہو
ضمیر راجع بسوی خدا چنانکه او تعالی شانہ
(اردو) بعونہ تعالی ۔ اللہ کی مدد سے ۔

باہوش و رشید اصطلاح ۔ بقول صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ۔
عقلمند و لائق ۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ
معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض
می کند که مجرد باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل
دارندہ درست باشد که کلمۂ بآدریچا بمعنی
ہمدمش ۔ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو)
باہوش ۔ باعقل و ہوش اردو میں بقاعدۂ
فارسی مستعمل ہے ۔

باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف
باسبون که گذشت مؤلف عرض کند که
باسبون به موحدۂ چہارم لغتی نیست الّا صاحب
محیط بر باسیون به تحتانی چہارم نوشتہ
که مرادف باقیون سعد را گویند و بر سعد
فرماید که بضم اوّل و سکون ثانی و دال
مہملہ بیونانی قیبارس و اقرقون و بسریانی
سعدا و فرجہ و برومی بروشن و ففوروت
و بترکی تیلاق و طبلاق و در تنکابن
استکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مشک
زیر زمین و بہندی موتھہ گویند و آن
بیخ نباتی است و نوعی است از ان که به
شیرازی سعد الزنگ نامند گرم و خشک
در اوّل سوم و گویند در آخر دوم و در ان
قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین بلا لذع

وتفتیح بالغ وحرافت است حتی کہ دہان گہا
بکشاید واخراج دم نماید وریاح راپراگندہ
کند ومحرق خون است خواص بسیار دارد۔
(الخ) صاحب برہان ذکر مشک کردہ برگیاہ
خوشبو قانع وفرماید کہ اسم آن در عربی سعد
است مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ ما ذکر (باسیون ۔ بہ تحتانی چہارم) بجاش
نکردیم باآنکہ بر (باسیون ۔ بموحدہ چہارم)
اشارہ آن کردہ ایم ۔ ازینجاست کہ تلافی
مافات درینجا می کنیم ۔ بالجملہ باہون رابدین
معنی غیر از صاحب شمس دیگر کسی ننوشت
وفارسی این مشک است کہ بجای خود ش
می آید ۔ محققین فارسی زبان ومفردات
طب باہون راترک کردہ اند ومتحقق نشد
کہ لغت کدام زبان است (اردو)
ناگرموتہہ ۔ بقول جامع الادویہ سعدکوفی
مشک زمین ایک جڑ ہے گول اورلانبی
صاحب محیط نے ناگرموتہہ پر لکھا ہے کہ
موتھا کی ایک قسم اور موتھا پر سعد کا حوالہ
دیا ہے ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتھا
پر فرمایا ہے ۔ اسم مذکر ۔ ناگرموتھا ۔ ایک
قسم کی گھانس ۔ جس مین سے خوشبو
دار جڑین نکلتی ہین عربی مین اسکو
سعد کہتے ہین ۔ صاحب ساطع نے بھی موتھا
پر سعدکوفی لکھا ہے اور ناگرموتھا پر
مشک زیر زمین ۔

باھہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریا ے
شور و (۲) رودباری کہ پایاب نباشد
و (۳) اسپ قوی وتوانا صاحب کنز فرماید
کہ لغت فارسی است و در ترکی زبان برا ے
بحر ویم مستعمل مؤلف عرض کند کہ در عربی
زبان بَہَ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس
باہِۃ اسم فاعل اوست بمعنی زیادہ شوندہ

عجمی نیست که فارسیان این را مفرس کرده
برای دریای شور استعمال کرده باشند که
روز بروز زیاده شود از مجرای آب زمین
و جزر و مدّش هم تعلق دارد باین معنی و معنی
دوم مجازش که دریای بزرگ را هم همین
نام موسوم کردند و معنی سوم را هم مجاز گیریم
که اسپ قوی و توانا هم مثل موج دریا
برمی خیزد و چادارد که اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن محققین فارسی زبان از زمین
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند
واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱)
سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی
جو ہمیشہ بھرپور رہتا اور پایاب نہو۔ مؤنث
(۳) جاندار گھوڑا۔ زبردست گھوڑا۔ مذکر

باہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست مثل
۔صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که فارسیان این مثل را در تعریف
مرگ استعمال کنند که چون قضا آید ہیچ
مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب
محبوب الامثال "موت سات تالوئین بھی نہیں چھوڑتی"
دکن میں کہتے ہیں "موت کبھی نہیں ٹلتی"

بای بقول سفرنگ ببای موحده با الف و یای تحتانی (۱) بمعنی باشنده مؤلف
عرض کند که معنی حقیقی این (۲) ہست و وجود و قیام و کائنات و ہمین است اسم
مصدر بائیدن و بودن که بجای خودش می آید۔ و استعمال فارسیان قدیم بمعنی باشنده
از ہمین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا۔ قائم۔ (۲) ہست۔ بقول آصفیہ
۔ فارسی جس کا سنسکرت است ہے۔ اسم مؤنث ہستی۔ بود۔ قیام۔ وجود۔ کائنات

باپا بقول سروری بمعنی دربایست صاحب جہانگیری فرماید که مرادف بابیست و بابیستہ

بمعنی ضروری و بقول برهان بمعنی در بایست
و ضروری و آنچه در کار و محتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته و ضروری
و برین قیاس است بایست و بایستن
و بحواله سامانی فرماید که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و بقول
جامع چیز ضرور و ضروری۔ و بقول ناصری
چیزی لازم و واجب و محتاج الیه و صاحب
نوادر بذیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس است
بایان و بایسته و بایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته و بایست
و فرماید که بعضی گفته اند که مخفف بایان
اسم فاعل است از بایستن و دور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران و پیرا حکیم سوزنی ؎
زبهر تازه بودن دلهای خاص و عام ؎
بایا تری لبی ز نم ابر بر نبات ۶ مؤلف
عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
و بایستن را هم برین قیاس گوید از حقیقت
خبر ندارد و از قیاس سطحی کار میگیرد سامانی و رشیدی
و خان آرزو که این را مخفف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت ژند و پاژند بمعنی
باشنده و هستی دارنده و قائم آمده چنانکه بجایش گذشت
و هم بای امر حاضر است از مصدر بایستن
که می آید و بایا بزیادت (الف) در آخرش
افاده معنی فاعلی کند چنانکه از گوی۔ گویا و
از جوی جویا ذکر این قاعده فارسی بر (الف
فاعل) گذشت۔ و بایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم۔ پس
سامانی و رشیدی و خان آرزو سکندری
خورده اند که این را مخفف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم خلاف
قیاس نیست چنانکه ایشان و ایشا وایتا و

آمی ولیکن بوجود قاعدهٔ خاص ضرورت اند
که مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشنده و
قائم و مجازاً بمعنی ضروری و محتاج الیه
(اردو) رہنے والا۔ قائم۔ ضروری۔

باہم برآمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ با بخت بد
و روزگار خود جنگ کردن **مؤلف**
عرض کند که محققین صاحب زبان ازین ساکت
و معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی حقیقی
این تائید مقصود نمی کند۔ طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا

بایان صاحب نوادر ذکر این بذیل
مصدر بایستن کرده گوید که بایا بمعنی
ضروری و ناگزیر است و برین قیاس
بایان و بایسته و بایست و می بایی۔ و قبل
که نابایی بنون نفی بمعنی محال و ناممکن و بیا بایی
در شیدی و خان آرزو بذیل بایا گویند که
بایان اصل است و بایا مخففش و بایان
اسم فاعل است از بایستن۔ **مؤلف**
عرض کند که بای امر حاضر (بائیدن۔ که می آید)
و بایان اسم حالش بمعنی باینده و هیچ تعلق
از بایستن ندارد و صاحب سوار داین
را حاصل بالمصدر بایستن شمارد و به تحقیق
ما دو مصدر است یکی بایستن و دیگری
بائیدن و بقول صاحب موارد (بذیل بایستن)
چهار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و
(۲) بایسته و (۳) بایا و (۴) بایان و هم
چهار بمعنی ضروری و ناگزیر پس وجهی نیست
که سوم و چهارم را باوصف وجود مصدر
بائیدن متعلق به بایستن کنیم۔ تسامح محققین
ازین است که از مصدر بائیدن بی خبر اند
که بجایش می آید (اردو) ضروری۔ ناگزیر

بایه بقول صاحب ضمیمهٔ برہان بمعنی شاید
باشد و صاحب مؤید بحوالهٔ شرفنامه هم بایش

وصاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و از طرز بیان
محققین بالا ظاہر است کہ اسم جامد فارسی
زبان دانستہ اند۔ بہ تحقیق **مؤلف** مضارع
بائیدن است کہ می آید بمعنی ضروری باشد
وہست شود و (بود۔ بہ ضم موحدہ وفتح واو)
چنانکہ ؎ باید کہ این کار کنی ؎ یعنی لازم است
ترا کہ این کار کنی و ازہمین معنی حقیقی فارسیان
بمجاز بمعنی لائق وسزاوار پیدا کردہ اند چنانکہ
(باید وشاید) وشاید ہم مضارع شائیدن
وشایان اسم حال او ست وشائے
اسم مصدر ش (بحث کامل این بجایش می آید)
(سعدی شیرازی ؎) دوستان منع کنندم
کہ چرا دل بتو دادم ؎ باید اول زتو پرسید
چنین خوب چرائی ؎ (اردو) چاہئے۔ لازم
ہے۔ صاحب آصفیہ نے (باید وشاید)
پر فرمایا ہے کہ۔ فارسی۔ جیسا چاہئے ویسا
لائق ہے۔

بای دادن

مصدر اصطلاحی بقول
تحقیق الاصطلاحات بمعنی باختن (حکیم
حاذق گیلانی ؎) لیلی زعشوہ بای تو دل
بای دادہ ؎ شیرین زجلوہای تو خاطر فگارہ
؎ **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی ہست ووجود
وقیام وکائنات بجایش گذشت پس معنی
حقیقی این مصدر مرکب۔ وجود وقیام
را از دست دادن است وکنایہ از
باختن (اردو) ہارنا۔

باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد

مثل۔ صاحبان قرینہ وامثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم ہمین مثل را بہ تغیر
خفیف (متاع نیک ہر دکان کہ باشد)
بر زبان دارند واین بجائی زنند کہ مقصود
از خوبی مال باشد کہ ہمیشہ مرکز خاطر خریدار
است وخریدار را ہیچ سروکار از دکاندار

شاید که زبده باشد یا که بعض خریداران
که باید خریداری مال از دکان خاص می‌باشد
نظر به خوبی مال اوست که شهرت گرفته
فارسیان همین مثل را در غیر دکان و خریداری
هم می زنند مثلاً ما را شخصی در کار است
که مهندس کامل باشد و لیکن این قسم
مهندس بدست نمی آید الا در ریسمانان

فارسیان گویند بسیار آنرا استعمال نمایند
یا بر همین مثال متاع نیک هر دکان که باشد
(اردو) دکن میں (متاع نیک هر
دکان که باشد) مستعمل ہے نیز کہتے ہیں
چیز اچھی ہو یان سے ہو یا وان سے
اسکا مطلب یہ ہے کہ جس دکان سے چاہو
خرید کرو مگر مال اچھا رہے ۔

یاپیر — بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و فرماید که طاهر نصیر آبادی در احوال میرزا ابو الحسن نواده میر ابو المعالی نوشته که میر ابو المعالی در خدمت شاه الیاس قاضی بکمال اعتبار داشت رقمی با و عنایت کرده بود که سرزمین یاپیری که دران ولایت باشد آباد ان کند جهت خود چنانچه شصت و دو تومان از مال او سیورغال مقرر بوده ۔ مؤلف عرض کند که لله العجب محقق حاطب اللیل تمغهٔ تعریف این یا گذاشت نقص تحقیق خود را پروا نداشت ۔ نمیداند که لغت عربی زبان است الا در تالیف خودش جا نمیداد و بخیال اینکه شاید لغت فارسیان است بجناب طاهر نصیر آبادی را نقل کرده تصفیه آن ننموده ما نمودیم و حقیقت اینست که بایره زبان عرب زمین خراب و نا مزروع را گویند (کذا فی منتهی العرب) فارسیان بحذف های آخر استعمالش کرده اند (اردو) بنجر بقول آصفیه ۔ هندی ۔ اسم مؤنث وه زمین

جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو۔ افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلا تردد۔

بالیست بقول سروری بکسر یای حطی بمعنی
(۱) حاجت و ضروری باشد (ابو المثل
ہ) گفت من پاسخ تو باز دہم یا آنچہ
بالیست تست ساز دہم ٭ صاحبان جہانگیری
وجامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور
وضروری صاحب برہان فرماید کہ بمعنی
در بایست وضروری و محتاج الیہ و بمعنی
چنانکہ می باید وہمی شاید ہم معموست و مناسب
رشیدی بذیل بایا فرماید کہ بمعنی بایستہ و
ضروری و برین قیاس است بایست
و بایستن وبقول ناصری مرادف بایاد بایستہ
بمعنی چیزی لائق و واجب و محتاج الیہ و
بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر
بایستن **مؤلف** عرض کند کہ بایستن مصدری
می آید بمعنی ضرور شدن و لازم گردیدن
و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن و شک
نیست کہ این حاصل بالمصدر است بمعنی
ضرورت و لزوم و احتیاج وہمین است
معنی حقیقی این محققین بالاتحقیقت پی نبردہ اند
مخفی مباد کہ (۲) ماضی مطلق است از
مصدر بایستن (اردو) (۱) ضرورت
مؤنث۔ لزوم۔ مذکر۔ احتیاج۔ مؤنث۔
(۲) ضرور ہوا۔ لازم ہوا۔ درکار ہوا۔

بایستن بقول بحر بکسر یای حطی ضرور
شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن
و محتاج الیہ شدن (کامل التصریف)
و مضارع این (باید) و صراحت فرید
کند کہ صیغہ مضارع و حال این مصدر
قبول میم متکلم و یای خطاب و کلمات جمع
حاضر و غائب بحذف دال ضمیر واحد
غائب نمی کند و صیغہ اسم فاعل و امر
و نہی نیز نیامدہ و بقول موارد ضروری

و ناگزیر بودن و گوید که بآیست و بآیسته و بآیا و بآیان بمعنی ضروری و ناگزیر. حاصل بالمصدرش. صاحب نوادر در معنی مصدری بآیستن بهمزبان موارد و گوید که بآیا بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس بآیان و بآیسته و بآیست و می بآیی و فرماید که نابآیی بنون نفی بمعنی محال و ناممکن. صاحب کنز که محقق ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی است و در ترکی بمعنی لزوم و اقتضا مستعمل و بقول فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی لازم و ضرور و واجب بودن است و بس مؤلف عرض کند که این مصدر لیست یا صول ما جعلی که اسم مصدر این بآس لغت عرب است که بقول محققین لغات عرب بمعنی حاجت مند و سخت. اسم فاعل است از مادهٔ بأس که بمعنی شجاعت و سختی و احتیاج و قوت آمده فارسیان بر بآس علامت مصدر یتن زیاده کرده مصدری ساختند و بمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند مضارع این بمی آید و آنچه بآید را مضارع این خیال کرده اند سکندری خورده اند که بآید مضارع مصدر بآییدن است و بآییدن مرادف بآیستن بمقننین فارسی زبان گفته اند که اگر ماقبل آخر ماضی سین غیر منقوطه و حرف پیشینش الف بود. آن سین در مضارع جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از خواست و جائی بیای مفتوح چنانکه آراید از آراست و بصورتی که حرف پیشینش غیر الف باشد در مضارع آن سین بلیستر (بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده شود چنانکه بآید از بآیست و شاید از شایست و تواند از توانست و داند از دانست و زیبد از زیبست و گرید از گریست (کذا فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که مقننین بی خبر

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این همه جگرکاوی بهادر تالیف قواعد کرده انیم ما این قاعده را در (بایستن) ضرور خیال نمی کنیم و نسبت دیگر امثله بجای خودش بحث کنیم و بایا و بایان و می بای و نابای همه متعلق است بمصدر بائیدن - بی خبری محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینها را بتحقیقت نبرد - خان آرزو تجاهل عارفانه کند و با دم تحقیق این مصدر را ترک می کند و بر بایامی فرماید که مخفف بایان و اسم فاعل است از بایستن وای برو که در بایستن و بائیدن فرق نکرد - صاحب بحر که این را کامل التصریف گوید تسامح اوست و بلحاظ تعریفش که در دیباچۂ کتابش گذشت سالم التصریف باشد و صراحت مزیدش که بالا گذشت حالا هیچ ضرورت ندارد که در (سالم التصریف) بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید (اردو) ضرور ہونا - لازم ہونا - درکار ہونا

بایستنی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ فدائی ہر چیز کہ درکار و بگونہ ما یحتاج باشد مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ یای لیاقت در آخر مصدر بایستن زیادہ کردہ اند کہ گذشت چنانکہ خوردنی و دیدنی و شنیدنی (اردو) اردو میں لفظ قابل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے ”قابل دید“ یعنی دیکھنے کے قابل ہے ”ہونے کے قابل ہے“ اور بایستنی کا ترجمہ - ضرورت کے مطابق - لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے -
ضروری بقول آصفیہ - واجبی - لازمی -

بایستا بقول سروری آنچہ محتاج الیہ و مطلوب باشد - (ابن یمین سہ) غرقۂ بحر غم شدم بغربت - یک سفینہ کہ ہست

بایسته، صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان این را مرادف بایا و بایست نوشته‌اند که بجایش گذشت (امیر خسرو) ساحل
عزیز تر شده از آب تشنه را بخواهند هم
ز خواسته بایسته تر لبی، و بقول جامع چیز ضرور و ضروری مؤلف عرض کند که
های مفعولی بر آخر بایست زیاده شده است
و بس۔ فارسیان استعمال این بمعنی لائق
هم کنند (اردو) ضروری مؤنث۔ لائق۔

بایسته هستی اصطلاح بقول برهان
و بحر و جامع کنایه از واجب الوجود چنانکه
شایسته هستی هم واجب الوجود را گویند
صاحب ناصری بحواله دساتیر گوید که این را
ترجمهٔ واجب الوجود دانستن غلط صریح که
شایسته هستی ممکن الوجود است و آن را
شایسته بود نیز گویند (انتهی) صاحب فرهنگ
نقل بیست و ششمی فقره (نامهٔ شت جی افرام)
کند:: بایست هستی و ناگزیر باش هر آئنه بود
بود، همیشه هست جاوید پای ناچار پای
بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید
که بایست بمعنی واجب و هستی بمعنی وجود
پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و
آن موجودی بود که خرد وجود آنرا واجب
و ضروری شمارد و این ترجمه دری زفان
است و به نقل چارمین فقره (نامهٔ شت
ساسان نخست) کننده است بایسته هستی
شایسته هستی را:: فرماید که یعنی واجب الوجود
صانع و خالق ممکن الوجود و بحواله تفسیر ساسان
پنجم می فرماید که (بایسته هستی) بمعنی واجب الوجود
و (شایسته هستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف
عرض کند که در بایستن و شایستن فرق
وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان
کرده محققین اول الذکر شبهی نیست الا
اینکه صاحب برهان در معنی شایسته هستی

غلط کرده و ما بحث این بجایش کنیم و قول صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود بقول آصفیه - عربی جسکی ذات اپنی ہستی یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی کی ذات

بابیک بقول برہان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف نام مردی - صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج و ناصری و انند و مؤید ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که حیف است که صفات این مرد ہیچ معلوم نشد و اگر مقصود محققین مجرد اظہار علم است این قسم لغات را صدے نیست بای حال ترک این برپایش تفوق داشت اتباع شان کرده ایم که این را نگذاشتیم خیال ما اینست که فارسیان برآخر لغت عربی بابس که بمعنی حاجت مند وسخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت یا تشبیه یا تعظیم زیاده کرده باشند پس این مقدس باشد والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) بابیک نام ایک شخص گزرا ہی جسکے حالات وصفات معلوم نہو سکے -

بایش بقول صاحب سفرنگ که شرح چاردہمی فقره (نامه شت ساسان نخست) بہ بای ابجد با الف و کسر تحتانی و سکون سین معجمه بمعنی قیام و وجود - دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که لغت ژند و پاژند است و بایش که بمعنی قدیم گذشت مخفف و ماخوذ از ہمین لغت باشد و جاداریم که این را مزید علیه (بایے) گیریم که بہمین معنی گذشت یا بایے را مخفف این (اردو) قیام و وجود - مذکر - دیکھو بایے -

بایکان بقول سروری بکاف بروزن

بادیان حافظ و خازن و فرماید کہ (آذر
بایگان) کہ اسم ناحیہ ایست مشہور
مرکب است از آذر و بایگان یعنی
بیت النار و حافظ النار چہ دران
ناحیہ آتشکدہ بسیار بود و بایجان معرب
بایگان است کذا فی معجم البلدان صاحبان
برہان و جامع این را بہ کاف فارسی آوردہ اند
صاحب ناصری معنی ہمزبان سروری
و صراحت کاف نکردہ خان آرزو در سراج
ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ ماخذ
(آذر بایگان) گوید مؤلف عرض کند
کہ بائے بمعنی وجود و قیام و باشندہ بجائے
خودش گذشت و گان بقول برہان با
کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی
لفظی این سزاوار قیام و وجود و کنایہ از
محافظ و خازن پس بہ کاف فارسی است
نہ عربی (اردو) نگاہبان بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان
سنتری۔ پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن مؤلف
عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین قدر است
کہ مشاہدہ بہ یک چشم و چشم دیگر را بند کردن
ولیکن معنی اصطلاحی در انحال پیدا می شود
کہ این را مضاف کنیم بسوی دو کس یا ہمہ
یعنی (بایک چشم دیدن دو کس را یا ہمہ را)
اے بنظر مساوات دیدن دو کس را یا ہمہ را
(تاثیر) مرا از فطرت خورشید تابان
این پسند آمد ۔ کہ بایک چشم می بیند بزرگ
و خرد دنیا را ۔ (فقرہ) ما ہمہ موجودات
دنیا را بایک چشم می بینیم۔ (اردو)
دیکھو از یک چشم دیدن۔

بایکدگر استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بمعنی باہمدیگر و بایکدیگر و ہم مؤلف

عرض کند که معنی حقیقی است (اردو)
دیکھو باہم۔

بایکدگر سنجیدن | مصدر اصطلاحی۔
بمعنی مساوی قرار دادن است (ظهوری
ے) مهر و کین را در ازل بایکدگر سنجیده اند
پرکین تو چندانست مهر من بآن مقدار هست
(اردو) باہم تولنا۔ دونوں کو ہم وزن
کرنا۔ مساوی کرنا۔ ایک درجہ میں قرار دینا

بایگان | همان بایکان است که بکاف
عربی گذشت و ماخذ این همه را آنجا مذکور
(اردو) دیکھو بایکان۔

بایگیر | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان موجب
را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بای
بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گیر
بقول برهان بمعنی کننده و سازنده که
افادهٔ معنی فاعلی کند وقتی که با کلمهٔ دیگر
ترکیب شود (الخ) پس بایگیر اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی وجود و قیام دارنده
و کنایه از موجب و سبب و باعث و وجه
(اردو) موجب بقول آصفیه عربی
اسم مذکر۔ سبب۔ باعث۔ وجه۔

بایندان | اصطلاح۔ بقول انند و هفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد بالف
کشیده و نون زده لغت فارسی است که میانجی را گویند مخفی مباد که میانجی بمعنی قاصد
است و پایندان بقول صاحب کنز به بای فارسی لغت فارسی که در ترکی بمعنی کفیل
و ضمین مستعمل و بقول برهان میانجی کننده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است مرکب از باین و دان۔ بین لغت عربیست بمعنی درمیان فارسیان نیز بعد
الف بعد موحده مفرسش کردند و بقاعدهٔ اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند با لفظ

و آن که امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این در میان داننده و مراد از آئین فیمابینی داننده و کنایه از قاصد و پاپندان که به بای فارسی می آید مبدل است که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو اسک۔

باین ریش و فش مثل۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که این مثلی نیست بلکه بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را که بصورت نیک بختی می نماید مرتکب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند که "سبحان الله باین ریش و فش این کار می کنی" و این مقوله متهم است یعنی با وجودیکه بصورت آثار بزرگی داری و بسیرت خلاف آن۔ مخفی مبادا که موحّده اوّل بمعنی (با وجود) است و فش بقول برهان آنچه از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقه گذارند۔ حاصل اینست که کسی که ریش دارد و عمامه بر سر و عمامه را فش در پس گذارد همه مردمان او را در بادی النظر صاحب علم و نیک بخت دانند بالجمله (باین ریش و فش) بمحاورهٔ فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد و بس (اردو) دکن میں کہتے ہیں "با این ریش و فش یہ افعال" اس کا مقصد یہ ہے کہ باوجودے کہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایاں ہیں ایسے افعال کرتے ہو۔

بابونیستی اصطلاح۔ بقول تتمۀ برهان ضروری العدم و بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ فانی و نیستی پذیر **مؤلف** عرض کند که اصل این بابا نیستی بود بابا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش که مقابل هستی باشد
پس (با نیستی) بمعنی حقیقی ضروری الحدم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ (اردو)
فانی. بقول آصفیه. عربی. فنا ہونے والا
نیست و نابود ہونے والا (ذوق سه)
کیا جانیں ہم زمانے کو حادثے سے باقدیم
کچھ ہوا سے اپنی کہیں فانیوں میں ہم نہ ہو

بائیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بالیستن.
صاحبان بحر و موارد و نوادر که محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت وما این را مصدر اصلی دانیم

که اسم مصدر این بایی لغت فارسی
است و بجای خودش گذشت ومعنی
لفظی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) هست
شدن و بودن است و آنچه محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفته اند مجاز باشد
ومحتاج سند استعمال مخفی مباد که بایی امر حاضر
و نابایی نهی و باید مضارع این مصدر است
نوادر می آید بایے ونابایے را بذیل
مصدر بایستن آورده بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی سه)
ای خوشاینده ترا از زیبائی بچشم بد دور
چنین می بائی بچه (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن.

موحده با موحده

ببا بقول جهانگیری باول مفتوح (۱) در خانه گویند وبقول برهان وناصری وجامع
(۲) آشی را هم که از چن پزند. خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که
بمعنی دوم ظاهر امرکب است از آو بن و نون بن را بنا بر تخفیف حذف کردند

(الخ) مؤلّف عرض کند که ماخذ معنی دوم را درست بیان کرد که موافق قیاس است و با بمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ما گذاشت مخفی مباد که درِ خانه و سرا را در عربی باب گویند و با مفرس است به قلب بعض چنانکه اسطرخ و اسطرخ و افراز و افراز و باسون و ماسون (اردو) (۱) دروازہ۔ گھر کا۔ مذکر (۲) آش بن یعنی وہ آش جو قہوہ کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث

(۲/۲)

بباد بر دادن | مصدر اصطلاحی برباد و ضائع کردن است و کلمهٔ بر زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کندش هم زمانه چون قارون ؎ بباد در دهدش هم زمانه چون قارن ؎ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیه۔ تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔

بباد چماق گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که بمعنی ضرب چماق گرفتن است و فرماید که این لفظ مخصوص چماق نیست بلکه (بباد دشنام گرفتن) و (بباد گره گرفتن) نیز آمده و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواهد بود که قاف در فارسی نیست و اگر بدل بود موافق لهجهٔ عراقیان متاخر مشکل است زیرا که در قوافی قاف واقع گشته و آن چوبی باشد سر کج بهیئت مخصوص (اشفائی ؎) قوای ماسکهٔ ات کوتهی نمود ترا ؎ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ؎ مؤلف عرض کند که بلحاظ تعمیم بیان کرده اش این است که (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم که از استعمال آن چیز حرکت هوا پیدا شود و عصا در خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد که چماق بقول خان آرزو در سراج

بجوالۂ برہان گرز آہنین شش پرہ و در ین زمان چوب دستی سرگرہ دار را گویند۔ و صاحب لغات ترکی گوید کہ عصای کلۂ سر را نام است (انتہی) بای حالی باد دریجا بمعنی صدمہ و آسیب است کہ بر معنی پانزدہمش گذشت (اردو) صدمہ چاق پہنچانا۔

بباد دادن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمۂ برہان و بحر و انند کنایہ از نیست و نابود کردن مؤلف عرض کند کہ مراد از برباد و ضائع کردن است (ظہوری ـہ) در دام دیدہ گوش گر و کردہ عقل و ہوش ٭ طاقت بباد دادہ حسن تنگدست ٭ (ولہ ـہ) آبرو و طلب بباد دہ ٭ بعرق ریزی حیا سو گند ٭ (ولہ ـہ) دل رانفنی نکردہ طوفان ٭ ناموس نخش بباد دادیم ٭ (ولہ ـہ) طوفان آہ ما دو جہان را بباد داد ٭ از بس ادب نقاب بران رو کشیدہ ایم ٭ (صائب ـہ) می دہد از پیرفشانی خرمن گل را بباد ٭ بس کہ گل را خار پیش عندلیبان کردہ ٭ (انوری ـہ) دادم دو جہان بباد عشقش ٭ ہارا بدو حبہ بر نگیرد ٭ (اردو) برباد کرنا۔ دیکھو بباد بر دادن۔

بباد دشنام گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر صدمۂ دشنام رسانیدن مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در چراغ بذیل (بباد چماق گرفتن) ذکر این کردہ و لفظ باد دریجا ہم بمعنی پانزدہم است یعنی صدمہ (اردو) گالیوں سے چوٹ کرنا۔ گالیاں دینا۔

بباد رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند نابود شدن مؤلف عرض کند کہ لازم بباد دادن است (ظہوری

ے) شکیب و صبر و دل و دین بباد رفت
ہمہ ٭ چہا نکرد ہوائش ہنوز تا چہ کند ٭ (صائب
ے) بباد رفت سر غنچہ تا دہن واکرد ٭
کہ خندۂ زتہ دل بہ دعا زدہ است ٭ (اردو)
برباد ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ ہونا۔ اجڑنا۔
نیست و نابود ہونا۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر وانند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بحر وانند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمۂ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ے) گرفتہ است بباد نفس
خلائق را ٭ فقیہ شہر چو قصاب تا برارد
پوست ٭ و قریا بد کہ باد بدین معنی مخصوص
نفس و دشنام نیست باد گرز و باد تیر و
باد سیلی وغیرہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند
کہ تعریف ہر یکی ازین اصطلاحات آخر آمدہ
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایہ از شور و غوغا توان گرفت و
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (بہ باد دشنام گرفتن)
اصلا نیست بلکہ این مصدر کنایہ باشد
از ابتلای شور و غوغا کردن محققین با نام
و نشان غور نکردہ اند۔ قائل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے معنون
کے لحاظ سے شور و غوغا میں مبتلا کرنا۔ آوازے
کسنا۔ دھوم مچانا۔

ببار آوردن استعمال۔ یعنی مشہر کردن
است بمعنی حقیقی۔ (انوری ے) فتح باب
گفت ببار آورد ٭ قلب دی ماہ شاخ
بستہ را ٭ (اردو) بارور کرنا۔ باردار کرنا۔

ببارار آوردن مصدر اصطلاحی۔

ہمان است کہ بر آوردن ببازار گذشت (صائب ؎) عیب صاحب ہنران چند ببازار آری ٭ چند ازان گلبن پرگل کف پرخار آری ٭ (اردو) دیکھو آوردن ببازار۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ ذکر چیزے وکسی را نوبت بہ بازار رسیدن مراد از شہرت کامل باشد اگر آن راز است فاش می شود واگر ذکر شکایت است رسوائی است ازہمین نتیجہ معنی کنایہ پیدا شد خلاف قیاس نیست (مولانا ثاقب ؎) خواہی خبر از خانہ ببازار نیفتد ٭ از بیخبران بگذر و در خانۂ ما باش ٭ از سند پیش کردہ تحقیقین معنی افشا پیدا می شود نہ رسوائی۔ فتامل۔ (اردو) فاش ہونا۔ رسوا ہونا۔

ببازیچہ در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر لہو ولعب کردن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وکنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) کھیل کود میں مشغول ہونا۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب ؎) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ٭ اغیار را بباطن مہر ووفا گذاشت ٭ مؤلف گوید کہ در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای بد بجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر (بباطن کسی گذاشتن) پیداست۔ (اردو) کسی کو کسی کے بددعا سے دلی اور کوسے کے حوالہ کرنا۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند بمعراج رسانیدن (عبدالرزاق فیاض ؎) رتبۂ افتادگی را خوش ببالا

برده ایم ما سایه بر بالای خود می افگند دیوار
ما مؤلف عرض کند که بلند کردن است
وبس (اردو) معراج کو پہنچانا۔ بلند کرنا

ببال دیگر پرواز می کند مثل (ببال
دیگری پرواز کردن) کنایه باشد از کاری
بزور و حمایت کسی کردن که می آید و بهار
همین مصدر را در ردیف بای فارسی (پرواز
ببال دیگری کردن) نوشته و سندی که از
میرزا طاهر وحید در آنجا آورده برای
(پرواز به بال دیگر باشیدن) است صاحبان
خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند
و صاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر
می افزاید مؤلف عرض کند که این مثل
است ماخوذ و مشتق از مصدر بالا و بر زبان
معاصرین بای حطی بعد لفظ دیگر می باشد -
فارسیان استعمال این بمعنی کنند که کار
بقوت بازوی خود نکند و کارش بامداد
دیگری باشد وخصوصاً برای کسی می شود
که باغوای نهانی کسی کاری کند - می گویند که
خطا می او نیست که ببال دیگری پرواز می کند
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہم خوب
جانتے ہیں انکی اڑان اپنے پروں سے نہیں
ہے" یعنی در پردہ کوئی اور شخص اسکو
مدد دیتا ہے اور یہ کام کرا رہا ہے نیز
کہتے ہیں کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے"
یعنی اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے -

مصادر اصطلاحی (الف) و (ب) بقول بحر و

(الف) ببال دیگری پرواز کردن
(ب) ببال دیگری پریدن
(ج) ببال کسی پرواز کردن
(د) ببال کسی پریدن
(ه) ببال کسی جولان کردن
(و) ببال کسی رقص کردن

حمایت و مدد کسی کاری کردن - خان
آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید کہ جولان و رقص کردن نیز صاحب
آنند ذکر (ب) بدون بای وحدت و ذکر
(ج - د - ہ - و) کردہ فرماید کہ بجاہت کسی
بزرگی فروختن۔ صاحب جہانگیری بذکر
(ب) گوید کہ کنایہ از کار باجاہت پیش
بردن و صاحب سروری (در ملحقات)
بذکر (ب) فرماید کہ بجاہت دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی ہم (ب) گوید کہ
بجاہت کسی کار پیش بردن۔ صاحب
برہان ہمزبان سروری موافق عرض
کند کہ طرز بیان سروری و برہان بہتر از
دیگر محققین است و این کنایہ باشد از خود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظہوری ہ) رخسار و رخ تو تا ز آن
زلف کشد ؎ آری خوبی ببال آن می پرد
؎ (اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا۔ (ہ و و) کسی کے بل پر اڑان مارنا۔
کودنا۔ کسی کے ہاتھ پر کٹ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود وجود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا۔

ببالین سر نہادن مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از دراز کشیدن و خفتن (برہان)
(ہ) برنمی خیزد ز شور حشر یارب بخت من
؎ در کہ این ساعت سنگین ببالین سر
نہادہ ؎ (اردو) تکیہ پر سر رکھنا۔ سونا۔

ببالین فراز آمدن مصدر اصطلاحی
قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ہ) بصد لطیفہ ببالین
من فراز آمد ؎ مرا چو دید گرفت خواب و خمار
دید اسیر ؎ (اردو) بستر کے پاس آنا
بچھونے کے پاس آنا۔ خیریت پرسی کرنا۔

ببام برآمدن استعمال۔ برآمدن ببام
و جلوہ گر شدن بر بام باشد (ظہوری
ہ) دوال کوس ببام شہنشہ کو ظہوری ؎

صد ابلند کنم چرخ را ببام بر آیم (اردو) کوٹھے پر برآمد ہونا۔

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند و بجای لفظ رسانید لفظ رساند استعمال کنند استعمال این بجای (اندازه نگهدار) می شود یعنی بلند پروازی حدی دارد نباید که پا از حد اعتدال بیرون نهیم۔ کسی که در بلند پروازی حد اعتدال را نگاه ندارد بحق او این مثل می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سیڑھی لگا کر آسمان پر نہیں جا سکتے" جو شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑھکر بلند پروازی کرنا چاہتا ہے اسکے لئے کہتے ہیں "واہ جناب آپ تو سیڑھی لگا کر آسمان پر جانا چاہتے ہو" "چھت پر سے تارے پکڑنا چاہتے ہو" نیز کہتے ہیں "یہ تو جنون اور خبط ہے کیا تاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤ گے" "کیا اچک کر آسمان پر سوار ہو گے" "اچک کر ستارے نہیں توڑ سکتے"

ببتک بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور بثانی زده و تای فوقانی مفتوح پاره از خوشه انگور و خرما بود که چند دانه مانند خوشه کوچک یکجا جمع آمده باشند و آنرا بزبان قزوینی آتغ گویند خان آرزو در سراج به ذکر قول رشیدی و برہان قانع صاحب برہان همین لغت را بهمین معنی بابای فارسی اول و دوم هم آورده صاحب انند صراحت کند که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که اسم جامد گیریم یا مرکب از ببته و کاف تصغیر۔ ببته بقول برہان

رستنی و درخت پر شاخ و برگی که بسیار بلند نشود پس پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما هم که شاخ های خورد تر دارد بوته را مانند و او موحده بدل شد چنانکه آو و آب و های هوز بترکیب کاف تصغیر حذف شده کسرهٔ موحدهٔ اول نتیجهٔ لب و لهجهٔ فارسیان است و آنچه ببای فارسی آید سبب دلش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد که این را مرکب از بپ و تک گیریم و بپ بالکسر بقول معاصرین زردشت در ژند و پاژند دانه را گویند حیف است که اهل لغت ازین ساکت و تک بقول برهان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانهٔ یا قلیل و کنایه از پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما (اردو) انگور یا چھوہارے کے خوشہ کا ایک حصہ

به تحجر حضری رفتن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر غور کردن در ته کاری صاحب آنند بذکر معنی بالا فرماید که گویند به تحجر فکر رفتیم یا به تحجر فلان کار رفتیم مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست و در اینجا تحجر بمعنی ته و عمق است بر سبیل مجاز و این کنایه باشد (اردو) تہ کو پہنچنا - بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا حقیقت کو پہنچنا - انتہا کو پہنچنا اصل مطلب دریافت کر لینا - مختار کو پہچاننا -

به آوردن | مصدر اصطلاحی آماده کردن بر جنگ و ناخوش کردن (انوری سه) گوئی بسی بسیار هم کند بد تر کنم سن با سن زین سخن تنگم تو با که در کینی (اردو) برائی پر آماده کرنا - ناخوش کرنا -

ببر | بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع با اول و ثانی مفتوح (۱) نام جانوریست صحرائی شبیه به گربه که دم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا تبر نیز

نامند و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بدل
وَبر دانیم که می آید واو بدل شد به موحده چنانکه آو و آب و وبر لغت عرب است
بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحوالۀ صراح گوید که
وَبر بالفتح جانوریست شبیه بگربه و صاحب انند هم گوید که بالفتح لغت عربی است اسم
جانور کی مانگربه بگرخرد تر از ان و آنرا بفارسی ونگ گویند و در شرح سفر و صاحب
برهان بر ونگ فرماید که بفتحتین همان جانور که بعربی وبر گویندش (الخ) پس تحقیق شد
که بَبر بدین معنی مفرس است و خود خان آرزو وَبر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کرده
امّا به بیان ماخذ ببر خیال خود را بسوی وَبر نبرده (اردو) ببر - ونگ - فارسی میں
ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلّی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہیں ہوتی اس کے پوست
سے پوستین بناتے ہیں -
(۲) ببر - با اوّل و ثانی مفتوح بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و بهار
نانی باشد که درمیان روغن بریان کنند صاحب مؤید این را بالفتح گوید مؤلف عرض
کند که بَبّ به تشدید موحدۀ دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روش و کودک
و فربه جاد ارد که فارسیان به تخفیف موحدۀ ای نسبت در آخرش زیاده کرده باشند
چنانکه انگشت و انگشتری بمعنی لفظی این منسوب بکودک فربه و کنایه از نانی معروف
که به نسبت دیگر نانها بسبب روغن و خمیر بالیده می باشد - یکی از معاصرین عجم
با ما گفت که وجه تسمیۀ این خبز نیست که فارسیان درمیان گرده ببر و از اطراف ش

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت مجموعیش آنرا مشابہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان
ہمچون صورت ببر می نماید۔ اگر گوئیم کہ اگر ہمچنین است مجاز بمعنی سوم باشد و بصورت
اوّل مفرس (اردو) ببر۔ فارسی میں ایک خمیر دار روٹی کا نام ہے جو گھی میں تلتے
ہیں جیسے دکن کا پھلکا اور اس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اس روٹی کا گردہ ببر
کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مؤنث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اوّل مفتوح و ثانی زدہ
نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این را ہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید
کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از اینہا کشتہ و پیرای
خود جامۂ جنگ دوختہ و آن را (ببر بیان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول
منتخب بالفتح ببر لغت عرب است بمعنی درندہ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن
امّا صاحب سواء السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرب است از (ببر فارسی بفتحتین)
کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہمزبانش معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد
مؤلف عرض کند کہ بعد تحقیق بالغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیریست
کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے بنوں میں پایا جاتا ہے۔ بفتح ہر دو با غلط ہے

(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اوّل مفتوح بثانی زدہ

جلیقہ جامہ بود از پوست درندہ کہ رستم آنرا ہنگام جنگ پوشیدی وصاحبان جہانگیری
وبرہان بقول بعض گویند کہ پوست اکوان دیو بودہ وآنرا ببربیان نیز نامیدہ اند۔
(فردوسی سے) چو من ببر پوشم بروز نبرد کجا سر چرخ ومہ اندر آرم بگرد خان آرزو
در سراج نسبت معنی سوم وچہارم گوید کہ آنچہ معلوم می شود ہر دو یکی است وجامہ مذکور
از پوست درندہ مذکور بود وبہ تحریک وسکون دوم ہر دو درست است چنانکہ گرسنہ
وگرسنہ وترش وترش وفرماید کہ جامہ رستم را (ببربیان) وببر تنہا نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ محقق آخر الذکر کہ معنی سوم وچہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامہ
رستم از پوست ببر باشد وبمجاز آن جامہ را ببر نام کردہ باشند اندرین صورت ہیچگاہ
نتوانیم گفت کہ ہر دو یکی است۔ قائل (اردو) ببر فارسیون نے اُس پوستین
کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا۔ مذکر۔
(۵) ببر۔ بقول برہان ومؤید بکسر اوّل موش را گویند وبعربی فارہ خوانند مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین زباندان ومعاصرین عجم
ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان
باشد دیگر ہیچ (اردو) چوہا بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ موسا۔ موش۔ فار۔
(۶) ببر۔ بوزن کمر بقول بہار نام دیوی کہ اکوان نیز گویندش واو را رستم در
حدود شام کشتہ از پوست او زرہ ساختہ وآن زرہ از غرق وحرق ایمن بود
وتیغ وتیر در وکارگر نمی کرد مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد کہ لقب باشد مظہر شجاعت و تنومندی
این دیو کہ استعارۃً آن را ببر نام نہادہ باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا
لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھ حدود شام میں مارا گیا۔ مذکر
(۷) بیر بروزن کمر بقول بہار بحوالۂ متاخرین معنی پہلوان مؤلف عرض کند کہ
محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ خلاف قیاس نیست کہ بیر را استعارۃً
معنی پہلوان گیریم (اردو) پہلوان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت
بدن کا آدمی۔ توانا۔ قوی جثہ۔ دلاور۔ دلیر۔ بہادر۔

بیراله بقول برہان بضم اول بروزن نرغالہ بلغت ژند و پاژند دوائیست
کہ آنرا شجرۂ رستم گویند و آن زراوند طویل است با روغن بر بدن مالند۔ شیش
را بکشد صاحب محیط فرماید کہ اسم زراوند طویل و بر زراوند طویل فرماید کہ بعضے
گویند کہ نبات این را بافریقیہ شجرۂ رستم و بعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقار
و سمقران و بیونانی ارسطولوخس و قسطلیطس نامند۔ بیخی است کہ طعم آن
تلخ باندک زہومت و آن را عطاران در تربیت روغن ہا استعمال می کنند۔ و
بہترین آن سطبر زعفرانی است و آن گرم در سوم و خشک در دوم۔ ذرابات
لحم قروح و اصلاح قروح خبیثہ موافق تر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض
کند کہ بیرالہ۔ بکسر موحدۂ اول و سکون ثانی و تشدید لام و ہای مدورہ بقول
محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان بہ تخفیف لام و

تبدیل تای مدوّرہ بہ ہای ہوّز و تصرّف در اعراب استعمال این کردہ اند پس مفرّس
باشد (اردو) زراوند دراز و طویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہی
جگر اور طحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور ورموں اور ریاح کو تحلیل
سدّوں کو کھولتی ہے (الخ)

ببر بیان اصطلاح۔ صاحب سروری
گوید کہ (۱) جامہ بود از پوست پلنگ
یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ
پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از
بہشت آوردہ بودند صاحبان جہانگیری
و رشیدی فرمایند کہ بمعنی ببر است گذشت
(فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببر بیان
کہ کز آب و ز آتش نیابد زیان ٭ نہ شیر و
نہ نیزہ گذار آیدش ٭ نہ از تیغ زخمی فگار
آیدش ٭ ز خفتان و جوشن فزون داشتی
ہمی نام ببر بیان خواندش ٭ صاحب
برہان آوردہ کہ بکسر رای قرشت ہمان
جبیئہ جامہ کہ رستم روزہای جنگ
می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر
گوید کہ جامۂ رستم را ببر و ببر بیان ہر دو
گویند مؤلف عرض کند کہ مجاز بمعنی سوم
است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری
موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد
و وجہ تسمیہ ہمانجا مذکور مرکّب اضافی است
و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفّف این (اردو)
ببر بیان۔ رستم کے اُس لباس کا نام ہے
جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست
سے بنایا گیا تھا۔ مذکّر۔

(۲) ببر بیان۔ بقول برہان جانوریست دشمن
شیر و شیر شرزہ ہمانست او را رستم اندر
کوہ ہای شام کشت و پوست آن را جبیئہ

جانبه ساخت خاصیتش آنست که در آتش
نسوزد و در آب غرق نشود و هیچ حربه بران
کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان
آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بکشتن
او فرستادند و آن جانور در میان آن جماعت
افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خورد
. صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای
وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه
البرز افتاد رستم او را در کوه شام کشت
مؤلف عرض کند که ببر جانوریست معروف
از اقسام شیر که ذکرش به معنی سومش گذشت
و شرزه بقول برهان بحواله مؤید درنده ایست
غالب‌تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند
که اصلش شیرزاے بود بمعنی زاینده شیر
و پدر شیر و از معنی لفظی تفوّق و ترجیحش بر شیر
ظاهر می‌شود بکثرت استعمال تحتانی آخر
حذف و الف به های هوّز بدل شد و لب
و لهجه مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد
و شرزه بر وزن هرزه بر زبان ماند و
همین لغت بمعنی خشمگین و بهنه دندان
و زورمند هم آمده و اطلاق این بغیر از
شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان
ببیان گویند. صاحب هفت بحواله قنیه گوید
که ببیان بفتح اوّل درنده ایست دشمن
شیر پس ببربیان بمعنی شیرزه باشد که ورای
شیر و دشمن شیر است و لفظ ببر درین
مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است
که ترکیب عام با خاص مقصود اظهار
کند چنانکه روز یکشنبه و شهر حیدرآباد
یاتی جال. ببربیان درنده ایست از
اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرّد
ببر و مجرّد بیان هم به همین معنی است
(اردو) دیکھو ببر کے تیسرے معنے۔
(۳) ببربیان بقول برهان دیبای منقّش.

رومی را نیز گفته اند که هر ساعت برنگی نماید
- وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در اصل روم بافند که آن بالوان مختلف
در نظر ها جلوه کند (طالب آملی ـه) نیرنگ
ولی ز المم اینک اینک ٭ به تن حلهٔ داغ
ببربیانم ٭ (زکی ندیم ـه) پیر زال فلک
ببربیان پوش مرا ٭ شوهر دختر رز رستم
دستان ابراست ٭ صاحب مؤید هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که از محققین
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرده و از
هر دو اسناد بالا معنی اول پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول است
نظر بر نقوش و صفاتش (اردو) ببربیان
- فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے۔ مذکر
(۴) ببربیان - بقول وارسته و بحر نام دیو
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم در
حدود شام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) مؤلف عرض کند که
بخیال ما نام نباشد بلکه لقب او یعنی نظر بر
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجازاً بمعنی دوم (اردو) ببربیان
- فارسیون نے اس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان ۔
(۵) ببربیان - وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پهلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ـه) جز یک سخن از طوطی نطقم نتراود
٭ ابلق زد و رنگی نزند ببربیانم ٭ مؤلف
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را با ببر تشبیه داده است
و ببر بمعنی همان شیر است که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر ببربیان
را بمعنی پهلوان گیریم و بهتر ازان است
که بیان خود را نظر بر دو زبان تشبیه دهیم

با ببر (اردو) پہلوان ۔ بقول آصفیہ
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ سخت بدن کا آدمی
درست اندام سخت و توانا ۔ قوی جثہ ۔

(الف) ببر درکشیدن — مصادر اصطلاحی
(ب) ببر درگرفتن — صاحبان مؤید
(ج) ببر کشیدن — و انند و ہفت

ذکر (ببر تنگ درکشید) کردہ گویند کہ او را
محکم درکنار گرفت ۔ مؤلف گوید کہ
متعلق است بمصدر (الف) کہ بمعنی در
کنار گرفتن است و (ب و ج) مرادفش
(انوری ؎) چو این بگفت ببر درگرفتمش
گفتم ؏ کہ جان جان و قرار دلی و نور بصری
(ظہوری ؎) دعوای اتحاد ظہوری غلط
نیست ؏ ببر خویش و اکنم بغل او را ببر کشیم
(ولہ ؎) نزدیک شد کہ جوشن غیرت ببر
کشم ؏ بر روی غیر تیغ دعای سحر کشم
(ولہ ؎) تشریف زیب عشق ظہوری
ببر کشد ؏ ہم جلوہ اند مثال کس و پرنیان
کس ؏ مخفی مباد کہ از ببر دو سناد آخر الذکر مصدر
اصطلاحی

(د) ببر کشیدن ملبوس — بمعنی لباس
(ہ) ببر گرفتن — پوشیدن پیدا است و

(ہ) مرادف ببر کشیدن باشد (ظہوری ؎)
آغوش یگانگی کشودیم ؏ خود را و ترا ببر کشیدیم
؏ (اردو) الف و ب و ج و ہ ۔ آغوش
میں لینا ۔ بقول آصفیہ ۔ کمال عنایت و محبت
سے بغل میں لینا ۔ نہایت شوق سے بغل گیر
ہونا ۔ گلے لگانا ۔ (د) لباس پہننا ۔

ببرگ گندنا بستن — مصدر اصطلاحی

بقول جہانگیری سست بستن ۔ مؤلف عرض
کند کہ مقابل تنگ بستن باشد و این کنایہ
است کہ بمعنی حقیقی پیدا است ۔ صاحب
مؤید ذکر (ببرگ گندنا بستہ) کردہ گوید
کہ ای سست بستہ (الخ) و این ماضی مطلق

ہمین مصدر راست وبقول صاحب شمس (ببرگ گندنا مانده) بمعنی سست مانده وبجا مانده بخیال ما خطای اوست که بعوض بستن مصدر ماندن را استعمال کرده است - یا تصرف کاتبش مخفی مبادکه گندنا نوعی از سبزهٔ خوردنی است مثل سیر (کذا فی الغیاث) ماذکرش بہ اخر لط کرده ایم پس چیزی را بعوض رسن ازبرگ نازکی بستن گویا نه بستن است که مقصود اصلی بستن ازان حاصل نمی شود وہمین است وجه کنایه (اردو) ڈھیلا باندھنا - برائے نام باندھنا - دکن مین پھلپھلا باندھنا کہتے ہین -

بیروج بقول ضمیمهٔ برہان (بحوالهٔ مؤید) بروزن مخلوج (۱) استرنگ که مردم گیاه باشد وبحوالهٔ کشف اللغات گوید که (۲) فشرده آن باشد صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بذکر معنی اوّل فرماید لغت فارسی است مؤلف عرض کند که ماذکر معنی اوّل براسترنگ کرده ایم وہمدر انجا نوشته ایم که آن را بتازی یبروح بہ تحتانی اوّل وحای حطّی خوانند ویبروح الصنم ہم وصاحب منتخب گوید که بہ تحتانی اوّل وموحّده دوم مردم گیاه وبحوالهٔ قاموس فرماید که بتقدیم موحّده بر تحتانی ہم بہ ہمین معنی آید پس بخیال ما نتائج تحقیق بالا باشد که این را لغت فارسی قرار دادند اگر تصدیق استعمال این در فارسی ہم شود توانیم عرض کرد که تحتانی اوّل بدل شد بہ موحّده چنانکه پالیوس وبالیوس وحای حطّی را بغلطی کتابت جیم عربی کردند واین تبدیل خلاف قیاس است اندرین صورت این را مفرس گیریم نسبت معنی دوم ہیچ معلوم نشد که مقصودش چیست وصاحب مؤید ازین ساکت غلطی صاحب ضمیمهٔ برہان

می نماید یا کاتبش (اردو) (۱) دیکھو استرنگ (۲) نچوڑنا۔

بس آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترک دادن و بس کردن مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔ قانع ہو۔

بہ بستر افگندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بیمار و رنجور کردن (ظہوری ؎) تا مسیحا را ز رشک خود بہ بستر افگنم٭ چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار او٭ (اردو) بیمار بنانا۔

بہ بستر فتادن استعمال۔ دراز کشیدن بر بستر (ظہوری ؎) بالین قبول نیست ز گلہای باغ خلد٭ از خار کوی عشق بہ بستر فتادہ ایم٭ (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔

(الف) بسودن (الف) بقول بحر بکسر
(ب) بسودہ اول و سکون ثانی و واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع این بساید۔ و فرماید کہ باید دانست کہ در اول مصدری کہ حرف بای مکسور یا کلمۂ دریا بر یا فرا یا فرو درآید پس اگر از حذف آنہا صورت و معنی آن مصدر باقی ماند وصلی باشد و الا اصلی و جوہر کلمہ بود و (ب) بقول برہان و جامع بر وزن بیہودہ بمعنی (۱) دست زدہ و (۲) دست مالیدہ و سودہ و (۳) لمس کردہ

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بر معنی دوم وسوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن بیای وصلی مصدری
بهمین معنی می آید وجز این نیست که موحدهٔ
زائد در اوّلش زیاده کرده اند وهمین
مصدر ببای فارسی دوم هم می آید وپسودن
به بای فارسی اوّل هم مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن وسودن (الخ)
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش جز این نباشد که بمعنی لمس
است ومس که اسم مصدر سائیدن
وسودن باشد وخان آرزو هم برسا
گوید که بمعنی لمس ومس کننده وامر بدین
معنی نیز (الخ) انجیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشت
وبر اشتقاق سائیدن وسودن نظر
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید

اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید وبسودن مخفف برسودن بحذف
رای مهمله دوم فارسیان بای زائد در اوّلش
زیاده کردند بسودن شد وآنچه پسودن به
بای فارسی اوّل وبپسودن به بای فارسی
دوم می آید مبدّل این است که موحده
بیای فارسی بدل شود چنانکه تب وتپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است ومعنی اوّل ودوم وچهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
بسود باشد بکسر موحدهٔ اوّل وسکون دوم
وضم سین مهمله وفتح واو- آنچه صاحب بحر
مضارع این را بسباید نوشته پی بحقیقت
نبرده آگاهی او بقاعده ایست که مقننین
بی خبر از ماخذ مدوّن کرده اند وهو هذا "
اگر ما قبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بیشتر آنرا بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح در آخرش زیاده نمایند چنانکه ربایدا از ربود و بلبساید از بلبسود و ما این قاعده را در پنجابی ضرور خیال می کنیم و اگر استعمال بلبساید بمعنی شغل آید توانیم عرض کرد که از مصدر بلبسائیدن باشد که حالا متروک الاستعمال است متقدّمین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف ما با ایشان اعتباری است و بر استعمال هیچ اثر ندارد امّا از اصول صحیحه پای بیرون نیارد (اردو)[1] کرنا

(۱) ہاتھ مارنا (۲) ہاتھ ملنا (۳) چھونا مس کرنا (۴) سو رلخ

بلبس بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و ضمّ لام و سین بی نقطه ساکن ترتیبی باشد که از نان خشک با روغن و دوشاب کنند و بپای فارسی هم آمده و هم او بر پلپس بهر دو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد که از روغن و پیاز (پیاز بر روغن بریان کرده) و آب و نان خشک سازند صاحب ناصری ذکر این کرده و بهر دو بای فارسی هم بمعنی آخر الذکر آورده صاحبان هفت و انند متفق با برهان و ناصری مؤلف عرض کند که بلس بضمّتین بقول منتهی الارب نرسک و نرسک بقول برهان نام غلّه که بعربی عدس گویند پس عجب نباشد که فارسیان از همین لغت عرب بزیادت بای زائد در اوّلش لغتی ساختند و برای نانی مخصوص کرده باشند که از غلّه عدس ساخته می شد و پس از ان تخصیص عدس در ترتیبش باقی نماند و نشانش در اسم بماند لب و لهجهٔ مقامی در اعراب لغت هم تصرف کرد و پس این را مفرس گوییم

و آنچه بباء فارسی می آید مبدل این است و بس چنانکه اسب و اسپ و تب و تپ
(اردو) ببلس - فارسی مین ایک غذا کا نام ہے جو خشک روٹی اور گھی اور
شیرہ سے بناتے ہین - مذکر -

بہ بلیاد آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر بمعنی شروع شدن - مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین صاحب زبان ساکت ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) شروع ہونا

بہ بوی نفس مکن جان اصطلاح - صاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح گوید که یعنی جان را تابع و مطیع نفس مگردان - صاحب ہفت صراحت مزید فرماید که یعنی از برای لذت نفس جان خود را مدہ - مؤلف عرض کند که صراحت معانی لفظ بو بجایش و کردن بمعنی دادن بجای خودش می آید چنانکه (داد کردن) بمعنی داد دادن و (جواب کردن) بمعنی جواب دادن و (ترجیح کردن) بمعنی ترجیح دادن حیف است که محققین بالا این فقرہ را اصطلاحی یا مؤلفه قرار دادہ اند و (ببوی نفس جان کردن) را چرا بصورت مصدری قائم نکردند و حق آنست که این بمعنی حقیقی است و استعمال مصدر (کردن) بجای خودش مذکور شود (اردو) لذت نفس پر اپنی جان کو فدا نکر -

بہ بہانۂ بچہ مادر می خورد مثل - صاحبان خزینه و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت - مؤلف عرض کند که فارسیان چون کسی را بینند که بہانۂ نفع خود حاصل می کند این مثل بحق او زنند - گویند که این مثل قرار یافت از حکایتی که ''زنی

بابچۂ خود بر دوکان شیرین فروشی رفت
طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر
طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید و گفت
کہ بچۂ تو شیرینی می خواہد - مادرش دست
دراز کرد و خوردن گرفت و گفت کہ
بہمین یک وسیلہ ذریعۂ شیر خودم او را
شیرینی بخورانم (انتہی) ازہمین واقعہ این
مثل قرار یافت (اردو) دکن میں کہتے
ہیں " اماکو بچہ کے طفیل میں خوب چکت
ملی " یہ کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

بہ بیاض بردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر سودہ را صاف کردن صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد بہ
بیاض بردن) ذکر این کردہ کہ بجایش
گذشت (حاجی قدسی ے) سواد شعر مرا
خامہ چون برد بہ بیاض ۝ ز رشک آورد
آب سیاہ چشم حسود ۝ (فیضی ے) سواد

کلک ہر آفتاب می داند ۝ کہ بردہ ام بہ بیاض
سحر مسودہ را ۝ (صائب ے) تا برد این
غزل تازۂ صائب بہ بیاض ۝ ہمچو خورشید
بکف خامہ زر دارد صبح ۝ وارستہ (بیاض
و ورق و کاغذ بردن) را بوثیقۂ اسناد ذیل
بمعنی بالا گوید (طالب آملی ے) نقل آن
راز بر ورق بردند ۝ وان ورق را بنذر
حق بردند ۝ (ولہ ے) حرف سخای تو چو
بکاغذ بردبیر ۝ از نوک خامہ اش نقط
زر فرو چکد ۝ صاحب انند نقل نگارش
۝ مؤلف عرض کند کہ ما باستناد کلام
قدسی و فیضی و صائب با صاحب بحر اتفاق
داریم و از مصدر وارستہ اگر (بہ ورق
بردن) قائم کنیم سند طالب آملی بکارش
نمی خورد کہ از ان (نقل بہ ورق بردن)
بمعنی نقل نوشتن و نقل تحریری کردن پیداست
و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقۂ سند ثانی بمعنی

مطلق نوشتن است للہ العجب چه مایه
بی اعتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار بردہ اند
وارستہ نگاہ بر تحقیق نگمارد و نقل نگارش
عقل ندارد۔ مخفی مباد کہ (بیاض) بقول
منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث
کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر
(بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل)
نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از
تبیض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق
متقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن) را
بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم
قائل (اردو) صاف کرنا۔ بقول
آصفیہ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ
نے غور نہیں فرمایا ہم کو (ٹھیک کر کے
لکھنا) پر اعتراض ہے مسودہ کی صاف
نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن میں
بیضہ کرنا کہتے ہیں۔

بیع کشیدن چیزی مصدر اصطلاحی
در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع
قرار دادنش (ظہوری ؎) قیمتی نالہ
بہ بیع کشیدہ نفس مایہ دار ما آمدہ (اردو)
معرض بیع میں لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل صاحبان
خزینۃ الامثال
واحسن ذکر این کردہ از معنی ساکت بود مؤلف
گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی
و اختلافی کامل بینند این مثل را زنند
مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر
ہم و ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود
بودند چون عالمان یکی را از آن ہر دو
پسندیدند یکی را بر دیگری ترجیح دہند این
مثل زدہ شد و تحسین است کہ واقعہ مشہور
مشہورہ شیخین ہیئت حال در یافتند لطف

شہرت یا مبالغہ یافتند و ریجا ہم استعمال
ہمین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
کہ فرق بین دو چیز را بوسیلۂ این ظاہر کنند
محقق سہا دکہ این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکہ گفتہ (ﮯ) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ؛ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ؛ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر
فرمایا ہے ۔ اسم مذکر ۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت ۔ اختلاف عظیم ۔ دکن
میں کہتے ہیں " کہاں یہ اور کہاں وہ
" زمین و آسمان کا فرق ہے " (رشک
ﮯ) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل میں ؛ عارض جانان کہاں روی
مہ کامل کہاں ؛

ببینی خط بر زمین کشیدن | مصدر
اصطلاحی ۔ بقول انند و غیاث بکمال عجز
و فروتنی کردن ۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہمین معنی (خط بہ بینی کشیدن) آورد
و بہار (خط بر خاک یا بر زمین کشیدن) بہ
ہمین معنی قائم کردہ حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد ۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند محقق سہا دکہ
کسی کہ اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی زبان ۔ سلامی را گویند
کہ بر روی جبین افتادہ ہمچون سجدہ جبین
بر زمین نہند کہ بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی در میان جبین و خاک کف دست
خود را نہند و بعضی رومال و ردای خود
را ۔ و سلام و کورنش الی الآن دراضلاع
دکن مروج است کہ خدمتیان وہی پیش
حاکم کنند کہ علامت بسیار فروتنی است
حیف است کہ صاحب لغات ترکی بر
تسلیم کردن قناعت کرد و با تحقیق کامل

سوزش بجایش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔
بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت
کرنا (انشاء) لگا دے یہاں دیبان کیا
جوڑ توڑ پڑے ناک گھستے ہین وان سو کروڑ

به لبنی رسیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از
زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و انند
ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند خیال ما این است کہ اصل این (به
لبنی رسیدن نفس) است کہ بوقت مرگ
نفس اخیر در لبنی باشد یعنی چون حرکت دل
بند شود ہوای نازکی از لبنی خارج می شود
و معنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان بحذف
لفظ نفس استعمال این کردہ اند (اردو)
(۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا
(۲) دم ناک مین آنا۔ ناک مین دم آنا۔ بقول
آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے
بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحّدہ بابای فارسی

(الف) **بپا آمدن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بپا آمدن طفل** بقول انند (الف)
اخص است از تنہا ایستادن و بہر حال گفتن
چہ ممکن است شخصی بایستد یا خیر د انانہ بپای
خود دبرین قیاس بچشم دیدن و بگوش
شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن
و بر (ب) فرماید کہ یعنی پا واشدن طفل را
و آن را پا واکردن طفل و پا باز کردن طفل
نیز گویند کہ یعنی تو برفتار آمدن طفل باشد
و فرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیت برفتار
طفل نماندہ حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد مؤلف عرض کند کہ سخن پیرائی معاصر
فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

بجم (الف) را بمعنی پیادہ پا و بدون سواری
آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و
(ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو)
(الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا چلنے
لگنا جیسے "ماشاء اللہ اب تو بچہ چلنے لگے
ہین انکی کیا عمر ہے"

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن
۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) لغزش کرنا۔ گرنا۔

بپا ایستادن استعمال۔ بقول آنند
اخص است از ستہا ایستادن و برخاستن
(غنی ؎) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتاد
ز پا دمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتاد ؎ مؤلف
عرض کند کہ ازین سند معنی قیام سید
مقابل رکوع وقعود وسجود (اردو)
کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال۔ بقول آنند
اخص است از ستہا ایستادن و برخاستن
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (صائب ؎) پیش سائل چہ ضرور
است بپا برخیزند ؎ از سر مال بہ تعظیم
گدا برخیزند ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی
حقیقی است یعنی پا شدن و برخاستن از
جای نشست (اردو) اُٹھ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال۔ بقول صاحب
روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاجار بمعنی قائم داشتن است مؤلف
عرض کند کہ مقصودش بحالت استادگی داشتن
است (ظہوری ؎) رسید قوت ضعف
فتادہ تو تا آن پا کہ تا خیمہ افلاک را بپا
دارد (اردو) قائم رکھنا۔ کھڑا رکھنا

حالت قیام ہین رکھنا ۔

بپارهٔ دست مالیدن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب روزنامهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی مالیدن بدست مؤلف عرض کند که کسی را به انگشت های دست سودن است تا بخواب درآید و درین مصدر انگشتها را پارهٔ دست گفته اند اگرچه از مطلق مالیدن هم همین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست هم داخل می شود و محاورهٔ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پاره پیدا کرد و صاحب رہنما بند این فقرهٔ روزنامه رانیش کرده "بپارهٔ دست مالیدنها خوابانید" و صراحت کند که عامل مسمریزم بر چهرهٔ معمول دست خود را از دور آهسته آهسته می مالد و او را بیهوش می کند و ذکر همین است در فقرهٔ بالا (الخ) ما می گوئیم و مشاهده کرده ایم که عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و هر دو پنجهٔ دست خود را بر چهرهٔ معمول چنان حرکت می دهد که پنج انگشتان هر دو دست از بالای جبینش آغاز کرده تا حصهٔ زیرین رخسار می رسد و بار بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلهٔ آن معمول از هوش می رود و پس ازان از معمول مدهوش سوالها می کند و او در عالم بیهوشی جوابش می دهد پس معاصرین عجم بپارهٔ دست مالیدن همین حرکت را گفته اند (اردو) انگلیون سے سہلانا ۔

بپاشدن (مصدر اصطلاحی) صاحب هفت ذکر (بپاشد) کرده گوید که بمعنی استاده شد مؤلف عرض کند که ماضی مطلق است از مصدر بپاشدن (۱) بمعنی استادن ۔ صاحب بحر ذکر معنی اول فرماید که (۲) بمعنی توقف کردن معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند و از معنی دوم ساکت حیف است که سند استعمال پیش نشد معنی اوّل کنایہ باشد و معنی دوم خلاف قیاس۔	(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اُٹھنا۔ استادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

پیاغر | بپای فارسی دوم و فتح غین معجمہ بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ پاغرہ بمعنی داء الفیل بجایش می آید و مجرد پاغر بمعنی ستون خانہ آمدہ پس غلطی کتابت صاحب شمس است کہ این را بزیاد موحدہ قائم کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و حقیقت پاغرہ و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این مرکب است از بای موحدہ کہ افادہ معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست و غر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلولہ در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این ورم در پای و این کنایہ باشد از مرض فیلپا۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکون مین ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاؤن ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ پاغر

(۱۲۳)

بپاگرفتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپا افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطہ پای یعنی حملہ کردن بر پای کسی کہ بسبب آن بر زمین آید (انوری ع) شاہ جانم و دلم	خصم اوست ہگین بپا گیرد آن بگیرد ہا۔ (اردو) پاؤن سے گرانا۔
	بپای | بقول برہان و ہفت بکسر اول (۱) امر بہ ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر
داشتن ہم ہست از پائیدن و ہم از پائیدن
را یعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن
و ہمیشہ و پیوستہ و جاوید و مدام بودن
آوردہ صاحب ناصری ہم ذکر ہر سہ معانی
بالا فرماید کہ (۴) بمعنی دعای پایندگی نیز آمدہ
یعنی بمان و پایندہ باش (حکیم منوچہری
؎) خازنت را گو بسنج و رائضت را
گو بران ؛ شاعرت را گو بخوان و حاجبت
را گو بپای ؛ ہر نشاطی را بخواہ و ہر مرادی
را بجوی ؛ ہر وفائی را بیاب و ہر بقائی
را بپای ؛ مؤلف گوید کہ پائیدن مصدر
است کہ بقول صاحب بحر یعنی در نظر داشتن
و چشم بر نداشتن و ہمیشہ و پیوستہ ماندن
و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن
بجای خودش می آید و صراحت ماخذ ہم بجا
کنیم (پلے) امر حاضرش و بپاے بہ باد
موحدہ در اول مزید علیہش و شامل بر ہمہ
معانی مصدری پس (۵) جستجو کن ہم داخل
معنی این شود۔ ضرورت نداشت کہ ذکر
اشتقاقش کنیم کہ معنی خاص ندارد (اردو)
(۱) ٹھہرا رہ (۲) توقف کر (۳) نظر میں
رکھہ (۴) ہمیشہ رہ (۵) جستجو کر۔

(الف) بپایان آمدن | استعمال (الف)
(ب) بپایان آوردن | بمعنی ختم شدن

و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن
و باختتام آوردن (انوری ؎) دور
ادبار تو تا چند بپایان آرم ؛ دور اقبالت
اگر ہست بیارای و بپای ؛ (اردو)
(الف) ختم ہونا (ب) ختم کرنا۔

بپای اندر آمدن | مصدر اصطلاحی

بقول ضمیمہ برہان و بحر و انند کنایہ از
لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند
کہ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر (بپای اندر آمدہ)

(۳۴۵) (۳۴۶)

بمعنی لغزیده و افتاده کند که ماضی همین مصدر
است و (به پا اندر آمدن) به همین معنی گذشت
تحتانی چهارم درین مصدر زائد است
ویس (اردو) دیکھو بپا اندر آمدن ۔

(الف) بپایان رساندن مصدر
(ب) بپایان رسیدن اصطلاحی
(الف) بحد انتہائی رساندن و باختتام
رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی
ختم شدن و بحد انتہائی رسیدن (ظہوری الف
ﮯ) زاول کرده ام ختم عداوت و محبت
را به پایان می رسانم ہ (انوری (ب ﮯ)
در دم فزود و دست بدرمان نمیرسد ہ
صبرم رسید و ہجر بپایان نمی رسد ہ (وله
ب ﮯ) راہی است بی کرانه غم عشقش و
مرا ہ چون پای صبر نیست به پایان نمیرسم
ہ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا یا ختم
کرنا ۔ (ب) اختتام کو پہنچنا ۔ بقول امیر ۔
پورا ہونا ختم ہو جانا ۔

(الف) بپای باش استعمال ۔ (الف) بقول
(ب) بپای باشیدن ہفت و مؤید ای
استاده باش مؤلف گوید که امر حاضر است
از مصدر (ب) که بمعنی استاده بودن
و توقف کردن نیست ۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ
۔ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا ۔ ٹھہرنا ۔

بپای پیل می اصطلاح ۔ بقول ہفت
و مؤید بمعنی قرابه پر می مؤلف عرض کند
که پای پیل استعاره باشد از قدح و پیاله
شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید
ہرگاه این را مضاف کردند بسوی می معنی
لفظی آن قدح می یا قرابه می باشد و ای
بر محققین با نام و نشان که این را در عبارتی
به بای زائد یا معیت و غیر ذلک یافته باشند
و داخل اصطلاح کردند موحده را ازین
اصطلاح ہیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

که لفظ می را هم اندرین داخل کنیم (اردو) قرابۂ شراب ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے قرآبہ پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر ۔ عرق رکھنے کا بڑا شیشہ ۔ بہت بڑی بوتل ۔

بپای حساب آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر وانند ماخوذ شدن بحساب (صائب ۵) قدم شمردہ نہد حسن در قلم وخط ٭ چو عاملی کہ بپای حساب می آید ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گرفتار محاسبہ شدن (اردو) محاسبہ مین گھنا ۔ گرفتار ہونا ۔ ماخوذ ہونا ۔

بپای خود آمدن مصدر اصطلاحی ۔

بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن وانند ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نسبت معاصرین عجم استعمال این بدون موحدہ اول می کنند و گویند ٭ ما و رانخواندیم پای خود آمدہ ٭ پس معنی بکمال طوع و رغبت بر سبیل کنایہ پیدا می شود ولیکن طالب سند می باشیم (اردو) اپنے پاؤن آنا ۔ کہہ سکتے ہین یعنی بغیر طلب کے آنا ۔ بکمال رغبت سے آنا ۔

بپای خود بگور آمدن مصدر اصطلاحی

۔ بقول بحر وانند در آمدن بمہلکہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از دست خود خود را بہ ہلاکت افگندن (نظامی ۵) چو با گورگیران ندارند زور ٭ بپای خود آیند گوران بگور ٭ (اردو) اپنے ہاتون اپنی قبر کھودنا ۔ بقول امیر ۔ اپنے پاؤن مین آپ کلہاڑی مارنا ۔ اپنے ہی قول و فعل سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور بقول آصفیہ اپنی موت کا آپ سامان کرنا ۔

بپای خود رفتن مصدر اصطلاحی ۔

بقول وارستہ و بحر بکمال طوع و رغبت رفتن (سلیم ۵) شاہدان باغ از بس

شوخ چشم افتادہ اند؛ گل بپای خویش
از گلبن بدامان می رود؛ مؤلف عرض
کند کہ خود و خویش مرادف یکدیگر است
معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن
و کمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر
سبیل کنایہ (اردو) اپنے پاؤں آپ
جانا کہ سکتے ہیں یعنے بے بلائے جانا۔
کمال رغبت سے جانا۔

بپای خود شان است مقولہ صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
ذکر این کردہ گوید کہ بر ذمہ او شان است
مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست
(اردو) انھیں کے ذمہ ہے۔

بپای خود گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و وارستہ در حصہ خود گرفتن۔
(پیام ع) بسکہ بیباک است جانان
سنگ قتلم نشد؛ چون حنا خون مرا آخر بپای
خود گرفت؛ خان آرزو در چراغ ہدایت
فرماید کہ در حصہ خود گرفتن چیزی راست
وارزاہد علیخان تنہا سندی آوردہ کہ در
عہد سلطان حسین میرزا صفوی کہ سلطنت
صفویہ بر وختم شدہ شاہ بندر لار بود
(ع) بپای ما چو خون شد چو اقلیم جنون قسمت
بپای خود گرفتم سر بسر خار بیابان را۔
مؤلف عرض کند کہ در استعمال صاحب
عجم بر ذمہ خود گرفتن است چنانکہ مقولہ گذشتہ
ذکرش کردہ ایم وازسند اول الذکر ہم تصدیق
آن می شود لیکن علیحدہ ندارد کہ معنی این (۱)
بر ذمہ خود گرفتن قائم کنیم و (۲) در حصہ
خود گرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمے لینا
(۲) اپنے حصے میں لینا۔

بپای دادن مصدر اصطلاحی بقول
آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی انداختن و
افگندن مؤلف عرض کند کہ حقیقت است

گرسند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست معاصرین عجم تصدیق کنند که محاورهٔ سوفیان است (اردو) ڈالنا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی بقول آنند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) راست ایستادن وبقول ضمیمهٔ برہان (۲) ایستاده شدن وتوقف کردن صاحبان مؤید وشمس ذکر ماضی مطلق ہمین مصدر کرده گویند که یعنی استاده شد مؤلف عرض کند که ہردو معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص آن در معنی اوّل درست نیست معاصرین عجم استعمال (پاشدن) بمعنی برخاستن می‌کنند وموحدهٔ اوّل را مخل فصاحت دانند ودر ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال کنند وانرا (پاشدن) معنی توقف کردن نمی‌گیرند پس از برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا کھڑا ہونا سیدہا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی بقول وارسته وبہار واند بجبشهٔ اوودادن (طالب آملی ؎) از دورچو بینند سران طرف کلاهست ہا بوسند و بپای تو سپارند سری را ہا مؤلف عرض کند که از سند طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن) بمعنی بر پای کسی سر نہادن پیداست که اظہار عاجزی است ومعنی بیان کردهٔ محققین بالا از سند پیدا نیست وخلاف قیاس ہم بدعی سست است وگواہش جیست (اردو) کسی کے حصہ مین دینا۔ کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقوله بقول صنا بول چال۔ بذمّهٔ فلان است مؤلف عرض کند که ہمین اصطلاح به (بپای خود شان است) گذشت ودرینجا انحصار

نیست چنانکه در مقولہ گذشته بود بای حالِ خلاف
قیاس نباشد۔ (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔

بپای کسی چیزی نہادن مصدر اصطلاحی

صاحب انند گوید که ادب آنست که چون بملاقات
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز بگذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است برملا و الا خفیۃ در پای او گذارند۔
متعلیاً (خواجہ شیراز سے) رسید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست ❊ نهد بپای قدح
ہر کہ شش درم دارد ❊ **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن میں کہتے ہیں
پاؤں یا تلوون سے لگانا۔ یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ میں بزرگوں کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدموں
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔
جسکو محاورہ دکن میں (تلوون سے لگانا)
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہیں رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھالئے۔ کیا کروں تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونوں فریق قاضی صاحب کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرصہ مدت میں قصاب روزانہ گاے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا آتا تھا
اور آپ اُسکو نوش جان فرماتے رہے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو سر اجلاس
دوسرے فریق نے آپ کے قدم بوسی کی
اور روپیوں کی ایک تھیلی اُن کے قدموں
کے پاس چھوڑدی جس کو قاضی صاحب نے

دیکھہ لیا اور اُس نذرانہ کی سنگینی کو بھی
معلوم فرمالیا جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے
لگے تو تمہید ہی سے قصاب نے معلوم کرلیا
کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرأت
کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات
کیا فرمارہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ
اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا
کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی
ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین
جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا
مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون
سے لگنا) بمعنی غصہ ہونا پیروی کرنا ہے ہونا
پس قصاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا
اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی قصہ
کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی
جس کا ذکر اوپر ہوا ۔

بپای کسی رفتن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و انند بمدد او رفتن (صائب
ع) می روم چون لغزش مستان بپای
بیخودی ؎ تا کجا سر برکنم زین سیر بی پرگار
خویش ؎ صاحب انند فرماید کہ باستعانت
پای دیگری رفتن (ولہ ع) رود چگونہ
بپای ضعف کارمن از پیش ؎ کہ من بپای
نسیم سحر روم از خویش ؎ (ولہ ع) بپای
قافلہ رفتن زمن نمی آید ؎ چو آفتاب تنہا
روی سر آمدہ ام ؎ مؤلف عرض کند کہ
از ہرسہ سند بالا پیروی کسی رفتن و بر
نقش پای کسی رفتن پیدا است نہ بمدد
کسی رفتن قائل (اردو) کسی کی مدد
سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی
پیروی کرنا ۔

بپای کسی گریختن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر بمدد او گریختن و بقول
انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی

۵) معلوم شد چو صبر بپای خرد گریخت ؎
کز فوج حسن عشوہ بآورد می رسد ؎ مؤلف
عرض کند کہ بہ نشان پای کسی و در پیش
کسی گریختن نہ بمدد او فقاتل (اردو) کسی
کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔
(الف) بپائین تخت تو بندد کمر — مقولہ
(ب) بپائین تو تخت بندد کمر — صاحب
ہفت و انند ذکر (الف) کردہ گویند کہ
یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت
تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کردہ معنی
متفق با صاحب ہفت مؤلف عرض
کند کہ (الف) درست است و تصرف
مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما
ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) بمعنی
اطاعت کردن و بخدمت ایستادن
و آمادہ خدمت شدن بہتر است از اینکہ
این را مقولہ قرار دہیم و مصرع کسی را
بسندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو)
(الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت
کرتا ہے اور آمادہ خدمت ہے۔

بپائین داشتن مصدر اصطلاحی
بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین
شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف
عرض کند کہ با وجودی کہ لفظ منظر درین مصدر
اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم آنمعنی
را ازین مصدر پیدا کردہ اند چنانکہ ؎
او بپائین دارد ؎ یعنی نظر زیرین دارد
و نظر بالا بر دارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا
منہ پر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن استعمال۔ پر پیدا کردن
و لائق پرواز شدن (انوری ۵)
پر کندہ شدم ز آشیان تو ولیک ہر شخ فنا
بپرسی آید ؎ (اردو) پر نکلنا۔ بقول
آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا

(۲۳۴-۱۹)

بپرداز اصطلاح۔ صاحب مؤید گوید که
ای خالی کن و بساز (کذا فی الادات) و
اقول این امر پرداختن است بس آنهمه
معانی درین هم باشد صاحب ہفت پر
امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند
که موحده اول زائد است و مجرد و پرداز
امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدر ش
هم محققین با نام و نشان را اضافهٔ حکیم
تالیف مقصود است که مشتقات را بینو
و بخیال ما تحصیل حاصل (اردو)
پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن
کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعده
و قانون بودن۔ صاحب غیاث هم ذکر
(۶) بهمین معنی کرده و وارسته و انند (۲)
را باستناد کلام صائب آورده (ص)
نکونامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند که
زفیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را
مؤلف عرض کند که وای بر محققین با نام
و نشان که ماند را متعلق به پرکار کرده اند
و غور نکردند که تعلق ماند به نکونامی است
مقصود شاعر حزین نباشد که نکونامی بزرگان
از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکه
ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران
است۔ حاصل اینست که نه این مصدر
ازین شعر قائم میشود و نه معنی بیان کرده محققین بالا
پیداست قائل (اردو) باقاعده ہونا ہمارے
خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بپرواز آمدن استعمال۔ پریدن در
ہوا و بلند شدن (انوری ص) باز
تمکین تو هر جا که به پرواز آید هر سر فرو
ورزد بد خواه تو چون بوتیمار (ہند اردو)
اڑنا۔ پرواز کرنا۔

(۳۰۳)

بپریشد اصطلاح - بقول برهان وهفت
وآنند بکسر اوّل وسکون ثانی و رای بی نقطه
بتحتانی رسیده وشین نقطه دار مفتوح بدال
ابجد زده یعنی پریشان کند وپراگنده سازد
صاحب ناصری بذکر این گوید که آن را بپیساویدن
وبپسودن وبپسودن نیز گفته اند و بپسود
بحذف بای عربی بهمان معنی بپسودن یعنی
لامسه کردن وچیز نرم را گویند مؤلف
عرض کند که بپریشیدن بقول بحر بمعنی پریشان
گردانیدن وشدن می آید که مضارعش
بپریشد است وهم او ذکر بپریشانیدن
بهمان معنی کرده بحث هر دو ماخذش بجا
کنیم درینجا همین قدر کافی است که بپریشد
مضارع همان پریشیدن است بزیادت
موحده در اوّلش ولازم ومتعدی هر دو
نمیدانیم که محققین نازک خیال ذکر این
چرا کرده اند وبدون اشارهٔ مصدرش
همچون اسم جامد آورده وحیف از صاحب
ناصری که حقیقت جو بیان راند ذکر بپیساویدن
وبپسودن وبپسودن چرا در غلط می اندازد
ونمی داند که این هر سه مصدر را با بپریشد
چه تعلق است که لفظاً ومعنیً هیچ تعلق ندارد
وچرا بپسود را بمعنی بپسودن می گیرد خلاصه
اینست که محقق اهل زبان از اشتقاق مصادر
فرس خبر ندارد ودر فرق لفظی ومعنوی
امتیازی نمی فرماید (اردو) پریشیدن
کا مضارع - پریشان کرے - پریشان ہو

بپس آمدن استعمال - واپس آمدن
ومراجعت کردن است (صائب ـه)
کاملانی که درین ره به ہوس می آیند ٭
دو قدم راه نپیموده به پس می آیند ٭
(اردو) واپس ہونا - پلٹ آنا - پیچھے ہٹنا

بپیساویدن بقول برهان با واو بر
وزن خیسانیدن بمعنی سودن وساویدن

باشد و بقول رشیدی مرادف بپسودن
بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی
(ابو الفرج ـه) بعون عدل تو صیّاد
عقل بپساود بسر بی آهو و نخجیر لی وسیلهٔ
دام بخان آرزو در سراج به نقل
قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که
بای اول جزو کلمه نیست بلکه بائیست
که در اوائل مصادر و افعال زیاده
می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن
مخفف بر سودن که مبدّل آن فرسودن
است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن
و ساویدن است کامل التصریف و مضارع
این بپساود و سودن بقولش بمعنی (۱) ساس
کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و
(۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و
شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و
(۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن
بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که
بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب
موارد هم بالش و فرماید که بپسودان بمعنی لمس و لامسه
حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف
عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر
بزیادت کلمه بر (بر ساویدن) شد و ازین زیادت
هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس ازان بحذف
رای مهمله بساویدن و بزیادت موحّده در
اوّلش بپساویدن شد و پس ازان به تبدیل
موحّدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن
قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر
سا باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن
به (بسودن) گذشت یای زائد در آخرش
زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر
بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر
دن مصدر می ساختند (سائیدن) شد

وپس از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده
ساویدن شد چنانکه انگبیر و انگور این است
حقیقت وضع بلپساویدن پس معنی اوّل
بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز
آن مخفی مباد که در سائیدن و آس کردن
و ریزه کردن و بدست و پای مالیدن
و صلابه نمودن ـ لمس حقیقی موجود است
ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و مبنی
بر قول مجرّد صاحب بحر ـ طالب سند استعمال
می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که
درمیان محققین واقع است بجای خودش
می آید و درینجا بر قول مجرّد صاحب بحر اکتفا
کرده ایم (اردو) (۱) چھونا ـ (۲) پیسنا ـ
(۳) ریزہ ریزہ کرنا (۴) پرانا کرنا پرانا
ہونا ـ (۵) ہاتھ سے ملنا ـ پاؤں سے ملنا اور
کھندلنا (۶) کوٹنا ـ (ہاون مین) یا حل کرنا ـ

بلپسودان بقول برہان بادال ابجد بروزن
دلسوزان بمعنی لمس ولامسه یعنی دست
یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن
صاحب جامع این را مرادف بلپسودن نوشته
بمعنی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن
و صاحب جهانگیری همزبانش و بقول نوادر
مزید علیه بلپسودن و بقول موارد حاصل بالمصدر
بلپسودن و بلپساویدن بمعنی لمس و لامسه
مؤلف عرض کند که طرز بیان صاحب
برهان در غلط انداز د که بمعنی مصدری می آرد
و صاحب جامع و جهانگیری تسامح کرده که
مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر
سکندری نموده که این را مزید علیه بلپسودن
آورده و صاحب موارد از حقیقت این
خبر ندارد که حاصل بالمصدر می پندارد
حقیقت اینست که بلپسود بروزن ماضی مطلق
حاصل بالمصدر بلپسودن است و بلپسودان
مزید علیه آن بمعنی لمس و مس (اردو)

مس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لمس کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا۔ قوت لامسہ۔ وہ قوت جس سے نرمی سختی۔ سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کر سکیں۔

بپسودن بقول برہان بر وزن بربودن بمعنی بسودان که لمس و لامسه کردن است مؤلف عرض کند که تسامح اوست که این مصدر است و بپسودان مزید علیه حاصل بالمصدرش چنانکه بجایش گذشت صاحب جہانگیری گوید که بمعنی سودن یعنی دست یا عضوی را بچیزی مالیدن و بقول بحر (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسه کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ کردن و مضارع این بپساید و بقول رشیدی و خان آرزو در سراج مرادف بپساویدن که گذشت۔ صاحب سوارد این را بپساویدن نوشته فرماید که سودن و مالیدن دست یا عضوی بچیزی است و بپسودان بمعنی لامسه حاصل بالمصدر این و بپساو مضارعش و صاحب نوادر رمز بالتش مؤلف عرض کند که سودن که بجایش می آید اصل این است و (برسودن) بزیادت کلمه بر مزید علیهش و بحذف رای مهمله بسودن مخففش و بزیادت موحده ببسودن مزید علیهش و بقاعدۂ تبدیل بپسودن مبدلش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ و اسم مصدر سودن همان لغت سا باشد که بمعنی لمس و مس می آید۔ الف آخر بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و علامت مصدر دن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند که در معانیش اختلاف است چنانکه بالا مذکور شد و هر چهار معنی بیان کردۂ صاحب بحر واضح تر از بیان دیگر محققین و بتحقیق ما مضارع این بپسود بکسر موحده و سکون بای فارسی و ضم

سین مهمله و فتح واو - صاحب بحر مضارع
این بپساید نوشته که مضارع بپسائیدن
است و بپسائیدن مصدری نیامده و صاحب
سوار و مضارع این را بپساود گفته که
مضارع بپساویدن است و اسے بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می کنند
قول صاحب بحر و سوار در انسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم
و اگر استعمال بپساود بنظر آید توانیم عرض
کرد که از مصدر بپساویدن است و اگر
استعمال بپساید پیش شود و بوثیقه آن مصدر
(بپسائیدن) بهر دو تحتانی پنجم و ششم قائم
کنیم و نمی شود که آنرا مضارع بپسودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل انیست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ؎) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرده ٭ با آستین حریر ار چه
نرم بپسودم ٭ (ابو الفرج ؎) کوه بپسود
ز خشم تیرش گفت ٭ صاعقه است این ٭
تیر وا غوثاه ٭ (معزی ؎) سینه بریش
چو بپسودم بزیر پرنیان ٭ گفتم این سینه
بزیر پرنیان دیگر است ٭ (کمال اسمعیل ؎)
لعل تراشی بپسودم من و هنوز ٭ همی لبم
از حلاوت آن گر بوار دست ٭ (اردو)
دیکهو بپسودن -

به پشت خوابیدن | مصدر اصطلاحی

بقول وارسته با آرام خواب کردن (اشرف
؎) کنون که همچو تو مردی برای خود دیده ٭
عروس دهر ز شادی به پشت خوابیده
٭ مؤلف عرض کند که از معنی لفظی و استعمال
اشرف ثابت است که معنی این رو بستان
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصلا در محاوره فارسی
زبان نیست و خواب پشت به خواب آرام

ہم نباشند (اردو) چت سونا چت پڑنا۔

بہ پشت سر فتادن خار مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از تکلیف دادن و در پی ایذا
شدن کہ خار زیر سر می خلد و مانع راحت
و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر
بہ خجلت کامجوئیہای دہر ٭ خار آرزو
خواہد بہ پشت سر فتاد ٭ (اردو) کانٹوں
پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔
تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر
بسر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں ٭ چبا
ہستی مجھے صحرا کا دامن ہو گیا ٭

بہ پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و خان آرزو (در چراغ) تیر باران
کردن بر کسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو
ز ہر طرف ٭ سنگین دلان بہ پشت کمانم
گرفتہ اند ٭ صاحب انند گوید کہ کنایہ از تیر
برون انداختن (صائب ؎) ز نفس
بہر دو دست عنانم گرفتہ است ٭ ابروی
او بہ پشت کمانم گرفتہ است ٭ مؤلف
عرض کند کہ معنی اول الذکر بہتر است از
آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

بہ پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) بمدد
ہم کار کردن و (۲) مجاز آمفاعلہ
را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت
ہم و زادند سہ و چار ٭ زان نکہتی
از نسل شما گشت فراوان ٭ مؤلف
عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست
کہ فعلی را بمقابل یکدیگر کردن چنانکہ در
بلاد عجم و بعض بلاد عرب۔ زید با بکر
بواطت کند و بکر با زید و ہمین است
مفاعلہ بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی
این مصدر است و معنی اول مجازش
حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مصدر ساکت و معاین عجم متصدیقا خیال ما کنند (اردو) (۱) ایکدوسرے کی	مدد سے کام کرنا (۲) باہم مواطلت کرنا یعنی یہ اسکے ساتھ اور وہ اسکے ساتھ ۔

ببغا بقول برہان و جامع با غین منقوطه دار بر وزن طمغا طوطی را گویند و آن پرنده ایست مشهور و معروف صاحب غیاث بر طوطی گوید که معرب توتی از رشیدی و آن طائریست سبز که بعرف آنرا طوطا نامند و صاحب رشیدی برد توتی بهر دو فوقانی گوید که مرغ معروف که طوطی می گویند (الخ) مخفی مباد که ببغا در عربی بقول منتهی الارب طوطی سبز بلغت عرب است و بقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار سرخ که زبانش مثل انسان باشد و نقل کلام انسان کند و ما تحقیق کامل این بجایش کنیم۔ صاحب ناصری فرماید که ببغا لغت عربی است و در لغت فرس ببغا را ببغا خوانده اند و بای فارسی را یای تحتانی دانسته اند و آن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر شمرده اند (حکیم قطران تبریزی ؎) هوا چون پشت شاهین و زمین چون سینهٔ ببغا ز صلصل ساخته غلغل ز بلبل ساخته عنقا؛ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این بچند وجه غلط است یکی آنکه با هر دو بای تازی است دوم آنکه بای دوم مشدد است نه مخفف سوم آنکه لفظ عربی است نه فارسی و جمیع این امور از حیوة الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتهی) مؤلف عرض کند که مقصود صاحب ناصری همین قدر است که بتحتانی دوم هم بهمین معنی می آید و اعتراض خان آرزو غلط است و قول برهان صحیح باشد ازینکه محققین اهل زبان ببغا را بای دوم فارسی و ببغا بتحتانی دوم

را بمعنی طوطی تسلیم بکنند و استعمال حکیم قطران هم سند اوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال خبر دارند پس عیبی نیست که این هر دو را مبدّل ببغای عربی گیریم که موحّدهٔ اوّل و دوم لغت عربیت به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تپ و تب و بالبوس و پالبوس پس توانیم گفت که هر دو مفرّس است۔ خان آرزو غور و تحقیق را اختیار نکرد (اردو) مٹھو بھندی۔ اسم مذکر۔ بقول آصفیہ لغوی معنی مٹھ بولا شیرین گفتار اصطلاحی توتا۔ طوطی ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب ہر دلعزیز ہے

پیچی در بند مقوله۔ بقول صاحب ضمیمهٔ برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف است صاحب بحر این را (بہ پیچی در بند است) بضمّ بای فارسی آورده۔ صاحب انند باتّفاق بحر گوید که از زبان دانان (پیچ کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شده و هم بدین معنی (بموی بند است) و (هیچ در بند است) و (بحرفی و نیمی بند است) مؤلّف عرض کند که پَف بقول انند لغت فارسی است بمعنی باد که از دهان بر چیزی زنند معنی لفظی این همین است که منحصر باشارهٔ پف تست و کنایه ازین که باندک توجّه تو کار من می برآید فارسیان گویند "باد ادما دریغ مکن که کارم به پیچی در بند است" (اردو) ادنی توجه پر موقوف

(الف) پیکندن بقول نوادر (الف) لغتی است در آپکندن

(ب) پیکن

بالف و هم برین قیاس (ب) (پیکن) بصیغهٔ امر۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن و معنی بفکن که امر است از فکندن و (۲) کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرماید
که تحقیق آنست که بمعنی سر باز زدن از
طعام شکن است بتای قرشت چنانکه
در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز تکیه
اوّل است مخفف بشکن که مبدّلش بفگن
است پس بای آن جز وکلمه نباشد (انتهی)
صاحب برهان (ب) را آورده چنانکه
خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری
همزبان برهان مؤلف عرض کند که فگندن بالکسر
اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن
افگندن با الف وصلی - و حقیقت ماخذ
و معانی این بر افگندن مذکور شد و (الف)
مبدّل بفکندن باشد که موحّده در اوّلش
زائد است و فا بدل شد به بای فارسی
چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب)
امر حاضرش محققین با نام و نشان تحقیق
را از دست داده اند که حقیقت مصدریٔ

گذاشته ذکر امرش کردند - صاحب نوادر
خوب کرد که (الف) را در مصادر قائم
کرد ولیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون
تحقیق بسوی آگندن رفت و بخیال ما الف
و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ
فگندن فک لغت عربیست و ما اشارهٔ
این بر افگندن کرده ایم بنسبت معنی دوم
(ب) عرض می شود که خان آرزو درست
گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای
فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی
دوم مبدّل شکن گیریم که به فوقانی دوم
می آید - نمی شود که موحّده به فوقانی یا بالعکس
آن بدل نمی شود پس چنین نباشد که تسامح
برهان خیال کنیم و صاحب ناصری در
اکثر لغات نقل برهان بر داشته و تحقیق
خود را بر عالم بالا گذاشته (اردو) (الف)
دیکهو افگندن (ب) (۱) افگندن کا امر

یعنی ڈال۔ گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کرنا

پوست افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن
صاحب غیاث بہ عیب جوئی کردن قانع
و صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب
برہان (بپوست کسی افتادن) را بہ ہمین
معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید
کہ کنایہ از عیب کردن است مؤلف
عرض کند کہ پوست بقول برہان بمعنی غیبت
ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد خلاف قیاس
غیبت شناق سند استعمال باشیم (اردو)
غیبت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بدی کرنا پیٹھ
پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

پوست گفتن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و غیاث و انند سخن در پردہ
گفتن یعنی برمز و ایما گفتن مؤلف عرض
کند کہ پوست در ینجا استعارۃً بمعنی پردہ
مستعمل و بپردہ گفتن کنایہ باشد بہ رمز
و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایۃً
کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پردہ
کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پردہ)
پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً۔ کنایۃً

پوستین مردم افتادہ | مقولہ۔ صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
چون بینند کہ کسی غیبت مردم می کند بحق
او استعمال این مقولہ کنند و این مشتق و
مزید علیہ است از مصدر (پوست افتادن)
کہ گذشت (اردو) لوگون کی غیبت
کرتا ہے۔ دکن مین کہتے ہین پیٹھ پیچھے
کہنے کا عادی ہے۔

بہ پہلو رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر و انند بمعنی از رفتار کودکان کہ در
مبادی حال می باشد (ملا اثر بیجاری سے)

ہما شقان را از طلب عشق ریاضی کردن
است۔ و طفل نوآموز اوّل رہ بہ پہلو میرود
مؤلف عرض کند کہ بہ پہلو خفتن و بہ
پہلو آمدن و بہ پہلو رفتن ہر سہ مرادف یکدیگر
است و خصوصیت با اطفال ندارد و چون
طفل در رسد این مصدر را مخصوص باو
نمی کند (اردو) کروٹ لینا۔ بقول آصفیہ
اس پہلو سے اُس پہلو پر ہونا۔

بہ پیغام راست شدن | مثل۔ صاحب
خزینہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بہ بینند
کہ پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید
این مثل را بحق او زنند و معاصرین
عجم ہم بر زبان دارند (اردو) نامہ
و پیام سے آشنا نہیں ہے۔

بہ پیمانہ کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقالب
ریختن است مخفی مباد کہ پیمانہ بمعنی قالب آمدہ
و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) دوش
دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند۔ گل آدم بسرشتند و
بہ پیمانہ زدند۔ معاصرین در معنی این شعر پیمانہ را بمعنی
جام شراب بگیرند و بعضی بمعنی شراب اند۔ بصورت
معنی شعر آنچنان لطیف نشود کہ بمعنی قالب۔
(اردو) سانچے میں ڈھالنا۔ بقول آصفیہ
قالب میں ڈالکر بنانا۔

بای موحدہ با تای فوقانی

بت | (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با۔ آہار جولاہگان باشد و فرماید کہ
بہ بای فارسی ہم آمدہ و غالباً کہ بہ بای فارسی اصح باشد و بقول برہان بفتح اوّل و سکون
ثانی آشی کہ جولاہگان بر روی کار مالند و فرماید کہ در عربی نیز ہمین معنی دارد۔
مؤلف عرض کند کہ ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توانیم عرض کرد

کہ فارسیان این را از لغت بہات کہ در سنسکرت بمعنی خشکہ آمدہ بہ تخفیف ہا و الف وضع کردہ مخصوص کردہ اند برای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل لغت (بتہ) اشارۂ این یعنی بت کردہ است (استاد عمارہ ۵) ریشی چگونہ ریشی چون مالۂ بت آلودہ ہا گوئی کہ دوش تار و زآن ریش گوہ پالودہ ہا (اردو) وہ آہار اور کلف جو جلاہے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے ہین ۔ مذکر ۔

(۲) بت ۔ بقول برہان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ بتارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالۂ قوسی بر لیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہ پیشگار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو) جولاہون کا وہ برش (مذکر) یا (کوچی) مؤنث جس کو وہ گھاس سے بناتے ہین اور پانی مین بھگو کر اپنی سوت پر چھڑکتے جاتے ہین ۔

(۳) بت ۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است صاحب ناصری فرماید کہ از ہمین است عرب بت کہ بط بزرگ را گویند صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مرغابی ۔ دیکھو اردک ۔

(۴) بت ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اول معبود و مسجود کافران باشد کہ بعربی صنم خوانند (سعدی ۵) بتی دیدم از عاج در سومنات ہا مرصع چو در جاہلیت منات ہا صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچہ پرستند بش

صورت نگاشته و ساخته از چوب یا گل وغیر آن بهار بمعنی مطلق صنم قانع - صاحب فرہنگ
فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که ہرچه از سنگ وچوب تراشیده آنرا پرستش کنند
ترجمۂ صنم - صاحب سخندان گوید که ہمین را در سنسکرت بُد - بدال مہمله گویند خان
آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ
و آتش را ہم بعضی از ہنود پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند که صاحب ساطع
ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را بہمین معنی لغت ترکی
گوید - اگر بد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این مستبعد آنست
که دال مہمله را بفوقانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و دنبوره و اگر بقول صاحب
کنز لغت ترکی دانیم چیزے نیست که فارسیان استعمال این کرده اند معنی حقیقی این
صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل وغیر ذلک درست کنند
و مجاز ہمین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد که بقول
بعض بت مخفف (بادتا) ست که بہمین معنی لغت ترند و پاژند است چنانکه اشارۀ
این به (باذ تا شکن) کرده ایم (اردو) بت بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر
مورتی مورت - پتلا لعبت - پرتما صنم - وہ صورت جو پتھر او پیتل وغیرہ کی
بنا کر پوجیں -

(۵) بت - بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایه از معشوق (ظہوری
۵) باغ گو جیب می در از اشکم به سینه چاک بت گل اندامم به مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت - بقول آصفیه اسم مذکر بمعنی معشوق (از آصفیه ←) بت بنایا یه بتون نے کہ قیامت مین بھی ٭ داد مانگی نه خدا سے یون ہی خاموش رہے

(۶) بت - بقول ضمیمه برہان وخان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از مظہر ہستی مطلق است که آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد نه باطل مؤلف عرض کند که بت پرستان ہمین مظہر ہستی مطلق را می پرستند واین مجاز معنی چہارم است (اردو) ہستی مطلق کا مظہر - مذکر -

بتا - بقول سروری وجہانگیری وجامع به تای قرشت بعد از با بروزن بیا (۱) بمعنی بگذار (ابوشکور ←) بتا روزگاری برآید برین ٭ پکنم پیش ہرکس ہزار آفرین ٭ (سعدی ←) بگفتا که آخر دہان ترکنم ٭ بتا جان شیرینش در سرکنم ٭ صاحب برہان صراحت کند که بکسر اوّل است - صاحب رشیدی گوید که بتا یدن بمعنی گذاشتن مصدری می آید واین امر حاضرش - صاحب ناصری گوید که اصل این (بہل تا) بوده یعنی بگذار چیزی را تا چنین وچنان شود - ولی در فارس بسیار استعمال کنند چنانکه سعدی گفته (←) بتا ہلاک شود دوست در محبت دوست ٭ که زندگانی او در ہلاک بودن اوست ٭ و فرماید که آنرا (بل تا) نیز گفته اند مؤلف عرض کند که سخن آفرینی صاحب ناصری است که این را مخفف (بہل تا) قرار میدہد و از اشتقاق مصدر (بتائیدن) خبر ندارد و بتحقیق ما (الف) اسم مصدر بتائیدن است که می آید ماخوذ از بت که بقول منتخب بالفتح وتشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان بتخفیف

وبزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید پس بفتح اوّل است که موحدهٔ اوّل اصلی است ومصدر این هم بفتح اوّل می آید تا آنکه این را بکسر اوّل آورده اند بی تحقیقت برده (اردو) (الف) قطع - بقول آصفیہ عربی اسم مذکر - تراش - برید - بیونت (ب) چھوڑ - چھوڑنا کا امر -

(۲) بتّا - بقول سروری بحوالهٔ فرهنگ و بقول جهانگیری وجامع بفتح با - نوعی از طعام را گویند صاحب برهان گوید که عربان بهط و بتّات گویند و باین معنی با تشدید ثانی هم آمده صاحب منتهی الارب بهط را بتحریک ثانی وتشدید طای حطّی فرماید که معرب بهتا نوعی از طعام که برنج را با شیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتّا و بتّه بفتح با خشکه پلاؤ - مؤلف گوید که اصل این بتّه با های هوز آخر است که بدل شد بالف چنانکه خاره و خارا خان آرزو در سراج سر بتّه گوید که بقول رشیدی خشکه و بقول برهان نوعی از طعام که بهطه گویند و بدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق آنست که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی - غایتش در هندی تا را بتغیر لهجه مخلوط بها خوانند و آن تلفظ مخصوص هندیان است و بتّه اعم است از خشکه چراکه خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند و بتّه مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنا بر کثرت شالی درین ملک و مؤیّد اینست که در برهان بت بفتح و سکون فوقانی بمعنی آهار جولاهگان و آشی که بر روی کار مالند آورده و اغلب که بهطه معرّب بهتّه هندی است (انتهی)

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بهات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بهتا بقول آصفیه لغت هندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته فرقی پیدا کرده است کمی معلومات اوست اهل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور کنند و بهات بزبان سنسکرت ترجمه خشکه یعنی برنج پخته باشد و بس فارسیان بحذف الف سوم بهت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرب آن بهط است با تشدید طای حطی (کذا فی البرهان) و بقلب بعض همین بهت را بته کردند و بمعنی خشکه پلاو مستعمل شد و به تبدیل ها به الف بتا مبدل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاو ـ پلاو با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاو و یعنی پلاؤ ـ برنج با گوشت و روغن باشد و چلاو برنج با روغن و بته و بتا ـ مرادف پلاؤ و بس در تعریف این خشکه را داخل کردن خطا است که در لفظ پلاو خشکه داخل است (اردو) پلاؤ ـ بقول آصفیه فارسی ـ اسم مذکر ـ ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہیں ـ

(۱۴۵۰) **بتاب رفتن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید ـ
ظهوری ـ شگاف جیب مراد و ختند
اگر بستم چرا بتاب رود هر رشته رفو خام است
(اردو) پیچ و تاب کھانا ـ بقول آصفیه دل ہی دل میں غم و غصہ سے گھٹنا ـ

(۱۴۵۱) **بتاب شدن** مصدر اصطلاحی بمعنی

پیچ و تاب خوردن و سوختن که تاب بمعنی پیچ و
تاب و حرارت می آید (انوری ۵) اے
رخت رشک آفتاب شده ٭ آفتاب از رخت
بتاب شده ٭ (اردو) پیچ و تاب کھانا جلنا

بتابیدن | بقول مؤید (نحو القنیه) بمعنی
گذاشتن و دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و چیزی نیست که تسامح اوست که
بجای تحتانی چهارم موحده را نقل کرده جا
دارد که دست تصرف نقل نویسش در آن
شد یا بی حال حقیقت این بر (بتائیدن)
بیان کنیم که به تحتانی چهارم و پنجم می آید
(اردو) دیکھو بتائیدن ۔

بتات | صاحب شمس گوید که لغت فارسی است بمعنی (۱) بریده (۲) توشه (۳)
رخت خانه و (۴) طیلسان و خز و صوف و فرماید که باین معنی بت نیز آمده مؤلف
عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و بحث بت بجایش گذشت
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مجرد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید مخفی مباد که بت بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آمده کذا فی محیط المحیط و بتات
بقول منتهی الارب بزبان عرب بمعنی توشه و رخت عروس و سامان خرده و متاع خانه
(انتهی) پس چیزی نیست که محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفته و معنی هم تصرف
کرده خرده را بریده نوشت ۔ خدا لیش بیامرزد (اردو) (۱) کٹا ہوا (۲) توشہ ۔
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ زاد راہ ۔ وہ کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لیجاے (۳)
گھر کا سامان ۔ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرب ۔ وہ چادر جو عرب
میں خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہیں ۔ مؤنث ۔ ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے
صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

بتاتہ | بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو و سیب زمینی صاحب لغات جدیدۂ
عرب در تالیف خود (الدّلیل علی المولّد و الدّخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب
ہمین لفظ بہ ہمین معنی مستعمل و صراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلّف عرض
کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ از پتیتو کہ ببای فارسی اوّل و تای ہندی دوم
و تحتانی سوم و تای ہندی چہارم و واو لغت انگلیسی است بای فارسی را بالعربی
چنانکہ تپ و تب و تحتانی را بالف بدل کردند چنانکہ پرمغان و ارمغان و ہردو
تای ہندی را بہ فوقانی و واو را بہای ہوز چنانکہ آوسو و آوسہ و بازو و بازہ
۔صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر و درمقدار برابر آملہ تا سیب و در ہند
بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود و اکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق
نان خورش می خورند و مثل اروی لعابیت ندارد و خستہ باشد۔ دیر ہضم و مقوی
باہ و ظاہرا در مزاجش گرمی و خشکی محسوس می شود و سوداویت ہم دارد چراکہ از
کثرت خوردنش خارش پیدا می شود و قابض طبع است (انتہی) حاصل اینست کہ
بر زبان معاصرین عجم بضم اوّل و فتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آ
مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلُہ جس کا مادّہ اوّل بمعنی جڑ ہے پس آلُہ کی معنی جڑ والی
ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور طرح سے بھی کھاتے ہین۔

بتاراج آمدن | استعمال۔ صاحب انند بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت وازہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بیغما بردن (سعدی شیرازی ؎) بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد ٭ بدرویش و مسکین و محتاج داد ٭ (ظہوری ؎) بغماچہ گنجہا کہ نہ بر یکدگر نہد ٭ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ٭ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

بتار بر گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بآسانی برداشتن و بدون دقت برداشتن وکشیدن وحاصل کردن مرادف (بموکشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری ؎) مشک صد تا تار بریزم از نفس ٭ زلف آہم را بتار برگرفت ٭ (اردو) دکن مین کہتے ہین کچے تاگے پر کھینچ لانا۔ کچے تاگے پر اٹھا لانا۔ آسانی سے حاصل کرنا (کچے تاگے سے باندھ لانا) بھی کہہ سکتے ہین مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہے دیکھو (آمدہ ر ابموکشیدن)

بتارہ | بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولاہگان وشو مالان وآن جاروب مانندیست کہ بدان آتش وآہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ اول زائد و تار بمعنی حقیقیش کہ بمقابل

بود باشد و های هوز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی که منسوب است به تار و کنایه از آله که ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہوں کی وہ کونچی جس سے آش اور آہار تانے پر لگاتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بتازگی (ب) بتازه (الف) بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی در حال و از سر نو (ب) بقولش مرادف (الف) (واله هروی ﷺ) بفرو ختم بغم دل از غم خریده را را رفتم بتازه این ره صد ره بریده را (سلیم ﷺ) خطش بتازه باعث ناز و نیاز شد کوتاه کرد زلف و شکایت دراز شد صاحب بحر و آراسته هم (ب) را مرادف (الف) قرار داده اند مؤلف عرض کند که تازه بمعنی نو نقیض کہنه و بمعنی حادث و ضد پژمرده بجای خودش می آید و چون خواستند که یای مصدری در آخرش زیاده کنند بقاعدهٔ فارسی های هوز آخره را حذف کرده کاف فارسی بجایش آوردند و تازگی بمعنی نوی ضد کہنگی است پس بای مفید معنی معیت در اولش آورده بمعنی از سر نو استعمال کردند و بهمین معنی (ب) را در محاوره مرادف (الف) استعمال کردند و معنی در حال بیان کرده صاحب انند درست نیست دیگر ہیچ (اردو) (الف و ب) از سر نو نئے سرے۔

(الف) بتاز یانه گرم داشتن (ب) بتاز یانه گرم کردن مصادر اصطلاحی صاحب بحر نسبت ہر دو گوید که به تندی و خشونت بر سر کاری آوردن و فرماید که ماخذ آنکه اسپ را ساعتی قبل از سواری یک میدان جولان دہند و بتازیانه گرم کنند

تا در سواری سرکشی نه کند و در تاختن نفس گرفته نه شود- وابسته بر ذکر (ب) ، قانع و برای آن ذکر همین معنی کند (شاپور ــہ) آهم بتازیانه مرا گرم داشتنی تا در کدام معرکه سر سید هر اثر (فغانی ــہ) تا کے دهد عنان مرادم فلک بدست ز حالا بتازیانه مرا گرم کرده است ؛ **مؤلف** عرض کند که در تعریف ماخذ آنچه بیان کرده اند تعلق ازین اصطلاح ندارد؛ این هر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعهٔ تازیانه و کنایه از آماده کردن کسی بکاری بزور جبر از اسناد پیش شده هم همین معنی پیدا است و آنچه قبل از سواری اسپ تند را در حلقه دور می دهند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع عنان باشد آن را ازین مصدر اصطلاحی تعلقی نیست. (اردو) کسی کام پر سختی سے آماده کرنا-

بتاسانید

صاحب انند بحواله لطائف فرماید که بمعنی بترسانید و صاحب غیاث هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که هر سه محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند که بمعنی گلا فشردن می آید و هیچ تعلق از معنی ترسانیدن ندارد- پس موحدهٔ اوّل زائد است و تاسانید ماضی مطلق همان و معنی این گلو افشرد و گلو پیچ (اردو) گلا گھونٹا-

بت اشرفی

اصطلاح بقول بحر صورتیکه بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ و بهار گوید که در عهد اکبری و جهانگیری یک روی اشرفی بصورت گاو و امثال آن نقش می کردند و ظاهرا مراد از اشرفی هون است که در دکن رواج دارد یا مطلق طلای مسکوک (سید اشرف ــہ) اشرف از حرص چه چسپی بزر و سیم مگر تو چوب بت اشرفی از بهر زرت ساخته اند؛ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی را گویند که بر آن نقش بتے باشد و در یں زمانه سوورن را که مسکوک برطانیه باشد همین نام توان کرد و این قلب اضافت است و برای مطلق

طلای مسکوک کہ غیر بت مسکو کہ باشد نتوان استعمال کردخان آرزو غور نہ کرد (اردو) وہ مورت	جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی - مؤنث -

بتاشہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح شین معجمہ لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است بہ سین مہملہ و شین معجمہ ہر دو و در آخرش الف - گرد را گویند کہ از شکر سازند و بمعنی حباب نیز **مؤلف** عرض کند کہ معنی آخر الذکر حقیقی است و مجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباہت حباب اگر سند استعمال پیش شود تو ایہم عرض کرد کہ مفرس است کہ الف آخر بدل شد بہ ہای ہوز - چنانکہ پاسا و پاسہ (اردو) بتاسا و بتاشا بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - حباب بلبلہ ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے -

بتاوار بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع بروزن ہوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخرکار (عنصری ؎) من خوب مکافات شما باد گذارم ؛ من حق شما نیز گذارم بہ بتاوار ؛ (حکیم سوزنی ؎) گل شد وبر دیہ کون واغ ودردش گیرم ؛ تو از سے مانند ازاں داغ بتاوار مرا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ جزیں نیست کہ مرکب باشد از بتا و وار - بتا بکسر اول لغت سنسکرت است بمعنی واقعہ وحادثہ وصراحت ایں بہ مصدر (بتائیدن) می آید و وار کلمہ فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند - پس صاحب واقعہ وحادثہ کنایہ باشد از انجام کار کہ بعد از واقعہ ہا رو دہد - از قبیل راہوار کہ اسپ را گویند وجا دارد کہ کلمہ وار را بمعنی لائق وشائستہ گیریم چنانکہ شاہوار پس اندریں صورت معنی لفظی ایں لائق وسزاوار واقعہ وحادثہ باشد

وکنایہ از انجام کار فاتل (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخر کار

بتائیدن بقول سروری ورشیدی بتای قرشت و دو یاے حطی بوزن ومانیدن بمعنی بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن بمعنی گذاشتن وگزرانیدن (کامل التصریف) مضارع ایں بتاید۔ صاحبان موادر ونوادر ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بکسر اول باشد **مؤلف عرض** کند کہ موحدہ اصلی است وماخذ ایں بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت ودستگاہ آمدہ وبقولش بتنا مصدر یست بمعنی گذشتن حالتی یا حادثہ برکسی ومرادفش بیتنا بزیادت تحتانی دوم وبتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس فارسیان ہمین بتارا کہ بمعنی واقعہ وحادثہ اسم جامد مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود بتاے کردند۔ چنانکہ پا وپاے وجا وجاے پس ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ وعلامت مصدر (دن) درآخرش مرکب کردہ مصدری ساختند بمعنی گذاشتن وگزرانیدن آنانکہ ایں را بفتح اول گرفتہ اند چنانکہ ماخذ نبردہ اند مقننین فرس ایں را مصدر سماعی گفتہ اند وما منکر ازاں مطلقا ایں را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی دانیم وقیاس ماہماں کہ ذکرش بالا گذاشت وبتا بمعنی بگذار امر حاضر ایں وسند ایں بر بتا گذشت (اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ ہر کہ بت را پرستد وپیش آں نماز بردو برابرش پیشانی برخاک نہد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبه دیو گیرد | مثل

صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این
کرده اند واز معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که فارسیان در مذمت بت پرستی این مثل
زنند مقصود آنست که بت پرستان را در کعبه
هم خدا حاصل نه شود بلکه دیو گیرد۔ زیراکه عمل
شان بد است حاصل اینست که عمل نیک با
بدعملان را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "اندھوں کو کعبے میں
بھی خدا نہیں ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کور
باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا
شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری
کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے
خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز | اصطلاح صاحب رشیدی اینا
مرادف بتفوز وبدپوز وبدپوس وبدفوز آورده گوید
(۱) پیرامون دہان که پوز نیز گویند وصاحب
سروری بر بتفوز به فا عوض بای فارسی فرماید که
بروزن فغفور (۲) منقار مرغ را هم گویند وبحوالۂ
تحفه آورده که مرغان را منقار باشد وچهارپایان
ومردم را پیرامن دهان۔ خان آرزو در سراج
ذکر بتفوز وبتپوز وبدپوس وبدپوز وبدفوز کرده۔
مؤلف عرض کند که پوز به بای فارسی وزای
هوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون
وگرد اگرد دهاں حیوانات ومنقار مرغاں که بجاے
خورش می آید وبت بمعنی مرغابی است که گذشت
پس این مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار
بت بمعنی خاص وبرسبیل مجاز عام شد برای مطلق
مرغاں وپس ازاں ناواقفین باخذ برای حیوانات
هم استعمال این کردند وهمین است اصل وبدپوز
سببش که فوقانی به دال بدل شود چنانکه تبوره
ودبوره وبدپوس هم مهمل آں که زای هوز
به سین مهمله بدل شد۔ چنانکه ایاز وایاس ودر بدفوز
هم بای فارسی به فا بدل شد۔ چنانکه سپید وسفید

(اردو) (۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف وحاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (اردو) (۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال بارون قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتخفہ بقول وارستہ بمعنی بہ تحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی و بتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی ہیئت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول ضمیمۂ برہان بفتح اول وسکون ثانی وخای تخذ بمعنی (۱) افسردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است وبذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان وقیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر ژند۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افسردن حاصل بالمصدر ش باشد یعنی افسردگی۔ اما طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین ومعاصرین عجم کافی نیست ومصدر بتخیدن نیامدہ بخیال ما تسامح محقق است کہ (بتخ) را کہ بہ موحدہ وفوقانی ونون و جیم عربی بمعنی اول می آید تصحیف کرد ونسبت معنی دوم معاصرین از زردشت گویند کہ مخففت

(بتخدا) است بفتح اول وضم سوم مرکب از بت
وخدا که بزبان سنسکرت بت مخفف بات بمعنی
سخن است (کذا فی الساطع) ومعنی لفظی
این سخن خدا وکنایه از کتاب مغان یا صحف ابراہیم
یا تفسیر ژند باشد باہی حال از برای این ہم طالب
شد استعمال باشم (اردو) (۱) دیکھو بتبج (۲)
کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو فارسیوں
نے بتبج کہا ہے۔

بتخاک بقول سروری بحوالہ شرفنامہ
بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و
جامع وسراج نام موضعی است ۔ نزدیک
بکابل مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این
جز این نباشد که خاک این موضع برای بت سازی
موضوع باشد واقعیتے متعلق ازین باشد واللہ
(اعلم بحقیقۃ الحال) (اردو) بتخاک ایک موضع
کا نام ۔ جو کابل کے قریب ہے ۔ مذکر۔

بتخال بقول برہان وہفت واشند بضم
اول وسکون آخر که لام باشد نام بتخانه ایست
وبتخاله بروزن بزغاله ہم گویند صاحب جامع
فرماید که بمعنی بتخانه وبتکده خان آرزو در سراج
گوید که غالباً تصحیف بتخاک باشد که نام موضعی
است نه نام بتخانه **مؤلف** عرض کند که تتبع
محققین اول الذکر است که بتخانه خاص را
بتخال گفتند صاحب جامع که از اہل زبانست
این را بمعنی بتخانه وبتکده آورده وخال بقول
برہان در فارسی زبان عَلَم را گویند بہ فتح عین
وعلم بقول منتخب بمعنی کوه ونشان ونام کوہی در دیار
معروف بود پس معنی لفظی این که قلب اضافت
است نشان بت وکوه بت وکنایه از بتخانه
توان گرفت ونظر بر اعتماد صاحب جامع باور
کنیم که فارسیان بتخانه را بتخال وبتخاله ہم گویند
وجا دارد که بتخاله مبدل بتخانه گیریم خلاف قیاس
وبتخال مخفف بتخاله (اردو) بتخانه بقول
آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ مندر ۔ شوالہ ۔ مورتی گھر

بتخانہ استعمال۔ بقول انند و بہار معروف صاحب فرہنگ فدائی صراحت کند کہ نمازگاہ بت پرستاں کہ جای نہادن بت ہاست **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ بت یعنی خانہ کہ بت را ور آن قائم کنند۔ معبد بت پرستان (ظہوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گر و حرم گر دم دگر بتخانہ راز یور شوی بتخانہ رانازم (اردو) بتخانہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر

بتر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین مخفف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بترزانم کہ خواہی گفت آنی ٭ کہ دانم عیب من چون من ندانی ٭ (انوری ؎) نیک نا ما تو نیک سیدانی ٭ کہ زبد حال من بسے تبر است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اگر بفتحتین گیریم دال مہملہ را محذوف دانیم واگر فوقانی مشدّد گیریم۔ مبدّل کہ دال مہملہ بہ فوقانی بدل شود چنانکہ زردشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بتر را اہم بسند این تبدیل آورد صاحب کنز این را بدون تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفتہ (اردو) بدتر بقول آصفیہ فارسی۔ نہایت خراب۔ ادنی درجہ کا۔

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند وزن کردن بہ ترازو۔ سید حسین خالص ؎) آب انگور شکر بو داز ہر آب بہ تر ٭ ما کشیدیم مکرر بترازوی قدح ٭ **مؤلف** عرض کند کہ چیزے را کشیدن و آوردن و نہادن بہ ترازو و کنایہ باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

بتراوش آمدن مصدر اصطلاحی۔ چکیدن باشد (ظہوری ؎) جوی خون از رگ ایماں بتراوش آمد ٭ خلش غمزۂ ہندو پسری در کار است ٭ (اردو) تراوش کرنا تراوش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ٹپکنا۔

بت راہ اصطلاح بقول بحر بالنیع راہ

(۲۳۸)

صاحب غیاث گوید که بالضم و اضافت مانع راه است **مؤلف** عرض کند که مرادف سنگ راه یعنی ہر گاہ سنگے یا جسے در راہ باشد مانع و حائل راہ رواں می شود و ایں کنایہ باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ وہ پتھر جو رستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کا تکلیف دہ ہو ۔ سد راہ ۔ مانع ۔ مزاحم (ہیر ۵) بے لطف تیر سے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک تو

بترجا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از قبل و دبر باشد و آں را بتازی عورتین گویند ۔ (سراج الدین سکزائی ۵) غنچہ گر پیش آں دہن خندد تو بر بترجای خویشتن خندد تو (کمال اسمعیل ۵) پیش روی تو گر بخندد گل تو ببترجای گلستاں خندد تو (خان آرزو) در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ عبارت است از قبل و دبر زن و دبر مرد و آلت تناسل ۔ صاحبان رشیدی و ناصری ہم ذکر ایں کردہ اند صاحبان برہان و جامع بذکر معنی اول فرمایند کہ (۲) فرجہ ما بین ناخن و گوشت را ہم گفتہ اند کہ چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بتر باشد کہ معنی لفظی ایں جائے کہ بسیار بد است و کنایہ از ہر دو معنی بالا صاحبان بحر و بہار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کردہ اند و بر معنی اول قانع و صاحب مؤید بر معنی حقیقی اکتفا کردہ کنایہ را بگذاشت (اردو) (۱) فرج ۔ دیکھو اوک ۔ دُبر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ مقعد ۔ مبرز ۔ گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

(الف) بترک صاحب شمس بحوالہ تنجری نسبت (الف) گوید کہ در فارسی گلیم

(ب) **بترکان** باریک را گویند که از پشم سازند و (ب) هم بقولش لغت فارسی و بکسر یکم و سوم بمعنی پیدا آرنده **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین هر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که اسم جامد باشد یا مرکّب از بتر و گان۔ صاحب ساطع گوید که پتر به بای فارسی لغت سنسکرت است که بکسر اوّل و سکون تای فوقانی بمعنی پدر و اب و بضم اول و سکون فوقانی بمعنی پسر باشد و گان بقول برهان به کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی لفظی این لائق و سزاوار پسر و کنایه از پیدا آرنده۔ بای فارسی بدل شد به موحّده چنانکه تپ و تب و کاف فارسی به عربی چنانکه گند و کند اعراب بیان کردهٔ صاحب شمس برخلاف این است و مجرّد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که پی تحقیقش اظهر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل۔ مذکر (ب) پیدا کرنیوالا۔ مذکر۔

بت رویان اصطلاح۔ بالضم بقول مؤیّد بمعنی خوبرویان۔ صاحب هفت گوید که (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلّف** عرض کند که معنی لفظی این روی بت دارندگان و کنایه از خوبرویان مخفی مباد که (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است و اگر الف و نون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیه (بت رو) قرار دهیم به سبیل کنایه معنی اوّل پیدا می شود و برای معنی دوم الف و نون آخر را برای جمع گیریم۔ طالب سندی باشیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیه۔ فارسی زشت کا نقیض عمده۔ اچھا۔ (۲) خوبرویان۔ حسینان کہہ سکتے ہیں۔

بتره بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی (۱) تمرد و گردن کشی و سرکشی (۲) مجروح **مؤلّف** عرض کند که اگر

سند استعمال برای هردو معانی پیش شود تو اہم عرض کرد که برای معنی اول ہای نسبت بر لفظ بتر زیاده کرده اند یعنی چیزے که منسوب به بتر باشد تمرد و سرکشی است و سکون فوقانی تصرف محاوره و برای معنی دوم بتر را بالفتح لغت عرب گیر ہم که بمعنی بریدن آمده (کذا فی المنتخب) پس ہای ہوز در آخر ماضی بقاعدۂ فارسی افاده معنی مفعولی کند چنانکه بالیده از بالید و عجب آنست که بر ماضی زبان عربی قاعدۂ فارسی را جاری کرده اند و ہیچ عجب نیست که ایں قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف در اعراب ہم تصرف شانست و بس - (اردو) (۱) تمرد بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - سرکشی نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیه - عربی - گھایل زخمی - وه شخص جس کے زخم لگا ہو -

بت زر | (اصطلاح) بقول وارسته و بحر و بہار مرادف (بت اشرفی) است که بجایش گذشت (طغرا ۵) رخسار بت زر که نبودش مژه گیسو تا گشته نظر کرده آن رو مژه دار د ؛ مؤلف گوید که مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی -

بتستان | استعمال - بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند که از قبیل گلستان یعنی جای که بت ہای بسیار قائم بود (حکیم رودگی ۵) تا باو گذر کرد به گلزار و به بستان ؛ گلزار ز بویش شده بستان چو بتستان ؛ (اردو) وه مندر جہاں بہت سے بت قائم کئے گئے ہوں - مذکر -

بت سرخاب زای | اصطلاح - بقول رشیدی بمعنی صراحی - خان آرزو در سراج گوید که اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواہد مطلقاً و اگر بفتح باشد بمناسبت سرخاب - پیمانه بمعنی ظرفهای مقرری شراب خواہد بود که آن را بتۀ (؟) ... نیز خوانند مؤلف عرض کند در ایں اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی ... که معرب آں بتا به طای حطی است ذکر ایں ...

سوم بت گذشت و (سرخاب زا) صفت آن که سرخاب هم نام پرنده ایست و هم (شراب را گویند قلب اضافت آب سرخ) پس بت سرخاب زای کنایه از صراحی شراب است نه مطلق صراحی نبی ایم که خان آرزو بت را بالضم چگونه بمعنی صراحی مطلق نوشت فتأمل (اردو) شراب کی صراحی مونث

بت شکن | اصطلاح - بقول بهار معروف ومقصودش جز این نه باشد که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی (۱) شکننده بت و (۲) صفت ابراهیم علیه السلام قریب به لقبش که بت ها را می شکست (صائب ۵۲)

ز بت چون پاک سازد بت شکن بت خانهٔ ما را
که میروید بت از دیوار و در کاشانهٔ ما را (اردو)

(۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آزر بت تراش کے فرزند تھے۔

بتع | بقول برهان و هفت بکسر اول وسکون ثانی و عین بے نقطه بلغت اهل بربر شرابیست مست کننده بعضی گویند از عسل و بقول بعضی از خرمای تر سازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر شراب و نبیذهٔ عسل که اشتداد کند و جوش زند و بدین معنی بکسر با و فتح تا نیز آمده (الخ) پس تسامح برهان است که این را لغت فارسی زبان خیال کرده (اردو) شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمائے تر سے۔ مؤنث۔

بتغور | بقول هفت بفتح اول وسکون مثناة فوقانی وضم غین معجمه بواو رسیده و رای مهمله زده بمعنی (۱) گرد اگرد کلاه (۲) منقار مرغان (۳) پیرامون دهان مطلقا خواه انسان باشد خواه حیوان و فرماید که بجای غین منقوطه فا هم بنظر آمده و صاحب دری و پهلوی بعوض رای مهمله آخر زای هوز نوشته بمعنی دوم و سوم تابع **مؤلف** عرض کند که مبدل همان بتپوز است که به بای

فارسی سوم وزای ہوّز در آخر گذشت۔ بای
فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ پروبزن و
غربیزن و رای مہملۂ آخر را بدل کردند بہ زای
ہوز چنانکہ ایزان و انبزان و معنی اول درینجا
زائد است کہ بتپوز صرف بمعنی دوم و سوم مستعمل
و برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم۔
(اردو) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چند و سے
کے اطراف ہوتی ہے۔ مذکر۔ (۲) و (۳) دیکھو
(بت پوز)۔

بت فریب | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان
(۱) نام روز بست و چہارم است از ماہ ہای
ملکی۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲)
کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولہ ع ۲)
بدلدار گفت ای بت فریب تو صاحب جامع
فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہای ملکی
(نہ بست چہارم) و صاحب سراج متفق با او
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبندہ
بتان و کنایہ باشد از معشوق و معنی اول ہم کنایہ
باشد کہ تاریخ معینۂ ماہ ملکی را بت فریب گفتند
از بسکہ مجمع حسینان دران تاریخ بہ تفرج و تفریح
از خانہ ہای خود بیرون می آید و بہ مقامات خاص
جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم با ما ذکرش
کردہ و نسبت اختلاف تاریخ چہارم و بست و چہارم
قول صاحب جامع را معتبر و اینہم کہ از اہل زبان است
مخفی مباد کہ ماہ ہای ملکی ہمان است کہ آن را
ملک شاہی نام است و جلالی ہم و مبدا این تاریخ
عہد جلال الدین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث
کاملش بر رسال ملک شاہی) می آید (اردو)
(۱) فارسیوں نے ماہ ہاے ملکی کی چوتھی تاریخ
کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں
حسینوں کا مجمع تفرج و تفریح کے لئے باغات میں
جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال۔ مذکر

بتفوز | بقول سروری مرادف بتپوز بہر دو
معنی (سوزنی ۵) نہادہ اندزن و بچہ من از سر آن

بسان سگ بچه بتفوز بر در سوراخ (۴) صاحب جهانگیری گوید که حکیم ازرقی در صفت زمستان گفته (ب) بند پولاد بر دهن باید (۴) آهوار برشمر نهد بتفوز (۴) (حکیم سوزنی ب) عاریت داده پدر سبلت و ریش و بتفوز (۴) به بخارا شده هنگام صبی علم آموز (۴) صاحب برهان این را به هر سه معنی (بتغوز) آورده که به غین معجمه عوض فای سوم گذشت و فرماید که به غین نقطه دار عوض فا هم بنظر آمده صاحب ناصری این را مبدّل (بتپوز) گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد و صحیح بتفاست بدل بای فارسی و صاحب مؤید بحواله فرهنگ فخر قواس گوید که با طای حطی بطبقه هم آمده **مؤلف** عرض می کند که تا حقیقت تبدیل این بر (بتپوز) بیان کرده ایم که بای فارسی سوم عوض فا گذشت و ذکر هر سه معنی بر (بتغور) گذشت حیف است از خان آرزو که (بتغوز) به غین معجمه سوم را تصحیف خیال کرده و ما بجای خودش تبدیل را ثابت کرده ایم تا نکه بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف کنند و این بعید است از شان تحقیق (اردو) دیکھو بتپوز و بتغوز۔

بتک بقول جهانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامه را گویند۔ صاحب برهان گوید که بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید که (۲) بمعنی پروانه و امثالش که برای خروج و دخول شهری از کارگذاران گیرند و درین ایام بباى فارسی و بجای کاف های هوز مشهور و مستعمل و مباشر این کار را ترکان بتکچی گویند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند و آنرا بطر هم گویند که معرب است و بطک مصغر آن صاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت

ترکی گفتہ فرماید کہ در فارسی ہم مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ متحقق است کہ لغت زبان ترکی
است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آں در استعمال فارسیاں و بمعنی سوم لغت فارسی است
کہ کاف تصغیر بر لغت بت زیادہ کردہ اند و لیکن براے معنی سوم طالب سند باشیم کہ
مجرّد قول خان آرزو کفایت نمی کند (اردو) (۱) خط۔ مذکّر (۲) پروانہ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ اجازت نامہ۔ فرمان شاہی وغیرہ۔ لیسنس۔ پاس (۳)
بطے۔ وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے۔ مذکّر۔

بتیچی | صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بکسر
اوّل و ثانی نویسندہ و ایں لغت می باید کہ ترکی
باشد چہ ترکان نوشتہ را بتک گویند۔ صاحب
مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آوردہ و بہ
تحت لغات ترکی جا نداد۔ خان آرزو در
سراج۔ بصراحت نویسد کہ لغت ترکی است
صاحبان شمس و ہفت ایں را بالفتح اوّل و ثانی
لغت فارسی گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
آنانکہ ایں را لغت فارسی دانستہ اند تسامح
شان است کہ بر ماخذ غور نہ کردہ اند ما بر لفظ
بتک صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است و
و کلمہ چی ہم مال ترکی زبان است۔ چنانکہ بورچی
و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتیچی را
بمعنی نویسندہ می نویسد۔ پس شک نیست
کہ لغت مرکّب ترکی زبانست (اردو) نویسندہ
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ لکھنے والا
محرّر۔ منشی۔

بتکدہ | بقول برہان و ناصری و بہار
بالضم بمعنی بتخانہ باشد چہ کدہ بمعنی خانہ آمدہ
(عرفی ؏) کس عنان گیر نشد ورنہ من از
بیت حرم تا در بتکدہ در سایۂ ایماں رفتم
مؤلف عرض کند کہ کد بالفتح بمعنی خانہ

وبز باد۔ تا ہای ہوز ہم بہ ہمیں معنی می آید پس
قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو)
بتکدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔
شوالہ۔ مورت گھر۔

بتکن | صاحب سروری بحوالۂ نسخہ میرزا
گوید کہ بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از
طعام سر باز زدن است و بحوالۂ مؤید فرماید کہ
(۲) امر است از مصادر بتکندن و بتکندیدن
کہ بہ ہمیں معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ایں را
بکاف عجمی آوردہ بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳)
تختۂ کہ زرگراں آنرا بر زمین شد یار کردہ بکشند
تا کلوخہا شکستہ گردد و آنرا مالہ نیز گویند صاحبان
ناصری و رشیدی متّفق با جہانگیری و صراحت
کاف نمی کنند کہ فارسی است یا عربی۔ صاحب
مؤید بحوالۂ ادات بصراحت کاف فارسی
فرماید کہ نوعی از ساز زرگری است ما می گوئیم کہ
غلطی کتابت بزرگری را۔ زرگری کردہ باشد و
صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر
ایں کردہ و صاحب ہفت گوید کہ بجاے
موحدۂ تحتانی۔ بای پارسی ہم دیدہ شد
مؤلف عرض کند کہ بتکند بہ موحّدۂ مفتوح
و کاف فارسی مفتوح و دال مہملۂ آخر بقول
زردشتان معاصر بمعنی نفرت از طعام است
بوجہ سیری و مرکّب از بت کہ بمعنی آش گذشت
و گند کہ بمعنی بوی بد می آید۔ قلب اضافت
بمعنی بوی بد طعام کہ بوجہ سیری نفرت پیدا
کند و ایں مرکّب اسم جامد فارسی قدیم است
بمعنی مطلق تنفّر از طعام و بتکن بحذف
دال مہملہ مخفّفش۔ آنچہ محقّقین بالا ایں را
بالکسر نوشتہ اند۔ نظر بر لب و لہجہ سوقیاں
باشد کہ از ماخذش بے خبر و از صحت لفظ کار
ندارند۔ پس ہمیں است اسم مصدر بتگندن
کہ بمعنی سر از طعام باز زدن می آید و امر
حاضرش ہم و اصل ایں مخفّف کہ بتگند است

اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر دیگر و مرادف
بتگندن است این است حقیقت معنی اوّل و
دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد
و نسبت معنی سوم ہیچ ماخذ بفہم ما نیامد جزیں
کہ ایں را مرکب از پت و کن گیریم کہ پت
بہ بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است
بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن
پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ ہا
و صاف و پاک کنندہ کشت و کنایہ از تختہ کہ
بوسیلۂ آں زمین شدیار شدہ را صاف و پاک
کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ
و تب و جا دارد کہ ایں را اسم جامد فارسی زبان
گیریم۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا۔
حاصل بالمصدر۔ سیری۔ مؤنث (۲) غذا سے
منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین
پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک
سے صاف و پاک ہوتی ہے۔ مذکّر۔ صاحب
آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکّر
ٹھیرا۔ زمین صاف کرنے کا تختہ۔ بعض اہل ہند
نے اُس کو سراون کہا ہے۔ لیکن صاحب آصفیہ
نے اُس کو ترک فرمایا ہے۔

الف بتکندن
ب بتکندیدن

(الف) بقول برہان بکسر اول بروزن بفکندن
از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن
و (ب) بقولش بروزن دل رنجیدن مرادف
(الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن
است۔ صاحب سروری بذیل بتکس اشارہ
ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو
فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری
است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ
معنی با برہان متفق و فرماید کہ (الف) کامل التصریف
و مضارعش بتکند و (ب) سالم التصریف کہ
بعد حذف نون مصدر بنای ماضی اور در مشتقات

سالم باشد وتبدیل وحذف در حروف اصلی
آن راه نیابد و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید. صاحب موارد بذکر هر دو گوید که مضارع
(الف) بتکند و مضارع (ب) بتکند و اسم
فاعل و امر و حاصل بالمصدر هر دو بتکن و صراحت
کاف فارسی نمی کند. صاحب نوادر نسبت بهر دو
فرماید که بالفتح و بالکسر هر دو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اول و کاف است و بتکن
اسم فاعل آن و فرماید که بتکن در بعض فرهنگها
بمعنی مصدر نیز آمده. مؤلف عرض کند
که هر دو بالفتح است و صاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بماخذ نکرده باصول مقننین فرس
(الف) اصلی و (ب) جعلی و هر دو سماعی و
باصول ما هر دو جعلی و قیاسی است که وضع
شد از بتکن و بتکند که اسم مصدر هر دو ست
صراحت این هر دو بتکن گذشت و همدر انجا
تصفیه این کرده ایم که هر دو بکاف فارسی
است و معنی هر دو بوجه سیری سر از طعام با
زدن و نفرت کردن و هر دو کامل التصریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصریف نوشت و بتکن اسم مصدر و حاصل
بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتکند بسکون نون
اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر
(ب) و تسامح صاحب موارد و خان آرزو
که بتکن را اسم فاعل گفته و آنچه خان آرزو
بتکن را در بعض فرهنگها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این هر دو مصادر (اردو)
سیری کی وجہ سے کھانے سے منہ پھیر لینا۔
نفرت کرنا۔

بتکوب | اصطلاح بقول سروری بتازی
فرشت و کاف بوزن مجبوب ریچالی است
که از مغز گردگان و شیر و ماست درست کنند
(شمس فخری ــه) بشیرین هراو شد روغن شهر و وزغم

لوزینہ در مذاقش بتکوب می نماید ۔ صاحب
جہانگیری فرماید کہ این را از مغز جوز و ماست
وشبت سازند و صراحت مزید کند کہ باؤل
مفتوح و ثانی زدہ و کاف مضموم و واو مجہول
است ۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب
برہان گوید کہ بجاے موحدہ آخر تای قرشت
ہم گفتہ اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت و بجای
کاف لام ہم می آید یعنی بتلوب ۔ صاحب
سروری ذکر بتکوت کردہ فرماید کہ مرادف ہمان
بتکوب است ۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا
گفتہ کہ مربائی است ۔ خان آرزو در سراج
بذکر قول برہان فرماید کہ (بتکوت) و (بتلوب)
غلط کہ از تصحیفات و بتکوب تحقیق است
مؤلف عرض کند کہ بت بمعنی آش بجایش
گذشت و مجازاً بمعنی خورش و کوب امر حاضر
مصدر کوبیدن کہ می آید و این مرکب بہم
مفعول ترکیبی است بمعنی خورش کوبیدہ و کنایۃً
از مربائی کہ ذکرش بالا گذشت ۔ دیگر ہیچ و
بتکوت بہ فوقانی آخرہ مبدل آن کہ موحدہ با
تاے قرشت بدل شدہ باشد خلاف قیاس
و بتلوب بلام سوم ہم مبدل باشد کہ کاف
عربی بہ لام بدل شود ۔ چنانکہ اکماک و الماک
ہیچ ضرورت ندارد کہ تصحیف گوئیم (اردو)
ایک خاص مُربّا کو فارسیوں نے (بتکوب)
کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودھ اور دہی سے
بناتے ہیں ۔ مذکر ۔

بتکوت (اصطلاح) ہمان بتکوب کہ بہ کاف
عربی سوم و موحدہ آخر گذشت و این مبدل
آنست با اشارہ تبدیل ہم در انجا کردہ ایم
صاحب سروری ذکر این کردہ و خان آرزو
در سراج بذیل بتکوب این را تصحیف دانستہ
و ما با او اتفاق نداریم و تبدیل خلاف قیاس
گفتہ ایم ۔ از ینکہ مثالی دیگر برای تبدیل موحدہ
با فوقانی الی الآن نیافتہ ایم و جا دارد کہ

همدرین تالیف تلاش ما این را موافق قیاس کند. محققین فارسی زبان تبدیل حروف را بر وجه وسند قائم کرده اند و بس و بدون وجه وسند تصحیف گویند و ما همین تصحیف را تبدیل خلاف قیاس گوئیم و هر دو اعتباری است اگر وجه د این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرد بیان برهان را که بذیل بتکوب آمده کافی نمیدانستیم صاحب سروری از اهل زبان است و ذکر این گروه ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبانش معتبر ندانیم - خان آرزو که قیاس تصحیف می کند از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو) دیکھو بتکوب -

بتکیش | اصطلاح - بقول سروری بحوالۀ تحفه بتای قرشت وکاف و یای حطی تیردان باشد و بقول برهان و ناصری بروزن درویش تیردان پر از تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت مانند چه بت لیف جولاهگان و کیش مانند را گویند صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیردان پر از تیر مانند جاروب می نماید - خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که محل نظر است چراکه لیف بتاره است نه بت و نیز بت بمعنی اهاریست که لیف را دران تر کرده بر تار مالند و بمجاز اگر گفته اند چنانکه اوآورده کیش بمعنی دین است نه مانند - آری تمام کلمۀ مرکب افاده تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چراکه اطلاق کیش در محلی باشد که صاحب آن آدمی است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت - خان آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت و خصلت هم آمده نه مجرد دین چنانکه بدکیش - بدخو را گویند - پس اگر بتکیش را بمعنی خوی بت دانیم و نظر بر شباهت تیردان و ترکش که تیرها در خود دارد (چنانکه بت تارها در خود دارد) آنرا بتکیش نام نهیم چه عجب است - خان آرزو

که کیش را مخصوص به ذوی العقول کند این
تخصیص خبری دهد از ینکه ذوق ماخذ ندارد و
نسیده اند که برای ماخذ اسما اینگونه موشگافی ضرورت
ندارد و مخفی مباد که مجرد کیش هم بمعنی تیردان
آمده - پس این لطف ماخذ است که برای
تیردان بتکیش نام کردند و این فک اضافت
باشد که اصل این باضافت بت بسوی کیش
بود اضافت را افگنده معنی لفظی این لیفے
که تیردان است - اضافت تشبیهی چنانکه
آئینهٔ دل - پس ترکش را بطور عام لیف
گفتن و اضافت آن بسوی تیردان کردن
برای ترکشے که پر از تیر باشد عیبے ندارد و
وشک نیست که همین است ماخذ این اصطلاح
که خان آرزو را محل نظر است و نی فرماید
که اگر این ماخذ درست نباشد و دیگر چه
باشد (اردو) ترکش بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - تیردان - تیر رکھنے کا ظرف
لون (انتهی) پس اس اصطلاح فارسی
کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے - مذکر

بتگر | استعمال بقول بهار و انند مرادف
بت تراش **مؤلف** عرض کند که کلمہ
گر بقول برهان بمعنی کننده وسازنده
که افاده معنی فاعلیت کند وقتے که با
کلمهٔ دیگر ترکیب شود همچو کوزه گر و کاسه گر
و امثال آن (ظهوری [illegible]) از تیشهٔ
ملامت عشق تو گشته ریش ز پاے
سلامت بت و بتگر درین چه بحث ما (اردو)
دیکھو بت تراش -

بتگن | همان بتکن که بکاف عربی
گزشت و بحث این هم همدر انجا مذکور
(اردو) دیکھو بتکن -

بتگندن | بحث این بر بتکندن و
بتگندیدن | بتکندیدن بکاف عربی گذشت
(اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن -

بتلاب بقول جهانگیری و رشیدی با اوّل مکسور ثانی زده غلاف گل خرما را گویند و قانزا (کوزهٔ مخ) نیز خوانند صاحبان برهان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند - **مؤلف** عرض کند که بت بالکسر بقول ساطع در سنسکرت بمعنی قدرت و دستگاه و (لابهه) بقولش بمعنی نفع پس اگر فارسیان ز ترکیب این بر دو لغت سنسکرت و حذف های هوز اسم فاعل ترکیبی ساخته باشند معنی لفظی این قدرت نفع دارنده و قادر بر نفع باشد و کنایه از غلاف گل خرما که نفع نخله منحصر بر وست و جا دارد که بت را بالفتح بمعنی صوف گیریم که لغت عربیست و لاب هم عربی است بمعنی سنگلاخ - پس معنی لفظی این صوف سنگلاخ دارنده و کنایه از غلاف گل خرما و تصرّف در اعراب که فتح اول را بکسره بدل کردند تصرّف فارسیان است بهر صورت مقرّن باشد والله اعلم بالتسلیمی توانیم که این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) درخت خرما کے پھول کا غلاف - مذکّر -

(الف) **بتلخ و ترش راضی بودن**	مصادر
(ب) **بتلخ و ترش رضا دادن**	اصطلاحی
(ج) **بتلخ و ترش رضاده**	خان آرزو

در سراج ذکر (الف) کرده گوید که کنایه از رضا بودن برنج و محنت زمانه و (ب) بقول جهانگیری در ضمیمه کنایه از راضی شدن است بمحنت و مشقت روزگار (حکیم خاقانی ع) بتلخ و ترش رضاده بخوان گیتی بر که نیشتر خوری از بنیشتر خوری حلوا رد صاحب برهان نسبت (ب) بذکر معنی بیان کرده جهانگیری فرماید که راضی شدن بقسمت رزق از قلیل و کثیر و قناعت و سیری و گرسنگی و فقر و فاقه و سختی و نرمی روزگا

صاحب بحر تعریفے مختصر و مفید کند و ما
با تعریفش اتفاق داریم کہ متحمل رنج و محنت
شدن است و بس صاحب شمس ذکر (ج)
کردہ کہ امر حاضر (الف) است دیگر ہیچ -
مؤلف عرض کند کہ نظر بر سند خاقانی باید
کہ مصدر (بتلخ و ترش خوان رضا دادن)
قائم شود محققین کہ لفظ خوان را ازین مصدر
اصطلاحی ترک کردہ اند ذوق زبان ندارند
(اردو) (الف و ب) گرم و سرد سہنا
بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا
(ج) اسی مصدر کا امر حاضر -

بتلنگ دائرہ بدر کردن مصدر اصطلاحی

وارستہ گوید کہ لوطیان ایران نوائی دارند کہ
برای دفع مخل مجلس خوانند چون از سر وا شود
گویند بہ تلنگ دائرہ بدر کردیم و تلنگ دائرہ دا[رہ]
ورت ما بانگستان زدست تا صدا برآید (طغرا)
در رسالہ وحیدیہ) حرمت مشغولی ساز ہارا بتلنگ دائرہ
بدر کردہ است ۱۲ صاحب بحر بہ نقل تعریف
وارستہ گوید کہ تلنگ بکسر تین آوازیکہ از
نواختن دائرہ برآید و نیز تلنگ دائرہ نام
بازی است کہ طفلان خطی کشیدہ مہرہ بازی
کنند و مہرہ ہر کہ ازان دائرہ برآید بجرد و ازدوست
(اردو) خاص قسم کی آوازوں سے
مخل مجلس کو مجلس سے اٹھانا لوطیان ایران جب
کسی شخص کو اپنی محفل میں مخل خیال کرتے
ہیں تو اس کو مجلس سے اٹھانے کے لئے خاص
قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن کو پہچان کر وہ
مجلس سے اٹھ جاتا ہے -

بتمنای گوشت مردن بہ کہ تقاضای زشت قصابان مقولہ صاحب خزینہ و گلدستہ

واحسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ این شعر مال سعدی شیرازی
است فارسیان این را در خواہش دام و تنبیہ
استعمال کنند و لیس (اردو) ادھار کھانے سے

بھوکا پڑا رہنا اچھا ہے'' صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر فارسی مثل کے مقابلہ میں کیا ہے دکن میں کہتے ہیں '' بھوکوں مرے اُدھار نہ کھائے''

بت نارسیدہ اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالہ مظہر العجائب گوید کہ بمعنی معشوق کم سن است **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد۔ (اردو) کم سن معشوق۔ مذکّر۔

بتناسب استعمال۔ صاحب وزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار۔ نوشتہ کہ بقدر اعتدال **مؤلّف** عرض کند کہ تناسب بقول منتخب لغت عرب است بمعنی باہمدیگر پیوند شدن۔ پس استعمال فارسیان مجاز است و بدیں معنی این را مفرس گیریم (اردو) تناسب کے ساتھ۔ اعتدال کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے اعتدال پر لکھا ہے کہ عربی۔ اسم مذکّر۔ برابر۔ یکسان۔ تناسب اعضا۔ کم نہ زیادہ۔ آپ ہی نے معتدل پر لکھا ہے کہ مساوی المزاج جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔ اوسط درجہ کا۔

بتن بر داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر تحمّل کردن نا ملائم و مکروہ۔ بہار گوید کہ سخن کسی را متحمّل شدن (رضی دانش ؎) بتن حرف لباس از خو دنمایان برنہید ارم ؛؛ چو صحرا جامۂ عریانی من دامنی دارد ؛؛ (حسن رفیع ؎) ہیچکس گلہ از بوریای فقر مکن ؛؛ اگر از و بتو رنجی رسد بتن بردار ؛؛ **مؤلّف** عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو) نا ملائم باتوں کا تحمّل کرنا۔ برداشت کرنا۔

بتن بر گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بتن برداشتن) کہ گذشت (ظہوری ؎)

آوردہ خوش معاملۂ ہجر درمیان ؎ جان دادہ ایم مرگ بتن برگرفتہ ایم (اردو) دیکھو بتن برداشتن۔

بتنپک بقول شمس بابای فارسی بمعنی دریچہ باشد صاحب برہان بر (تبنک) گوید که بابای فارسی ہم آمدہ دریچۂ زرگری وصفاری باشد وآن قالبی است که چیزہا از طلا ونقرہ وامثال آن دران ریزند **مؤلف** عرض کند که تعریف کاملش بجای خود آید دریجا ہمین قدر کافی است که صاحب شمس غلط کردہ است که این را بزیادت موحدۂ اوّل آوردہ وآنرا اصلی گرفتہ۔ معاصرین ہم ازین ساکت ومحققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند وسند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو تبنک۔

بتنج بقول سروری بفتح با وتای قرشت وسکون نون (۱) افشردن باشد صاحب برہان ہمزبانی سروری گوید که بکسر اوّل (۲) امر است از تنجیدن یعنی درہم پیچ وبیفشار وازپی درای وصاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع ہمزبانش خان آرزو وسراج بذکر ہر دو معانی بالا گوید که ظاہر از اصل کلمہ نیست **مؤلف** عرض کند که می پرسیم ازو که اگر از اصل کلمہ نیست بفرماید که چیست این است حقیقت تحقیق محققین بانام ونشان مخفی مبادکه تنجیدن بروزن رنجیدن بمعنی پیچیدن و درہم افشردن ودرہم کشیدن وازپی درآمدن وفراہم نشاندن وتنج بدون موحدہ اسم مصدر وبدینمعنی باموحدہ نمی آید ونیز امرحاضر است بہمہ معانی بالا وبدینمعنی باموحدۂ مکسور می آید که زائد باشد حیف است که محققین بالا موحدہ را مفتوح گرفتہ اند وبرای معنی اول ہم آوردہ اند ودر تعریفش معنی مصدری بیان کردہ وطرز بیان شان موحدۂ اول را

اصلی ظاہر می کند وحقیقت آنست کہ زائد باشد وبمعنی اوّل زائد ہم نمی آید کہ اسم جامد است (اردو) (۱) نچوڑ بقول آصفیہ۔ اسم مذکّر۔ رس۔ عصارہ۔ افشرہ۔ (۲) تنجیدن کا امر حاضر بمعنی نچوڑ وغیرہ دیکھو تنجیدن۔

بتنگ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عاجز آمدن و بیزار شدن صاحب انند بتنگ آمدن از چیزی را بمعنی عاجز و ملول شدن نوشتہ صائب ؎ بتنگ آمد دل از بی ہمدمی ہا روکجوہ آرم ؎ مگر اینجا کنم پیوند فریادی بہ فریادی ؎ مؤلف عرض کند کہ تنگ آمدن ہم بہ ہمیں معنی می آید چنانکہ ؎ تنگ آمد بجنگ آمد ؎ پس موحدہ در اوّل این زائد باشد (اردو) تنگ ہونا کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے بتنگ پر فرمایا ہے کہ عوام تنگ کی جگہ بولتے ہیں۔ بمعنی عاجز۔ پس بتنگ ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔ بمعنی عاجز ہونا۔ بیزار ہونا۔

بتنگ آوردن مصدر اصطلاحی متعدّی بتنگ آمدن است کہ گذشت بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظہوری ؎) در دلم آوردہ تنگی را بتنگ ؎ از بزرگی خویش را جا میدہد ؎ (اردو) تنگ کرنا۔ بتنگ کرنا۔

بت نگار اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر وانند کنایہ از نقاش و مصوّر مؤلف عرض کند کہ بت درینجا مجازاً بمعنی نقش و صورت است و بس اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) مصوّر۔ تصویر اتارنے والا۔

بتنوز بقول شمس بالفتح (۱) گلہ گرد اگرد دہان وقیل (۲) منقار ہلد (۳) آواز دہان و فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ مؤلف

عرض کند که همین لغت به بای فارسی سوم عوض نون بهرو و معنی اول الذکر بجای خوش گذشت نون به بای فارسی یا بالعکس آن بدل نمی شود. محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و معنی سوم هم اختراع صاحب شمس باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که بی تحقیق صاحب شمس اظهر من الشمس (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳) منہ کی بیماری - مؤنث -

بتو صاحب سروری بحواله نسخهٔ میرزا فرماید که بکسر و فتح با و ضمّ تا (۱) بمعنی قبّه مانندی که بر سر عصا و دستهٔ تازیانه و امثال آن نهند. صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است صاحبان برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج هم ذکر این بفتح اوّل و ضمّ دوم کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بخیال ما مفرّس است که واو نسبت بر لغت (بت - بالکسر و بالضم) زیاده کرده اند که بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاه آمده (اردو) مٹھ بقول آصفیه هندی - اسم مؤنّث - قبضه - دسته -

(۲) بتو - بقول سروری و برهان بکسر و فتح با و ضمّ تا سنگ دراز که تاب دارد و گویند و آنرا بته نیز گویند و بعربی مقمع خوانند. صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است. صاحبان رشیدی و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که این همان بتاست که الف به واو بدل شد **مؤلّف** عرض کند که [illegible] تعلق از بتا ندارد و که به الف آخره گذشت شنیده انیم که خان آرزو چه طور

حوالۂ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدّل بتہ باشد کہ ہای ہوز آخرہ بفتح اول وثانی می آید ہای ہوّز بدل شد بہ واو چنانکہ آوسہ وآوسو و ماخذ بتہ بجایش عرض کنیم (اردو) دستہ مذکر۔ دکن میں اُس دراز اور بدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیہؒ نے (ہاون دستہ) کا ذکر فرمایا ہے اور مجرّد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتّہ اُس دراز اور گول پتّھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتّھر جس کو سل پر رگڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔

(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر و فتح با و ضمّ تا بمعنی قیف کہ از آں گلاب و عرق وغیرہا در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید کہ بایں معنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای شیشہ باشد خواہ برای دبہ کہ روغن دراں کنند۔ و فرماید کہ تخصیص رشیدی و جہانگیری و برہان بہ شیشہ خطا ست مؤلف عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبّہ ہم درست نیست و بہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی داخل کنندہ کہ توّ بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون بعضی ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بر قیف گوید کہ

لغت ترکی است وبفارسی تنگاب بہ کاف فارسی وصاحب برہان برتنگاب قیف را
عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مذکر ۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام
جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے
رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے ۔ کیف ۔ پیک ۔

(۴) بتو ۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ وبقول جہانگیری وجامع وبرہان بفتح با وتا
بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد صاحب جہانگیری فرماید کہ این ضد نسا باشد ۔
صاحب ناصری گوید کہ دراصل بتاب بلکہ باتاب بود یعنی گرمی وپرتو آفتاب آنجارا
می گرفتہ خان آرزو در سراج فرماید کہ صاحب رشیدی این معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً
مجاز است مؤلف عرض کند کہ مقصود خان آرزو جز این نباشد وما ہم با اوا تفاق
داریم کہ این معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای
جائی ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آن مقام دائما مشرق است وماخذ
بیان کردۂ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفف باتاب گیریم حقیقت ماخذ این
بر معنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب
نہیں ہوتا ۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا
پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی ۔

(۵) بتو ۔ بقول جہانگیری ورشیدی وجامع وناصری وسراج با اوّل وثانی مفتوح
بمعنی مشرق وبقول برہان مقابل مغرب ۔ مؤلف عرض کند کہ تو بالفتح بقول

برہان بمعنی تابست کہ تابش آفتاب وامثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت دراوّلش آوردند وبرای مشرق استعمال کردند معنی لفظی ایں باتاب وتاب دارندہ وکنایہ ازمشرق دیگر ہیچ (ارد و) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونّث۔ جائے شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا نقیض۔ دیکھو بابل کے دوسرے معنی۔

(۲) بتو۔ بقول جامع۔ بفتح اوّل وضمّ ثانی دبّہ روغن صاحب مؤید نسبت ایں گوید کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متفق با مؤید۔ صاحب غیاث بر دبّہ گوید کہ صحیح بالفتح است وبالضّم خطاست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی سوم باشد کہ دبّہ ہای چرمی درعجم وعرب وہند مشابہ قیف باشد بالعکس یعنی حصّہ بالائی آں تنگ وحصّہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبّہ روغن را ہم بتو گفتند (ار د و) کُپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا چھوٹا ہوا چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اوراُسے اونٹ کے چمڑے سے بناتے ہیں۔ دبّہ۔

بتوارک بقول جہانگیری جاہی باشد کہ غلّہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان برہان وسروری وغیرہما ہمیں معنی بر (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم وتاخیر رای مہملہ والف می آید وماتحقیق ایں ہمدرا سنجا کنیم۔ (ار د و) دیکھو بتوباک۔

بتواز بقول برهان بر وزن شهباز آرامگاه و نشیمن باز و شاهین و امثال آن صاحب ناصری گوید که بدواز بدال مهمله بعوض فوقانی هم آمده که بمعنی نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب بر زمین فرو برند و چوبی بر زبر آن نهند و آنرا آده نیز گویند و (۲) بمعنی مطلق آرامگاه هم (شمس فخری ؏) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ٭ که هست اهل جهان را جناب او بتواز صاحب مؤید بحواله زفانگویا ذکر معنی اوّل کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که مشهور بپای فارسی است (انتهی) و بر پتواز به بای فارسی فرماید که آنرا آده نیز گویند و فرق کند که پتواز برای جانوران شکاری و آده برای کبوتران بیشتر مستعمل و فرماید که بعضی به بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند هر دو تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق آرامگاه و جای نشستن گفته اند و این غیر متعارف و مشهور است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت بمعنی مرغابی بجایش گذشت و وار به رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه شاهوار و گوشوار (الخ) پس بتوار به موحده اوّل و رای مهمله در آخر بمعنی جای که لائق مرغابی است و مجازاً لائق مرغان و کنایه از آده - پس رای مهمله بدل شد به زای هوّز چنانکه انبرآن و انبزآن این است حقیقت بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد و کار از تحقیق ندارد و چیزی که اصل است آن را تصحیف گفت و حقیقت ماخذ را نهفت و پتواز بپای فارسی کنتی آید مبدل این (چنانکه تب و تپ و آسپ و اسپ) و هر چه تفریق در پتواز و آده کند عکس حقیقت است که آده برای جانوران شکاری است و پتواز مرادفش و آده برای کبوتران اصلاً مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را غیر متعارف فرماید سند شمس فخری
چشمش کشاید معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و
بس مخفی مباد که بد و از که به دال مهمله عوض
فوقانی می آید مبدّل اینست چنانکه تنبوره و
دنبوره و زرتشت و زردشت (اردو) (۱) اڈّا بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ بیٹھک جو ایک آڑی
اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کو واسطے
بنادیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام۔ مذکر۔

بتوخت بقول برہان بر وزن بسوخت ماضی توختن است یعنی جمع کرد و بیند وخت
و ادا کرد و گذارد۔ اسم از ینکه بناز باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد که از
کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد۔ صاحب ناصری به نقل برہان فرماید که
توختن بمعنی کشیدن و آن را توزیدن نیز گفته اند و برین قیاس توخت و توخته خان آرزو
در سراج بنقل قول برہان گوید که تحقیق آنست که بای موحّده زائد است که در اوائل
افعال و مصادر زیاده کنند و این لفظ را از لغات اضداد شمرده اند مؤلف عرض کند
که ماضی توختن را با بای زائده ضرورت نداشت که در ردیف بای موحّده جا دهند ذکر
مصدر برای همه مشتقاتش کافی بود۔ صاحب برہان توخت را هم بجای خودش نوشته و
توختن را هم ندیده ایم که درین تکرار چه مصلحت اندیشید۔ اکنون ناگزیر است که ما حقیقت ماخذ و
معانی مصدر این را همه اینجا بیان کنیم۔ ماخذ این توز است که بضم اوّل بمعنی تاخت
و تاراج می آید و از همین اسم مصدر سه تا مصادر وضع شد (۱) توزیدن و (۲) مخفف
تزیدن بضم اول و کسره دوم و (۳) توختن که زای هوز توز را به خای معجمه بدل کردند
چنانکه فراز و فراخ و پس ازان بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی حقیقی این هر سه مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است - صاحب موارد ذکر این معنی کرده وصاحبان بحر وبرهان اینمعنی را در توختن ترک کردند و (۲) بمعنی فراهم آوردن و اندوختن واین مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قهستانی ؎) خلقی ز بذل شاملت ارزاق توخته ٭ جوقی ز عدل کاملت آرام یافته ٭ صاحبان موارد وبحر وبرهان ذکر این معنی کرده اند و (۳) برکشیدن وکشیدن چون - کینه توختن - واین هم مجاز معنی اوّل است وهر سه محققین بالا ذکر این کرده اند (حکیم خاقانی ؎) از پی کین توختن از خصم تو ٭ آب زره دارد و آتش سنان ٭ و (۴) فرو کردن وفرو بردن چون خار توختن واینهم مجاز معنی اوّل است که در تاخت وتاراج اینهمه صعوبتها واقع شود وجا دارد که این را به معنی هشتم متعلق کنیم (حکیم سنائی ؎) خلق اگر در تو توخت ناگه خار ٭ تو گل خویش از و دریغ مدار ٭ هر سه محققین بالا ذکر این کرده اند و (۵) گذاردن وواپس دادن وادا کردن چون وام توختن ونماز توختن - شک نیست که این را بمعنی اوّل هیچ تعلق نیست ودر اینجا توختن مبدّل دوختن است که بمعنی ادا کردن می آید - اعم از اینکه قرض و وام باشد یا نماز دال مهمله بدل شده به فوقانی چنانکه زردهشت وزرتشت (رضی الدّین نیشاپوری ؎) ایا ستوده بزرگی که وام شکر ترا ٭ زبان بنده تو توختن نمی داند ٭ (حکیم سوزنی ؎) خوش بخندید ومرا گفت بدین زر نشود ٭ گرنه ترا ساخته کارونه مرا توخته وام ٭ و (۶) بقول برهان وبحر وموارد خواستن - صاحب موارد وسندی که از اسدی پیش کرده از آن بوضوح نمی پیوندد که اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وهو هذا (؎) به تیغ وسنان هر کجا کینه توخت ٭

گہی دل درید و گہی سینہ دوخت ہا و (۷) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و ایہام مجاز معنی اوّل است و (۸) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ این بر معنی پنجم گذشت کہ مبدّل است و (۹) بقول موارد بمعنی فرارسانیدن و این سن و چہ متعلق بمعنی پنجم باشد بالجملہ ہر قدر معانی کہ درین مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث است. باشد (اردو) توختن کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل یعنی (۱) تاخت و تاراج کیا۔ لوٹا (۲) فراہم کیا۔ جمع کیا (۳) کھینچا۔ لیا (۴) چبھویا (۵) ادا کیا۔ واپس دیا (۶) چاہا (۷) ڈھونڈا (۸) سیا (۹) پہنچایا۔

بتوراک | بقول سروری بحوالۂ فرہنگ و بقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلّہ دران پنہان کنند و مدفون سازند۔ صاحب جہانگیری ہمین لغت را بقلب بعض بتوارک نوشتہ ولیکن حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری و فرہنگ ہر دو یکی است صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل و ثانی مضموم بواو رسیدہ و رای بی نقطہ بالف کشیدہ و بکاف زدہ چاہی باشد کہ غلّہ و امثال آن دران کنند و خلاشہ و خاک بر بالای آن ریزند و (۲) بمعنی دف و دائرہ ہم آمدہ و فرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ بگور ماند کہ قبر باشد و ذکر معنی دوم ہم فرسودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت دوم فرماید کہ این خطاست و تصحیف در لفظ و معنی و بتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مرداران دارند برای رمانیدن مرغان مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی نماست ولیکن محققین ترک ازین ساکت و بعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکّب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی‌شود چاره نیست جز این که اسم جامد گیریم و معنی دوم متحقق است به سند قول محققین اهل زبان همچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر تبورا به سوحده اول اصل گیریم تبوراک بفوقانی اول قلب بعض است و اگر ثانی الذکر را اصل گیریم اول الذکر را قلب بعض گیریم چنانکه باموت و مابون و انباخون و ابناخون و اغلده و والغده و افزار وافراز واسطخر و اسطرخ مخفی مباد که بوک بمعنی اول لغتی است که می آید -

(اردو) (۱) دکن میں گھو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں گھنگی پیدا ہو۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے گھو پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ غار۔ گڑھا۔ قصبات الہ آباد میں اسی گھو کو گھتوں کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتا۔ صاحب آصفیہ نے کھتا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بکے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتی۔ نہان خانہ۔ مطمورہ۔ (۲) دف۔ دائرہ۔ مذکر۔ دیکھو تیرہ

بتوک بقول سروری بحوالہ نسخہ حسین وفائی بتای قرشت بوزن قبول طبقی چوبین پر مثال دف که بقالان دارند و اجناس دران کنند استاد شیخ ک ~~) فراموش نکردستم و کی خواهم کرد آن بتوک جو و آن نانهٔ اشنان ترا کو فرماید که بتقدیم آ بر با نیز بنظر رسید و صاحبان برهان و جامع هم ذکرایں بفتح اول و ثانی ضم ... گو ید که مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکه زلو و زلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب به مرغابی و بط و کنایه از ... کشتی مذکوره بالا و آنچه به فوقانی اول و ... به همین معنی می آید قلب بعض است چنانکه باموت و مابون و اسطخر و اسطرخ (اردو) ... بکسر یا کشتی مونث جسمیں بقال اجناس فروختنی کو رکھتے

بتوہ بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی سبزہ ایست ترش ہندش چوکہ گویند وبحوالۂ ابراہیمی بفتح یکم وضم دوم (۲) انبوہ ودر سکندری (۳) بمعنی خرمن **مؤلف عرض کند** کہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت ودر ترکی زبان ولغات عرب وسنسکرت ہم یافتہ نمی شود نمیدانیم کہ لغت کدام زبان است ومقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دائما بہ بی تحقیقی کارگیرد اعتبار را نشاید۔ فارسیان این را بمعنی اوّل سرخ پای وبعضی ترسنہ وترو شہ وترشک خوانند (کذا فی النفائس) وتعریف این بجای خودش آید (اردو) (۱) دیکھو سرخ پاے (۲) انبوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ جمگھٹ۔ بھیڑ (۳) خرمن۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کھلیان۔ انبار غلّہ۔ وہ غلّہ کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نہ نکالا ہو۔

بتّہ بقول سروری بہ وزن پشتہ سنگی باشد کہ برروی آں چیزی صلایہ کنند وآں را بتّو نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل وثانی مفتوح (۱) مرادف بتّو بمعنی دوم و (۲) خشکہ پلاو۔ وآنرا بدہ نیز گویند صاحب رشیدی ہمزبانش وصاحب برہان بذکر ہردو معانی بالا فرماید کہ بمعنی اوّل با ثانی مشدّد نیز آمدہ وصاحب جامع بذکر ہردو معنی بالا فرماید کہ (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت ونشانہ نیز آمدہ وصاحب مؤید بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ این لفظ مشترک است در فارسی وہندی غایتش در ہندی بارا بہ تغییر یعنی مخلوط بہ ہا خوانند وآں تلفظ مخصوص ہند یا نسبت وبتّہ اسم است از خشکہ چراکہ خشکہ ہماں برنج را گویند کہ بعد از پختن آب را دور کنند وبتّہ مطلق است خواہ آب آں را دور کنند خواہ نکنند۔ وبتّہ غذای مردم بنگالہ وکشمیر است بنا بر کثرت شالی درین دو ملک واغلب کہ بھطہ سرب بتّہ ہندی است وبمعنی سنگی کہ بداں دارو وغیرہ سایند وبتّہ نیز ہم

مشترک است در فارسی و ہندی (الخ) صاحب
سخندان می فرماید که معنی دوم در سنسکرت بہکت
باشد و بزبان برج بہات و بہتہ بمعنی خشکہ مؤلف
عرض کند که معنی اوّل به تخفیف مفرّس دانیم که
فارسیان به تخفیف تشدید فوقانی آورده اند و به تشدید
لغت سنسکرت است که در فارسی مستعمل شد نسبت
معنی دوم عرض می شود که ترجمہ خشکہ در سنسکرت
بقول ساطع بہات است و بہاتا روزینہ که به
لشکریان دہند و بہتہ مراد خشک۔ فارسیان بہات یا
مفرّس کرده به تخفیف ہای دوم و الف سوم و بزیادت
ہای ہوّز در آخر بتہ و برای خشکہ پلاو استعمال کردند
که مقصود شان از برنج باگوشت و روغن پختہ و
مخلوط است نہ خشکہ خالص آنچہ خان آرزو در تعریف
خشکہ و بتہ فرق ظاہر کرده ہر دو را برنج پختہ محض
قرار می دہد تسامح و کم غوری اوست بتہ و سبد این
بتا که بجایش گذشت پلاو باگوشت و روغن باشد۔
نہ خشکہ و بہات نسبت معنی سوم عرض می شود که
این ہم مفرّس است که فارسیان لغت ہندی پتا را
که بقول ساطع بفتح اوّل و تخفیف دوم بمعنی سراغ
و نشان بود به تبدیل بای فارسی بعربی (چنانکه
تپ و تب) و تبدیل الف با ہای ہوّز (چنانکه یاسا
و یاسہ) و تشدید فوقانی مفرّس کرده بہمان معنی
استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بتو (۲) دیکھو بتا
(۳) پتا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ نشان
سراغ۔ کھوج۔

بتہ کار وارسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
دریافت حقیقت کار و ادراک نفس الامر مؤلف
عرض کند که این کنایہ باشد۔ محقق محترم معنی حاصل
بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدریست یعنی
دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن
(اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا۔ صاحب آصفیہ نے
(تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا
اصل مطلب دریافت کر لینا حقیقت کو پہنچنا۔ نشانہ
کو پہنچانا۔

بتیا بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و تحتانی بالف کشیدہ بمعنی سینہ باشد و آنرا بعربی صدر گویند۔ وبکسر اوّل ہم آمدہ صاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی سراست کہ بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی مرد خورد اندام وآنکہ قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرّف خفیف در اعراب برای سینہ استعمال کردند وجادار دکہ اسم جامد فارسی زبان گیریم ولیکن وضع لغت متقاضی آن نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) سینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر چھاتی صدر۔ وکسیا

بتیارہ بقول سروری بتای قرشت بروزن اسرار (۱) بمعنی رنج ومشقّت باشد (ابو الفرج ۵) بوزن عدلش میزانہای ظالم سبک ؛ بعون رایش بتیارہای دہر سلیم ؛ صاحب برہان گوید کہ بالکسر بمعنی اوّل ونیز (۲) بمعنی شیشہ قارورہ بیمار را نیز گویند وبفتح اوّل (۳) ہر چیز کہ در نظر زشت وقبیح نماید۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیارہ بزیادت ہای ہوّز درآخر گوید وبذکر معنی اوّل و دوم وسوم فرماید کہ (۴) بمعنی غول بیابانی و دیو نیز مؤلف عرض کند کہ بتہادر سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل وفتح دوم بمعنی درد وغم آمدہ وہای ہوّز در فارسی زبان بہ تحتانی بدل شود چنانکہ شاہگان وشایگان وراء مہملہ درآخر زائد ہم آید چنانکہ شنا وشنار پس جادارد کہ این را مفرس گیریم بمعنی اوّل ودیگر ہمہ معانی مجاز آن وجادارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم بہ ہمہ معانی تصرّف در اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ فارسیان است وبس (اردو) (۱) رنج بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دکھ۔ درد۔ غم۔ محنت۔ بیماری (۲) قارورہ کا شیشہ۔ مذکر (۳) ہر ایک چیز جو نظر میں بری معلوم ہو۔ بری صورت۔ بدصورت۔ مؤنث (۴) غول بیابان بقول آصفیہ

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش ۵) میری
وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ٭ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان بن گیا ٭

بتیارہ بقول برہان بکسر اوّل و فتح خامس
(۱) رنج و محنت (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز
که مردمان آنرا دشمن دانند و (۴) ہر صورتی که در نظرہا
زشت و قبیح نماید و (۵) غول بیابانی و دیو را نیز
گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید که
گذشت صاحب ناصری فرماید که بمعنی بتیارہ ہر
چیزی مہیب مکروہ که دیروبی اختیار بر کسی آید
خواہ حادثۂ زمانه و خواہ بلیّۂ فلک و حکم قدر و خواہ جانور
انوری ۵) چو لطفش آید بتیارۂ زمانه ہباست ٭
چو قہرش آید اقبال آسمان ہباست ٭ رسید ذوالفقار
شروانی ۵) ای خواجه که سرعت ساعی عزم تو کرد
بتیارۂ متحرک پا دہزان و ہد (وله ۵) گردش
افلاک با بتیارۂ حکمش خجل ٭ ز صورت تقدیر در آئینه
علمش عیان ٭ و فرماید که بمعنی زشت و مہیب آمدہ
فردوسی ۵) جہانی بران جنگ نظّارہ بود ٭
که آن اژدہا جنگ بتیارہ بود ٭ باز فرماید که ہمہ
این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت
در اصل (بد یارہ) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروہ
دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکه زردشت و زرتشت)
و گوید که بمعنی غول بیابانی در برہان آوردہ این نیز
از ان قبیل است و اینقدر را فرماید که بتیرہ نیز بمعنی مکروہ
طبیعت است که بجالیش می آید ٭ بخیال مؤلف مخفف
و بدل این صاحب مؤید که بمعنی اوّل و دوم بتیار آوردہ
لسان الشعرا فرماید که بتقدیم مثناۃ فوقانی بر فوقانی ہم
آمدہ مؤلف عرض کند که قلب بعض باشد چنانکه
تابوت و تاسوت ٭ بتحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردد
[illegible] که بمعنی اوّل است و فردوسی ۵) بتیارہ
[illegible] خسروی کند ہیچ بتیارہ ٭ بخیال ما
اگر با خدا بتیار را که گذشت صحیح دانیم ہای ہوز در آخر
این زائد است و اگر با خدا این را بیان کردہ صاحب ناصری

گیریم بتیار کہ گذشت بتخفیف ہا مخفف ایں باشد والاوّل اقوی من الثانی بالجملہ معنی اول اصل است ودیگر ہمہ معانی مجازآں وآنکہ در بعض معانی ایں وبتیار اختلاف است نتیجہ محاورہ باشد (اردو) (۱) دیکھو بتیار کے پہلے معنی (۲) بلا و آفت۔ مونث (۳) ہر چیز جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتا ہے۔ مونث (۴) دیکھو بتیار کے تیسرے معنے۔ بدصورت مونث (۵) غول بیابان دیکھو بتیار کے چوتھے معنے۔ فکر۔ مذکر و مونث۔ تردّد۔ مذکر۔

بتیرا بقول صاحب شمس بضم اول وفتح دوم لغت فارسی است بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ لغت عرب را فارسی گفت وایں بقول محیط المحیط لغت عرب است بہمیں معنی۔ (اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی ۵) گر بتیغ شدم بخون کشید ندمرا ٭ وشمع شدم بہ تیغ چید ندمرا ٭ سیلی خورز ہند تنگ سادستم گوئی ٭ از خاک بہم آفریدند مرا ٭ مؤلف گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن و چیدن تقاضای ایں معنی می کند وایں کنایہ باشد مراوف مقراض زون وکردن کہ بقول نفائس بہمیں معنی آمدہ (اردو) کترنا۔ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ وکفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی بقول انند تن بمرگ دادن (میرخسرو ۵) جاں دید چو خونریزی سلطان خیالش ٭ بستہ کفن وتیغ بزیر علمش شد ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد وسند پیش کردہ محقق ہند مترادف معنوی است نہ لفظی اگر ہمیں سند مصدر لفظی ومعنوی پیدا کنیم (تیغ وکفن بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیغ ور آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر کشتہ شدن

بتیلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی فتیلہ وہم او بر فتیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالفتح که بمعنی تافتن وتابیدن و بتقدیم لام خطاست وغنچه از تشبیهات اوست و بلفظ
تافتن وسوختن وکردن ونهادن مستعمل مؤلف عرض کند که مبتدل است که فا بموحده بدل شود
چنانکه زفان وزبان - صاحب برهان پلپته که بهای فارسی ولام تحتانی وفوقانی وهای هوز می‌آید
گوید که معرب آن فتیله است در ایخ بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل وفتیله مبدل
ومفرس که زیر تعریف است وپلپته که می‌آید مبتدل وقلب بعض فتیله که فا به بای فارسی بدل شد
چنانکه فیل وپیل ولام وتحتانی را مقدم کردند بر فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحواله تحفه بفتح باد ا اندرون دهان شمس فخری ؎ ای مدحت تو چو کرد زبان را
بکشاید در دهانش کند چرخ بدرون یک بیک از بج در وبحواله فرهنگ گوید که بفتحتین با جیم فارسی هم بمعنا
معنی آمده - صاحبان رشیدی مؤید وجامع وناصری وبرهان وسراج هم ذکر این کرده اند مؤلف
عرض کند که بج بقول منتخب بفتح وتشدید جیم شگافتن ریش - وباور که فارسیان بتخفیف برای
گوشت گرداگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگافته دهان است وهمین را در فارسی
جای دندان گویند وبلغت عرب لثه که بدندان چسپیده باشد وصاحب منتخب برلثه فرماید که گوشت
گرداگرد دندان است اندر مصوبیت بالفتح ومفرس باشد وباور که مبتدل بز گیریم که به زای
هوز آخر بالفتح بمعنی زمین وپشته بلندی آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثه
استعمال کردند که مانند پشته بلند است در دهن چنانکه سوز وسوج والله اعلم بحقیقة الحال
ولیکن محققین که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی به حقیقت نبرده اند که شمس فخری هم

متقاضی معنی بیان کردهٔ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - وہ گوشت جس میں سے
دانت نکلتے ہیں - دانتوں سے اوپر کا گوشت - لثہ - جاے دنداں - گوشت بن دنداں -

(۲) نج - بقول سروری بمعنی پیش سر و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد اگر سند استعمال پیش پیشود
توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم این معنی را تسلیم
نتوان کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پشتہ بلند باشد و من وجہ متعلق از خانہ
کہ بہ معنی اول گذشت (اردو) پیشانی - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - ناصیہ - ماتھا - جبین -

(۳) نج - بقول سروری بحوالہ اسامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک بہ
کنارهٔ لب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا
حقیقت معنی را در خفا دارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بہ معنی اول گذشت بیان کردن می خواہند
و قوت بیان ندارند اگر چنین نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارهٔ لب چہ باشد رخسار یا
یا گوشتی کہ دنداں در و قائم است یعنی ہماں لثہ - ہر چہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است
کہ بہ معنی اول نقل کردہ ایم و ازاں معنی لثہ بخوبی پیدا می شود وای بہ سروری و جامع کہ ازاں
حقیقت معنی را بآنہمہ بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد و تحقیق ما ہمیں قدر است کہ در بیان
معنی اول سکنا رسی خوردہ اند (اردو) دیکھو نج کے پہلے معنے -

(۴) نج - بقول سروری بمعنی آب و زہاب و ہم او بحوالہ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب
و امثال آن و صاحب برہان بر زہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود خانہ و چشمہ و
تالاب و امثال آن و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجا می جوشد خواہ زمین باشد خواہ شگاف سنگ

و آبی که قعرش پیدا نباشد و چشمه که هرگز نه ایستد و پیوسته روان باشد و هم او بر تیج گوید که بمعنی
زهاب و پالایش آب و شراب و امثال آن و ماخذ برهان فرهنگ جهانگیری است و صاحب
ناصری نقل نگار برهان و صاحبان جامع و رشیدی و سراج بر پالایش آب و شراب قناعت
کرده اند مؤلف عرض کند که بمعنی بلندی آب از کناره رودخانه و چشمه و تالاب و امثال
آن یا بلندی شراب از شیشه و غیر ذلک باشد که از جوش آب و شراب پیدا شود۔ طرز بیان سروری
درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد که پالایش بلندی آب است از کنار رود و چشمه و تالاب
و دیگر ظرف آن چنانکه می از قدح و شیشه و تراوش نتیجه آن یعنی چون آب و شراب پالایش کند
می چکد۔ پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن دور از نازک خیالی است و ماخذ این که بابتیج
بلند تعلق دارد چنانکه بمعنی اول گذشت متقاضی پالایش است نه تراوش و آنچه صاحب
سروری در معنی این مجرد آب را داخل کرده است هیچ تعلق از پالایش ندارد و اگر باعتبار قولش
که صاحب زبان است این معنی را معتبر دانیم جز این نیست که مجاز معنی پالایش گیریم (اردو)
ابال بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جوش۔ اپھان (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ وہ ابال
جو تالاب باندی یا چشمہ وغیرہ سے پانی بوجہ کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشہ وغیرہ سے جوش
کی وجہ سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو۔ آبا۔

(ف) تُج۔ بقول جہانگیری با اول مضموم تُز را گویند که برادر گوسفند است و بعربی معز خوانند
صاحبان برهان و رشیدی و ناصری و جامع هم ذکرش کرده اند۔ خان آرزو در سراج فرماید که مبدل
تز است که جیم بدل زای آید مؤلف عرض کند که با خیال خان آرزو اتفاق داریم که زای هوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - بز - بوک
(۶) بج - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اوّل مکسور برنج است
که بعربی ارز گویند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله
و نون را حذف کردند (اردو) چاول - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - برنج - ایک سفید غلّه کا نام

بجا | بقول بهار - ترجمه بموقع چون حرف بجا و بوسه بجا است (صائب ۵) کی ره بوسه
بآن کنج دهن خواهد برد ؛ سرگرانی که زمن حرف بجا نشنید است (ولهٔ ۵) دیوان ما و خود را
مفگن بروز محشر ؛ در عذر خشم بیجا یک بوسه بجا ده ؛ (ظهوری ۵) بیجا است التفات تو با غیر و
بجاست ؛ برخیرگی مشور و زطعن بجا بترس ؛ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی به جا و درست
است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخر می آید و تکمیل این بجا را
کنیم (اردو) بجا - بقول آصفیه - فارسی - جا سے - ٹھیک - درست - سچ - بجاست - صحیح

بجا آمدن | مصدر اصطلاحی - بجای خویش
رسیدن و بر جای مناسب رسیدن و فعل درست
کردن (صائب ۵) نکشی پای خود از کلبهٔ صاحب نظر ؛
گر بدانی که چه مقدار بجای آمده ؛ (اردو) موقع پر
آنا - مناسب مقام پر آنا - درست کام کرنا - اچھا کام کرنا

بجا آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول سراج
دانند و بجز (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن
چیزی چون تسلیمات و بندگی و جز آن - صاحب شمس
ذکر (بجا آورد) بمعنی معلوم کرد - کرده - مؤلف
گوید که ماضی مطلق همین مصدر است بمعنی اوّل
و بمعنی دوم نیز مستعمل - صاحب هفت ... این مصدر را
بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم معنی (بجای
آوردن) به همین دو معنی آمده و طالب سنجیده
اوّل می باشم (انوری ۵) طاعت ؛ ... وقت

ہر کہ در بندگی بجا آرد (اردو) (۱) پہچاننا۔ جاننا (۲) بجالانا۔ بجانا۔ بقول آصفیہ۔ فعل متعدی تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ انصرام کرنا۔

(الف) بجا افتادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) بازگشت بیماری خصوصاً (حشمی ۵۱) در ہوای گلشن صدرہ چو مرغ بستہ بال ؏ کردہ ام آہنگ پرواز را بجا افتادہ ام ؏ (شفائی ۵۲) خستہ در محبت سر ہبو ونیست ؏ بار ہا بہ گشتہ و دیگر بجا افتادہ است (ولہ ۵۳) خستہ جانی کہ بتدبیر تغافل بہ شد ؏ باز پرہیز نکرد است و بجا افتادہ است ؏ صاحب بحر بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم بازگشت بیماری گوید۔ بہار ہمیں سند آخر شفائی را ہم ......

(ب) بجا افتادن بیمار آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی اوّل درست است و (ب) صاحب فراش شدن پس از (الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و حجاب دارد کہ بجا ایش (۲) معنی بجای خود آمدن قائم کنیم کہ بر (بجا افتادن عضو) می آید۔ و نیز معنی حاصل بالمصدر ریا شد بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نیا شد و بیمار را و بمعنی دوم (الف) شریک کردن صحیح نیا شد ؏ فتادن (اردو) (الف) (۱) گر پڑنا (۲) اپنی جگہ پر آجانا (ب) صاحب فراش ہونا۔ یعنی بیمار کو ناتوانی سے اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ (صاحب فراش) پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو۔

بجا افتادن عضو از جا رفتہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند۔ بجا آمدن عضو ؏ مؤلف عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (از جا رفتہ) را در مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرّد (بجا افتادن عضو) برای این معنی کفایت کند (اشرف ۵) رود از حبّ وطن آدم خاکی سوی خاک ؏ عاقبت عضو ز جا رفتہ بجای افتد ؏ (اردو) اکھڑے ہوئے عضو کا جمنا۔

بجاخالی فلاں رفتن مصدر اصطلاحی

صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر این کرده فرماید
که در ولایت ایران رسم است که هرگاه عزیزی بسفر
می رود همان روز یارانش باهم اتّفاق کرده می گویند
که بجاخالی فلاں رویم پس بمسکن او می روند و
جای او را معمور میدارند (واقف بٹالوی ؎)
گر نه پیکان یار فرماید ؛؛ که بجاخالی دلم آید ؛؛
و گوید که لفظ (فرماید) درین بیت بمعنی (آید)
باشد که در فرمودن می آید **مؤلف** عرض کند
که کم التفاتی محقق بلگرامی است که (بجاخالی آمدن)
را (رفتن) قائم کرد سند او بر خلاف ادعای اوست
و تسامح اوست که فرمودن را بمعنی آمدن گرفته
آنانکه بسند اشعار این معنی را گرفته اند بر محاوره
زبان فرس غور نکرده اند که لفظ اراده محذوف است
و بحث کامل این بر (فرمودن) کنیم که محل آنست
مخفی مباد که درین مصدر اصطلاحی یای اضافت
حذف شده است و این محاورۀ فارسیان است
یعنی اصل این (بجای خالی آمدن) بود (اردو)
خالی شده جگہ پر آنا - فروکش ہونا -

بجاگذاشتن مصدر اصطلاحی - بقول مؤلف ارمغان
و بحر و انند بمعنی گذاشتن و رفتن (فغانی ؎)
فرهاد رفت و کوه ملامت بجاگذاشت ؛؛ کار تمام
ناشده در پیش واگذاشت ؛؛ **مؤلف** عرض کند
که معنی رفتن اصلا نیست بلکه بمعنی گذاشته
رفتن و جانشین خود کردن است - تسامح وارسته
بود و دیگران پیروی او کردند - فتامّل
(اردو) جانشین کرنا - اپنی جگہ پر
چھوڑ جانا -

بجال بقول سروری بجیم تازی بر وزن و معانی (۱) زگال آمده که انگشت باشد و بقول
رشیدی و جهانگیری باوّل مضموم (۲) اخگر صاحب برهان صراحت فرماید که اخگر کشته یعنی زغال
و زغال افروخته یعنی اخگر صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع بر اخگر کشته قانع خان آرزو در

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلّف عرض کند که وضع لغت متقاضی آنست که سنسکرت باشد
امّا صاحب ساطع ذکر این نه کرد و عجبی نیست که از همین مادّهٔ مصدر هندی (بجهانا) متعلّق باشد اگر
ماخذ این همین باشد تائید تحقیقی می شود که بمعنی اخگر کشته و زگال نوشته اند و اگر سند معنی دوم هم
بدست آید توانیم که مجاز معنی اوّل گیریم و جا دارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم واللّٰه اعلم
انچه صاحب برهان زغال افروخته را اخگر گفته بحث آن بر اخگر گذشت که در هر دو فرق است
(اردو) (۱) کوئلا - بقول آصفیّه - هندی - اسم مذکّر - دیکهو انشتو (۲) دیکهو اخگر -

بجا ماندن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته
و بحر لازم بجا گذاشتن که گذشت (مخلص کاشی ؎)
نخواهم که چیزی بجا ماند از من ٭ که دیگر رجوعی بدنیا
ندارم ٭ (محتشم کاشی ؎) باز بار اجان باستقبال
هجران می رود ٭ تن بجا می ماند و دل همره جان
می رود ٭ (صائب ؎) ز حیرانی بجا ماند است
دل در سینه ام ورنه ٭ کجا با تابه تفسیده هرگز دانه
می سازد ٭ مؤلّف عرض کند که ما بجایش تصفیه
معنیش کرده ایم (اردو) اپنی جگه پر قائم رهنا -

بجام عدل دادن | مصدر اصطلاحی - بقول
ضمیمهٔ برهان و بحر و هفت و انند کنایه از بیش و کم
نه دادن و باعتدال دادن - صاحبان مؤیّد و شمس
ذکر امر حاضر همین مصدر کرده اند (حافظ شیراز ؎)
ساقی بجام عدل بده باده تا گدا ٭ غیرت نیاورد
که جهان پر بلا کند ٭ مؤلّف عرض کند که باید که
(بعدل دادن چیزی) بهمین معنی قائم کنیم که بجایش
می آید و سند حافظ متقاضی آنست - لفظ جام
در مصرع اولش بضرورت باده باشد و اگر تخصیص را
بر تعمیم پسند کنیم باید که (باده بجام عدل دادن)
قائم کنیم - بخیال ما تعمیم بهتر است از تخصیص -
(اردو) اعتدال سے دینا - کم نه زیاده -

بجان آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن مؤلف عرض کند که مقصودش از تنگ و بیزار شدن است (حسنی) ازانم کسی نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ٭ با و گویم غم خود آن قدر کز من بجان آید ٭ (ظهوری سے) قسم بجان تو و جان هر که زندهٔ تست ٭ که بے رخ تو ظهوری زجان بجان آمد ٭ و (۲) بقول انند آمادهٔ مرگ و قریب مرگ شدن (انوری سے) جانان و طراز غمت بجان آمد ٭ جانم ز تو بر سر جهان آمد ٭ و سند دوم ازیمعنی بر بجان آمده می آید که اسم مفعول همین مصدر است و بتحقیق ما (۳) کنایه از مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظهوری سے) در حشر برون گر بدر آیند ز دلها ٭ آنها که بجا نها بنظر آیند ٭ حیف است از صاحب انند که (بجان آمدن) را بمعنی کشتن بقتل آوردن نوشته و آن فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است که می آید (اردو) (۱) ناخوش هونا - تنگ هونا - بیزار هونا (۲) جان سے بیزار هونا - آمادهٔ مرگ - قریب المرگ هونا (۳) جان کے برابر سمجها جانا -

بجان آمده | اصطلاح - بقول بحر و انند ناخوش و بے دماغ مؤلف عرض کند که اسم مفعول مصدر گذشته شامل بر همه معانیش (نظامی سے) چه پرسی زجان بجان آمده ٭ ز گلی در سموم خزان آمده ٭ (اردو) (۱) بیزار - ناخوش (۲) جان پر سے اٹها هوا جان سے بیزار - قریب المرگ (۳) وه شخص جس کو جان کے برابر سمجهیں =

بجان آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول (سروری و جهانگیری و ضمیمه) و بقول رشیدی و برهان و جامع و بحر (۱) کنایه از کشتن (امیر خسرو سے) گر صفی از خصم بجان آوری ٭ مردنه گریزان آوری ٭ صاحب انند بذکر همین سند گوید که درین شعر بمعنی زبون و مغلوب کردن است مؤلف عرض کند که به اعتبار صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند معنی کشتن را بهتر دانیم و بقول انند متعلق می شود بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق این

بمعنی اوّل خوش می نماید که بعد از کشتن اظہار مردمی داخل خودستائی است از ینجاست که حکم می دہد که برزبان میار و (۲) بمعنی بتنگ آمدن و نیز۔ صاحب بحر گوید که ناخوش و بیدماغ کردن (صائب ؎) گلعذار من برون از پرده بوی خود میار پر بیقراراں را بجاں از آرزوی خود میار پر **مؤلف** عرض کند که ذوق محاوره کما و اتفاق معاصرین اہل زبان برین است (۳) بمعنی آماده مرگ و از جان بیزار و بتنگ کردن متعدی معنی دوم بجان آمدن که گذشت (صائب ؎) آورد بجان مارا ہجراں ستمگارش پر ای مرگ نمردستی آخر چه بلا داری پر (اردو) (۱) قتل کرنا جان لینا (۲) بیزار کرنا۔ بتنگ کرنا (۳) جان سے بیزار کرنا۔ مرنے پر آماده کرنا۔

(۱۸۳۵) **بجان تو** مقوله۔ موحده اوّل برای قسم است بمعنی قسم بجان تو (ظہوری ؎) باگفتگوی غیرزباں مرا چه کار پر پروای جان خویش ندارم بجان تو پر (اردو) تیری جان کی قسم۔

(۱۸۳۶) **بجان خواستن** مصدر اصطلاحی۔ از قبیل بدل خواستن و بجان و دل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ؎) باللہ که بجاں خدمت مہمون تو خواہم پر ور لطف تو دانم که مرا نیز تو خواہی (اردو) دل سے چاہنا۔

(۱۸۳۷) **بجان رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند مرادف بجان آوردن (صائب ؎) برسانید بخاک قدم یار مرا پر که رسانید بجان این دل بیمار مرا پر (اردو) دیکھو بجان آوردن۔

(۱۸۳۸) **بجان رستن** مصدر اصطلاحی۔ بفتح رای مہمله محفوظ داشتن جان و حفاظت جان کردن و جان بر شدن (انوری ؎) از چنین صید بیر مکش دنداں پر زانتقامش بجان نخواہی رست پر (وله ؎) نان و آبش مخور که ہر که خورد پر ہر گز از دست او بجاں نرہد پر (اردو) جان بچانا جاں بر ہونا۔

بجان رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر مرادف بجان آمدن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل و دوم اوست و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (ظہوری ۵) بجان رسیدہ ام از زاہدان افسونی ؛ صری بصحبت رندان بادہ نوش کنم ؛ یعنی بتنگ و بیزار شدم (انوری ۵) در کوی غمت بجان رسیدم ؛ گفتم تو کجا و در چہ کوئی ؛ یعنی بیدماغ شدم (ظہوری ۵) شکایتیم ز نامہربانی او نیست ؛ بجان رسیدہ ام از دست مہربانی خویش ؛ (صائب ۵) اگرچہ ہر نفسم گرد کاروان غم است ؛ بجان رسیدہ ام از وضع بیغمانہ خویش ؛ (اردو) دیکھو بجان آمدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بجان رنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار رنجیدہ شدن و بدل رنجیدہ شدن و رنج مخفی داشتن (ظہوری ۵) بجان رنجیدہ و دل می کند اثبات نفی این ؛ نمی آید مرا ہم ہیچ باور تازگی ازو ؛ (اردو) بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔

بجان زینہار یافتن مصدر اصطلاحی۔ پناہ جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ۵) با دام تو بجز دل مسکین کسی کرد ولیک ؛ از لطف پیشہ تو بجان زینہار یافت ؛ (اردو) جان کو پناہ ملنا۔ جان بچانا۔ جان بچنا۔

بجان کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول رسالات [illegible] وابستہ و بحر وانند در صدد قتل او بودن (۵) خلق عالم خویش بجان یکدگر افتادہ اند ؛ برخ خود می کشند از کینہ ہا شمشیرہا ؛ (اردو) جان کا لاگو ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہان ہونا۔ دشمن جان ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

بجان کوشیدن استعمال۔ بدل و جان کوشش کردن و سعی بلیغ نمودن (ظہوری ۵) روز و شب در پاس دل با آنکہ می کوشم بجان ؛ شاہ دزد زلفش آخر شاہکاری می زند ؛ (اردو) دل و جان سے کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

بجان لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

وخوف جان کردن (صائب ه) چون چراغ
صبحدم خورشید می لرزد بجان ز تابیاض گردن
سیمین او شد آشکار (وله ه) بر نهال تو صبا دوش
بجان می لرزید ز این زمان بار و راز میوهٔ ایوان شده
(اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا

بجان واحد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ۔ تنہا و بنفسہ و منفرد۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف
قیاس نیست۔ مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریدہ
مجرد۔ اکانت۔

بجای | (۱) ہمان بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی
آخر زائد است ہمچون یا و یائی بمعنی بجا (شیخ شیراز
ه) تو بجای پسر چہ کردی خیر تا ہمان چشم داری
از پسرت و (۲) بمقام (وله ه) عروس خاوری
از شرم رای روشن او ز بجای خود بود از راہ قیروان
گہیر ز (۳) بعوض (رکابتی ه) دل کہ تر است
جا بگیہ پاک ز غیر رفتہ اصم تو بیا کہ ہیچکس نیست مرا
بجای تو (صائب ه) سپردہ جای تو ہر کس ز بزم بیرون
رفت ز تو ئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو)
(۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں

بجای آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
وجہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن
و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی
حکایت دوم) سائر حکما از تا دیل آن فرو ماندند
مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت " صاحبان برہان
و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ
مزید علیہ ہمان (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی
جا رم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) بجای خود | اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف
بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمہ وضع الشی
فی محلہ است صاحب شمس ....

(ب) بجای خود است | را بمعنی وضع الشی فی محلہ
آوردہ۔ اما صاحب مؤید ذکر ....

(ج) بجای خود بود | کردہ فرماید بمعنی وضع الشی

فی محلّه باشد وصاحبان ہفت و انند گویند که بمعنی (بر وضع و آئین خود بود) وصاحبان ضمیمهٔ برہان و بحر بذکر مصدرش ....

(ھ) **بجای خود بودن** | می فرمایند که بمعنی وضع الشّئی فی محلّه مؤلّف عرض کند که (الف) اسم مصدر (د) و (ب) امر (و) مخفّف ماضی قریب (د) و (ج) مضارع و ماضی مطلقش - پس تسامح محقّقین بالاست که در معنی ہر یکی فرق نکرده اند بالجمله الف بمعنی (۱) برجای خود و (۲) فی محلّه یعنی بر موقع و بر محل و (ب) (۱) برجای خود است و (۲) فی محلّه است یعنی بر محل و بر موقع است و (ج) (۱) برجای خود می باشد یا برجای خود بود و (۲) بر موقع و بر محل باشد و بود و (ھ) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشّئی فی محلّه یعنی بر موقع و بر محل و در خود مقام خود بودن این است نزاکت فرق ہر یکی که بیک چابک رانده اند (اردو) الف (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب) (۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) برمحل اور موقع پر ہے (ج) (۱) اپنی جگہ پر رہے اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر رہے یا موقع محل پر تھا (ھ) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) برمحل ہونا موقع پر ہونا -

(الف) **بجای خویش** | (اصطلاح - (الف)
(ب) **بجای خویش آمدن** | بکسر اوّل و سکون (دا) و مصدر وله مرادف (بجای خود) که گذشت و (ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن و بمقام خود آمدن (ظہوری ۵) کردیم سعی ہا و نیامد بجای خویش تا سر بپای ہمنشینی زانو گذاشتیم (اردو) (الف - دیکھو بجای خود (ب) اپنی جگہ پر آنا -

بجای خویشتن | اصطلاح - بقول بحر مرادف بجای خود مؤلّف عرض کند که مزید علیه (بجای خویش) است که خویش و خویشتن ہر دو بیک معنی می آید (اردو) دیکھو بجای خود -

بجای رسانیدن | استعمال - بمعنی حقیقی است یعنی رسانیدن بمقامی و بحدّی - رسانیدن (ظہوری ۵) بہمت رخنه با موسی نوروان تا که آوارگی

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا - مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن | استعمال - صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری) ع آزادگان بجای رسیدند و ما ہنوز زاں رہرواں کہ گرد پس کارواں خورند (اردو) جگہ پر پہنچنا - مقام پر پہنچنا - منزل پر پہنچنا -

بجای کسی چیزی کردن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سند این از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (رحجا) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر بکمال شادمانی نمودن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) و نمی گویند کہ در خانہ نمی گنجد - پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا - دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن -

بجز | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون **مؤلف** عرض کند کہ جز بمعنی بہرا و سوا و غیر - بجای خودش می آید و در بجز موحدہ اول زائد است و بس (اردو) بجز - بقول آصفیہ فارسی - حرف ربط - جز - سوائے - علاوہ - بن - بغیر -

بجس | بقول برہان و جامع و مؤید بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پیوندہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہمین معنی آوردہ و قوسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و صاحب جہانگیری متفق و در سنخ نیز گفتہ و ہیچ یک ازیں سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمہ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین تصحیف ہیچ یکی ازیں ہر دو نتواں کرد - صاحب ناصری ذکر این

می کند و گوید که بجیش به شین معجمه مبدّل است **مؤلّف** عرض کند که صاحب جهانگیری معنی مشقت بیا
برد (بجیش) می آرد که به جیم فارسی و شین معجمه می آید. مخفی مباد که بجس بقول محیط المحیط به فتح موحّده
و سکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی روان شونده و آب جاری در روان کننده لازم
و متعدی هر دو پس فارسیان به تصرّف در اعراب و معنی پرّه بینی را که روان کننده نزله
و دماغ است بدین اسم موسوم کردند و این مفرّس باشد و معنی دوم را به سبیل مجاز گیریم که نرمه
بینی هم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقّت بر بجیش ظاهر کنیم که ازین جا تعلّق ندارد
قول صاحب جامع که از اهل زبانست برای معنی دوم معتبر و اهم و برخلاف محقّق تصحیف
پسند می گوییم که این قسم تحقیق چنانکه او می کند شان محقّقین نباشد (اردو) (۱) نتھنا۔ بقول
آصفیّه هندی اسم مذکّر سوراخ بینی۔ منخره۔ دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں۔ (۲) نرمی سستی مؤنّث

بجست | بقول سروری بحواله زفانگویا و بقول برهان بالفتح با و جیم و سکون مهمله (۱) آوانی
هر چیز باشد و فرمایند که بجای معجمه نیز بایمعنی آمده صاحب برهان گوید که (۲) بکسر اوّل ماضی جستن
و تفحّص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و مؤیّد و انند هم ذکر هر دو معنی کرده اند **مؤلّف**
عرض کند که این را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفته اند و ما هم اتفاق داریم و این قدر صراحت
مزید کنیم که باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نای که می نوازند و همین است اسم مصدر
باجنا و بجنا که مصادر سنسکرت است و معلوم می شود که اهل هر دو زبان اسم جامد بجت و باجا را
از مادّه واحد وضع کرده اند و عجبی نیست که بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان
ناواقف از ماخذ در کتابت این سین مهمله زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاورهٔ خاص مثالش

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ قیاس ما بیشتر ازیں راہ نمی یابد نسبت معنی دوم عرض شود
کہ موحدہ اوّل زائد است وجست بالفتح و بالضّم ماضی مطلق جستن باشد کہ بالفتح و بالضّم می آید
بحث کامل معنی ایں بر مصدرش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
شبد۔ الاپ۔ بانگ۔ ہانک۔ پکار۔ صدا۔ الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد

بجشاک | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح دوم و شین معجمہ بالف کشیدہ و کاف
تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آہنگر و (۳) غلّہ فروش۔ و دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں
جز ایں نباشد کہ پز آخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند
مادہ آں پز باشد و پجاش مبدل آں کہ زای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوزہ و چوجہ و
سوز و سوج و شین معجمہ مبدل خای معجمہ چنانکہ فراخفتن و فراشتن و سارخک و سارشک
پس پجشا بہ بای فارسی و جیم عربی قلب بعض پجاش است و بجشا بہ بای عربی عوض بای
مبدلش چنانکہ تپ و تب کاف آخر برای نسبت یعنی کسی کہ با گداز نسبت دارد۔ آہنگر است
و من وجہ نعل بند ہم و غلّہ فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البتہ خلاف قیاس با
وجا دارد کہ ایں را مفرس گیریم از ہر دو لغات عرب کہ بج بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن
و شاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک در زدن آہن۔ آہنگر است
و من وجہ نعلبند و غلّہ فروش را ہم تواں گفت کہ غلّہ را کوبیدہ صاف و پاک کند و ایں
معنی کنایہ باشد (فالاخر اولی من الاوّل) و عجبی ندارد کہ ایں را بہر سہ معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند۔ مذکر بقول آصفیه۔ چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار بقول آصفیه ہندی۔ اسم مذکر۔ آہنگر۔ حدّاد۔ لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلّه فروش۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ بنیا۔ بقّال۔ اناج بیچنے والا۔

بجشک بقول برہان و جامع بکسر اوّل بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفّف بنجشک هم که گنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند۔ صاحب ناصری بذکر هر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید که بهمین معنی پزشک هم آمده به بای فارسی و زای هوّز۔ صاحب برہان پزشک را به کسر بای فارسی و کسر زای هوّز بمعنی اوّل نوشته که می آید۔ خان آرزو در سراج بجشک به کسره موحّده و جیم فارسی بمعنی طبیب و گیاه فروش آورده گوید که پزشک به بای فارسی و زای هوّز مبدّل آنست و هم او بر بزشک به موحّده و زای هوّز گوید که تحقیق آنست که درین زای فارسی است نه تازی چه تبدیل آن به جیم دلالت دارد برین و صاحب برہان گنجشک را به کاف فارسی بضمّ اوّل و کسر ثالث آورده و صاحب غیاث به کاف عربی **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل پزشک اصل است و اسم جامد فارسی زبان به بای فارسی و زای هوّز مکسور و بزشک که به بای موحّده و زای هوّز بکسر هر دو می آید مبدّلش که بای فارسی به موحّده بدل شود چنانکه تپ و تب و آنچه خان آرزو بر (بزشک۔ بموحّده) تحقیق خود به زای فارسی ظاهر کند مجرّد طبع آزمائی اوست که کسی از اهل لغت ذکر (بژشک یا پژشک) بزای فارسی نکرده و خود او هم بجایش تجاهل کرده و توجیهی که پیش کرده مسئله تبدیل جیم عربی است و نمی داند که جیم عربی به زای هوّز و بالعکس آن هم بدل شود چنانکه در همین بحث ذکرش کرده ایم۔ بالجمله بجشک مبدّل بزشک است که زای هوّز به جیم بدل شد چنانکه

پچوزه و چوچه و سوز و سوچ و بچشک که با بای موحّده و جیم فارسی بکسر تین به همین معنی می آید مبدّل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدیل بوثیقه همین سند کرده و جا دارد که بچشک را که به جیم فارسی می آید مبدّل همین بجشک گیریم که جیم عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کلچ این است حقیقت معنی اوّل۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضمّ کاف فارسی و کسره جیم عربی و مبدّل آن بنجشک بکسر موحّده و کسر جیم عربی که کاف فارسی بموحّده بدل شود چنانکه گاله و باله امّا بر کسر اوّل بنجشک اعتراض داریم که چرا بالضمّ اوّل نگیریم و مخفّف همین بنجشک۔ بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه ایشان و ایشا و این و ای و اگر گنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محقّقین خیال کرده اند (که تصفیهٔ آن بجایش کنیم) اندرین صورت هم تبدیل کاف عربی به موحّده موافق قیاس است چنانکه گشتاسپ و بشتاسپ خلاصه این است که تغیّر حرکات در تبدیل نتیجهٔ محاورهٔ سوقیان است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و مميّزین اتّباع زبان شان کنند و دیگر هیچ۔ (اردو) (۱) حکیم بقول آصفیّه۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ دانا۔ عقلمند۔ هوشیار۔ فیلسوف۔ طبیب۔ بید (۲) گنجشک بقول آصفیّه۔ فارسی۔ اسم مؤنّث۔ چڑیا۔ گوریا۔

بجق جق آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شور و غوغا نمودن۔ مخفی مباد که (جق جق) بقول انند بکسر هر دو جیم عربی لغت عرب است مخفّف (جیقه و جیقه) و جیقه بمعنی فریاد زدن (رسالک نبی) تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب پسالک از بی هنرانی که بجقجق آیند۔ مؤلّف عرض کند که ما بجد یکه در لغات عرب جستیم (جق جق) و (جیقه جیقه) را نیافتیم۔ صاحب انند ذمه دار قول خود است

امّا جخ جخ بہ خای معجمہ عوض قاف در عربی زبان بمعنی
شور وغوغا کردن وبانگ زدن آمدہ (کذا
فی محیط المحیط) پس جزین نیست کہ فارسیان خای
معجمہ را بقاف بدل کردہ مفرّس کردہ اند چنانکہ
چخماق وچقماق وبرخ وبرق (اردو) جھک جھک
کرنا - ہندی - بکواس کرنا - یا وہ گوئی کرنا -
ہرزہ سرائی کرنا - صاحب آصفیہ نے (جھک
جھک) کا ذکر فرمایا ہے - ہندی اسم مؤنث
بکبک - جک جک - بکواس - یاوہ گوئی - ہرزہ
سرائی ؎ جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا

بجکم بقول سروری بجیم وکاف تازی بوزن شبنم خانۂ تابستانی باشد (رودکی ؎) از تو خالی
نگار خانۂ جم ؎ فرش دیبا کشیدہ بر بجکم ؎ صاحب برہان این را بہ ہمین معنی بہ جیم فارسی آوردہ و
خان آرزو ور سراج بر (بچکم بہ جیم فارسی) گوید کہ بشکم بہ شین معجمہ عوض جیم فارسی ہم آمدہ و فرماید کہ
صاحب رشیدی بکسر اوّل وبای فارسی (پچکم) آوردہ وصحیح ہمان است کہ بالا مذکور شد و قول
قوسی ہم ہمان وباز فرماید کہ بعضی (پتکم - ببای فارسی وتای قرشت) خواندہ اند و این تصحیف بشکم
است وبای فارسی خطاست (انتہی کلامہ) وپشکم بہ بای فارسی بالکسر وبالفتح وشین معجمہ بمعنی
مطلق ایوان وبارگاہ آمدہ (کذا فی البرہان) مؤلف عرض کند کہ اصل این بشکم است مرکب
از بشک ومیم تخصیص بشک بقول برہان بالفتح بمعنی شبنم است وبہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی
آمدہ (الخ) ومیم تخصیص ہمچون پنجم وچارم پس معنی لفظی این مخصوص بہ شبنم وکنایہ از شبنم خانہ
وسرتابۂ تابستانی وبجکم مبدّل آن کہ شین معجمہ بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ کاش وکاج وبچکم
بہ جیم فارسی) ہم مبدّلش کہ شین معجمہ بہ جیم فارسی بدل شود چنانکہ کاشی وکاچی واگر سند استعمال
پیش شود (پتکم بہ فوقانی دوم) ہم مبدّل بشکم کہ شین معجمہ بہ فوقانی ہم تبدیل یابد چنانکہ رخش

درخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدّل بجکم باشد کہ موحّدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ اسب و اسپ و تب و تپ و بلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ (فتامّل) (اردو) سرو آہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ کے چوتھے معنے۔

بجگر شیشہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (شیشہ در جگر شکستن) است کہ می آید کہ ساختن است و ایں کنایہ باشد (ظہوری ۵) ہمدم بردکہ تحفہ مرہم نمی شود ٭ ساقی شکستہ ام بجگر شیشہ خانہ (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا۔ بقول صاحب بحر (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بی قراری

بجگلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و رابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ ایں را مرکب دانیم از لفظ بج و گل و ہای نسبت۔ بج بالفتح بمعنی پالایش آب و تراوش آں بجایش گذشت و گل بالضّم بمعنی مطلق سرخ می آید و ایں مجاز باشد۔ پس معنی لفظی اہم منسوب بہ پالایش آب سرخ و کنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دیگر ہیچ اندریں صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خم بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ شراب کا مٹکا۔ مذکر۔ شراب کی صراحی۔ مؤنث۔ صراحی کی تعریف یا بوتہ پر گزری رہے۔

بجل بقول برہان بضم اوّل و ثانی بر وزن وہل استخواں شتالنگ است و آں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد و بتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل و بجول و بزل و بزول ہر چہار را بضمتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری و ہفت و انند

هم ذکر این کرده اند صاحب جامع همزبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بجول و اصل این بزول که زا به جیم بدل شد و معنی با صاحب رشیدی متفق **مؤلف** عرض کند که بزول به موحده و زای هوّز نیامده و پجول به بای فارسی و جیم عربی به همین معنی آمده و اصل لغت فارسی پژول است به بای فارسی و زای فارسی صاحب کنز هم که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته پس بژول به موحده و زای فارسی مبدلش که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و بجول به موحده و جیم عربی مبدل بژول که زای فارسی به جیم عربی بدل شد چنانکه گژنک و گجک و بجل مخفف بژول که واو حذف شد چنانکه خاموش و خامش و همچنین بجل مخفف بجول - این است حقیقت ماخذ این - اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف این صراحت کافی نه کرده اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است و (۲) بر سبیل مجاز استخوانی چهار گوشه و دراز که بدان بازی کنند و بعربی قرعه نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر استخوان پا (۲) وہ چوپہل ہڈی جسے نرد بازی اپنے پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں - پاسہ - آپ ہی نے پاسا اور پانسا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر - قرعہ کعب - لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں -

بجلا آمدن مصدر اصطلاحی - جلا گرفتن و روشن شدن (صائب ؎) روی چون آینه پنهان مکن از خشم نگاه
که زخاکستر لها بجلا می آئی (اردو) جلا پانا - مجلّی ہونا -

بجلا زدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و وارسته و سجز بفتح جیم (۱) از حجاب برآمدن و فیج شدن (میرزا جلال اسیر ؎) زاهد از دست تو
آخر بجلا خواهم زد　زدستی کوچه و بازار سلامت باشد - **مؤلف** عرض کند که جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و بالمد از خانه بیرون کردن و چیزی روشن و آشکارا ساختن - صاحب بحواله منتهی الارب بمعنی اوّل را لازم هم گیرد - پس بجلا زدن (۲) بمعنی جلا وطن شدن و کردن باشد و از سند میرزا جلال اسیر هم بمعنی جلا وطن شدن پیدا است

پس معنی اوّل را اشتقاق سند دیگر باشیم و شک نیست که (بر جلا زدن) بمعنی بر آمدن می آید ولیکن در بجلا زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو) (۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلا وطن کرنا۔

(الف) بجلد چیزی مصدر اصطلاحی۔ بجلد آہوان در جلوه می آیند ٭ اگر چشم تو صیاد انہ در فکر شکار افتد ٭ (محسن تاثیر ب ۵) ہر جا حدیث طرۂ جانانہ می رود ٭ سوج ہوا بجلد پریخانہ می رود ٭ (ولہ ب ۵) سحر بدین آگہنہ یاد گلشن کرد ٭ صبا بجلد پری رفت واز چمن برخاست ٭ مولف عرض کند کہ از قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصود ہماں باشد کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا کسی کی شکل اختیار کرنا۔

(ب) بجلد چیزی رفتن (الف) مرادف بلباس چیزی باشد (ب) بقول وارستہ و بحر و انند بشکل او متشکل شدن (مسالک بزدی الف) پریزادان

بچم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و ہم کرمازک است کہ میوۂ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا خوانند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ صاحب محیط بر بچم گوید کہ بفتحتین بدیار مصر اسم گزمازج است و گویند عصی الراعی و بر گزمازج فرماید کہ گزمازق و گزمازک و گزمازد ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا می فرماید کہ بفتح طا و سکون را و فتح فا و الف اسم عربی است۔ بیونانی اریقا یوشا و اقلا و طس و برومی موریقا و بسریانی سعرا و بفارسی گز و بہندی جہاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است و ثمر آں مدوّر و عذبہ نام دار د و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا و ثمر آں مثلث و بعربی جوز الطرفا و ثمرۃ الطرفا و گزمازج و بفارسی گزماز و و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آں مثل اثل است الا کوچکتر سرد و خشک در اوّل و گویند خشک در دوم و شیخ سرد خشک در دوم گفته و دران جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تجفیف است و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که این لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ مائین کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائین (۲) دوسری چھوٹی مائین۔

بجنگ بودن نگاه | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز دیدن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ ولیکن خلاف قیاس نیست که تیز دیدن بسوی کسی بجنگ نگاه باشد۔ مشتاق سند استعمال باشم (اردو) تیز نگاه کرنا۔ صاحب آصفیہ نے لفظ تیز پر تیز نظر۔ تیز نگاه کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے گھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاه سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود | صاحب هفت بحوالهٔ قنیه گوید که بضم اوّل و سکون جیم و ضم و نون بواو رسیده و دال مهمله زده (۱) بمعنی تندر و پرنده آمده۔ صاحب شمس همین لغت را بمعنی (۲) تندر و غرنده گوید و صراحت کند که لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و بختوره بموحده اوّل و خای معجمه و تحتانی سوم و رای مهمله در آخر بمعنی رعد و شیر غرنده و بختوه به های هوز آخره هم به همین معنی می آید و تحقیقش همدر انجا کنیم ورنه بجا قیاس همین قدر می خواهد که صاحب هفت نظر بر التباس لفظی بختور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد و مگر در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکه کاتب هفت تندرو غرنده را (تندرو پرنده) نوشت حیف است که محققین از احتیاط کار نمی گیرند۔ اگر معنی بیان کرده

صاحب ہفت راسندی پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و مبنی دوم
ہم ایں لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایہ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (اردو)
(۱) تذرو ایک جنگلی مرغ کا نام ہے۔ مذکر (۲) رعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بجلی کی کڑک۔
گرج۔ گڑگڑاہٹ۔

بجو بقول مؤید بالفتح وضمّ دوم جزمن باشد و صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم
عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتوہ بہ فوقانی دوم عوض موحدہ وہای ہوز در آخر
بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بتوہ۔

بجوار حق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن
است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان
دارند و موافق قیاس است (اردو) جوار حق میں
جگہ پانا۔ مرنا۔ دکن میں مستعمل ہے۔

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
کنایہ از دغا و فریب خوردن (ظہوری ؎)
تا بکی ریش گاو باشد کس ؎ چند چوں ابلہان بجوال رفت
بجوال ؎ مؤلف عرض کند کہ فارسیان میدانند
کہ در جوال باسگ بند کردن عقوبتی است از
آئین سیاست ملک شان۔ پس کسی کہ بجوال
رفت۔ دغا و فریب خورد۔ از ہمین رسم ایں مصدر
اصطلاحی قائم شد (اردو) دھوکا کھانا۔
فریب میں آنا۔

بجوج بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن بلوج نام شخصی از مشاہیر قرمساقان
(ناظم تبریزی ؎) در ہند اگر کساد شود جنس کون کشی ؎ ردہمرہ بجوج و بملک عراق نہ

مؤلف عرض کند کہ لغت ژند و پاژند می نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادۂ حیوان و فرج زنان را گویند و جاوارو کہ این اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا۔ مذکر۔

بجوجیا بقول برہان و ناصری و (جہانگیری ضمیمہ) با جیم بروزن فلونیا بلغت ژند و پاژند (۱) مادۂ ہر حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد و بتازی مؤنث مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین زرروشتان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان را می گفتند و انتہی کلامہ حیف است کہ کتب لغات این لغت را ترک کردہ اند۔ پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمۂ یا در آخر کلمہ افادۂ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت۔ صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی این فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادہ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ محاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادہ حیوان - مذکر (۲) فرج مؤنث۔ دیکھو اوک۔

بجور بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اول بروزن کشور نام ولایتی است مابین کابل و ہندوستان۔ صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ این ولایت نزدیک سواد تیراہ است و بکسر اول و سکون جیم و فتح واو و رای مہملہ زدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان این ولایت بدست نمی آید۔ الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے

بجوش آمدن

مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیادہ تر گرم شدن مائعات وجوش زدن چنانکه بجوش آمدن آب وشیر ومی وخون ودیگر امثال آن از گرمی آتش یا حرارت وتمازت سند این از مصرع اوّل صائب بر معنی دوم می آید۔ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ کھد بدانا۔ بلبلے اٹھنا۔ ابلنا۔

(۲) بالیدن وشگفته شدن چیزی وسوز پیدا کردن چون اضافت این بسوی غیر مائعات کنند چنانکه بجوش آمدن خاک این مجاز معنی اوّل است (صائب ؎) خون ما از رویِ آتشناک می آید بجوش ؏ از دم گرم بهاران خاک می آید بجوش ؏ (اردو) بالیدہ ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۳) ذوق یافتن و ولوله پیدا شدن چنانکه بجوش آمدن دل (صائب ؎) زبس نوادل عشّاق می بجوش آید ؏ زعندلیب مگر ناله بگوش آید ؏ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ ولولہ اٹھنا ذوق پانا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ متاثر ہونا کہہ سکتے ہیں۔

(۴) بخشم آمدن وبجذبه آمدن چنانکه بجوش آمدن کسی (ظهوری ؎) گفتم که بجوش آمده ام از همه بر تر ؏ بگسست ولم خامتر از من هوسی چند ؏ و برای غیر ذی روح هم بر سبیل مجاز چنانکه بجوش آمدن لب (ظهوری ؎) لب از تلخی شهد آمد بجوش ؏ بشیرینی زهر خو کرده ایم ؏ (اردو) جوش میں آنا بقول آصفیہ۔ غصّہ میں آنا۔ جذبہ میں آنا۔ مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ آپ ہی نے لفظ جوش پر مستی کے معنے لکھے ہیں۔

(۵) مست وبیخود شدن چنانکه بجوش آمدن کسی ومجاز ابرای چیزی هم (صائب ؎) اگرچه دیر بجوش آمدم بایں شادم ؏ که هرچه دیر شود گرم دیر گردد سرد ؏ (ظهوری ؎) بهار است از هوای سرو قمری ؏ درخروش آمد ؏ دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد ؏ (وله ؎) بجوش آمد ومرگم زشوق مرگ حلال ؏ ستاده وشنه بکف عشق گرم قصّا بیست ؏ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ جذبہ میں آنا۔ واضح ہو کہ اس کے معنے (مست ہونا) بھی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پرستی کے معنے بھی لکھے ہیں۔

(۱۳۴۵۶) • **بجوش آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی مصدر گذشتہ و شامل ہر پنج معانیش (ظہوری ۵) بجوش آورم باز دیگ ہوس را ؎ پس از پختگیہا دگر خام گردم ؎ (صائب ۵) چناں زسردی عالم فسردہ دل شدہ ام ؎ کہ روی گرم نمی آورد بجوش مرا ؎ (اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔ برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔ (۵) مست کرنا۔

(۱۳۴۵۷) • **بجوش افتادن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی بجوش آمدن است و مبتلای جوش شدن در کاری یعنی غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام می افتد ؎ فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ؎ (ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ؎ زتاب مستی حسرت چو من بجوش افتد ؎ (اردو) مبتلای جوش ہونا۔

بجول | بقول برہان بضم اوّل بروزن اصول استخوان شتالنگ۔ صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی این بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(۱۳۴۵۸) (۱۳۴۵۹) (الف) **بجولان آمدن** | مصادر اصطلاحی (ب) **بجولان آوردن** | جولان۔ بقول منتخب بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گردگشتن در کارزار فارسیان بسکون وا و استعمال کردند بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و (ب) متعدی آن یعنی دوانیدنش و مجازاً بر غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خودش کنیم۔ (انوری الف ۵) زادہ خورشید در تابست اندر خسار تو ؎ تا چرا از لعت برہان گلگون بجولان آمدہ است ؎ (صائب ۵) دلفریبی چون بجولان

آورد آن ماه را ز مردمی باید نگهدار دعنان آه را پا | (اردو) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجّه بقول سروری وسراج بوزن پشّه نام مدینه ایست میان فارس واصفهان وصاحب برهان گوید که نام جائی ومقامی صاحب رشیدی باتّفاق سروری صراحت مزید کند که بفتح با وجیم تازی مشدّد باشد وصاحب جامع متّفق با برهان صاحب انند این را لغت فارسی گفته مؤلّف عرض کند که بز بالفتح زمین وپشته بلند را گویند (کذا فی البرهان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالا و بج بدّلش که زای هوّز به جیم بدل شد چنانکه چوزه وچوجه فارسیان های نسبت در آخرش آورده نام مدینه نهادند که بر پشته بلند واقع باشد ومعنی لفظی این منسوب به پشته بلند دارد (اردو) بجّه ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکّر۔

بجهت بقول انند بحواله فرهنگ بالفتح بمعنی بسبب وبعلّت مؤلّف عرض کند که موحّده اوّل زائد است وبمعنی آن مستعمل (اردو) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمهٔ برهان وبحر (۱) کنایه از جیحون گذشتن و(۲) کنایه از کشتی جیحون نشستن و(۳) گریه بسیار کردن صاحب مؤیّد ذکر ماضی مطلق این بحواله قنیه کرده گوید که ای جیحون را عبور کرد وبحواله ادات فرماید که در جیحون بکشتی سوار شد وقیل کنایه از گریه بسیار مؤلّف عرض کند که معنی اوّل خلاف قیاس است ومخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرّد قول محقّقین بالا کافی نیست ومعنی دوم موافق قیاس باشد۔ مقصود معنی سوم همین قدر است که از کثرت گریه دریای اشک روان می شود گویا باکی در جیحون می نشیند مبالغهٔ شاعری است دیگر هیچ مخفی مبادکه دربنجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نہ برو دخاص وحق آنست کہ این مصدر اصطلاحی سا دہ بربیا نشستن) قائم کنیم کہ بجای خودش مذکور شود	(اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی میں بیٹھنا (۳) بہت رونا ۔ آنکھوں سے دریا بہانا ۔

موحّده با جیم فارسی

بُچ بقول جہانگیری و جامع (۱) اندرون لبنوس و آنرا اکتب وکتب نیز گویند ر پور بہای جائی
۵) تا سیلیت نیم پہ او باد کن بچپت ژ کز بہ تپانچہ باز خوری تو زنا بہ پک ژ و (۲) موی پیش سر
صاحب برہان صراحت کند کہ بضم اوّل و سکون ثانی است ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ در سروری
بہ فتح جیم عربی است و این درست تر است چہ قافیہ شعر بر فتح جیم تازی است نیز فرماید کہ صاحب
فرہنگ جہانگیری این بیت را از قطعہ پنداشتہ کہ قافیہ اش بہ ضمّ و جیم فارسی است و قافیہ بر شعر
پوربہا بر کاف تازیست نہ بر جیم چنانکہ صاحب فرہنگ گمان بردہ خان آرزو در سراج نسبت
معنی اوّل بذکر قول برہان گوید کہ بدین معنی بجیم تازی گذشت و نسبت معنی دوم فرماید کہ بالفتح
باشد و بفارسی لبنوس ہم ۔ مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ بمعنی اوّل مبدّل بَچ بمعنی اوّلش
کہ بجیم عربی گذشت و صراحت ماخذ ہم در آنجا کردہ ایم ۔ جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کاج
و کاچ و بمعنی دوم ہم مبدّل معنی دوم بَچ است و اختلاف در معنی این نتیجہ محاورہ باشد کہ پیش سرا
موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز و حرکت اوّل این بلحاظ ماخذ کہ ذکرش بر بَچ بجیم عربی) کردہ ایم
فتح باشد ۔ صاحب رشیدی بحثی کہ بر قافیہ شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بچ کے
پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار
بال ۔ زلف ۔ گیسو ۔ لٹ ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہیں ہے فارسیوں نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان)

ع) زلف از کاکل پریشان خاطر است ٭ زبر دست چوں خودی بودن بلاست ٭

بسچاق بقول وارستہ بحوالہ نصاب ترکی بہ بای فارسی و جیم فارسی مشدد لغت ترکی است بمعنی کارد (فوقی یزدی ع) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ٭ خوش آں زمان کہ سرش را بہ بزم از بسچاق ٭ صاحب غیاث بہ موحدہ آوردہ گو ید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ تشدید جیم فارسی آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز ایں را بہ موحدہ و تخفیف آخر۔ لغت ترکی گفتہ و صاحب لغات ترکی ہم بکسر موحدہ آوردہ۔ جز ایں نیست کہ فارسیان بہ تشدید جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند۔ مفرس باشد و بس۔ اگر عوض موحدہ بای فارسی متحقق شود چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدلش باشد کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچو تب و تپ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیہ حرف اول کافی نیست۔ مشتاق سند دیگر باشیم۔ (اردو) چھری بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ کٹر لک۔ لمبا چاقو۔ جو بند نہ ہو سکے۔ چھوٹا چھرا۔

بسچاہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ ذلت رسانیدن است دیگر محققین ازیں ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا۔ بقول آصفیہ۔ زک دینا خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔

بسچ بسچ بقول سروری بضم و کسر ہر دو با و جیم اول نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بہ زاہدان خوانند (شمس فخری ع) در رستہ انصاف جمال الحق والدین ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بسچ بسچ ٭ آواز دہد گرگ شبان ہمچو شبانان ٭ خوانند شبانان گلہ را جملہ بہ بسچ بسچ (صاحب

بصراحت ہر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید کہ حرف زدن باشد در نہایت آہستگی ۔ و سرگوشی را نیز گویند و لطیفیست کہ شانان تیز نابداں نوازش کنند و پیش خود خوانند و آرستہ بذکر معنی اوّل از ظاہر نصیر آبادی سند آوردہ (ف) بفریاد و افغان بزم شراب ہمہ بچ بچ آرستہ در رخت خواب صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و فرماید کہ بچ مبدّل بز یا برعکس آں مؤلف عرض کند کہ سرگوشی بہترین تعریف معنی اوّل است و این بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدّل بز بز چنانکہ خان آرزو اشارۂ آں کردہ (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ کھسر پھسر ۔ کانا پھوسی ۔ کانا باتی ۔ آپ ہی نے کھس پھس ۔ بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے ۔ اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جدا جدا ہے ۔ دکن میں اوہ ۔ اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرمایند کہ رسیدن بدولتی یا بخدمت و دولت مندی صاحب مؤید نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود ہمین مصدر را بہ تحتانی ششم بہ ہمین دو معنی آوردہ و برای معنی اوّل از کلام نظامی استناد کردہ (ف) روزی از انجا کہ فراغی رسید باد سلیمان بچراغی رسید و صاحب رشیدی ہمزبانش و صاحب شمس ذکر این و ماضی مطلق این بہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ازین ساکت غلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی بہ روشنی واصل شدن کنایہ باشد از حضوری بخدمت و دولتمندی یا بزرگی و حصول دولت ہم ۔ سند نظامی بکار این نمی خورد

کہ متعلّق بہ رسیدن باو بچراغ) است - طالب سند
دیگر باشیم - معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
دولتمند - تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا
(۲) دولت مند ہونا -

بچراغ گذشتن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر
و مؤید و ہفت رسیدن بخدمت کاملی و عارفی **مؤلف**
عرض کند کہ گذشتن بمعنی رفتن آمدہ (کذا فی الموارد)
و چراغ در ینجا بلحاظ فروغش استعارہ باشد از عارف کامل
بوجہ روشن دلیش و معنی این مصدر را بسبیل کنایہ
گیریم - طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان
و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف
کامل کی خدمت میں حاضر ہونا -

بچرگ | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بجیم فارسی
بوزن مرفق سبزہ - و فریب خوردہ و بحوالہ ادات
الفضلا بکسر بای و جیم و سکون را ہم آمدہ صاحبان برہان
و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج
گوید کہ تحقیق آنست کہ بمیم بفتح جیم و کاف فارسی است

مؤلف عرض کند کہ بچرگ بقول جہانگیری بہمین معنی
می آید و صاحب برہان بمعنی بیکار نوشتہ و بجیم فارسی ہم
آوردہ حیف است کہ خان آرزو حجت صحت بچرگ
پیش نہ کردہ ما عرض کنیم کہ (بزرگ) بہ ضم موحدہ و سکون
زای ہوز و فتح رای مہملہ و سکون کاف فارسی اصل
است معنی لفظی این رگ بزدارندہ و کنایہ از فریب خوردہ
و سبزہ و بیکار - زای ہوز بدل شد بہ جیم فارسی چنانکہ
پزشک و پجشک و کاف فارسی بدل شد بہ کاف
عربی چنانکہ گند و کند - اختلاف اعراب نتیجہ بی خبری
از ماخذ باشد کہ در محاورہ و استعمال واقع شدہ و آنچہ مجرگ
و مچرگ بہ میم اول و جیم عربی و فارسی می آید آن ہم
مبدّل بزرگ است کہ موحّدہ بہ میم ہم بدل شود چنانکہ
عزب و عزم و زای ہوز بہ جیم عربی و فارسی چنانکہ
سوز و سوج و پزشک و پجشک پس صحت مجرگ
و بغیر صحت بچرگ کجا باقی ماند چنانکہ خیال خان آرزو است
بلکہ خلاف خیالش تحقیق ما کہ بمعنی بر قیاس صحیح است
بچرگ اصل است و مچرگ مبدلش و چون اہل زبان

یعنی صاحبان سروری و جامع بچہرک را بمعنی لغت
فارسی تسلیم کردہ اند خان آرزو را بہ سد کہ با ہند
نژاد حکم صحیح و غیر صحیح بدون حجت و برہان دہد چنانکہ
عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا احمق ۔

بچہرم خام کشیدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
تعذیب کردن و آں نوعی از سیاست می باشد مؤلف
عرض کند کہ مقصود محقق ہند نژاد جز این نباشد کہ مجرم
را در پوست بز یا گاو و غیر ذلک تعذیباً بند کنند استعمال این
مصدر از نظر ما نگذشت و محققین اہل زبان و معاصرین عجم
ازین ساکت ۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو)
جانوروں کی کھال میں بند کرنا ۔ یہ تعذیر کی ایک قسم
ہے جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں ۔

بچہن | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینہ مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم زبان ندارند ناچار مارا رای مہملہ در آخر باشد عوض زای ہوز اند درین صورت این را
ماخذ بچہرک دانیم کہ بکاف گذشت و جا دارد کہ این را مخفف بچہرک گیریم والآخر اولی من الاول ۔ بای حطی
بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔
اوچھا ۔ کم ظرف ۔ دوں ہمت ۔ سفلہ ۔ فرومایہ ۔ آپ ہی نے کچھ پہ فرمایا ہے (اردو) اناڑی ۔ بیوقوف احمق

بچس | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان بالاول
ثانی مفتوح (۱) زرہ بینی و (۲) سستی و (۳) رنج و مشقت
مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ این را مبدل
بجس دانیم کہ بجیم عربی و سین مہملہ ہر دو معنی اول الذکر
گذشت ۔ چنانکہ کاج و کاچ و کستی و کشتی صراحت
ماخذ ہم در انجا کردہ ایم و معنی سوم ہم مجاز و لیکن بیچ تعلق
از ماخذ نیافتہ ہی شود چارہ نیست جز این کہ این را بدین معنی
اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان
و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بجس
کے پہلے معنے (۲) سستی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
کاہلی ۔ آلکسی ۔ چستی کا نقیض (۳) مشقت بقول
آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ محنت ۔ تکلیف ۔ دکھ ۔

بجشک بقول جہانگیری و رشیدی با اوّل و ثانی
مکسور (۱) طبیب را گویند و آں را پزشک نیز خوانند
(نظامی ۵) ہمہ رنگ زرشک شد سرشکم ز پزشک و ادرس
بجز بجشکم (۲) صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲)
گیاہ فروش را ہم گویند صاحب جامع ہم بانش صاحب
موئید گوید کہ بضمتین و قیل بکسر دوم و ایضاً بفتح
اوّل در ادات بابای فارسی صحیح است بمعنی (۳)
رگ زن و طبیب کذا فی الشرفنامہ و بحوالہ ادات
گوید کہ طبیب و فرماید کہ صحیح بہ بای عربی است کہ
در لسان الشعرا ہم کہ مرجع ادات ست فضلا است
در باب بای تازی آوردہ خان آرزو در سراج با
برہان بہر دو معنی متفق و گوید کہ پزشک مبدّل
این مؤلف عرض کند کہ مابر (بجشک) کہ بموحدہ
و جیم عربی گذشت حقیقت این بیان کردہ ایم
کہ اسم جامد فارسی زبان پزشک است بہ بای
فارسی و رای ہوز خان آرزو غور نکرد و بالجملہ مرادف
است بمعنی اوّل (بجشک - بہ بای عربی و جیم عربی)
و معنی دوم مجاز آں کہ گیاہ فروشان ہم دم طبابت
میزنند و جہلا را گیاہ مخصوص برای علاج امراض
می دہند کہ در دکن آں را کچے گاندی نامند و معنی
سوم ہم مجاز باشد کہ جرّاح و رگ زن را بدیں اسم
موسوم کردند کہ معالجہ زخم می کند ہچوں طبیب مخفی مباد
کہ بلحاظ ماخذ ایں بکسر اوّل و دوم صحیح است (اردو)
(۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے (۲) کچے گندھی - دکن میں
اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات
سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص
پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے
ممالک مغربی و شمالی اودہ میں بوٹی فروش کہتے ہیں
(۳) رگ زن - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر
فصّاد - فصد کھولنے والا - جرّاح -

بجشم صاحب انند بہ فتح اوّل فرماید کہ این
کلمہ را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند
تعظیماً لامرہ (خواجہ شیراز ۵) گفتم گیسم دہانت لبت
کامراں کنند گفتا بچشم ہر چہ تو گوئی ہماں کنند

ونیز فرماید کہ ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی
و توجیہی می خواہد و اغلب کہ معنی قولہ کہم بر سبیل استفہام
انکاری باشد و سوال از زمان نباشد فتامل مؤلف
عرض کند کہ از کلام خواجہ شیراز مصدر (بچشم کردن)
پیدا است کہ بجای خودش می آید درینجا ہمین قدر
کافی است کہ فارسیان استعمال این بدون موحدہ
بیشتر می کنند باظہار امتثال امر یعنی زید گوید کہ "
زود برو و بیا" و مخاطب جواب می دہد کہ "چشم"
یعنی بالراس والعین و بسر و چشم تعمیل حکم می کنم
پس درینجا (چشم) مخفف (بچشم) است و (بچشم)
مخفف (بسر و چشم تعمیل حکم می کنم) و معنی لفظی این
بالای چشم و با چشم و بوسیلہ چشم - ماجد ذوق زبان
گوییم کہ مجرد (چشم) داخل محاورہ باشد نہ (بچشم)
(اردو) بسر و چشم - بقول آصفیہ - فارسی -
سر آنکھوں سے بطیب خاطر - خوشی سے مؤلف
عرض کرتا ہے کہ بہت خوب - جو حکم - جی اچھا یہ حاکم
کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی
موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر و چشم کہتے ہیں

بچشم آمدن مصدر اصطلاحی - بقول
برہان (۱) چشم زخم را گویند یعنی آزاری کہ بکسی رسد
وبقول بحر (۲) بزرگ نمودن در نظر کسی ہم صاحبان
مؤید و جامع بر معنی اول قانع و خان آرزو در سراج
بحوالہ برہان ذکر معنی اول و در چراغ ہدایت
ذکر معنی دوم کند (سلیم ۵۲) ہرگز مرا بچشم نیاید
فلک سلیم * در چشم کہ از چہ بود چشم من کبود *
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۳) بنظر
آمدن چنانکہ "مکتوب توالی الآن بچشم من نیامد"
یعنی ندیدم اورا و معنی اول و دوم بر سبیل کنایہ
باشد (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں
پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے "ناحق آنکھوں میں پڑ گیا"
یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا - بقول
امیر نظروں میں سمانا - (اسیر ۵) مری آنکھوں میں
آ کر تم اگر شمشاد قامت ہو * شجر رہتا ہے اکثر
سبز دریا کی ترائی سے * دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں بھرنا۔ آنکھوں میں چھپنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ؎) تو نے حسن روز سے بے پردہ دکھائی صورت ؛ پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمایا کوئی ؛ (۳) نظر آنا۔ دکنا۔ دکن میں کہتے ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول اننند مرادف بچشم کردن بمعنی اعتنا به شان چیزی کردن و برگزیدن (افضلی جربادخانی ؎) غم تو در دل من ہمچو دزد خانگی است ؛ که هر چه روز بچشم آورد بشب دزدد ؛ مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این دیدن است و در نگاه داشتن و برگزیدن حاصل آن (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بتوجه تمام دیدن مؤلف عرض کند که مرادف (با چشم خریداری دیدن) که گذشت موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی حقیقی ظاهر است که خریدار متاع را برای خریداری بتوجه تمام می بیند۔ (اردو) خریداری کی نگاہ سے دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

بچشم خود دیدن استعمال بمعنی حقیقی است و (بچشم خویش دیدن) مرادفش۔ بحث این با سند استعمال بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ؎) ترسم از دور بچشمش سخن رند اہل نظر ؛ بسکه چوں خواب بہاران لب او شیرین است ؛ صاحب بحر فرماید که بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید که بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن و آفت عین الکمال خراب ساختن (مؤلف) عرض کند که مرادف (با چشم خوردن) است که بجای خودش گذشت و صراحت معنی ہم در آنجا کرده ایم ضرورت ندارد که حسد را در معنی داخل کنیم (اردو) دیکھو با چشم خوردن۔

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ
و بحر دانند نظر بند کردن (حسن بیگ رفیع ؎)
چون کسی از چرخ بگریزد کہ مردم را بچشم ؛ ہیچو ابروی
بتان پیوستہ می دارد نگاہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند
پیش کردہ محققین بالا مصدر (بچشم نگاہ داشتن)
پیدا است طالب سند دیگر باشیم و گوئیم این مصدر
ہم بر زبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن)
و نگران بودن ۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید کہ
بمعنی محبوس است پس نظر بند کردن بمعنی محبوس
و مقید کردن باشد اندرینصورت در معنی این استعمال
(نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است کہ
نگرانی محض ورای قید و بند باشد ۔ (اردو) آنکھوں میں
رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا ۔ نگرانی کرنا
(ہلال ؎) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں
عاشق ان کو ؛ یک نظارہ نگھبان رہا کرتے ہیں ؛

بچشم در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر
وقع و وقار داشتن و اعتبار پیدا نمودن **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف معنی دوم و سوم (بچشم آمدن)
باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و لیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے
دوسرے اور تیسرے معنے ۔

بچشم دیدن استعمال صاحب انند گوید کہ خبر
احتمال صدق و کذب ہر دو دارد اما وقتی کہ گفتہ شود ؛
بچشم خود دیدہ ام یا بگوش خود شنیدہ ام ؛ اصلا
کذب را دراں دخلی نباشد و برینقیاس بپا ایستادن
و بپا رفتن (میر خسرو ؎) رفتن جانرا بچشم خود ندید
ہیچکس ؛ من بچشم خویش می بینم کہ جانم می رود ؛
(سعدی ؎) بچشم خویش دیدم در بیابان ؛ کہ
آہستہ سبق برد از شتابان ؛ **مؤلف** عرض کند
کہ از ہر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن)
پیدا است کہ بجای خودش گذشت و بچشم دیدن ہم
ہمان مقصد پیدا کند کہ مخفف آن است یعنی لفظ
خود و خویش درین محذوف است و این ترجمہ
(رأی العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا ۔

بچشم روشنی کسی رفتن مصدر اصطلاحی - خان آرزو
در چراغ هدایت گوید که برای مبارکباد کسی رفتن
که چشم روشنی مبارکباد است (تاثیر ۵) حرف
از فروغ روی تو هر گاه می رود؛ خجلت بچشم روشنی
ماه می رود؛ (مرزا جلال اسیر ۵) برق نگاه گرم
تو آئینه را گداخت؛ آتش بچشم روشنی خاره می رود؛
(ابو طالب کلیم ۵) بچشم روشنی داغهای کهنه ام؛
تبسمش نمک تازه در نمکدان کرد؛ صاحبان بحر و
انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اصل
این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم
روشنی) و این مرکب وضع شد برای مژده میلاد
که مولود را نور دیده پدر گویند و مجازاً برای هر یک
مژده مستعمل شد یعنی برای غیر مولود هم پس (بچشم
روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت
برای مبارکباد یعنی رفتن برای تهنیت دارد و
مبارکباد کے لئے جانا۔ تہنیت کے لئے جانا۔

بچشم شنفیدن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته
و بحر و انند و کنایه از دیدن (وحید ۵) روشن گهر
بود نسب نامه بے نیاز؛ بشنو بچشم دعوی در یتیم را؛
مؤلف عرض کند که صاحب موارد شنیدن را
بمعنی دیدن باستناد همین شعر آورده و صراحت
ماخذش همدر انجا بکلیم (اردو) دیکھنا۔

بچشم کردن مصدر اصطلاحی - بقول سروری
و جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از انتخاب کردن۔
(خاقانی ۵) ما را بچشم کرد که تا صید او شدیم؛ زان
پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت؛ صاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بچشم رسانیدن که چشم
زخم رسانیدن است) صاحب برهان بذکر معنی اوّل
و دوم فرماید که (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع
همزبانش و وارسته بذکر معنی اوّل گوید که (۴) وقع
و وقار گذاشتن (طغرا ۵) جام جم خویش را بچشم کنند؛
چون در آید بچشم جانانه؛ صاحب بحر ذکر هر چهار معنی
بالا کرده و صاحب مؤید بر معنی دوم و سوم قانع و
خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم به نقل الفاظ

رشیدی کند و گوید که بعضی بمعنی تند و تیز نگریستن نوشته اند و این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جا داده مؤلف عرض کند که تعریف استعاره را فراموش کرد تا کنایه را استعاره پنداشت بتحقیق ما (۵) عزیز داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیراز ؎)

بچشم کرده ام ابروی ماه سیمایی ٭ خیال سبز خطی نقش بسته ام جایی ٭ مخفی مباد که مقصود وارسته از معنی چهارم جز این نباشد که چیزی را بی توقیر کنند و سبک دانند و این کنایه ایست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنهان و مخفی کردن چنانکه از سند طغرای کشاید (اردو) (۱) منتخب کرنا نگاہ میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴) ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا۔ بقول امیر عزیز رکھنا پیش آنا (صبا ؎) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار سے

رکھتے ہیں آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے ٭

بچشم کسی شیرین کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند خوش آیندہ کردن۔ (صائب ؎)

گوشه گیران را بچشم خلق شیرین کرده است ٭ خال مشکینی که در کنج دهان یار ماست ٭ مؤلف عرض کند که معاصرین عجم و محققین اهل زبان ازین ساکت از سند کلام صائب بچشم بینندگان مقبول کردن پیداست (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا۔

بچشم کم دیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بهار گوید که بچشم حقارت دیدن است مؤلف عرض کند که باضافت توصیفی چشم باشد و کم درینجا بمعنی حقارت۔ حیف است که سند استعمال پیش نه شده خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت (اردو) آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا۔ (آتش ؎) شمعوں کو تو نے دل سے پروانوں کے اتارا ٭ آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دیے ہیں ٭ (حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بچشم کننده مردم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ صراح آنکه چشم زخم بمردم رساند۔

مؤلف عرض کند که مصدر (بچشم کردن) بمعنی بچشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از همان است دیگر هیچ (اردو) نظر لگانے والا۔ چشم زخم پہنچانیوالا۔

بچشم گران شدن مصدر اصطلاحی۔ ناگوار و بار شدن در چشم از قبیل بر دل گران شدن) صائب

ع) اوّل ز رشک محرم سرمه دلغ بود پُر چون خواب رفته رفته بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا بقول امیر۔ آنکھ میں چبھنا۔ ناگوار ہونا۔

بچشم گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) قبول کردن مؤلف عرض کند که حقیقت (بچشم) بجای خودش گذشت و این معنی در محاورهٔ فارسیان از (بچشم گفتن) پیدا می شود که چون حکم را قبول کنند گویند "بچشم" حیف است که سند استعمال پیش نه شد. و به تحقیق ما (۲) اشاره بچشم کردن هم سند این از کلام حافظ شیراز به لفظ (بچشم گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا۔ بہت خوب کہنا۔ بسر و چشم کہنا (۲) آنکھ سے اشارہ کرنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں باتیں کرنا) بھی فرمایا ہے۔ اشارہ نہیں باتیں کرنا (انشاء ع) غیر سے کرتے تھے آنکھوں میں ابھی باتیں تم۔ ہم بھی آ پہونچے ہیں کیا عین اشارات کی وقت

بچشم نگاه داشتن مصدر اصطلاحی۔ بحث این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحه صاحب برهان فرماید که اسلحه که غیر معلوم است و بقول جامع سلاح غیر معلوم۔ صاحب شمس فرماید که نام یکی از صلحا (وای بر نقل نویس مطبع که اسلحه را صلحا نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید که اغلب که بچک به نون است و هم او بر بنجک به نون اوّل و جیم عربی مفتوح گوید که نوعی از تیر مرادف تبرزین و ترکی بنجق. واغلب که هر دو یکی است چون قاف در فارسی نیست فارسیان بکاف خوانده اند. صاحب برهان بر بنجک گوید که با جیم فارسی هم آمده و ترکان بنجق خوانند و تبرزین به فوقانی اوّل مفتوح و موحدهٔ ثانی مفتوح بقول برهان نوعی از تبر که سپاهیان در پهلوی زین اسپ بندند صاحب لغات ترکی گوید که از بنجق بنون اوّل ساکن است۔ صاحب لغات ترکی بچاق را بکسرهٔ موحده و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آورده

وخان آرزو در چراغ هدایت سنجاق را به نون اوّل و جیم عربی دوم نام سلاحی نوشته و صاحب کنز بر بیچقی بموحده اوّل و جیم فارسی دوم و قاف و تحتانی آخر فرماید که بترکی سکّین را گویند و صاحب انند بر سنجاک به نون و جیم عربی مفتوح فرماید که مبدّل و مخفّف ناچخ که تبرزین باشد و گوید که بترکی سنجق بقاف باشد. صاحب برهان هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که سنجق به نون اوّل و جیم فارسی و قاف در لغات ترکی یافته نشد نمیدانیم که خان آرزو و دیگر بعض محقّقین چطور این را لغت ترکی قرار داده اند و بیچاق را به موحّده اوّل و جیم فارسی والف و قاف بمعنی کارد معتبر دانیم که صاحب لغات ترکی تصدیق این کرده - پس بیچک مبدّل و مخفّف همین باشد که فارسیان الف را تخفیف کردند و قاف را به کاف بدل کردند چنانکه باق و باک و قند و کند - پس بیچک بمعنی کارد باشد و اگر مبدّل سنجک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون به موحّده یا بالعکس آن خلاف قیاس است و اگر معنی بیچک بمعنی تبرزین متحقّق می بود همین تبدیل را خلاف قیاس و سند اوّل این قسم تبدیل قرار می دادیم اکنون چاره جز این نیست که سلاح نامعلوم را کارد قرار دهیم و بیچاق را ماخذ (اردو) چھری مؤنّث دیکھو بیچاق

بیچکم | بقول برهان - بفتح اوّل و کاف بروزن شبنم (۱) خانهٔ تابستانی و (۲) خانه که اطراف آنرا شبکه کرده باشند و (۳) ایوان و صفّه و بارگاه را هم گویند و (۴) بمعنی گرگ هم آمده که بعربی ذئب خوانند و بکسر اوّل هم درست است. صاحب جامع بذکر معنی سوم و چهارم معنی اوّل و دوم را واحد پندارد و فرماید که خانهٔ تابستانی که اطراف آن را شبکه کنند - خان آرزو در سراج این را مرادف بشکم بشین معجمه دوم گفته **مؤلّف** عرض کند که بحث کامل این بر بجکم به جیم عربی دوم گذشت بمعنی اوّل و معنی دوم داخل معنی اوّل است چنانکه صاحب جامع نوشته طرز بیان برهان در هر دو فرق پیدا کند دیگر هیچ و معنی سوم

مجاز معنی اوّل که خانهٔ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفّه و بارگاه استعمال کردند نسبت معنی چهارم
عرض می‌شود که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند و آن درنده ایست معروف
صاحب محیط برگرگ فرماید که بضم کاف فارسی و سکون رای مهمله و کاف فارسی لغت فارسی زبان است
بعربی ذئب و خطائف و ذواله و سرحان و سلق و قسام و شندمان و قلوب و قلیب و عساره
و عسار و عساس و عسعس و عسعاس و بترکی خورد و بهندی بھیڑیا و بلغتی بک نامند و آن حیوانی است
معروف خاکستری رنگ - جبری النفس - و دندانش متخلل یعنی بعضی در بعضی می‌نشیند و برگرسنگی صبر
می‌کند و باخذ هوا گاهی زندگانی می‌کند و در شکم آن حرارتی است که بدان استخوان مصمت هضم می‌کند
مگر هستهٔ خرما - و مثل سگ جفتی کند بالتمام و لهذا گفته اند که در حالت جفتی کشتن آن باماده سهل باشد
و از عجیب امر آنست که بیک چشم خواب کند و بچشم دیگر بیدار می‌باشد و چون آنرا بچوب و شمشیر بزنند
و زخمی شود از آن آواز نیاید تا آنکه بمیرد و حاسهٔ شمّ آن قوی می‌باشد حتی که مشموم را از یک فرسخ
ادراک می‌نماید و گویند تا گرگ دیوانه نشود گوشت آدمی نمی‌خورد و چون بوی خون بشمد و یا بوی
آدمی خون آلوده بشمد نگذارد او را تا ندرد هر چند آن آدمی قوی و زورآور و سلاح پوش باشد و اکثر
آنرا وقت صبح خواب می‌آید مثل سگ و گویند چون برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد و گرگ گیاه
نخورد مگر وقتیکه رنجور گردد مانند سگ و گربه و قضیب جمیع حیوانات از عضله و عصب است بغیر
روباه و ذکر گرگ که استخوان است بالای آن عروق و رباطات پیچیده در پوست کشیده - بالجمله
طبع آن گرم و خشک در سوم و گیلانی گوید که آن گرم مزاج است و سرگین آن شدید الحرارت
و قوی التحلیل و جهت همه امراض ظاهری و باطنی حادث از سردی مفید و چون تعلیق آن بر سر نیزه کرده

در مزرع نہند کبوتران وغیر آنہا نیایند وکسی کہ تعلیق چشم راست آں برخود نماید از درندگان خوف نکند بلکہ

ہیچ درندہ براں ظفر نیابد وچون از جلد آں طبل سازند ومیان طبلہای دیگر بنوازند از آواز آں جملہ طبلہا شق

گردد وچوں بسرگین آں درجای بخور نمایند موشان از انجا بگریزند واگر چشم آں بر طفل آویزند در خواب

نترسد ودندان آں وقطعہ جلد آں ہمین عمل دارد وچون دم آں در مسکن بزہا اندازند از خوف آں

ہلاک شوند وچون در چراگاہ گاو بیاویزند ہرچند کہ گاو گرسنہ باشد اصلا دراں داخل نہ شود- وچوں

آنرا در دروازہ قریہ دفن کنند گرگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت دو شخص باہم آں

چنانچہ رسم اہل تکسیر است بر جلد بز کہ آنرا گرگ خوردہ باشد بنویسند میاں آنہا اصلا محبت باقی نماند

وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد الخ) (اردو) ا و ۲- دیکھو

بچکم (۳) ایوان بقول امیر- فارسی- مذکر- محل- مکان (ظفر ؎) رہانہ آکے وہ ایوان چشم میں ہمرے

مژہ سے ہیں نے عبث سائبان بنایا تھا؛ (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے-

بچگان | بقول انند بالفتح بہ تخفیف وتشدید جیم فارسی کودکان وطفلان وشیرخواران (خاقانی

؎) ابرازہوا بر گل چکان مانند بزنگی دایگان ؛ درکام رومی بچگان پستان زنبہ داختہ ؛ **مؤلف**

عرض کند کہ جمع بچہ بقاعدہ فارسی کہ بحذف ہای ہوز آخرہ کاف فارسی بعوض آں زیادہ کردند و

الف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچّے مذکر- بچّہ کی جمع بحالت اضافت بچّوں جیسے

بچّوں کا کھیل- صاحب آصفیہ نے بچّی پر لکھا ہے اسم مؤنث- چھوٹی لڑکی- دختر (الخ) اس کی

جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچیون جیسے ؛ بچیوں کی آواز؛

بچگان افگندہ	اصطلاح بقول مؤید بحوالہ	مہینہ الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوارشدہ وخوار کردہ

و (۳) بر زمین انگند و صاحب ہفت ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ دیگر معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ (افگندن بچگان) یا (بچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست کہ اینہا اسم مفعولش گیریم و اگر سند استعمال این اصطلاح پیش شود توانیم گفت کہ چوں بر حاملہ ظلم شود حمل را می افگند یعنی سقوط حملش می شود پس ازین نتیجہ ہر سہ معانی بالا را بر سبیل کنایہ پیدا تواں کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کردہ شدہ نباشد طرز بیان شاں بغلط انداز د بالجملہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم۔ ظلم کیا ہوا۔ گرفتار ظلم (۲) خوار۔ ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا۔

(الف) بچگان چشم **(ب) بچگان دیدہ** اصطلاح۔ بقول بحر ہر دو مرادف یکدیگر (۱) قطرات اشک (۲) مردمک چشم مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی کنایہ باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک ہم گفتہ اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم۔ صاحبان مؤید وضمیمہ برہان و ہفت و انند (ب) ذکر معنی اوّل کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگور کی۔

بچگان رز اصطلاح۔ بقول بحر شاخہای تاک بہار گوید کہ کنایہ باشد (استاد فرخی ؎) ز رزان باز کرد پوست ز تن تا مہربانی از چہ قبل کرد مہرگان زبچگان رز مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث۔

بچل بقول برہان و جامع و ہفت و سراج و انند بروزن کچل شخصی را گویند کہ پیوستہ لباس خود را ضائع کند و چرکن و ملوث گرداند مؤلف عرض کند کہ بہ بای فارسی ہم می آید۔ اسم جامد فارسی زبان باشد بہ بای فارسی و این مبدل آن کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب (اردو) وہ شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے۔

بچم بقول سروری و برہان و جامع و سراج۔ بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام دشاکر بخاری ؎

بجز انکه شکر کنم نعمت ترا شب و روز ؛ که از تو اختر من سعد گشت و کار بچم ؛ و فرماید که چم بمعنی نظام و رونق است و (۲) امر چمیدن (شیخ سعدی ے) یکی سر بر آر از گریبان غم ؛ بآرام دل با جوانان بچم ؛ صاحب مؤید بر معنی دوم قانع مؤلف عرض کند که چم به جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراسته می آید پس بچم بمعنی اوّل مزید علیه چم باشد به موحده زائده در اولش اندرینصورت باید که بفتح اوّل خوانیم و کسرهٔ اوّل را غیر از تصرف محاوره ندانیم و بمعنی دوم امر حاضر چمیدن است به بای زائدهٔ مکسوره و از سند اوّل مصدر مرکب (بچم گشتن کار) بمعنی آراسته شدن و نظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اوّل آراستگی و نظام باشد و معنی دوم خرامان شو و صراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار (۳) بچم را بمعنی بچهٔ من نوشته و این بفتح اوّل مخفف بچهٔ من بحذف های هوز و نون آخر باشد تصرف محاورهٔ فارسیانست و بس (اردو) (۱) آراستگی - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - زیبایش - سجاوٹ - نظام - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - ترتیب انتظام - آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچه -

بچند | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بچه قدر و بچه قیمت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است و موحده اوّل زیاده کرده اند بر لفظ چند که برای کمیت باشد و موحده بمعنی معاوضه چنانکه بر معنی یاد و هشت گذشت پس معنی این (بمعاوضه چقدر) و تخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر - بقول آصفیه اردو - استفهام مقداری - کتنا - کس اندازے کس وزن و تعداد کی موافق -

بچنگ افتادن | مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از گرفتار بچنگ کسی شدن و بقبضه در آمدن (ظهوری ے) کنجشک دل فتاده بچنگ عقاب عشق ؛ گلبانگ بلبلان همه تحسین زاغ ماست ؛ و مخفی مباد که از سند ظهوری (بچنگ فتادن) پیدا است نه افتادن

عیبی ندارد که فتادن مخفف افتادن است (اردو) گرفتار ہونا کسی کے قبضہ میں آنا کسی کے پنجہ میں گرفتار ہونا۔

بچنگ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقبضہ کسی دادن است (صائب ؏) نمیدادم بچنگ عشق آتش دست اگر دلرا ؞ من عاجز چہ با این بیضۂ فولاد می کردم (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا کسی کے پنجہ میں گرفتار کرا دینا۔

بچنگ و دندان راه یافتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ بصعوبت راہ یافتن۔ مؤلف عرض کند کہ بچنگ و دندان عقدہ کشائی کنند واز ہمین عمل بر سبیل کنایہ بمعنی صعوبت و دقت حاصل می شود۔ موافق قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند کہ کلام نظامی را نقل نہ کرد (اردو) مشکل اور صعوبت اور دقت کے ساتھ راہ پانا۔

(الف) بچواک (الف) بقول انند۔ بفتح اوّل و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکہ زبانی بزبانی ترجمہ کند و فرماید کہ آن ترجمہ را (ب) بالفتح بچوہ گویند۔ صاحب شمس

(ب) بچوه برذکر (ب) قانع۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین دو لغت بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید و بقول معاصرین زردشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند بمعنی ترجمہ۔ و این بدل آن کہ بای فارسی بعربی بدل شود چنانکہ اسپ و اسب پس ہای ہوز آخر (ب) را با لف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و کاف نسبت در آخرش زیادہ کردند چنانکہ سنگک پس معنی لفظی (الف) منسوب بہ ترجمہ باشد و کنایہ از مترجم۔ خان آرزو بر (پچواک بہ بای فارسی و جیم فارسی) ذکر ہر دو معانی فرماید کہ در سروری لغت اوّل ہم بمعنی ترجمہ آمدہ ولیکن بدینمعنی پچواک صحیح باشد و میتواند کہ این لفظ ماخوذ از پچو باشد کہ مخفف آن پچ بمعنی آہستہ گفتن بود و کلمہ اک برای نسبت باشد پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بھم دیگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اوّل خواہد بود نہ فتح (الخ)، ما گوئیم کہ نمیدانیم کہ بچ و بچور ابمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود خان آرزو ہم بچ و بچور اسجای خودش نہ نوشت (زبچ بچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن ہیچ تعلق بلغت بچراک ندارد محقق با خبر تصنیف لغات ہم می کند۔ ایجاد بندہ باشد اگرچہ

کندہ (اردو) (الف) مترجم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبھاشیا (ب) ترجمہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ اُلتہا۔

بچہ بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ؎) افگندہ بساط عشرتی دوّاریم ٭ ہر یک بچہ بہر چو شطرنج کبیر صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند نقش نگار دو از حقیقت معنی دوم خبر نداردآفرین بر وکہ بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کر دیعنی (۳) بچہ بفتح اوّل و کسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ۔ مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچہ کبیر) می آید۔ نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیت در اوّل کلمہ چہ باشد وبس (اردو) (۱) بچّہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی عمر کا۔ بالک۔ ننّا۔ طفل شیر خوار۔ دودھ پیتا۔ بال۔ کودک۔ چھوٹی عمر کا جانور۔ (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے۔ کس واسطے۔ کیوں۔ کس وجہ سے۔

مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچہ زادن صاحب آصفی	مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر	**بچہ آوردن**

ذکر این کردہ (خسرو ؎) سگ آورد بچہ گر ہفت
و ہشت کس نخوردش و سہ بچیلہ بود در دہی و
در کوئی ﴿ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بچہ جننا۔

بچۂ امّی اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱)
خون سرخ و (۲) آنچہ منسوب باشد بشہر بحرین۔
مؤلف عرض کند کہ امّی بقول منتخب بالضم و
تشدید میم و یا آنکہ خواندن و نوشتن بتواند یا آنکہ
بجبلت امّی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد و بقول
غیاث واند منسوب بہ اُم یعنی مادر یعنی کسی کہ پدرش
در ایام طفلی او بمیرد و از تربیت پدر محروم بودہ در
کشتن مادر یا دایہ پرورش یابد۔ پس خون سرخ را
بچۂ امّی گفتن کنایہ باشد غیر لطیف و نمیدانیم کہ
از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست و خود
او ہم تعریف شہر بحرین بجای خودش نکرد و معاصرین عجم
از این اصطلاح ساکت و محققین فارسی زبان ذکر
این نکردہ اند جز قول صاحب شمس بدون سند
استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ
مذکر (۲) بحرین کے شہر سے نسبت رکھنے والا (بمعنی)

بچۂ انگور اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند
کنایہ از شراب انگور (میر معزی ؎) آراستہ بزم تو
پر از بچہ حور است ﴿ از بچۂ حور ابستان بچۂ انگور ﴿
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از قبیل دختر رز
کہ شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب
مؤنث۔

بچہ باز اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار و بحر
امرد پرست (رفوقی یزدی ؎) با بنگی و رند و بچہ باز
و دیوانہ کون خوش تماشیم ﴿ مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچہ بازی کنندہ (کنایہ)
از لوطی و مغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیہ
(اردو) اسم مذکر۔ امرد پرست۔ شاہد باز۔ بچہ باز۔
کودک باز۔ لوطی۔ مغلم۔

بچہ بر آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و انند بمعنی بچہ زادن و بسند این کلام خسرو را پیش کنند

که برآ بچه آوردن) گذشت مؤلف عرض کند که این
مخصوص باشد برای جانوراینکه از بیضه خود بچه‌ها
برارند و (بچه آوردن) عام باشد که گذشت اگرچه
سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے)۔

بچۀ پیر | اصطلاح - بقول خان آرزو در
چراغ هدایت به تشدید و تخفیف (۱) معروف
و (۲) قسمی از مهره‌های شطرنج کبیر مثل پیاده - صاحب
تقلش برداشت (سلیم ع) افگنده بساط عشرتی
دواریم تو هر یک بچۀ پیر چو فرزند کبیر تو زلّه بردار اش
ٹیک چند بهار بر (بچّه) می فرماید که بحذف بچه به تشدید
و تخفیف قسمی از مهره‌های شطرنج کبیر و آن مانند
پیاده بود و در شطرنج متعارف و لبند قول خود
همان شعر سلیم را به الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند
(ع) افگنده بساط عشرتی دواریم تو هر یک بچه
بیرچو شطرنج کبیر مؤلف عرض کند که معنی اوّل
حقیقی است بترکیب اضافی و معنی دوم پیدا کرده

خان آرزو ست که (بچۀ پیر) را که به هر دو موحّده
بود به بای فارسی اوّل تحتانی دوّم عوض بای دوم
(بچه پیر) کرد حالا ضرورت معنی شعر پیش آمد برای
آنکه معنی اصطلاحی (بچه پیر) قائم کند - پس در مصرع
اوّل (دواریم) را به تبدیل دال مهمله بواو و واو
دوم به دال (دواریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد
و روح سلیم را پریشان کرد - پس ازان (بچه پیر)
را بمعنی قسمی از مهره‌های شطرنج کبیر مثل پیاده)
قائم کرد و غور نه کرد که اندرین صورت بعد تصرّفات
که ذکر او بالا هم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذ ش
(بهار) همین معنی دوم را از (لفظ) بچه پیدا کرد
یعنی باستناد همین شعر بر لفظ (بچه) نقل معنی دوم
کرد و جرئت نکرد که همچو استاد خود دست تصرّف خود
بر هر دو مصرع بالا دراز کند - و همین احتیاط طبائع
او را مجبور کرد که معنی دوم پیدا کردۀ استاد خود را
بر بحذف دلفظ (بچه) قائم کند زیرا که در سند او
(بچه پیر) نبود و جای بر محققین مابعد که نظر بر اعتبار

خان آرزو و بهار نقلش برداشتند و باوراق تالیف
خودها نگاشتند. حقیقت این است که (بچه پیر)
نام مهرهٔ شطرنج کبیر نیست و در شطرنج کبیر اشتراکی
دیگر غیر از شطرنج متعارف نیامده و هیچ محقق مصطلحات
ذکرش نکرده تا آنکه خود خان آرزو و بهار هم ذکر
مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکرده مخفی مباد که
فارسیان شطرنج کبیر مهره های صف اول شطرنج
متعارف را گویند یعنی هر و فیل و شتر و اسپ و شاه
و وزیر که قد و قامت شان بزرگ از مهره های صف
دوم است. مهره های صف دوم را شطرنج صغیر
نامند که پیاده های کوچک قد در وست معاصرین عجم هم
تصدیق این می کنند. پس شاعر گوید که بساط عشقی
افگنده و قوار و ستار می باشیم و هر یکی را از ما بچه در بر است
چنانکه شطرنج کبیر را پیاده در بر اوست یعنی پیش
هر یک مهرهٔ کلان صف اول پیاده کوچک است تا
در صف دوم بچه را ماند در بر. این است حقیقت معنی
شعر و تصرفات خان آرزو در لفظ و معنی (بچه پیر) محققینیا
ما بیند بدون غور و تعمق. حاصل اینست که معنی دوم
(بچه پیر) بیان کرده خان آرزو ایجاد بنده را ماند اگرچه
گنده باشد و سندی ندارد. معاصرین عجم ازین معنی
بی خبر اند و محققین زباندان همچون سروری و ناصری
و جامع و برهان ذکر این نکرده اند. جا دارد که بتتبع
توصیفی (۳) بچه پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم که همچون
بچگان حرف می زند و عقل ندارد و کار از تحقیق
نگیرد. فقائل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ۔ مذکر۔
(۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے
مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیادوں کی
مانند ہے (۳) پیر نابالغ۔ بقول آصفیہ۔ بوڑھا
بیوقوف۔ بوبک۔ وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی
باتیں کرے۔ مذکر۔

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد | مثل صاحبان خزینه
و امثال فارسی ذکر این کرده اند صاحب محبوب الامثال
شین معجمه بر آخر (مادر) زیاده می کند و هر سه محققین از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که

فارسیان این مثل را بضرورت سعی و تدبیری زنند۔ گویند که در هر کار سعی و طلب شرط است گریۂ بچه هم سعی را ماند که بی آن مادر شیر نمی دهد (اردو) بن مانگے ماں بچّه کو دوده نہیں دیتی؛ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچۂ حورا | اصطلاح۔ بقول بہار کنایه از ساقی محبوب که گویا از حور زاده است۔ سند این بر (بچۂ انگور) گذشت مؤلف عرض کند که الف آخر در حورا زائد است و بس چنانکه دانی و دانیا۔ مخفی مباد که حورا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید پیکر و سپید و سیاه چشم که سپیدی و سیاهیش بکمال باشد پس جا دارد که درین اصطلاح همین لغت عرب را مضاف الیه دانیم که ضرورت الف زائد بقاعدهٔ فارسی باقی نماند فالآخر اولی من الاوّل۔ (اردو) ساقی بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شراب پلانے والا۔

بچۂ خور | اصطلاح۔ بقول جهانگیری در ضمیمه۔ مرادف بچۂ خورشید۔ (۱) کنایه از لعل و یاقوت و زر و نقره و دیگر جواهر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگ را بچۂ خور در شکم است؛ صاحبان رشیدی و برهان و بحر و سراج ذکر این کرده اند۔ صاحب جامع فرماید که (۲) علّتی را نام است که در بچه دان طفل را تلف کند مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل مرکب اضافی است و حاصل معادن را بچۂ خور از آن نام کردند که جواهر و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بعض اطبّای معاصر گویند که این مرض در رحم واقع می شود بسبب امراض خبائث صاحب نطفه که جنین را نقصان رساند و پیش از وقت سقوط حمل شود (اردو) (۱) جواهر اور فلزات کو فارسیوں نے بچۂ خور کہا ہے۔ مذکر (۲) ایک مرض کا نام فارسی میں بچه خور ہے جو رحم میں بچّے کو تلف کر دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے که اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض آتشک میں مبتلا رہنا ہے۔

بچۂ خورشید اصطلاح - صاحب سروری
در ملحقات گوید کہ کنایہ از جواہر و فلزات است و
صاحب جہانگیری در ضمیمہ این را مرادف بچہ خور گفتہ
صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم
ذکر این کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچۂ خور)
کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچۂ خور-

(الف) **بچہ خونی** اصطلاح - بقول جامع
(ب) **بچہ خونین** و جہانگیری در ضمیمہ (ب)
کنایہ از اشک باشد (حکیم خاقانی ۵) ہر دم ہزار
بچۂ خونین کنم بخاک ٭ چوں لعبتان دیدہ برادران
درد ادرم ٭ و بقول برہان و بحر و سراج کنایہ از اشک
گلگون - صاحبان موید و رشیدی و ہفت ذکر
(الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان
و غمدیدگان را باشد مؤلف عرض کند کہ ہر دو
مرکب توصیفی است - بمعنی حقیقی اشک منسوب
بخون - یای نسبت در آخر اول است و یا و نون
در آخر دوم - معنی بیان کردہ جامع و جہانگیری کہ
عام است از تخصیص خون درست نمی شود - پس
اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو
اشک خونین -

بچہ دار اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم - دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این اصطلاح نکرد و لیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت
مونث (۲) حاملہ بقول آصفیہ - عربی پیٹ والی
زن باردار - وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو

بچہ دان اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی زہدان و رحم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست معاصرین عجم
برزبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی
اسم مذکر - رحم - کوکھ - وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے

بچہ در شکم و نامش مظفر مثل - صاحبان خزینہ
و امثال فارسی و محجوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان

چون شہرت چیزی پیش از وقت بینند این مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "پیٹ پڑی بوند اور نام رکھا محمود"

بچۂ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ از موہای زیر لب فرودین (ملا ابو البرکات منیر ؎) بچہ بازی اگر نمیداند ۔ بچۂ ریش را نہادہ چرا مؤلف عرض کند کہ این موی چند متصل با ریش بر بلندی لب زیرین بچہ را ماند بمقابلۂ ریش و دیگر ہیچ مرکب اضافی است (اردو) بچّی - بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں

بچہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲) پیدا شدن بچہ - لازم معنی اوّل کہ زادن بقول موارد لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بچہ جنّا (۲) بچہ پیدا ہونا -

بچۂ طاؤس اصطلاح بقول رشیدی و شمس (۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل و یاقوت - مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ولیکن وجہ کنایہ پیدا نیست و معاصرین عجم ازین ساکت و محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو یاکند -

بچۂ طاؤس علوی اصطلاح - بقول (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲) آتش و (۳) یاقوت و لعل باشد - صاحب برہان بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان بحر و بہار عجم و سراج و (مؤید بحوالہ قنیہ) و (ناصری در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب گرفتہ اند و اضافت بچہ بسوی او کردہ اند پس قیاس متقاضی آنست کہ آتش و یاقوت و روز را (بچۂ طاؤس علوی) گوئیم کہ این ہر سہ از آفتاب

پیدا شده اند چنانکه (بچۂ خورشید) و خود آفتاب را
بدین نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد فقال
طالب شد۔ استعمال باشیم۔ خصوصاً برای معنی
اول۔ صاحب ناصری که از اہل زبانست بر
نقل برہان قناعت کرد و حق تحقیق زبان خود را
ادا نہ کرد۔ مخفی مبادکہ اگر (طاوس علوی) کنایۃً
فلک را گوئیم اندراں صورت معنی اول درست
می شود کہ بچۂ فلک آفتاب را تواں گفت ولیکن
فارسیان (طاوس علوی) فلک را نہ گفتہ اند
و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم (اردو) (۱)
دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو بالکند-
(۴) دن - مذکر۔

بچۂ طاوس علوی آشیان | اصطلاح۔
بقول مؤید و ہفت و انند کنایہ از اخگر است
کہ (طاوس علوی آشیان) آتش باشد چراکہ عنصر اعلیٰ
است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
زیراکہ اخگر بچۂ آتش است حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد۔ صاحب جہانگیری بر (بچۂ
طاوس علوی) از حکیم خاقانی سندی آوردہ کہ
بکار این می خورد (ـــہ) دفع سرما را قفس کرد زند
زاہن بیس درون بچۂ طاوس علوی آشیان
افشاندہ اند (اردو) دیکھو اخگر۔

بچۂ طنازی | اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی طفل
عشوہ گر مؤلف عرض کند کہ بہ تحتانی آخرہ
مجہول کہ برای وحدت است۔ مرکب اضافی باشد
بمعنی خودش (اردو) عشوہ گر لڑکا۔ مذکر۔

بچۂ کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و بحر و انند بمعنی بچہ زادن (میر خسرو ـــہ)
خرسندئی است وارو استردنّی حرص تو کاز و بنا
بچہ ہی تو اماں کشد تو مؤلف عرض کند کہ
زادن بمعنی لازم و متعدی ہر دو آمدہ و بجنبال ما
این مخصوص است برای متعدی (اردو)
بچّہ جنا۔

بچۂ کو | اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ را گویند و آنرا خشوک و سند و سندرہ و فخاک نیز خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط خوانند۔ صاحبان برہان و جامع و بحر بہ نقل عبارت جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند مولف عرض کند کہ فک اضافت (بچۂ کو) باشد کہ معنی لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد و این معنی حقیقی است صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت اگر ازین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اول حاصل می شود کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ می اندازد و عمال سرکار او را برمیدارند و پرورش کنند۔ صاحب موید ہمین را بچہ کوی بزیادت تحتانی در آخر نوشتہ و صاحب شمس بزیادت موحدۂ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ۔ این ہمہ تصرفات موافق قیاس و فضول است۔

(اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر ولد الزنا۔ زنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا ہوا ہو) (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اسکی ماں نے جن کو کوچہ میں پھینکدیا ہو۔ مذکر۔

بچہ مچہ | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تابع مہمل باشد مولف عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است و دیگر ہیچ (اردو) بچہ کچہ۔ بچہ وچہ۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے "ان کو بچہ وچہ نہیں ہے"

بچۂ مینا | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر میم و سکون تحتانی و نون بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچۂ نو | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و سراج بفتح نون و سکون واو (۱) حادثۂ

گویند کہ تازہ بہم رسیدہ باشد و (۲) نتیجۂ ہر چیز و (۳) شاخہای تازہ و شگوفہ ہای نورسیدہ۔ بہار معنی دوم را ترک کرد۔ جا دارد کہ داخل معنی اوّل کردہ باشد۔ صاحبان مؤیّد و ہفت بر (بچۂ نو بر آورد) می فرمایند کہ یعنی نتیجۂ نو پیدا کرد مؤلّف عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو) (۱) نیا حادثہ۔ مذکّر (۲) ہر کام کا نتیجہ۔ مذکّر (۳) نئی شاخیں۔ مؤنّث۔ نئے شگوفے مذکّر۔

بچہ ہای یک وجبی اصطلاح بقول رہنما بحوالۂ سفر نامہ ناصر الدّین شاہ قاچار۔ بچّۂ خرد باشد مؤلّف گوید کہ کہن سالان عجم استعمال این بجائی کنند کہ تحقیر مقصود باشد گویند کہ بچہ ہای یک وجبی۔ دعوی ہمسری با دارند (اردو) ایک بالشت کے بچے۔ وکنی کہتے ہیں " خدا کی شان ہے کل کے بچے ہمارے سامنے کے ایک بالشت کے بچے آج ہم سے برابری کا دعوے کرتے ہیں " (بالشت بھر کے بچے) بھی کہتے ہیں۔

بچیز اصطلاح۔ بقول برہان و مؤیّد بکسر اوّل بروزن ستیز کہین و کوچک ترین و کمینہ و کمترین ہر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل این برداشت و تحقیق را بما گذاشت صاحب جامع فرماید کہ مخفّف بی چیز است۔ صاحب ہفت بفتح اوّل آوردہ گوید کہ بکسر ہم می آید مؤلّف عرض کند کہ مرادف ناچیز باشد کہ ناکارہ و نابکار و ناکس و بیقدر و ہیچ را گویند۔ صاحب بحر بر ناچیز گوید کہ محقّر و فرومایہ باشد پس جز این نیست کہ محقّقین بالا در تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کردہ و معنی حقیقی را از قیاس دور کردہ اند۔ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیۂ آخر می کردیم ولیکن معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند و حالا بر زبان شان بچیز متروک است و ناچیز مستعمل۔ صاحب ہفت بر ماخذ غور نکرد کہ بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیہ

فارسی - بے حقیقت نا کاره - نابکار - بیقدر - ناکس - ہیچکاره - نکمّا - ہیچ پوچ - ذلیل و خوار -

بچیزی بر آوردن مصدر اصطلاحی - صاحب انند گوید که بادر و راه و مانند آن مضاف کنند بمعنی (۱) بند کردن در و غیر آن و ازین ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن مؤلف عرض کند که چیست است کسند - استعمال پیش شد معاصرین بر زبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت (اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا -

بچیزی بها دادن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و انند قدر و مقدارش گذاشتن - صاحب بهمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت (بچیزی بهائی دادن) قائم کرده معنی با وارسته متفق (مومن استرآبادی ؎) به بهائی بده بهر رقیب بقیمت طاعت ریا معلوم مؤلف عرض کند که ازین سند - مصدر (بها بچیزی دادن) پیدا است که بمعنی بهای چیزی دادن است بمعنی بیان کرده وارسته و انند اصلا پیدا نمی شود فتامل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا -

بچیزی پرداختن مصدر اصطلاحی - رجوع شدن و رغبت کردن بچیزی (ظهوری ؎) خیره چشمی است حیا گر بنظر پردازد ٭ مدعائیست که حاچتو بأثر پردازد ٭ جمع گردید دل و سینه براحت افتاد ٭ وقت آنست که داغت به جگر پردازد ٭ زخمی تو ز دل اندیشه مرهم راند ٭ هر که زهر تو خورد کی بشکر پردازد ٭ چیست سامان که بدل زحمت کشند از رویش ٭ پا بنه بر سر آنکس که بسر پردازد ٭ ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت - زهی خوشتر که جمالت بنظر پردازد ٭ لب خود از پی تو تهی بر قدم قاصد شد ٭ حق دهد هوش که گوشم بخبر پردازد ٭ رفته بیرونقی کار ظهوری از حد ٭ عیب شاید که باحوال هنر پردازد ٭ (اردو) کسی چیز کی جانب رجوع ہونا - رغبت کرنا -

بچیزی رسیدن مصدر اصطلاحی (۱) آگاه شدن

از چیزی ؎ واصل شدن بدان وراه یافتن بآنچیز
(انوری ؎) آخرپیں انسان از آن بچیزی نرسد ؎ چیزی نبود
هر که نداند چیزی ؎ (۲) بمرتبۂ رسیدن (سعدی
؎) آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید ؎ وین
بتمکین و بزرگی بگذشت از همه چیز ؎ (اردو)
(۱) آگاہ ہونا۔ کسی چیز تک پہنچنا (۲) مرتبہ کو پہنچنا

بچیزی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
میل کردن بچیزی اگر گیتی بیک رزمی ؎)
چشمت گراند کی بکبودی زند چه باک ؎ در بوستان
حسن نه بادام نورس است (حافظ شیراز ؎)
فرصت نگر که فتنه چو در عالم اوفتاد ؎ عارف بجام می
زد و از غم گران گرفت ؎ (اردو) کسی چیز کی
جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند چیزیرا برابر شمردن (شاعر ؎) بارہا بآن
سنجیدیم خود را در وقار ؎ او ز تمکین بر زمین
ننشست و ما بر خاستیم ؎ (اردو) کسی چیز کے
مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار (۱) کنایه از رحم آوردن بر چیزی و (۲) باک
داشتن از چیزی (صائب ؎) دلم بپاکی دامان
غنچه می لرزد ؎ که بلبلان همه مستند و باغبان تنها ست
مؤلف عرض کند که معنی دوم حقیقی است
حیف است که بهار این را داخل کنایه کرد و معنی
اوّل کنایه باشد مگر طالب سند استعمال باشیم که
غیر از بهار دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱)
رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بحواله فرهنگ فرنگ در حساب وشمار نیاوردن
چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا مؤلف عرض کند
که خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند
استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں گنتی میں
شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچین گاوزادن مصدر اصطلاحی۔ بقول

انند وبهار کنایه از نعمت غیر مترقبه یافتن - (نظامی ــه) بهندوستان پیری از خرفتاد ؛ پدر مرده را اچپون گاو زاد ؛ مؤلف عرض کند که سبحان الله محققین با نام ونشان چه خوش - اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است از ایشان که از مصرع اوّل بهره حاصل نکردند وچرا (بهندوستان از خرفتادن) را مصدری قرار ندادند حقیقت اینست که (گاو زادن) اصطلاحی بمعنی میراث ونفع کثیر یافتن که بجای خودش می‌آید واز (خرافتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی مُردن که بجایش گذشت ما کسی چنین را داخل اصطلاح کردن خبری ودیم از طرز تحقیق شان (اردو) دیکهو گاو زادن بمعنی میراث یا نفع کثیر حاصل کرنا -

موحده با حای حطّی

بحاصل شدن | مصدر اصطلاحی بقول انند وبهار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحدهٔ اوّل زائد است (استاد فرخی ــه) ای شگفت آنکه بی کینهٔ خوارزم کشتم ؛ تا بحاصل شود شان نام بهنگ آید نیک ؛ (اردو) حاصل کرنا -

بحاصل کردن | مصدر اصطلاحی بقول انند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحدهٔ اوّل زائد است - (استاد فرخی ــه) چه کار بود که تو سوی آن نهادی روی ؛ که کام خویش بحاصل نکردی آخر کار ؛ (اردو) حاصل کرنا -

بحال آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول انند بحالت اصلی آمدن (اثر ــه) صبحدم قرص تباشیر آورد از آفتاب ؛ تا بحال آید حکمت آید مزاج روزگار ؛ مؤلف عرض کند که لفظ خود درینجا محذوف است مقابل بحال شدن صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار این را بمعنی صحّت یافتن نوشته - درست گویند

عود بہ حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت پر آنا صحت پانا۔

(۷۸۴) **بحال خویشتن افتادن** استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) کہ می آید و شد اسپ بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔

(۷۸۵) **بحال خویش گذاشتن** استعمال۔ مداخلت نکردن بمعنی حقیقی باشد (ظہوری ع) بجہر عزلتے دادم قرار کنج تنہائی را بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی را (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔

بحال کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بہر دانند متوجہ بحال او شدن و ملتفت (سمرقندی ع) چوں ہمی افتد بحال من کسی آں بہ کہ من را بعد ازین در گوشۂ افتم بحال خویشتن تا مؤلف عرض کند کہ مرادف (باحال کسی افتادن) است کہ گذشت و (افتادن بحال کسی) ہم بحالیش مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔

(۷۸۶) **بحال کسی نگریستن** مصدر اصطلاحی۔ بحق آنکہ توجہ کردن بحال کسی باشد (انوری ع) داده بست جمالت را بحال بندہ بنگر یکدم امروز کہ (اردو) کسی کے حال پر توجہ کرنا کسی پر متوجہ ہونا۔

(۷۸۷) **(الف) بحبوبہ آبادی** اصطلاح۔ (الف)
(ب) بحبوحہ آبادی بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) را بہ حای حطی عوض موحدہ پنجم نوشتہ گوید کہ بمعنی ہیئت شہر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامہ و فرماید کہ جسم آبادی و حلقۂ آبادی و ہیئت مجموعی شہر۔ مؤلف عرض کند کہ بقول منتہی الارب بحبوحہ بہ ضم اول و سکون حای حطی و ضم موحدہ و واو ساکن و فتح حای حطی با ہای ہوز ساکن لغت عربی است

بمعنی اصل ومیان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدہ بپنجم نوشت مرکب اضافی است ومعنی لفظی این کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی راہم تواں گفت (اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤنث)

بحث بقول بہار بالفتح وا کاویدن سخن ومجازاً (۱) بمعنی جنگ ونزاع۔ بالفظ دراز کردن و ورفتن وکردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ با حای حطی ساکن وثای مثلثہ لغت عرب ست بمعنی وا کاویدن سخن وزمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی با مقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو ومذاکرہ وبامصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحشجات اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل وسکون ثانی وثای مثلثہ مفتوح وجیم بالف کشیدہ وبفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد راگویند کہ بعربی عصا الراعی گویند وآں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل بتقلیل البول را نافع۔ صاحب محیط بر سرخ مرد فرماید کہ اسم فارسی است وبہندی لال ساگ وآں از بقول معروفہ۔ باللحم وسادہ پختہ می خورند۔ بہتر نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد وخشک در دوم وگویند گرم وخشک دراں وبہترین آن تازہ ودراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند۔ وضماد آں نافع رمد است وچوں آب آں با کافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند وخوردن آں نزف الدم رحم ونفث الدم را بند سازد ومعدہ وامعا را پاک کند وادرار حیض نماید ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ - بقول آصفیہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں۔

بحث رفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ؎) ز خار زار تعلق کشیده دامن آنکه ؛ که بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفت ؛ (امیر شاهی سبزواری ؎) گفتمش جان داد شاهی بشنو ز گفتنیا ؛ بحث در خضر و مسیحا میرود ز (اردو) بحث ہونا۔

بحث شدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ازین ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ؎) از مقولات عشر شد بحث وا ما دعوی ساز ؛ این زکم و کیف می گفت او ز متی می گفت ؛ (اردو) دیکھو بحث رفتن۔

بحث کردن | استعمال - بقول بحر و خان آرزو در چراغ هدایت (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (سلیم ؎) مستند اهل مدرسه ؛ زان می کنند بحث که ورنه چرا کنند ؛ کبھی هوشیار ... مستان کنند در سر مستی بهم نزاع ؛ من می کنم همیشه بوقت خمار بحث (ظهوری ؎) آنکه صد بحث در اثبات قبولم کرده است ؛ با در ... نیست که رو ساخته یکبار مرا ؛ مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باهمی و همین است معنی اول که خان آرزو معروفش گفت - چنانکه (حافظ ؎) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی ؛ پیش طوطی نتوان نام هزاران بردن (صائب ؎) بر سنگ خاره زد گهر آبدار خویش ؛ ... که کرد بناقص عیار بحث ؛ و معنی دوم نزاع لفظی که سنایش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا - ذکر کرنا (۲) بحث کرنا - نزاع لفظی کرنا۔

بحث یافتن | استعمال - صاحب آصفی صراحت معنی این نکرده و سندی پیش کرده (جمال اصفهانی ؎) هم گرد میانت بیک گره آید ...

ہم سخن راہ دہانت بحث مشکل یافتہ (مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی خیال کردن (اردو) بحث خیال کرنا جیسے "کہ ہم اس کو وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پاتے ہیں"

بحجت برنیامدن | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی قاصر شدن بدلیل و حجت واز عہدۂ آں برنیامدن - **مؤلف** عرض کند کہ بحجت غالب نہ شدن است ولیس سند استعمال پیش نشدہ خلاف قیاس نیست معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) حجت میں غالب نہ ہونا -

بحدّی | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمرتبہ و بغایتی **مؤلف** عرض کند کہ ستانی آخر یای وحدت است یا موصول و موحدۂ اوّل بمعنی نسبت و دوم کہ گذشت (اردو) ایک حد تک - جس حد تک -

(الف) **بحدیث آمدن** | مصدر اصطلاحی تقریر کردن و سخن کردن باشد (انوری ھ) تا زبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود تا دہان نغمہ بود چوں بخروش آید نی (منتقی سبادکہ...

(ب) **بحدیث آمدن عود** | کنایہ باشد از آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب) ساز کا آواز کرنا - بجنا -

(۱۶۴۸)

بحذر بودن | استعمال - خوف کردن و کنارہ کشیدن و احتراز کردن (صائب ھ) از صحبت افسردہ روانان بحذر باش چو جہای جگر سوختگان ہیچ شرر باش (اردو) خوف کرنا - احتراز کرنا -

(۱۶۴۹)

بحر | بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور و فکر (مفید بلخی ھ) ہر چند قطرۂ اشکیست بظاہر دل کباب چو بحرش زدہ ببین کہ چہ عمّان آتش است (زکی ندیم ھ) دل بشوق طلب گوہر ناپیدائی چو زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی (می فرماید کہ در محاورہ گویند "در بحر کاری یعنی بفکر کار فلیم" خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا بشہرت دارد و (۳) ظاہرا بمعنی کاروان

کشتی و جهاز که مصطلح اهل بنگاله است نیز آمده (فرح الله شوستری ؎) بشکیبد سینهٔ دریادلان گر بحر عشق تو
برای بحر خدا آفرید دریا را ؛ و فرماید که اگر مراد از دریا رودهای کلان باشد بحر عبارت از محیط بود و الله اعلم
و هم او ذکر معنی دوم هم کرده ـ صاحب جامع فرماید که در عربی بمعنی دریای آب وغیره ـ بهار نسبت
معنی اول گوید که بالفتح دریا و جوی بزرگ ـ ابحر و بحار جمع آن و بی پایان ـ بیکران ـ پر آشوب ـ
تلخ رو ـ سبکروح ـ گران لنگر ـ گوهربار ـ گوهرخیز ـ گوهرزای هر یک از صفات اوست و ذکر
معنی دوم و سوم هم کرده مؤلف عرض کند که بحر لغت عرب است بمعنی اول یعنی دریا و
وجوی بزرگ (کذا فی المنتخب) و محققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشته اند و جوی بزرگ
بمجاز باشد ـ قول صاحب محیط المحیط در تخصوص معتبر است که البحر خلاف البر نسبت معنی دوم
عرض می شود که از سند سفینهٔ بلخی (دبحر زدن) بمعنی غوطه زدن پیدا است که بجای خودش در ملحقات
ذکرش کنیم و از سند زکی ندیم هم بحر بمعنی عمق پیدا است که مجاز معنی اول است و از همین معنی مجاز
در مرکبات این که می آید بمعنی غور و فکر حاصل می شود ولیکن در بحر و لفظ بحر بمعنی غور و فکر نیست
محققین بالا غور نکرده اند و همین معنی از سند فقرهٔ وارسته پیدا می شود که بذکر محاوره نقل کردیم پس
متحقق شد که معنی دوم بر سبیل مجاز عمق است و بس حالا عرض می رود از معنی سوم که پیدا کردهٔ
خان آرزوست و اینجا دبنده را ماند اگرچه گنده باشد و استنادش از کلام فرح الله شوستری است
حیف است که بنزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی معنی کاردان کشتی و جهاز پیدا کرد و در آخر تحقیقش
سفینهٔ طوفان زدهٔ خان آرزو اندکی بکناری رسد که دریا را رود کلان گرفت و بحر را محیط ـ آری آری
همین است تحقیق و همین تحقیق معنی شعر را لطیف گرداند یعنی شاعر گوید که عشق بحریست که در سینهٔ دریادلان

می گنجد و این عجوبہ ایست کہ در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است یعنی دریا برای بحر آفریده شده یعنی ہمہ دریاہا در محیط داخل می شوند نہ محیط در دریا۔ چنانکہ در عشق۔ پس متحقق شد کہ در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی اوّل است و معنی سوم را پیدا کردن خبری دہد از ذہن کہ موجد این ذوق سخن ندارد۔ مخفی مبادکہ بعض محققین بحر را بمعنی بحر شعر ہم گرفتہ اند و ماصراحت کامل این معنی بہ بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سمندر۔ بڑا دریا۔ دریای محیط (۲) عمق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گہرائی۔ قعر۔ دریا کی تہاہ (۳) قافلہ بھری۔ مذکر۔ (۴) دیکھو بحر شعر

بحر ابیض | اصطلاح۔ از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ بحر سفید در شمال روس واقع است و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض۔ مذکر۔ اُس سفید سمندر کا نام ہے جو ازروی جغرافیۂ انگریزی شمال روس میں واقع ہے۔

بحر احمر | اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است بمعنی دریای سرخ۔ و این خلیجی است میان افریقہ و عربستان کہ از جغرافیۂ زمان حال وجود این پیدا۔ و گویند کہ رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان انگلیسی (ریڈسی) نام دارد (اردو) بحر احمر۔ مذکر۔ اُس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے۔ انگریزی زبان میں اس کو ریڈسی کہتے ہیں۔ جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے۔

بحر اخضر | اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و بہار (۱) کنایہ از آسمان (میر معزی سے)
ز جسم و طبع تو پروند مایہ و مادہ ؛ کہ چہ بر اثیر و چہ بر بحر اخضر آتش و آب ؛ مؤلف عرض کند کہ مرکّب توصیفی است۔ اخضر بمعنی سبز رنگ آمدہ

ومعنی لفظی این ترکیب توصیفی بحر سبز رنگ است
پس کنایۂ لطیف شد برای فلک - مرادف
(بحر خضرا) کہ می آید وبقول غیاث (۲) دریائی است
کہ بجانب شرقی آں چین و بغرب آں یمن و بہ
شمال آں ہند و بجنوب آں دریای محیط - طولش
دو ہزار فرسنگ و عرضش پانصد فرسنگ و جزائر
آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیب است و فرہنگ
کہ معنی لفظی این دریای سبز و سبز بودن دریا محض
فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نمودہ باشد
(انتہی کلامہ) ما می گوئیم کہ نہ چنین باشد بلکہ بحر یکی
کہ بحر اخضر نام است رنگ او مائل بسبزی است چنانکہ
بحر اسود آبش مائل بسیاہی است (اردو) (۱)
دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں
بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص
سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین
واقع ہے - مذکر -

بحر اسود اصطلاح - بقول انند - بحوالۂ
فرہنگ فرنگ دریائی است معروف مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است و از جغرافیۂ
انگلیسی پیدا است کہ متصل قسطنطنیہ جانب جنوب
مغرب روس واقع - گویند کہ آبش سیاہ رنگ است
عجبی نیست کہ از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر
ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ سے
متصل روس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے

بحر اصفر اصطلاح - مرکب توصیفی -
بمعنی دریائی کہ زرد رنگ است - از جغرافیۂ انگلیسی
پیدا است کہ دریائی است در مشرق چین کہ در
انگلیسی زبان (یلوسی) نام دارد - وگویند کہ رنگ
آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر - مذکر
ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع
ہے - جس کو انگریزی زبان میں یلوسی کہتے ہیں
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمہ
کہ در ہنسا تال گویند چنانکہ بحر شعر وزن شعر باشد

(۲۱۵۹)

(۱) اگر گویند کہ مرادف (بحر نغمہ) کہ می آید مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و تحقیق لفظ اصول بجایش گذشت و حقیقت تال ایں در رسائل علم موسیقی مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ اصول نغمہ کے ضبط کرنے کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارنا (اہل لکھنؤ۔ مذکر بولتے ہیں) آپ ہی نے شرح فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تال۔ تان۔ علم موسیقی کا موضوع۔ بلندی و پستی کے اعتبار سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل سات سروں میں لکھی گئی ہے۔

بحر الماس اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آں کان الماس است۔ صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق با مؤید مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ بعضا بحر الماس گفتہ باشند و جا دارد کہ نظر بر معدن الماس بایں اسم موسوم شد امّا محققین بالا صراحت نکردہ اند کہ در کدام مقام واقع است و معنی دوم و سوم کنایۃً باشد کہ آب شمشیر الماس را ماند و رجا فرین باشد در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان ہے افسوس ہے کہ اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا (۲) تیغ۔ مؤنث (۳) دیکھو آبگینہ۔

بحر اندلس استعمال۔ بقول برہان و مؤید و ہفت و انند دریائی است کہ کشتی در اں کار نکند الّا روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد تا دیگر بار طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ ایں بحر در اندلس واقع و حقیقت اندلس بجایش گذشت و از جغرافیۂ زمان حال تعریف بالا متروک است و اینقدر متحقق کہ جزر و مد بسیار دارد (اردو) بحر اندلس وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے۔ مذکر۔

(الف) **بحر بی پایاں**	اصطلاح۔ تحقیق ما
(ب) **بحر بیکراں**	معنی لفظی ہر دو (۱) بحر

وبزرگ است (صائب الف ۵) گرچہ طوفان
از جگر دار بیست بر دریا سوار تو دست و پا گم می کنند
در بحر بی پایان ما (صاحب جہانگیری در ملحقات خود
فرماید کہ (ب) (۲) کنایہ باشد از عالم ملکوت وجبروت
(انوری ب ۵) حصار کرد بریں آبگینہ گون طارم
بگرداگرد از بحر بیکران خندق (صاحبان برہان و بحر
وجامع و ناصری در ملحقات) ہمین معنی را بر......

(ج) **بحر بیکران خندق** | نقل کردہ اند و استشہاد
شان غیر از کلام انوری نباشد کہ بر (ب) گذشت
چنانچہ است کہ بہ معنی شعر غور نکردند از کلام انوری
بحر بیکران (بحر بیکران) بمعنی عالم ملکوت وجبروت پیدا است
مؤلف عرض کند کہ بعض محققین (عالم جبروت
را اصطلاح تصوف گفتہ اند بمعنی مرتبہ صفات او
تعالی شانہ مخفی مباد کہ جبروت بمعنی عظمت و بزرگی
است از ہمینجاست کہ عالم عظمت وجلال اسمائے الٰہی
صفات الٰہی و مرتبہ وحدت را عالم جبروت گفتند
و (عالم ملکوت) عالم فرشتگان باشد مگر باصطلاح
صوفیان عالم معنی کہ عالم ارواح باشد و بقول بعض عالم غیب
و عبادت گاہ فرشتگان) (اردو) (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ نہ ہو (ب)
(۲) عالم جبروت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔
اصطلاح تصوف میں خدای تعالیٰ کا مرتبہ چونکہ
جبروت کے معنے عظمت و بزرگی کے ہیں۔ اس وجہ
سے عالم عظمت وجلال اسمائے صفات الٰہی و مرتبہ
وحدت کو جو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ عالم فرشتگان۔ مگر صوفیوں کی
اصطلاح میں عالم معنے جو عالم ارواح ہے بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاہ)۔

بحر جگل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
نام دریائیست۔ صاحب برہان گوید کہ دریائی است
در ترکستان منسوب بہ شہری کہ آنرا جگل می گویند صاحب مؤید
این را دریای عظیم ترکستان گفتہ و بقول صاحب جہانگیری
و... و صاحب شمس بر دریای عظیم قائم مؤلف عرض کند

که مرکب اضافی است که بحر را بسوی چگل مضاف
کرده اند و چگل بقول برهان بکسر اول و ثانی نام شهریست
از ترکستان که مردم آنجا بغایت خوش رو می باشند
و گل و لای و لجن را نیز گویند (اردو) بحر چگل - مذکر -
ایک خاص سمندر کا نام ہے جو شہر چگل میں واقع ہے

بحر خضرا | اصطلاح - بقول بہار و بحر مرادف
معنی اول بحر اخضر که گذشت مؤلف عرض کند که
مرکب توصیفی است و خضرا لغت عرب است
بالفتح بمعنی ہر چیز سبز (خواجہ جمال الدین سلمان ؏)
باغیست فضای کبریاست ز بہر وی زریاض سبز
طارم که از بہر ورتش چو بحر خضرا کو آویختہ صد ہزار شمع
(اردو) دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے -

بحر خوارزم | استعمال - بقول سروری و رشیدی
که آب آموی - آنجا جمع شود - صاحب جہانگیری
در ملحقات برد نام دریائی، قانع صاحب برہان
باتفاق قول سروری گوید که محیط آن صد فرسنگ
است و صاحب ہفت بحر بانش و بقلیل مؤید
دریائی است کوچک بخطه بلاد خوارزم مؤلف
عرض کند که آمو نام دریائی است که تعریفش بجای
خودش گذشت - پس معلوم می شود که بحر خوارزم محیطی است
در خوارزم که دریای آمو در و داخل می شود دیگر ہیچ -
(اردو) بحر خوارزم - مذکر - خوارزم کا سمندر جس میں
دریای آمو داخل ہوتا ہے -

بحر دست | اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان
و بحر و مؤید کنایه از سخی مؤلف عرض کند که
بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است که خلق
دائما از دست او سیراب شود و فیض یابد (اردو)
دریادل - دیکھو ابر دل -

بحر دمان زیبق عمل | اصطلاح - بقول
برہان و بحر و جامع و مؤید کنایه از ابریست که
تقاطر کند - صاحب ناصری در ملحقات گوید که
کنایه از ابری که برف بارد (حکیم خاقانی ؏)
ہوا چو غبن حلق است و طل بحر دمان زیبق عمل تر
خورشید در تصعید و طل آتش در اعضاد ثابتہ تر

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی
محمد داؤد علوی شادیابادی در نقل مصرع اول واو
عطف را از میان طلق و طل بر میدارد و گوید که
طلق سنگی است سپید مطلق درخشنده مشهور
که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک)
وازان روغن بحکمت کشند و آن در کیمیاگری بکار آید
و نیز دافع آتش است و سوخته نشود و طل باران خورد
قطره (و بقول بعض شبنم) و بحر دمان دریا رمنده
و زیبق عمل پرنده و تصعید بلندی گرفتن و در
اصطلاح کیمیاگران سیماب و جز آن در دو کتوره
یا در دو دیگ مهر کرده در آتش نهند تا از کتوره
یا دیگ زیرین بر آید و بکتوره یا دیگ زیرین بچسپد
و اینجا از تصعید بر آمدن ابر از دریا به هوا مراد است
و حل گداخته شدن و آب گشتن چیزی بعمل و اینجا
از حل باران مراد است و از آتش گرمی آفتاب
مراد است و درین بیت همه اسباب کیمیاگری آورده
و در معنی ابهام است و معنی شعر آنست که از قطرات باران
بمنزل روغن طلق طلق است و دریا رمنده
از باد صبا مانند سیماب در لرزه و بخار او بالا برنده
است و آفتاب در تصعید و حل است ای آنجا
دریا را بحرارت تابش خود بر شکند و از هوا بر می
گرداند و حل می کند ای از آن ابر باران می بارد
و برای تصعید و حل آتش در تن خود موجود دارد
حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از
دریا بخار می خیزد و چون در هوا می رود ابر می شود
و ازان باران بهار می بارد **مؤلف** عرض کند
که اگر بقول محققین بالا زیبق اصطلاح کنایه از آ
قتاطر کننده گیریم معنی شعر درست نمی شود و اگر
بقول ناصری ابر برف بار گیریم درین صورت هم
لطافت معنی پیدا نمی شود - خیال ما این است
که از (بحر دمان) که زیبق عمل صفت اوست
کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده
کوه های برف را (بحر دمان) ازین وجه گفتند که
آبش مثل دریا روان می باشد و (زیبق عمل)

از منوچہر گوینید کہ از گرمی آفتاب آبش می پرد۔ پس
شاعر گوید کہ (بحر دمان زیبق کل) یعنی کوہ ہای برف
ہمچوں روغن طلق است در حل و ہمچوں طلق یعنی مثل
شبنم است در پرندگی و این نتیجہ خورشید است کہ
در حل و تصعید۔ آتش در اعضای خود دارد دیگر
اتیج (اردو) قطرے برسانے والا ابر۔ مذکر برف
برسانے والا ابر۔ مذکر۔ اور بلحاظ ہمارے معنوں کے
برف کا پہاڑ۔ مذکر۔

بحر رواں | اصطلاح۔ بقول بحر و انند
وغیاث۔ کشتی باشد مؤلف عرض کند کہ مشتاق
سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ازین
اصطلاح ساکت اند۔ مرکب توصیفی است
و خلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث صحیح (کشتی)، ناؤ۔ بیڑی۔
سفینہ۔ زورق۔

بحر زدن | مصدر اصطلاحی (۱) غوطہ زدن
کہ معنی حقیقی است و (۲) بتہ کاری رفتن۔ و اینجا
کنایہ باشد۔ سند این از مفید بلخی بر لفظ بحر گذشت
مراد (دیہ بحر چیزی رفتن) کہ بجای خودش گذشت
(اردو) (۱) غوطہ مارنا۔ ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا
بقول آصفیہ۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت
کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت
کر لینا۔ منشا کو پہنچانا (دیکھو بہ بحر چیزے رفتن)

بحر زنگ | استعمال۔ بقول ضمیمہ برہان
دریای زنگبار است گویند کہ ہر کہ ازاں آب
بخورد جرب بہم رساند و معرب آں بحر الزنج۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ۔ زنگبار کا دریا مذکر

بحر سیہ | استعمال۔ بقول انند وغیاث
دریای عمیق و خطرناک۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
و سیاہی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود کہ خطرناک ہست و بلحاظ
ترجمہ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر۔ خطرناک سمندر (مذکر)

بحر شعر | اصطلاح۔ بقول بہار وزن شعر
بر قیاس بحر اصول کہ گذشت (صائب ۵)

ور به بحر شعر خامشی از لاف بهتر است ؏ دست در دام
حجت غیر شناور است ؏ صاحب انند به بحر گوید
که مجازاً بمعنی وزن شعر است بمشابهت آنکه بحر
دریا مشتمل است بر انواع جواهر و نباتات و حیوانات
بحر عروض نیز مشتمل است بر انواع شعر یا همچنانکه
کسی در دریا افتد حیران و سرگردان می شود همچنین
کسی که در بحر اشعار افتد بجهت تغیراتی که در ارکان
واقع است متحیر می شود که این چه تغیر است و چه
وزن دارد و فرماید که عدد بحور شعر نوزده است
طویل مدید ـ بسیط ـ وافر ـ کامل ـ هزج ـ رجز
رمل ـ منسرح ـ مضارع ـ مقتضب ـ مجتث ـ
سریع ـ جدید ـ قریب ـ خفیف ـ مشاکل ـ
متقارب و متدارک مؤلف عرض کند که
معنی لفظی این دریای شعر است که از وگوهر مضامین
پیدا می شود و کنایه از بحور مخصوص و معروف که
حقیقت آن در کتب عروض مذکور دارد)
بحر بقول آصفیه اسم مؤنث ـ وزن شعر مجازاً
نظم کی اُنیس وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر
کہتے ہیں ـ

بحر عُمان اصطلاح ـ بقول ضمیمهٔ برهان
(۱) دریای است عمیق که در آن لؤلؤ می باشد و (۲)
نام قصبه ایست بر کنار دریا که آنرا استخار هم گویند
و (۳) کنایه از چشم هم ـ صاحب مؤید به ذکر معنی اول
و دوم عمان و استخار را صحار نوشته ـ صاحب انند
گوید که بضم عین مهمله و فتح میم دریای محیط و بحر اعظم را
گویند و نام شهری بر کناره دریا ـ صاحب هفت
ذکر معنی اول و دوم کرده ـ صاحب غیاث بحوالهٔ
کشف بر عُمان گوید که بالضم نام شهریست در یمن
بر کناره بحر اعظم یعنی دریای محیط ـ لهذا دریای اعظم را
بدان نسبت کرده دریای عمان گویند و صاحب
منتخب بر عُمان فرماید که بالضم نام شهری چو مینا و
بالفتح و تشدید نام شهریست به شام ـ صاحب
منتهی الارب بر صحار گوید که شهریست بر لب عمان و مقصود
از عمان غیر از بحر عمان نباشد یعنی عمان را بمجاز بحر عمان

گرفتہ مؤلف عرض کند مرکب اضافی است
و محیطی را نام است کہ برکنارۂ عُمّان واقع و معنی دوم
غلط است کہ عُمّان را بحر عمّان نوشت و برای معنی
سوم طالب سند استعمال باشیم و اگر بدست آید تو انیم
عرض کرد کہ استعارہ ایست نہ کنایہ ۔ فتأمّل تسامح
صاحب برہان است کہ صحار را اسخار نوشت
(اردو) (۱) بحر عُمّان ۔ مذکر ۔ ایک بڑے سمندر کا
نام جو کنارۂ عُمّان پر واقع ہے اور عُمّان ایک شہر کا
نام ہے جس کو عربی میں صحار بھی کہتے ہیں جو یمن
میں واقع ہے (۲) عُمّان ۔ مذکر ۔ ایک قصبہ کا
نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو
بحر عُمّان کہتے ہیں (۳) آنکھ ۔ مؤنث ۔ امیر مینائی
نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحر غمام | اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و ہفت
دانند دریای کاشغر است گویند ۔ اگر کسی سنگی
دراں انداز و طوفان شود بشتابہ کہ ہمہ ہلاک نزدیک
باشند مؤلف عرض کند کہ غمام بقول منتخب
بالفتح ابر سفید و نام شمشیر جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و بالضم زکام پس مرکب اضافی است یعنی مضاف
بحر بسوی ابر یعنی بحری کہ مثل ابر سفید است ۔
(اردو) بحر غمام ۔ مذکر ۔ اُس سمندر کا نام ہے
جو کاشغر میں واقع ہے ۔

بحرف آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر سخن گفتن مؤلف عرض کند کہ ما سند
در کلام ظہوری یافتہ ایم (ے) حدیث خار و خس کی سے از بہار
زبان بحرف گل و نسترن نمی آید (اردو) بات کرنا ۔

(الف) **بحرف او نمی باشد** | مقولہ ۔ بقول وارستہ و بحر یعنی
سخن او نمی شنود ۔ صاحب انند بذکر این گوید کہ این محاورہ است و بہ معنی آن (بحرف
من نمی باشد) ای حرف من نمی شنود ۔ بہار ذکر (بحرف من
نمی باشد) کردہ گوید کہ ای حرف مرا نمی شنود ۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر ذکر مصدر ...

(ب) **بحرف کسی بودن** | بمعنی سخن او شنیدن
کردہ و (الف) مشتق ہمین مصدر اصطلاحی
و مقولہ خاص نیست (اردو) (الف) اوس کی بات

نہیں سنتا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات سننا۔ ماننا۔ توجہ کرنا۔

بحرف گوش نہادن — مصدر اصطلاحی (۱۳۶۶)

سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ؎) چرا بحرف ظہوری نمی نہی گوشی ؛ ؛ بگفت گوی کہ خاموش کردہ مارا ؛ ؛ (اردو) کان لگا کر سننا۔ بقول آصفیہ۔ متوجہ ہو کر سننا۔ غور و توجہ سے سننا۔ دھیان دے کر سننا۔ (ظفر ؎) نہ روکو میرے غمخواروں کو میرا حال سننے سے ؛ ؛ لگا کر کان سن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو ؛ ؛

بحرفی بند است — مقولہ۔ بقول بحر اے

بحرفی در بند است — بامر سہل موقوف است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ است کہ سند استعمال پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ یعنی فارسیان می گفتند کہ کار ما بحرف شما بند است (یا در بند است) یعنی باشارۂ شما کشایش کار ما می شود کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے ایک اشارہ پر ہماری کاربراری موقوف ہے۔

بحر قطاس — اصطلاح۔ بقول مؤید نام دریا کہ قطاس دراں باشد و آں گاویست کہ دم آنرا گرد اسپان و بر سر علم بندند و فرماید کہ در فرہنگی نوشتہ کہ گاویست کہ در کوہ ہای ختامی باشد مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان از این ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید کہ قطاس بضم اول و سین مہملہ معرب۔ قوتاس لفظ ترکی است بمعنی موی دُم گاو کوہی کہ آں را کجگاو گویند و صاحب برہان فرماید کہ قطاس بلغت رومی گاویست بحری کہ دم او را بہ گردن اسپان و بر سرہای علم بندند و بقول بعض در کوہ ہای خطامی باشد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ اگر این گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس) مرکب اضافی باشد یعنی بحری کہ دراں قطاس است بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس۔

مذکر۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں
دریائی گائے ہوتی ہے۔

بحرکمان اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر
و بہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و
کمان بہم رسد (صائب ؎) نیست ممکن تیر
در بحر کماں لنگر کند ؛ چوں حضور دل بزیر آسمان
پیدا شود ؛ (ولہ ؎) با قامت خم حلقہ بگوش
در دل باش ؛ در بحر کمان روی مگرداں ز نشانہ ؛
(ولہ ؎) عمر با قامت خم باز ندارد ز شتاب ؛
تیر را بال و پر از بحر کماں تر نہ شود (میرزا معز فطرت
؎) چرا ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را ؛
کمنی چوں پنجہ سیمین نہاں بحر کماں دارد ؛ (اشرف
مازندرانی ؎) ہمچو ماہی بدل خاک طپد در دل
خصم ؛ ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا ؛ (موٗلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلہ میان زہ
و کمان را بحر گفتن جز ایں نباشد کہ بلغت عرب بحر
بمعنی زہدان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) پس
فارسیان زہدان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ
و کمان بہم رسد (اردو) فارسیوں نے اُس
فاصلہ کو (بحر کمان) کہا ہے جو کمان کھینچنے پر زہ
اور کمان کے درمیان پیدا ہو۔ مذکر۔

بحرگان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ ملّاح و کشتی بان را گویند حیف است
از صاحب بحر کہ این اصطلاح را گذاشت۔
خلاف قیاس نیست کہ گان بقول برہان چوں
در آخر کلمہ آید افادہ معنی لائق و سزاوار و پیوستگی
کند۔ پس کسی کہ با بحر پیوستگی دارد و لائق و سزاوار
بحر است۔ ملّاح و کشتی بان باشد و این کنایہ ایست
لطیف۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو)
ملّاح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ناخدا۔
ناؤ چلانے والا۔ کشتی بان۔ کھیوٹیا۔ مانجھی۔ مانجی۔

بحر گوہر خیز اصطلاح۔ بحری و ساحلی کہ
دراں صدف گوہر پیدا شود۔ مرکب توصیفی است
و (گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)

خاشی دریا و کف و گوخس و خاشاک اوست تو
پاک کن از خار و خس این بحر گوہر خیز را (اردو)
بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ
سمندر جس میں موتی پیدا ہوں ۔ مذکر۔

بحر محیط اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) نام دریائی
و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم
نسبت معنی اول گوید کہ دریائی است بے منتہا
و مغرب صاحب موید این ہر دو معنی را بذیل لغات
عرب آورده و صاحب شمس ہمزبانش را نوری
سلا) مجید و بین ابو الحسن عمرانی آنکہ بجود کرد دل او
بحر محیط است و کفش ابر بہار تو مولف عرض کند
کہ بہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ
معنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ
کردہ است (اردو) (۱) بحر محیط ۔ مذکر۔ ایک
دریا کا نام ہے جو مغرب میں واقع ہے ۔
(۲) دیکھو آسمان ۔

بحر معلق اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث
آسمان را گویند ۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام
کنایہ از آسمان است مولف عرض کند کہ
آسمان را بی ستون گویند ۔ و معلق بودنش از نظر
ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی
(اردو) دیکھو آسمان ۔

بحر نغمہ اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار و انند
مرادف بحر اصول کہ گذشت مولف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس بمعاصرین عجم
بر زبان دارند (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں ۔
دیکھو بحر اصول ۔

بحر نہنگ اصطلاح ۔ بقول شمس بمعنی
تیغ ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مولف عرض کند کہ قلب اضافت نہنگ بحر
باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ استعارہ ایست ۔ خیال ما این است کہ
(بحر نہنگ آثار) کہ بہ ہمین معنی می آید بدست
درازی کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ مؤنث ۔ دیکھو آئینہ دست ۔

(الف) بحر نہنگ آثار اصطلاح ۔ الف
(ب) بحر نہنگ آسا بقول برہان و

بحر وہفت و ز جہانگیری درضمیمہ کنایہ از شمشیر آبدار
و (ب) بقول بحر و برہان وہفت مرادفش ۔ صاحب
ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است معنی
لفظی این بحری کہ بجز نہنگ می خورد ۔ کنایہ لطیف
است ۔ نظر بر آبداری و خونخواریش (اردو)
تیغ ۔ مؤنث ۔ دیکھو آئینہ دست ۔ زباندانان
اردو نے بھی تیغ کو بحر اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے

بحر و سیع اصطلاح ۔ بقول جہانگیری
در ملحقات ، و بقول برہان و جامع و موئید و بحر و
ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
و موافق قیاس و کنایہ لطیف (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ ۔ مذکر ۔

بحری قطاس اصطلاح ۔ بقول برہان
وہفت و انند بضم قاف ۔ گاوی است
بحری کہ دُمش را بر گردن اسپان و بر سر علم بندند
و بقول بعض گاوی کہ در کوہ ہای خطا می باشد
صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ
مؤلف عرض کند کہ غلطی نقل نگار سطبع
بیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و ما حقیقت
قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و
این قلب اضافت قطاس بحری است و بس
آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ نکردہ اند
(اردو) وہ گائے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی
ہے جس کے دُم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر
لٹکاتے ہیں ۔ مؤنث ۔

بحرین وارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہر ایست
و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ باہم
جمع شدہ اند دیکھی کاشی ~~۵~~ اشک فشاندن
آن گہری بہا ہا غیرت بحرین شدش دیدہ ہا ز تک

صاحب تحقیق الاصطلاحات نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام بندریست کہ مروارید در دریای محاذی آں پیدا می شود و در اقصای ممالک از انجا می برند (سنہ ۵) از دو چشم تر من اشک بدر می آید ؛ بطریقی کہ زبحرین گہر می آید ؛ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ بالا درست است ۔ صاحب انند گوید کہ وعدہ گاہ ملاقات مہتر موسیٰ و مہتر خضر و الیاس علیہم السلام ہمانجاست (اردو) (۱) بحرین ایک شہر کا نام ہے مذکر (۲) دریاے روم و فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں ۔ مذکر ۔

بحساب گرفتن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ (معتبر دانستن (تاثیر ۵) آں قدر ہا کہ سپر داست بخود خصم لعین ؛ غیر خود را ہیچ نیست نگیرد بحساب ؛ صاحب بحر فرماید کہ معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲) مواخذہ کردن (ولہ ۵۲) ناز تحویل کند آنکہ بعاشق شب و روز ؛ چہ حساب است کہ ہرگز نگرفتش بحساب ؛ (اردو) (۱) معتبر جاننا ۔ صاحب آصفیہ نے (گنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار میں لانا ۔ خاطر میں لانا (منہ ۵) مرتے ہیں ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں ؛ اے میری زندگی تجھے گنتی میں لائے کون ؛ (۲) مواخذہ کرنا ۔ دیکھو ابواب کردن ۔

بحق پیوستن مصدر اصطلاحی بقول فرہنگ بحر وفات یافتن صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ ذکر ایں کردہ ۔ موافق قیاس است و بر زبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا ۔

بحقّد بقول برہان بکسر اوّل وضمّ ثانی و فتح قاف وسکون دال یعنی فواق کن صاحب ہفت و انند نقلش بر داشتہ اند مؤلف عرض کند کہ فواق بقول منتخب بر آمدن آواز سینہ و بر آمدن روح یا نزدیک شدن بہ بر آمدن صاحب غیاث صراحت مزید فرماید کہ بادی از سینہ بر آمدن باشد کہ از قعر معدہ صعود می کند

بطرف فوق و آں را بفارسی کھک گویند و در
ہندی ہچکی و ہِگک بضم اول بروزن تفنگ
و بکسر اول ہم بقول برہان بمعنی آنچہ کہ سبب گلو باشد
و ترجمہ آں در عربی فواق ؏ ہم آو آنچہ را بمعنی
فواق آوردہ و ہکہ بضم اول و فتح ثانی ہم بہمین
معنی می آید۔ پس فارسیان ہکہ را ہک کردند
بتخفیف ہای ہوز آخرہ و پس ازاں ہای ہوز
را بہ حای حطی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و
(نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرماید
کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدل راہ یافتہ چنانکہ
(دوہ آک) را (ضحّاک) کردند پس ازاں کاف عربی بقاف
بدل شد چنانکہ کند و قند و این تصرفات
از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اقامت
کردند۔ حق مبدل ہک است بمعنی فواق
و اسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ
مصدر لیست جعلی بقاعدۂ مستفین فارسی زبان
و حقد مضارع آں و بحقد مزید علیہ آں بزبان
موحدہ در اولش بمعنی فواق کند۔ اعراب
بیان کردہ محققین بالا تائید خیال ما می کند۔
مصدر حقیدن متروک و محققین مصادر
ازاں ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند و لیکن
وجود مضارعش این مصدر را از صفحات
خیال محو نمی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول
آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ
خواہ شدت زاری سے سانس روک روک کر
لینا۔ عالم نزع میں سانس اکھڑنے لگنا۔
یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اسی مصدر
کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اس
فارسی لفظ کا جزو پر بحث ہے۔

بحق واصل شدن

مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از وصل حق و مردن (صائب
۵) سوش باجاروب در سوراخ نتوانست
رفت ؎ خواجہ با چندیں علائق چوں بحق
واصل شود ؎ (اردو) حق سے واصل ہونا۔ مرنا۔

(۱۴۴۲)

بحکم بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بمقتضای (سعدی شیرازی ؒ) کہ

فردا بہ پیک اجل در رسد بحکم ضرورت

زبان درکشی ؛ مولّف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی یعنی ترجمۂ باذن و بفرمان یعنی موافق حکم و از حکم (اردو) (۱) بمقتضا، بتقاضا، بلحاظ۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے (۱) بمقتضای ضرورت یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہیئے (۲) احکم کے حکم کے مطابق۔

بحکم دولت استعمال۔ بقول صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بحکم سرکار موقوف شد۔ مولّف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم (بحکم) است کہ گذشت و مقصود از سرکار حاکم وقت و ملک باشد (اردو) سرکار کے حکم سے۔

بحل بقول ضمیمۂ برہان بکسر اوّل و ثانی بمعنی بخشایش و عفو باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید کہ بکسر اوّل و فتح دوم خطاست چراکہ باوّل و غافل قافیہ کردہ اند پس صحیح بکسر دوم است۔ بہار گوید کہ بکسر اوّل و فتح دوم بخشیدن خون است و جز آن و با لفظ کردن مستعمل۔ صاحب مؤیّد بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ گوید کہ بکسر تین عفو گناہ باشد و بس۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ چون در فارسی حای حطّی نیامدہ ظاہر الفظ عربی باشد و حالانکہ در لغات معتبرہ عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیرہ مادّہ بحل بہیچ معنی نیامدہ ازین معلوم شد کہ در اصل بہل بودہ باشد بفتح اوّل و کسر ہای ہوّز صیغۂ صفت مشبّہ بمعنی ترک کردہ شدہ و بمراد گذاشتہ شدہ و مجازاً بمعنی معاف مستعمل۔ ماخوذ از بہل بالفتح کہ مصدر عربیست بمعنی ترک کردن و گذاشتن بمراد کذا فی الصراح و القاموس پس از غلطی کاتبان قدیم و از عدم التفات اہل تعلّم و تعلیم بجای حطّی شہرت گرفت یا آنکہ در اصل بہل بکسرتین

صیغهٔ امر از هلیدن بمعنی گذاشتن که در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکه گزین که
صیغهٔ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود - پس بهر تقدیر به های هوز درست می باشد
مگر آنکه بودن حای حطی با بدال باشد چنانکه در حیز و حال که در اصل هیز و هال بوده لیکن
این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی نماید و می تواند که بحلّ به فتحتین و تشدید است بمعنی
بحلال شدن چه بای موحده مفتوحه برای ظرفیت یا معیت باشد. بقاعدهٔ فارسی و حلّ بالفتح
و تشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکه در منتخب است و فرماید که سروری که
شارح گلستان است بعربی همین توجیه آخر اختیار کرده **مؤلف** عرض کند که تحقیق ما این است
که اصل این حلّ است لغت عرب بمعنی حلال که حاصل بالمصدر باشد و تصرف فارسیان
است که بتخفیف خواندند و فتح اوّل را به کسره بدل کردند و موحدهٔ زائد در اوّلش آورده
مفرّس کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن و اگر این را ماخوذ از لغت عرب (بهل)
گرفته قاعده تبدیل های هوز به حای حطی جاری کنیم هم درست می شود که این قسم تبدیل در فارسی
زبان راه یافته چنانکه صراحت آن بر لفظ حقد کرده ایم ولیکن توجیه اوّل بهتر است از آخر
و همین حلّ - اسم مصدر (هلیدن) قرار می یابد - بقاعدهٔ تبدیل مذکور که بجای خودش می آید
آفرین بر خان آرزو که بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق را ختم کرد و از چراغ هدایت رهنمای
تحقیق پسندان شد - وای بر صاحبان غیاث و انند که این را از امر حاضر مصدر هلیدن
گرفته می فرمایند که بمعنی اسم مفعول می آید چنانکه گزین و نمی دانند که معنی اسم فاعل و مفعول
از امر حاضر پیدا نمی شود الّا به ترکیب آن با لفظی که همین مرکب - اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و آنچه قیاس بر غلطی کتابت کرده اند خیال سطحی است دیگر هیچ۔ آنچه بهار استعمال این را با کردن مخصوص کند از ملحقات اوست که می آید۔ باقی نماند (اردو) معاف۔ درگزر۔ عفو۔ بخشایش۔ حلال۔

بحل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف گوید که حلال کردن و روا ساختن و ناقابل مواخذه قرار دادن است (حزین ؎) فقیری امن و آفت هاست دولت دستگاهی را ٭ بحل سازد بهر دم فلس ماهی خون ماهی را ٭ (اردو) حلال قرار دینا۔ ناقابل مواخذه قرار دینا۔

بحل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بحل ساختن است که گذشت (شریف تبریزی ؎) خون دلم خورده کردم حلال ٭ جان ز تنم بردی و کردم بحل ٭ (ظهوری ؎) بیوفا یا نه ریخت خون مرا ٭ بحلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بحل ساختن۔

بحیرا بقول برهان و جامع بر وزن نصیرا نام راهبی و زاهدی است نصرانی و قصه شناختن او پیغمبر آخر الزمان را در تاریخ هست۔ صاحب انند این را لغت عربی گفته نسیده انیم که محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا داده اند (اردو) بحیرا ایک راهب اور زاهد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخر الزمان علیه الصلوٰة والسلام کو پہچانا تھا۔ مذکر۔

موحّده با خای شخّذ

بخار بقول جهانگیری با اوّل مضموم (۱) علم و فضل باشد (فرخی ؎) فخر کند روزگار تو بتو ریزد ٭ کاصل بزرگی توئی و اصل بخاری ٭ صاحبان جامع و رشیدی و برهان و سراج و ناصری

ذکر این کرده اند بهار گوید که (۲) بالضم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) برابر اطلاق کنند۔ صاحب غیاث فرماید که بخار بمعنی علم غیر از لطائف در کتب دیگر بنظر نیامده مؤلف عرض کند که اگر ہبیند بنظر نیاید و اگر ببیند۔ نظر کشاید بالجملہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب بالضم تفی که از چیزی نمناک و گرم برآید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم که غیر از بہار دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانش۔ دانائی۔ واقفیت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی۔ کسی فن خاص کی ماہیت سے واقفیت ہونا۔ (۲) بخار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے۔ (۳) دیکھو ابر۔

بخارا بقول برہان بضم اول بر وزن مدارا شہریست مشہور از ما وراء النہر و مشتق از بخار است بمعنی بسیار علم و چون دران شہر علما و فضلا بسیار بوده اند بنابرین بدین نام موسوم شد۔ صاحب رشیدی فرماید که ماخوذ از بخار بمعنی الف زائده بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجه تسمیه بالا فرماید که آنرا بخارای شریف هم گویند یازده دروازه و دو صد مدرسه بزرگ و کوچک و هفت مسجد جامع بزرگ و چهل گرمابه و صد و پنجاه سرای تجار دارد و دوره ارک آن شهر یک فرسنگ و یک دروازه روی بمغرب دارد و گرد و اگرد حصار شهر چهارده هزار و سیصد و هفتاد و دو قدم به تخمین آمده و فاصله سمرقند و بخارا بمسافت سی و شش فرسنگ و طول بخارا یک ماه راه و سمرقند قدری از انجا کوچک تر است۔ در توران بزرگ ترین شهر آن بلاد است۔ اما در ترکستان شهر ازان بهتر بسیار است۔ صاحب مؤید گوید که در عالم خدائی از و نیکوتر جای کمتر بود و آنرا قبة الاسلام نیز گویند

چراکه معادن و مسکن کلام فقه است (حافظ شیرازی
ه) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال هندویش بخشم سمرقند و بخارا را (مولوی معنوی
ه) آن بخارا معدن دانش بود پس بخاراییست
هر که آنش بود (وله ه) ای بخارا و انش افزا
بوده ای لیک از من عقل و دین بر بوده ای (مؤلف
عرض کند که از بخار مشتق نیست - چنانکه صاحب
برہان گفته و از بخار ماخوذ نیست چنانکه صاحب
رشیدی آورده بلکه مرکب است از بخار و الف آخر
که بمعنی بسیار آمده (اردو) بخارا - اسم مذکر - ایک
مشہور شہر کا نام جو ماوراء النہر سے مشہور ہے
اور توران میں واقع -

بخارات معدنی اصطلاح - بقول رہنمان
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بخار پادشا
کبریت را گویند و صاحب بول چال گوید که بخار
کبریت را نام است مؤلف عرض کند که
مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے
بخارات - مذکر -

(۲۳۰)

بخار برآوردن (مصدر اصطلاحی) -
بیرون آوردن بخار باشد و بیرون آوردن
بخار دل (انوری ه) گرمی و تیزی آن شمشیر
ہمانا که مرا از بر سر و مغز تو گوئی که برآورد بخار از
(اردو) بخار نکالنا - بقول آصفیہ - دل کا
جوش نکالنا - کدورت نکالنا - غبار نکالنا -
غصہ اتارنا - بھیر نکالنا - رنج نکالنا -

(۲۳۱)

بخار دخانی اصطلاح - مرکب توصیفی -
بخارات معدنی را گویند که سبب زلزله زمین
است (انوری ه) زبیم او همه شب استخوان
دشمن هست چو از بخار دخانی زمین گه زلزال
(اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلے کے
باعث ہوتے ہیں - مذکر -

بخار گاز اصطلاح - بقول صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار - گیاس
و گیاس - لغت انگلیسی است بخاری را گویند که

رقیق وسیال وشل ہوا سبک ترین می باشد
وچون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است
بترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل کہ گیاس را
گاز کردند بحذف تحتانی وتبدیل سین مہملہ بزاۓ
ہوز۔ چنانکہ سماروغ وزماروغ پس این مفرس
باشد۔ وگاز بمعنی در لغات فرس نیامدہ
(اردو) گیاس - مذکر۔ ایک رقیق۔ سیال
مادہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور
جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری | اصطلاح۔ بقول وارستہ وسراج
(۱) در بلاد سرد سیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہ
سازند وآتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد
(شفیع اثر ۵) لشکر دی را بکوی اہل دنیا
بار نیست ۔ گر کز بخاری ہست نارین قلعہا
در ہر مکان ۔ (باقر کاشی ۵) در بخاری مرغ
وبر کف جام می ۔ روزگار بہرف ویاراں یاد باد
(سنجر کاشی ۵) باتخور بخاری تو بر سنگ ۔
از گریبان صبح باغ ارم ۔ بہار بذکر معنی اول
گوید کہ (۲) بمعنی علم وفضل وازین مرکب
است بخارا وہذا ہو الحق۔ صاحب انند
نقلش نگارد وذوق تحقیق ندارد ومؤلف
عرض کند کہ بخار بمعنی علم وفضل گذشت
پس نمیدانیم کہ بہار این را با وجود یای نسبت
در آخرش چطور۔ مرادفش گفت وبخار را چسان
متعلق باین کرد۔ وای بر صاحب انند کہ
چرا کار بہ تحقیق نبرد وہو الباطل۔ حاصل
اینست کہ اگر معنی دوم این منسوب بہ بخارا
گیریم درست باشد وبخاری بمعنی علم وفضل
اصلا نیست و(۳) بمعنی دیگدان وصراحت
این بر بخار یہا می آید (اردو) (۱) چمنی۔
دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے
جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے
بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور
اسی محراب میں سے آہنی سنخیں تمام دیوار و نہیں

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ جس کے اردو ترجمے کے ذیل میں اس کا مفصّل بیان ہے (۲) بخاری بخاری کا رہنے والا (۳) چوطھا۔ بقول آصفیّہ ہندی۔ اسم مذکّر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت | اصطلاح۔ قلب اضافت عمارت بخاری۔ مرادف معنی اوّل (بخاری) است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔ (اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا | اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دیگدان **مؤلّف** عرض کند کہ مؤلّف روزنامہ در عرض معنی بے التفاتیہا بکار بردہ وغور نکردہ ازین اصطلاح پیدا است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد پس معنی این چطور واحد باشد و معلوم می شود کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند ومعنی لفظی این منسوب بہ بخار وکنایہ ازدیگدان وبخاریہا جمع آن بمعنی دیگدانہا فتأمل (اردو) چوطھے۔ مذکّر۔ چوطھا کی جمع۔ دیکھو بخاری کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن وبہ خیال آوردن ویاد کردن **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این بدل آوردن است ودر محاورۂ فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطرداشتن | استعمال۔ درخیال داشتن ویاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آن ایّام را) یعنی آن زمانہ را در خیال داشت (اردو) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر فلاں | اصطلاح - بقول انند - ای
برای خاطر فلاں **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش
جز این نباشد کہ بلحاظ خاطر فلاں و بدلجوئی فلاں
(علی خراسانی ے) از من کہ شہرہ ام بنظم افسانہ
گوش کن ؏ یک حرف من بخاطر دیوانہ گوش کن ؎
(اردو) خاطر سے پاس و لحاظ سے جیسے "تمہاری
خاطر یا تمہاری خاطر سے یہ کام کروں گا" صاحب
آصفیہ نے (خاطر) پر فرمایا ہے - مرضی - خوشی -
پاس - لحاظ - جیسے تمہاری خاطر -

بخاطر گذار کردن | مصدر اصطلاحی -
گذشتن بخاطر باشد (ظہوری ے) زیاد من شود
آلودہ خاطرش ترسم ؏ بخاطرش بکنم گر گذار سفت
منست ؎ (اردو) خاطر میں گذرنا - دل میں
خیال آنا -

(الف) **بخاک افگندن** | مصدر اصطلاحی
بقول برہان و بحر و جامع و انند و ہفت (۱) کنایہ
از مظلوم و خوار و تظلم کردن و بخواری و زاری
افگندن **مؤلف** عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی
این بر زمین افگندن است - صاحب جہانگیری
در ملحقات ....

(ب) **بخاک افگندہ** | را بمعنی مظلوم و خوار
نوشتہ و صاحب رشیدی بر مظلوم قانع و خان آرزو
در سراج ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ اسم
مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بہر دو معنی
بالا - صاحب مؤید بحوالہ قنیہ (بخاک افگندہ داری)
را اصطلاح قرار دادہ گوید کہ ای مظلومی داری
و فرماید کہ اقول یعنی خوار و زبون داری و صاحب
شمس ہمزبانش - وای بر محققین نازک خیال کہ
(داری) را شریک اصطلاح کردند و مصدر
اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (الف) (۱)
خوار کرنا - ذلیل کرنا - ظلم کرنا - (۲) زمین پر
دے مارنا - گرانا - صاحب آصفیہ نے (دے مارنا)
پر فرمایا ہے - پٹک دینا - پھینک دینا (ب)
(۱) مظلوم - ذلیل - خوار - (۲) زمین پر گرایا ہوا -

(۲۳۸۳) **بخاک انباشتن** اصطلاح ـ بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظهوری ؎) حسن از غمزہ چوں سناں بر داشت ؛ جگر عشق را بخاک انباشت ؛ (اردو) سپرد خاک کرنا دفن کرنا (خاک میں ملانا) بقول آصفیہ ـ برباد کرنا ـ اُجاڑنا خراب کرنا

(۲۳۸۴) **بخاک برابر شدن** مصدر اصطلاحی ـ برباد شدن و ہمچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ؎) اگر سخن ز کسادی نشد بخاک برابر ؛ چرا بہم چو نے گرد از کتاب برآید ؛ (اردو) خاک میں ملنا ـ بقول آصفیہ برباد و بی نشان اور ناپید ہونا (میر ؎) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ؛ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ؛

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر و انند نیست و نابود کردن ـ خراب ساختن خان آرزو در سراج ہم ذکرایں کردہ (مولانا ساحری ؎) چو سرو ناز تو مشکین لباس در بر کرد ؛ مرا چو سایہ بخاک سیہ برابر کرد ؛ صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مولف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایہ تحقیق می افگند ـ متعدی ـ مصدر گذشتہ باشد (اردو) خاک میں ملانا ـ دیکھو بخاک انباشتن ـ

بخاک بردن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بگور بردن مولف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا ـ

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن ـ مولف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ ـ وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند ـ

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چپانیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر وانند بمعنی خوار و زار و ذلیل ساختن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

(۱۲۸۵)

بخاک در کردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بخاک کردن و بخاک برابر کردن است کلمۂ در زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کنش ہم زمانہ چون قارون ٭ بہا برد ہرش ہم زمانہ چون قارون ٭ (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر وانند دفن شدن (میر آلہی ہمدانی ؎) روزی کہ در دیار محبت روم بخاک ٭ جبریل عشر خوان شوم بر سر مزار ٭ (اردو) دفن ہونا۔

(۱۲۸۷)

بخاک ریختن استعمال (۱) بخاک افگندن باشد بمعنی حقیقی و (۲) ذلیل و خوار کردن مرادف بخاک افگندن (ظہوری ؎) بخاک ریختہ خوشم کرشمۂ رنگینی ٭ کہ عید از گل قربان گہش حنا برداشت ٭ (صائب ؎) ز عطسۂ خون غزالان بخاک می ریزد ٭ اگر کمند خود از زلف مشکبار کنی ٭ (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک سیاہ برابر کردن مصدر اصطلاحی صاحبان بحر وانند و خان آرزو در سراج) این را مرادف (بخاک برابر کردن) نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمان است و ہمان۔ لفظ سیاہ را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین با نام و نشان و سندی کہ بر (بخاک برابر کردن) گذشت سند این ہم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

(۱۲۸۹)

بخاک طپیدن مصدر اصطلاحی طپیدن بر زمین این معنی حقیقی است (صائب ؎) در عین وصل می طپد از تشنگی بخاک ٭ آنرا کہ شوق

تشنۂ دیدار کردہ است ؛ (اردو) تڑپنا۔ خاک پہ تڑپنا۔

بخاک فشاندن استعمال۔ ہماں بخاک افشاندن کہ گذشت (صائب ؎) پیش از خزاں بخاک فشاندم بہار خویش ؛ مرداں بدیگری نگذارند کار خویش ؛ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن۔

بخاک کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) باصطلاح کشتی گیران حریف را بر زمین نواختن و از جا برداشتہ بہر دو پا و بہر دو دست مثل چار و استادن (میر نجات ؎) چہ عجب گر بزمین آری و در خاک کنی ؛ یا فلک کشتی خصمانہ خود پاک کنی ؛ (۲) دفن کردن (سلیم ؎) سپہر را ز لباس عزا بروں آریم ؛ سر بریدۂ خورشید را بخاک کنیم ؛ صاحب بحر از زوائد معنی اول احتراز کند و بر (۲) بر زمین انداختن قانع و ذکر معنی دوم ہم کند۔ مخفی مباد کہ از سند معنی اول (در خاک کردن) پیدا است۔ اگرچہ (بخاک کردن) و (در خاک کردن) معنی ہر دو یکی است و لیکن باعتبار لفظ سند پیش شدہ ازین تعلق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا۔

بخاک نشاندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از ذلیل کردن (صائب ؎) افتادگی برآورد از خاک دانہ را ؛ گردنکشی بخاک نشاند نشانہ را ؛ (اردو) ذلیل کرنا۔

بخاک نشستن مصدر اصطلاحی۔ انکسار کردن ؛ این کنایہ باشد (ظہوری ؎) ہمت ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؛ ز پا افتادہ ام دستی دہم کافلاک برخیزد ؛ (اردو) انکسار کرنا۔ منکسر ہونا۔ عاجزی کرنا۔

بخاک و خون نشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آنند بحوالہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف بخاک نشاندن کہ گذشت (صائب ؎) نشاندی

از فریب وعدہ صد بارم بخاک و خون ؎ نگردی شرم
یکبار از دل امیدوار من ؎ (اردو) دیکھو
بخاک نشاندن۔

بخاک یکساں کردن | مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن
وخراب ساختن مؤلّف عرض کند کہ مرادف
ہماں (بخاک برابر کردن) کہ گذشت (اردو)
دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخام کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وا…
در پوست و باغت ناکردہ کشیدن چہ گنہگار را
در پوست خر و سگ و گاو می کشند (کلیم ؎)
شو وز لطف ہوا بر تنش قبای حریر ؎ درین بہار
گنہگار گر کشند بخام ؎ مؤلّف عرض کند فارسیان
پوست دباغت ناکردہ را خام گویند کذا
فی البرہان۔ کہ بجایش می آید و این مرادف
(بچرم خام کشیدن) است کہ گذشت (اردو)
دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند۔ مرادف
(بخام کشیدن) کہ گذشت رباقر کاشی ؎) نگہ ادجامہ ازو
آزادگیم عریاں ساخت ؎ یارب از پوست برآرد و بخام
گیرد ؎ مؤلّف عرض کند کہ خام بمعنی پوست خام
است کہ می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخ بخ | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث بہر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد و آفرین کلمہ
ایست کہ بوقت تحسین چیزی گویند مؤلّف عرض کند کہ لغت عرب است و صاحب منتخب
ذکر این بہ ہمین معنی کردہ معاصرین عجم بر زبان وارند۔ بخیال ما معنی خوش آمد متعلق باین نباشد
وفارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے۔

بخت | بقول سروری وجہانگیری و جامع (۱) معروف کہ بعربی جدّ گویند۔ صاحب برہان
صراحت کند کہ مقصود از معروف طالع باشد۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی بہرہ و حصہ۔ صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصّه و بهره نیز صاحب فرهنگ فدائی گوید که انچه راهمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاه کنونه روزگار مردم است و نیز بمعنی بچهم (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آسوده را نیک بخت می نامند - صاحب سوار السّبیل که محقّق معربات است آورده که بخت لغت فارسی است بمعنی نصیبه و سعادت - خان آرزو در سراج بحواله صراح فرماید که بمعنی بهره و حصّه معرّب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتّفاق و از انجا معلوم می شود که معینش قریب بمعنی اتّفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علّت تامّه بهار گوید که بمعنی بهره و نصیب و بدینمعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و - بد - برخوردار - برگردیده - برگشته - بزرگوار - بلند - بی اثر - بیدار - بی سرمایه - پریشان - پریشان روزگار - پریشان کار - پست - تباه - تلخ - توانا - تیره - جوان - چرب دست - خجسته فال - خفته - خواب آلوده - خواب رفته - خواب زده - خوابناک - خوابیده - دژم - دندان نمای - رسا - زبون - زمین گیر - سخت گیر - سیاه - شکسته - شور - شوریده - ظلمت آفرین - عالی - عنان تافته - غنوده - فرخ - فرخنده - فرومایه - فیروز - قوی گردن - گرانخواب - مقبل - ملک گیر - ناتمام - ناشاد - نافرمان - نگون - واژگون - از صفات اوست مؤلّف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمالش کرده اند و همین است مجدّ لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

کہ صاحب سروری بذیل بخت ذکرش کردہ - وجا دارد کہ بقول غیاث بحوالۂ جواہر الحروف مبدّل بخش باشد بمعنی بہرہ ونصیب وحصّہ - شین معجمہ بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ رخش ورخت اندرینصورت بخت را معرب بخش دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان از بخت عربی بہ تفریس بخش کردہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (سعدی ؎) یکی مشت زن بخت روزی نداشت ٭ نہ اسباب شامش مہیّا نہ چاشت ٭ (ناصری ؎) وبدار شد بلبستر وبوس وکنار ہم ٭ از بخت شکر دارم واز روزگار ہم ٭ (حافظ شیراز ؎) ما آزمودہ ایم درین شہر بخت خویش ٭ بیرون کشید باید ازین شہر رخت خویش ٭ (اردو) بخت بقول آصفیّہ - فارسی - اسم مذکّر - دیکھو اورند -

(۲) بخت - بقول سروری ورشیدی وسراج کابوس باشد وبقول برہان وجہانگیری سیاہی باشد کہ در خواب بر مردم افتد وآنرا فرنجک نیز گویند وبتازیش کابوس - صاحب جامع فرماید کہ سیاہی ودواہیۂ کہ در خواب مردم را فرو گیرد وآنرا فرنجک گویند - صاحب ناصری فرماید کہ دیوی را گویند کہ در خواب آدمی را فرو گیرد ودر حقیقت آں مرضی است کہ مادّہ اش بلغم است یا غلبۂ سودا وعوام گمان دیوی کردہ اند وانرا بختک وفرنجک گفتہ اند وکابوس بقول غیاث حالتی است کہ مرد خفتہ را فرو گیرد وآنچنان باشد کہ آدمی شکل مہیب یا ہنگامہ آفتی در خواب دیدہ می ترسد - بہ نہجیکہ بدن ہمہ گراں معلوم می شود وخروش کردن بآواز درست ہم نمی تواند واکثر بودن این حالت را اطبّا مقدمۂ صرع نوشتہ اند واین را ضاغوطہ وبہندی لالن نیز نامند وبفارسی سکاچہ - بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیّہ عربی

اسم مذکر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانوریست کہ ببلخ شبیہ باشد و شیخ آذری (۵) دابہ دیگر است بختش نام چون بسیر و شود سوام و بہام ثؤ و فرماید کہ این بیت شعر این است کہ نام یکے دواب باشد چہ جانور شبیہ بلخ را دابہ نگویند۔ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بر جانور شبیہ ببلخ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت اینمعنی معقول است واگر بر اعتبار صاحب جامع و ناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردۂ شیخ آذری وراہی این باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود و جادارد کہ جانوری باشد شبیہ ببلخ کہ بر زمین سیر می کند خلاف بلخ کہ معنی حقیقی دآبّہ ہر حیوانی کہ بر زمین راہ رود۔ باتی حالِ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو بلخ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضم اوّل نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدّس را خراب کرد صاحب جامع گوید کہ او را بخت النّصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرّب بیت المقدس کہ آنرا بخت النرسی می خوانند و بخت النّصر بہ صاد معرّب و مقلوب نرسی است و باین نام دو تن بودہ اند اوّل بخت النرسی بزرگ از بادشاہان کلدانیون بہ نینوی و آں مردی عادل بود و دوم خراب کنندہ بیت المقدس کہ ظالم بود در میانۂ این دو نفر دویست و چہل و سہ سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است و در تواریخ مسطور۔ مؤلف عرض کند کہ بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید و این مرکّب اضافی است و بس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہین اور کلدانیون کے ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت۔ بالضم بقول صاحب ناصری بمعنی پسر و بقول بعض بندہ و این اصح است صاحب برہان بر بوخت گوید کہ بروزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و محقق این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را دخت و پسر را بخت گویند و بخت و دخت مخفف بختر و دختر باشد یکی از معاصرین زردشت می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بختر می گفتند و بنت را دختر ولیکن بختر بر زبان معاصرین عجم باقی نماند (تمّ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد بالجملہ بخت مخفف ہمان بختر معدوم است کہ ما او را بر اوراق جاہا سید ہیم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بخت و دخت باشد بواو اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم مستعمل شد و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔

(۶) بخت بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ بختیشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاری نام مبارک عیسی علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همان پسر که بمعنی پنجم مذکور شد و مجاز بنده را
گفته اند چنانکه غلام که بمعنی کودک است بر سبیل مجاز نوکر و بنده را گویند و این بلاشبهه
لغت فارسی است چنانکه بمعنی پنجم مذکور شد بنداشتیم که خان آرزو چطور این را غیر فارسی
گفته (اردو) بنده یقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر غلام۔ نوکر۔ فرمان بردار دیکھو ایک

(الف) **بخت آزما** | اصطلاح۔ یقول بہار
آزمودن بخت (خواجه نظامی ــه) که بر خیز
و بخت آزمائی بکن؛ بهلاک چنان اژدهائی
بکن؛ و فرماید که اگر بیای معروف خوانند
یای اژدهائی و آزمائی اول برای نسبت و
ثانی مصدری خواهد بود۔ مؤلف عرض کند
که (ع) کین ره که تو میروی به ترکستان است
؛ معنی حقیقی را بگذارد و معنی مصدری را
بیان می کند بخت آزما۔ (۱) بمعنی حقیقی امر
حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت و سند
نظامی برای ---

(ب) **بخت آزمائی کردن** | باشد بمعنی

آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل
بالمصدرش بمعنی آزمایش بخت۔ در کلام
خواجه نظامی در آزمائی و اژدهائی هر دو
یای معروف است ولیکن در آزمائی
یای مصدری ست و در اژدهائی یای
وحدت و شک نیست که یای وحدت
را متقدمین فارسی مجهول گفته اند ولیکن در
محاوره بر زبان فارسیان دائما معروف
باشد و بهار غلط می کند که یای اول
آزمائی و اژدهائی را یای نسبت گوید حقیقت
اینست که یای اول در هر دو زائد است
که آزما را آزمای و اژدها را اژدهای
کردند پس یای مصدری بر آزمای

زیادہ شدہ (آزمائی) شد و یای وحدت برآزدہا
زیادہ کردہ (آزدہائی) کردند حیف است از
محققین با نام ونشان کہ حقیقت جویان محاورۂ
ایران را بہ ترکستان می برند۔ قائل (اردو)
(الف) (۱) بخت کی آزمائش کر (۲) بخت کو
آزمانے والا (ب) بخت آزمائی کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے۔ نصیبہ کی
آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند
صاحب اسند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ
باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی آزمایندۂ بخت وکنایہ از صاحب قسمت
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
(اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو صاحب
نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور
۔ اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے
کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے "
بڑا بختاور بچہ ہے اسے عید کو بھی چار پیسے
نہیں جُڑتے " آپ فرماتے ہیں کہ عورتیں
بُرے الفاظ کو زبان پر لانا بھی بُرا خیال کرتی
ہیں اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظوں سے اس
کا برعکس مراد لیا کرتی ہیں (انتہی) مؤلف
عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے
حقیقی معنوں میں ہے (بڑا) کے لفظ سے
بر سبیل طنز اور قرینۂ مابعد بدنصیبی کے معنے
پیدا ہوتے ہیں لیکن محض لفظ بختاور میں بدبختی
کے معنے نہیں ہیں۔

بخت اگر داری برو بر پشت خواب | مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع
نیک استعمال کنند مقصود این است کہ بختوری
را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم
کند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

دکن میں کہتے ہیں ''تقدیر کو تدبیر کی ضرورت
نہیں'' ''سوتے کو جگا کر دیتا ہے''

بخت باز آمدن مصدر اصطلاحی۔
بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت
و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی این
کہ واپس آمدن بخت است (سعدی ۵)
بخت باز آید از آن در کہ یکی چون تو در آید
بروی میمون تو دیدن در دولت بگشاید
(اردو) تقدیر پھر جانا بقول آصفیہ۔ دن
پھرنا۔ بھلے دن آنا۔ تقدیر کا سامنے ہونا۔
اقبال ہونا۔

بخت بد با کسیکہ یار بود
سگ گزد گر شتر سوار بود مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این
مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود اینست
کہ شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن
موذی کہ سگ می جنبد و می گزد (اردو)
کمبختی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ
کھائے'' صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد بین کہ اجل ہم ناز می بکشد** مثل
(۲) **بخت بد گر دو اگر فالودہ دندان بشکند**
بذکر ہر دو مثل گوید کہ ہر کدام مثل است مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این ہر دو مثل را در مذمت
بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست کہ کسی کہ
بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد و
مقصود (۲) بجز این نباشد کہ بخت کسی کہ
بد است اگر فالودہ خورد با وجود نرمی آن
دندان شکند معاصرین عجم گویند کہ این مثل
از واقعۂ زبان زد عوام شد کہ کسی روزی فالودہ خورد
و سنگریزہ در رو بود و اکل از و بجز چون بدندان
آمد۔ دندانش بشکست و این اتفاقی بود کہ بروی
کار آمد و اگر از این حکایت قطع نظر ہم کنیم بمعنی
شاعری دانیم (اردو) برائی کا وقت آئے

تو مصری سمجھ کر سنکھیا کھائے ؎ بجہ دکن کی کہاوت
ہے دیکھو (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان شکن است)

بخت برگشتہ | اصطلاح ۔ بقول بہار تقلب
اضافت نگون بخت (سعدی ؎) الا تا نخواہی
بلا بر حسود ؎ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
؎ مؤلف عرض کند کہ (برگشتن بخت) و
(بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی
بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت
برگشتہ بدون اضافت بہ ہاے مفعولی افادۂ
معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ ہست
یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم
مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو)
(۱) برگشتہ بخت بقول آصفیہ ۔ فارسی بدنصیب
بدقسمت ۔ ابھاگی (۲) بری قسمت ۔ مؤنث

بخت بلند | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
غیاث (۱) لقب امیرے زمیندار مؤلف
گوید کہ بدون اضافت بخت ۔ اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت
و بلند طالع ۔ اگر بدین اسم امیرے یا زمیندارے
را مخاطب کنند جا دارد حیف است از
محققین بالا کہ بر تحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند
و لقب امیرے را ذکر کردند و (۳) باضافت
طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است
(ظہوری ؎) برلب چاہ ذقن دل ماندہ
از بخت بلند ؎ صدمہ بود آن دوستی و
لغزشی در کار داشت ؎ (انوری ؎)
گردون غبار پایۂ بخت بلند تو ؎ خورشید
عکس گوہر طرف کلاہ تست ؎ (اردو)
(۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی
اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو صاحب قسمت
ہو ۔ (۲) بلندی قسمت ۔ قسمت کی بلندی
۔ مؤنث ۔

بخت بلند پایہ | استعمال ۔ بمعنی بخت بلند
و طالع بلند ۔ مرکب توصیفی است (ظہوری)

ب) بخت بلند پایۂ ظہوری موافق است ٭ خود را اگر بپاس کسی سرفراز کن ٭ (اردو) دیکھو بخت بلند ۔

(۳۴۴) **بخت بہاری** | اصطلاح ۔ کنایہ از بخت خوش و بخت بلند مرکب توصیفی باشد (ظہوری ب) خار و خس کوئی شدم از بخت بہاری ٭ در خاطرم افتاد کہ گلزار براہیم ٭ (اردو) دیکھو بخت بلند ۔

(۳۴۵) **بخت بی برگ** | اصطلاح ۔ کنایہ از بخت بد مرکب توصیفی است (ظہوری ب) غیر بار دل یقین دانم نخواہم داد بارہ ٭ زد نہال بخت بی برگ من و بہ بار زد ٭ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت بیدار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بخت آور مقابل خوابیدہ بخت مؤلف عرض کند کہ این معنی بدون اضافت باشد ۔ اسم فاعل ترکیبی و اگر باضافت خوانیم (۲) بختی کہ بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظہوری ب) چہ احتیاج بہ تلقین بخت بیداران ٭ بہ بست مایۂ خواب سپید فسانۂ تو ٭ (ولہ ب) سر غرور من و پای بخت بیداران ٭ بصد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ٭ (انوری ب) بخت بیدار تو حی لاینام ٭ ملک تائید تو لایزال ٭ (ظہوری ب) بخت بیدار ز چشم تو فسونی آموخت ٭ کہ کند خواب ترا عاشق افسانۂ ما ٭ (اردو) (۱) بیدار بخت تول آصفیہ ۔ اقبالمند ۔ خوش نصیب (۲) طالع بیدار ۔ مذکر ۔ جاگتی ہوئی قسمت ۔ اچھی قسمت

بخت پست | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظہوری ب) گر مدعی رود بفلک زیر دست ماست ٭ بالا دویش اینہمہ از بخت پست ماست ٭ (اردو) طالع بلند کا نقیض ۔ بری قسمت مؤنث

بخت تر | اصطلاح۔ بقول انند و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند استعمال پیش نشد۔ مرکب توصیفی است و موافق قیاس معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت تلخ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظہوری سہ) فرو میریزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی ٭ بہ بخت تلخ من قندی بدر خندد نمکدانش ٭ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت تیرہ گردیدن | مصدر اصطلاحی سیاہ شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم سہ) ہر کرا بخت تیرہ تر گردد ٭ اسپ او در طویلہ خر گردد ٭ (اردو) بخت تیرہ ہونا۔ قسمت بری ہونا۔

بخت جوان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوان بخت ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) باضافت مرکب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (انوری سہ) بخت است جوان اہل جہان را بحقیقت ٭ یارب تو نگہدار ہر این بخت جوان را ٭ (ولہ سہ) آنجا کہ ظل دامن بخت جوان تست ٭ از چاہ جیب بیر مین چرخ پیر باد ٭ (اردو) (۱) جوان بخت۔ بقول آصفیہ۔ جوان نصیبے والا اقبالمند۔ بختاور۔ خوش نصیب (ذوق سہ) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا ٭ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ٭ (۲) طالع بلند۔ مذکر۔ اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند | مثل۔ صاحب مجوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجی بخت بلند

استعمال کنند و اصطلاح بخت خندان بمعنی بخت خوش و طالع بلند ازین مثل بین وجہ حاصل می شود ـ مبالغۂ شاعری است کہ سندان را بدندان شکستن گفته اند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ؎ قسمت لوہا چبائے بد قسمت سے کھووا نہ کھایا جائے ـ

بخت خام کار | اصطلاح ـ مرکب توصیفی است کنایہ از بخت بد (ظہوری ؎) توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکار ؎ می کنم صد سعی در نارفتن اما می روم ؎ (اردو) بری قسمت ـ مؤنث ـ

بخت خفتہ | اصطلاح (۱) مقابل بخت بیدار کہ کنایہ از بخت بد ـ مرکب توصیفی است معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ؎) غالباً مردہ بخت خفتۂ من ؎ ورنہ خواب اینقدر طولی باشد ؎ و (۲) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی کہ بخت او خوابیده است ـ اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) طالع خوابیده بقول آصفیہ بخت خفتہ ـ سویا ہوا نصیبا ـ (آزردہ ؎) بچہ طالع خوابیدہ جاگے ہیں نہ جاگیں گے ؎ لگ جائیگی آنکھ اپنی جب وقت دعا ہوگا ؎ (۲) وہ شخص جو بد قسمت ہو ـ

(۳۲۹۸)

بخت خندان | اصطلاح ـ مرکب توصیفی بمعنی بخت بلند و بخت خوش باشد سندانین من وجہ از مثل (بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند) پیداست کہ بحالی خوش گذشت (اردو) اچھی قسمت ـ مؤنث ـ

(۳۲۹۹)

بخت خواب آلود | اصطلاح ـ مرکب توصیفی است مرادف بخت خفتہ (ظہوری ؎) بروی بخت خواب آلود اشک غصہ زد آبی ؎ برای پاس دولت دیدۂ بیدار پیدا شد ؎ (اردو) دیکھو بخت خفتہ ـ

بخت خواب آلود را فالودہ دندان شکن | مثل

یصاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل راجع بد بخت استعمال کنند و این مبالغهٔ شاعری است که دندان از فالوده می شکند و این مرادف (بخت بد گردد اگر فالوده دندان بشکند) باشد که بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ”بدقسمت اگر فالوده کہاے تو دانتون سے چبایا نہ جاے“

بخت داری برو بہ پشت بخواب مثل

صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را برای طالع نیک می زنند مقصود انیست که چون صاحب بخت ہستی برو و بخواب کن ضرورت تدبیر و دوا دوی ندارد این ہا انست که بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو) قسمت والے کو خدا چھت پھاڑ کر دیتا ہے“ یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے مقصد یہ ہے کہ صاحب قسمت کو کسی فکر و تردد اور کوشش کی ضرورت نہین ہوتی۔

(۳۴۰۰) **بخت داشتن** مصدر اصطلاحی صاحب قسمت بودن است (سعدی ؎) یکے مشت زن بخت روزی نداشت ٭ نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت ٭ (اردو) صاحب قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

(۳۴۰۱) **بخت دژم** اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد که دژم بقول برہان بمعنی افسرده و غمگین می آید (انوری ؎) یک نالہ که کلک تو کند در مدد ملک ٭ آنجا که عدو عشوه دہد بخت دژم را ٭ (اردو) بری قسمت ہونا

بخت دندان خای اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و بحر و سراج و (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از طالع ناموافق و بخت نا سازگار (حکیم خاقانی ؎) چون کنار شمع بینی ساق من دندانہ دار ٭ ساق من خائیده گوئی

بخت دندان خای است بقول مؤلف عرض کند
مرکب توصیفی است و (دندان خای) اسم
فاعل ترکیبی که بصفت بخت آمده مخفی مباد
که (دندان خائیدن) بمعنی پیاویدن دندان
است که در عالم غصه رونما بدین معنی لفظی
این بخت غصه ور باشد و کنایه از بخت
ناموافق (اردو) بری قسمت مونث -

بخت دوماه | اصطلاح بقول هفت قلزم
باضافت بختی که اقبال او را ثبات دوامی
نباشد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر
این نکرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین
عجم (بخت چندروزه) گویند مشتاق سند
باشیم (اردو) چندروزہ خوش قسمتی مونث

بخت دون | اصطلاح مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد و طالع زبون (ظهوری)
ریاضت‌های عشقم داده استعداد
وصل اما هنوز هم ره به بزم یار بخت دون
نمیدهد (اردو) بری قسمت مونث

بختر | بقول صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین
عجم بود (۱) نام نخستین شهر بلخ مؤلف عرض
کند که (۲) بمعنی پسر که صراحتش بمعنی پنجم بخت
گذشت بخیال ما بختر بمعنی اوّل مرکب است
از بخت و راے مهمله که افاده معنی نسبت کند
بمعنی منسوب به بخت چنانکه انگشت و انگشتر و
بخت به معنی اوّل بمعنی چهارم او ست که نام
دو پادشاه است جادارد که واقعه تاریخی این
شهر خصوصیتی داشته باشد با یکی از ان هر دو
شاه (اردو) (۱) بلخ - مذکر ایک قدیم اور
مشهور شهر ہے خراسان میں واقع (۲) دیکھو
بخت کے پانچویں معنے -

بخت روزافزون | اصطلاح مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این
بختی که روز بروز بلند شود (انوری سه)

بخت روز افزون و فرخ روز و شب ٭ جاودان دولت فزا و خصم کاه ٭ (اردو) اچھی قسمت - روز افزون قسمت - مؤنث -

بخت زبون | اصطلاح - مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظهوری رح) شاه بانو من که عقدا را بدانند لیشه ٭ در شکارش پا بخت زبون سر داده ایم ٭ (اردو) بری قسمت - مؤنث -

بخت سازوار | اصطلاح - مرکب توصیفی است بمعنی بخت مساعد (ظهوری رح) تا مخالف گشت بخت سازوارم کار من ٭ زاست چون زلف نگارستان پریشان آمده است ٭ (اردو) اچھی قسمت - مؤنث

بخت سبز | اصطلاح - بقول بحر طالع خوب بهار گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است مخفی مباد که سبز بقول (خان آرزو در سراج) بمعنی نیک هم آمده پس معنی این بخت نیک و درست است - (صائب رح) درین بستان سراسبز است از ان بخت حنا دایم ٭ که مشت خون خود در دست و پای یار می ریزد ٭ (وله رح) بخت سبزی ز خدا همچو حنا می خواهم ٭ که بمالم رخ پر خون بکف پای کسی ٭ (وله رح) سبزواری از وجود خاکی من مانده است ٭ بخت سبزی او که منظور نظر گردم ترا ٭ (وله رح) حسن فیض آب خضر از عشق صائب می برد ٭ بخت سبز شمع از چشم تر پروانه است (اردو) اچھی قسمت - مؤنث -

بخت سپید | **بخت سفید** | اصطلاح - بقول بحر و آنند و غیاث بمعنی بخت نیک مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و سفید مبدل سپید که بای فارسی به فا بدل شود چنانکه گوسفند و گوسپند (ظهوری رح) بخت سپید ساخته شام و سحر مرا ٭ ارو ورزم

سیاہ کردۂ زلف چو تیر تست ؎ (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت سیہ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد کہ فارسیان سفید را برای نیکو استعمال کنند و سیاہ را برای بد (ظہوری ؎) بخت سیہ است اگر ظہوری ؎ در رسند ہمای رشک زاغ است ؎ (ولہ ؎) پریشانم از طرۂ او بگویم ؎ کہ طرفی ز بخت سیہ بر نہ بستم ؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت سیہ کار | اصطلاح۔ کنایہ از بخت بد (صائب ؎) صائب وداع بخت سیہ کار خویش کن ؎ این سرمہ را بخاک صفاہان چہ می بری ؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت شور | اصطلاح۔ بقول بحر طالع نحس مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از طالع بد (ظہوری ؎) بخت شورم چہ تمنای خوشی بخت کجاست ؎ خوان وصلی کہ بر ان بوسہ نمک چش باشد (اردو) بری قسمت مؤنث

بختک | اصطلاح۔ این ہمان است کہ بر معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ باینہا ناصری جا دادہ ایم کہ از اہل زبانست و خود او لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد (اردو) دیکھو بخت کے دوسرے معنے۔

بختکار | اصطلاح۔ بقول ناصری بر وزن گفت یار نطول را گویند و آن دوائی چند است کہ باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ بختگاو بہ واو آخر عوض رای مہملہ بہمین معنی می آید چنین نباشد کہ صاحب ناصری تسامح کرد یا نقل نویسش واو را رای مہملہ نوشت و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکہ گند و گنده و واو بدل شد

به رای مهمله چنانکه کلاو و کلار. صراحت ماخذ این بر بخنگاو می آید (اردو) دیکھو بخنگاو ۔

بخت که برگردد اسب تازی خر گردد مثل

صاحبان محبوب الامثال و خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را حق بد بخت می زنند و ما شنیده ایم که بر زبان معاصرین عجم درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست یعنی گویند "بخت برگردد اسپ خر گردد" یکی از معاصرین عجم با ما گفت که این مثل متعلق است با حکایتی گویند که گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او بخانه برد و ذریعهٔ حفاظت نداشت شب پیش عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجای گذاشتند. بامداد گدای بیچاره فغان برداشت و بر زبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو) کم بختی آئے گھوڑا گدھا ہو جائے۔ دکن میں مستعمل ہے۔

بخت گاو اصطلاح. صاحب سروری بحوالهٔ سامی فرماید که بضم با و سکون خای معجمه و تای قرشت با کاف فارسی اخلاطیکه با یکدیگر بجوشانند و بدن بیماران را بآن شویند و آن را بعربی نطول گویند بنون و طای مهمله و گوید که بخاطر میرسد که بیای فارسی باید صاحبان برهان و انند و هفت ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که (بخته گاو) بیای فارسی و کاف عربی به همین معنی می آید و این همانست که برا سپرم آب مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر بخچگاو به بای فارسی و کاف عربی گوید که مرادف بخچکاب است و فرماید که بخچگاو مبدل بخچکاب و تحقیق آنست که اصل این (بخته او ک) بود که کاف نسبت درین داخل است۔ قلب نموده بخچگاو ساخته اند چنانکه آبشخور که در اصل آبخورش بود نیز فرماید که رشیدی که معنی ترکیبی آن

آب پختہ گفتہ غافل (انتہی) بخیال مؤلف اصل
ہمہ پختہ آبک بود مرکب از پخت و آب و کاف
نسبت و جا دارد کہ کاف آخر را زائد گیریم
معنی لفظی این چیزیکہ پختہ شد با آب مخفی مباد
کہ پخت اسم مصدر و حاصل بالمصدر پختن
است و مراد از چیزیست کہ تعریفش بالا مذکور
شد و آب بہ تبدیل موحدہ باو او آو شد و این
بجای خودش گذشت و کاف آخر را بالقاعدہ
قلب بعض بعد لفظ پخت آوردند (پختکاو)
شد و در اصطلاح زیر بحث موحدہ عوض بای
فارسی و کاف فارسی بعوض کاف عربی بہ تبدیل
تبدیل است چنانچہ تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب۔

بخت گر برگردد از پالودہ دندان بشکند

بخت گر یاری دہد دندان سنگ بشکند

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر
این کردہ اند و بالحقیقت این را بر ہر دو
مثل گذشتہ ذکر کردہ ایم کہ در ملحقات (بخت)
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود سندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان بشکند)

بخت مراد اصطلاح۔ کنایہ باشد از
از بخت خوش (ظہوری ؎) کالاے
دوستداری تا کے کساد باشد ؛ خوش آنکہ
رخت ما را بخت مراد باشد ؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت ساعد اصطلاح۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری ؎) حبذا
بخت ساعد کہ سوی حضرت شاہ ؛ مرمرا
گرد رہ داد پس از چندین گاہ ؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مند اصطلاح۔ بقول بہار و انند
آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و فرماید کہ بدین
معنی جوان بخت نیز آمدہ (ابو طالب کلیم ؎)

کلیم تشنه که لب را بگیره به تر سیکروی ز بختمندی ؛ میراب آب حیوان بود ؛ مؤلف عرض کند که بختمند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکه در دمند و حاجتمند پس معنی لفظی این صاحب قسمت و کنایه از خوش قسمت باشد (اردو) قسمت والا. بقول آصفیه خوش نصیب - صاحب اقبال - بھاگوان - نیک طالع -

(۳۰۹) **بخت ناساز** اصطلاح - کنایه از بخت بد و بخت نامساعد باشد مرکب توصیفی است ؛ (صائب ره) نیم سنگ فلاخن لیک دارم بخت ناسازی ؛ که برگرد سر هر کس که گردم دورم اندازد ؛ (اردو) بری قسمت مؤنث

(۳۱۰) (۳۱۱) (الف) **بخت نافرمان** اصطلاح - هردو (ب) **بخت نامساعد** بمعنی بخت بد است و مرکب توصیفی است (ظهوری الف ره) گشت حاصل رتبه فرماندهی از فر عشق ؛ بخت نافرمان بفرمان گر نباشد گو مباش ؛ (انوری ب ره) ای بخت نامساعد یاری تو خود چه چیزی ؛ وی یار ناموافق آخر تو با که مانی ؛ (اردو) بُری قسمت مؤنث -

(۳۱۲) **بخت ناهموار** اصطلاح - مرکب توصیفی است کنایه از بخت بد و نامساعد مقابل بخت موافق و بخت مساعد (ظهوری ره) دلم گرویده نازک شیشه دارم یا زمیلرزم ؛ که ره بر سنگ لاخ بخت ناهموارم اندازد ؛ (اردو) بری قسمت - مؤنث -

بخت نر و ماده اصطلاح - بقول مؤید بختی که اقبال او را دوامی نباشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد - سند استعمال هم پیش نشد معاصرین عجم هم به زبان ندارند (اردو) وه قسمت جو کبھی اچھی رہتی ہے اور کبھی بُری مؤنث -

(۳۱۴) **بخت نگون** اصطلاح - مرکب توصیفی است

کنایه از بخت بد (ظهوری ؎) کار دل از یاری بخت نگون گردیدست ☆ پای پیش ازجا رفت و در چاه زنخدان کهنه شد ☆ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بختو بقول سروری بخای معجمه و تای قرشت بوزن بدخو (۱) رعد باشد (شمس فخری ؎) ز رشک کلک تو ناله کند ابر ☆ که خلقش نام کردستند بختو ☆ و فرماید که در یکی از نسخ (بخنو) به نون بنظر رسیده بوزن شبرو۔ نیز فرماید که در فرهنگ‌ها بضم با و تا آورده بمعنی (۲) هرچه غرنده باشد عموماً و رعد خصوصاً۔ صاحب جهانگیری گوید که بختو و بختور و بختوه هر سه با اول مضموم و ثانی زده و تای فوقانی مضموم هرچیز غرنده را گویند عموماً و رعد را خصوصاً صاحبان برهان و جامع همزبانش صاحب ناصری بذکر معنی جهانگیری فرماید که این را بفارسی تندر هم گویند و فرماید که در فرهنگ بجای تا نون آورده و بختوه و بختور به اضافه ها و را هم ذکر کرده همه به تصحیف خوانده اند امّا در نسخهٔ معتبره مثل تفسیر ابوالفتح رازی و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفته اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است فظاهراً مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید که معلوم نشود که بحتو بحای مهمله و تای قرشت رعد است و چون حای مهمله در فارسی نیامده پس بختو بدین معنی بخای معجمه و تای قرشت خواهد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودکی چنان معلوم شود که بختو بمعنی رعد بتای قرشت است بفتح تا (؎) چون ببانگ آمد از هوا بختو ☆ می خور و بانگ چنگ و رود شنو ☆ مؤلف عرض کند که صاحب سروری همین شعر رودکی را بسند بخنو آورده که بنون عوض فوقانی می آید و قافیه مصرع دوم که روی آن نون است

تائیدش می کند اگرچه در ینجا اختلاف آن هم جائز است و بخیال خان آرزو در اعراب نون
که بفتح گیرد درست است و آن مخصوص باشد با بخنو که بنون سوم می آید صاحب سروری
آنرا بکسر اول نوشته ولغت زیر بحث بالضم است آنچه خان آرزو بخیال خود اصل این
لغت را به حای حطی بمعنی رعد خیال کرده بے دلیل محض نمی گوید که لغت کدام زبان بود که
فارسیان به تبدیل حای حطی به خای معجمه بختو کردند زیرا که بحتو به حای حطی بدین معنی در کلام
عرب نیامده و محققین تازی هم سکوت کرده اند و تبدیل حای حطی با خای معجمه یا بالعکس
آن هم در قواعد فارسی نیست وای بر تحقیقش که ادعای بی دلیل و خلاف قیاس کند ما
بحدیکه جستیم وغور کردیم ماخذ این جز این نباشد که بختو اصل است بالضم و فوقانی مضموم
اسم جامد فارسی زبان و بختور و بختوه که می آید مزید علیه آن بزیادت رای مهمله و های
هوز چنانکه شنا و شنار و خونخوار و خونخواره و آنچه بخنو به نون عوض فوقانی می آید
آن هم اسم جامد است. جا دارد که آن را مبدل گیریم و همین یک لغت را سند تبدیل
فوقانی به نون قرار دهیم که بخنوه به نون و های هوز هم به همین معنی می آید. اختلاف اعراب
نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است دیگر هیچ آنچه صاحب ناصری غیر (بختو - به فوقانی) دیگر لغات
را تصحیف گوید حقیقت را نمی جوید جائی که تبدیل و زیادت موافق قیاس باشد
آن را تصحیف نام نهادن خطاست. حالا عرض می شود نسبت معنی که از سند شمس
فخری و رودکی معنی رعد متحقق است آنانکه بمعنی برق هم گرفته باشند آنرا مجاز گوییم
و آنچه خان آرزو (بخنو - به نون سوم) را مخصوص به برق کند هم بے دلیل است

چون از ماخذ بخنو خبر ندارد این تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحوالهٔ قوسی) وصاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ وفائی (بختو به فوقانی) را بمعنی (۴) شوی مادر آورده وصاحب برهان ‌هم بهمین معنی بر (بخنو به نون سوم) نوشته گوید که پدر اندر را گویند که شوهر مادر باشد مؤلف عرض کند که مقصود شان جز این نباشد که پدر ربیب و بدین معنی هم اسم جامد فارسی زبان گیریم و جا دارد که استعارهٔ باشد از معنی اول که پدر با ربیب خود بانگ زند همچون رعد و محبت و شفقت پدری ندارد چنانکه با پسر خود اگرچه این بد اشتقاقی با جهل التخصوص است ولیکن اعتبار بکثرت عمل است که سوقیان عجم پدر اندر را بختو نام نهادند (اردو) (۱) رعد - مذکر - دیکھو بخنو (۲) ہر گرجنے والا (۳) برق - مؤنث - دیکھو اورخش (۴) سوتیلا باپ بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - وہ باپ جسکے نطفہ سے آپ نہو - سگے باپ کا نقیض - دوسرا باپ -

بخت واتفاق اصطلاح - بقول انند وغیاث منفعت کثیر حاصل شدن کسی بلا وجه و بے سعی وتلاش چنانچه مال یافتن کسی در زمین یا در اثنای چاه کندن و فرق درمیان (بخت) و (اتفاق) آنکه بخت خاص است واتفاق عام اگر یافتن منفعت کثیر است بخت گویند واگر یافتن چیز بیمقدار است چنانچه پارهٔ شیشه یا پارهٔ ظروف چینی درین چاه نوکنده یافتن یا پیش آمدن مکروهی که در آنجا وجودش متصور نباشد اتفاق گویند - مؤلف عرض کند که حیف است که محققین بالا تطویل بخت را پسندیدند معاصرین عجم با ما اتفاق کنند که (بخت واتفاق) بجای مستعمل می شود که چیز

خلاف توقع بدست و بظہور آید دیگر ہیچ (اردو) بخت و اتفاق۔ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (فارسی ترکیب) جیسے ”بخت و اتفاق کی بات ہے کہ انکو نوکری ملگئی یا خزانہ ہاتھ آگیا“

بخت و دولت بکاردانی نیست | مثل صاحب گلدستہ ذکر این کردہ۔ مال سعدی شیرازی است کہ صورت مثل گرفت و مصرع ثانی این ”جز بتائید آسمانی نیست“ مقصود اینست کہ بسے از ناواقفان کار خوش بخت و صاحب دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برای دلالع مندان می زنند۔ مرادف (اگر روزی بدانش بر فزودی) (اردو) دیکھو۔ اگر روزی بدانش بر فزودی۔

بختور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری باول مضموم بثانی زدہ و تاے فوقانی مضموم (۱) مرادف معنی اول و دوم بختو کہ گذشت (استاد رودگی ۵) عاجز شود ز اشک دو چشم و عزیو من ؛؛ ابر بہار کاہی و بختور در مطیر ؛؛ و بقول برہان بفتح اول ہم آمدہ صاحبان رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند و ما بذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم و صاحب برہان فرماید کہ (۲) بفتح اول و رابع بمعنی صاحب بخت باشد و باین معنی بر وزن فغفور ہم درست است صاحبان جامع و ہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ ور بقول برہان بافتح بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ وقتی کہ با کلمہ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و بارور موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم زبان دارند و آنچہ صاحب برہان این را بہ این معنی بر وزن فغفور گرفتہ است اشتقاق سند استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را کافی است (اردو) (۱) دیکھو بختو (۱)۔ (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ | اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

(اردو) دیکھو بختو۔	وضروری نیست که این مزید علیه بختو باشد

بخته بقول سروری بر وزن تخته (۱) گوسپند سه ساله باشد یا چهار ساله (سوزنی ؎)
چو گرگ گرسنه اندر رفته میان رمه ٭ چه میش و چه بره و ندانش را چه بخته چه شاک ٭ و
بحواله نسخهٔ میرزا فرماید که گوسپند نر سه ساله صاحبان جهانگیری و جامع ذکر معنی آخر الذکر
کرده اند (حکیم نزاری ؎) بدین شکرانه داد آن هرزه اندیش ٭ دو پا نصد بخته فربه
بدرویش ٭ صاحب رشیدی بر گوسپند سه ساله قانع و بقول برهان و ناصری گوسفند
نر سه ساله یا چهار ساله و خان آرزو در سراج ذکر معنی اقوال بالا کرده مؤلف عرض
کند که بخت بالضم بمعنی پسر بمعنی بخمتش گذشت فارسیان هاے نسبت در آخرش زیادہ
کرده گوسپند نر جوان را نام نهادند که سه ساله یا چهار ساله باشد و راے این ماخذی
متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار سالہ عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بخته۔ بقول برهان و جامع و ناصری و (سروری بحواله نسخهٔ میرزا) بمعنی هر چیز پوست
کنده صاحبان رشیدی و جهانگیری می فرمایند که چیزے که پوست آن را باز کرده باشند
(اثیر الدین اخسیکتی ؎) باز نزا که شاه طیور است چون عقاب ٭ از گوسفند بخته افلاک
گشته باد ٭ (حکیم سنائی ؎) صحن حلوا و مرغ و نادهٔ نان ٭ بخته بخته بره بریان ٭
خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است مخصوص براے
گوسپند پوست کنده و مجاز مجاز براے هر چیز پوست کنده (اردو) چمڑا چھیلا ہوا بکرا
اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بختہ - بقول سروری و برہان و جامع بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی دنبۂ فربہ - صاحب مؤید فرماید کہ دنبۂ فربہ و پروردہ - خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ہمان معنی اوّل است مؤلف را با خان آرزو اتفاق است و اگر بہ صفت فربہی مخصوص کنیم مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موٹا اور تیار - دنبہ - مذکر - صاحب آصفیہ نے دنبہ پر فرمایا ہے - فارسی - اسم مذکر - مینڈھا - دکن مین دنبہ اُس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے ہین جسکی دُم چوڑی اور زبردست ہو کہا جاتا ہے کہ اُسکی نسل عرب سے ہنا مین لائی گئی ہے

(۴) بختہ - بقول سروری بحوالۂ فرہنگ گوسپندی خایہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ بخیال ما مجاز معنی اوّل است وبس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری بمثابۂ سند است کہ از اہل زبانست (اردو) خصّی کیا ہوا بکرا - مذکر -

(۵) بختہ - بالفتح بقول رشیدی محصّلے کہ شب در خانۂ رعایا نزول کند و فرماید کہ بیشتر در گیلان مستعمل و بقول برہان و جامع محصّل و تحصیلدار - صاحب ناصری بنقل قول رشیدی گوید کہ اصل این بختہ بضم خا بودہ یعنی شب بخفتہ چہ بلفظ دری تبرستان خفتہ مخفف خفتہ و گتہ مخفف گفتہ متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ مؤلف عرض کند کہ ما نسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ از اہل زبانست - (اردو) وہ محصول دار جو رعایا کے گھر مین شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان - مذکر -

بختیار	اصطلاح - بقول بہار و انند مرادف بخت جوان کہ گذشت مؤلف عرض کند	کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بخت معین و یار اوست کنایہ از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔

بختیاری | اصطلاح - یاے مصدری بر لفظ بختیار افزودہ اند - بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری ۵) ہرکہ در ماندہ آوردہ از روز نخست بختیاری از ظہوری اختیاری برنداشت (اردو) بختاوری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ خوش قسمتی۔

بخجد | بقول برہان و سروری و جامع و ناصری و سراج بر وزن بخشد ریم آہن را گویند (شمس فخری ۵) گر آہنگران شکر جود تو گویند بکورہ در دہان زر شود جملہ بخجد۔ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد فارسی قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بخجیدن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز و طویل کردن و (۲) حصار و احاطہ کردن و (۳) گرد گردیدن و (۴) خود را آزار دادن و فرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر بخچیدن بہ باے فارسی اول و خاے دوم و جیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن و کوفتہ شدن و پہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن و پہن شدن ہر دو آمدہ و بقول برہان کوفتہ شدن و پہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدریکہ بہ باے فارسی و جیم فارسی می آید اصل است و پخچ کہ بہ باے فارسی و خاے معجمہ و جیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این و ماخذ پخچ - پک باشد کہ بمعنی پیچک و سطرنجہ و مطراق می آید جیم فارسی زائد را بہ پک زیادہ کردہ پخچ ساختند چنانکہ ہم را

پیچ کردند و بعد از ان کاف فارسی بجای معجمه بدل شده پخچ شد چنانکه فرسنگ و فرسخ با جمله بخچیدن
بمعنی پهن شدن و کوفته شدن و فرسودن از همین اسم مصدر پخچ قرار یافت که بخچیدن مصدر
اصلی است زیرا که اسم مصدرش لغت فارسی زبان است و بقول محققین فارسی مصدر جعلی
که تحتانی مکسور داخل مصدر است بخچیدن بموحده و جیم عربی که زیر بحث است مبدل آن
که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکه کاچ و
کاج و آنچه صاحب آنند معنی دوم و سوم و چهارم ورای معنی اصل مصدر زیاده کرده است
بدون سند است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد و بس
(اردو) (۱) دراز کرنا (۲) احاطه کرنا (۳) گھومنا ـ طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

بخچیدن بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ
مرادف بخچیدن که بجیم عربی گذشت و ما اشاره
این مصدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخچیدن

بخچیزیدن بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ
بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و
(۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن
و گردیدن صاحبان بحر و موارد و نوادر
که محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت
مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین زردشت
سلمه الله تعالی می فرماید که بخچیز بلغت زند و پازند
بمعنی سیدان می آید و ماخذ این پخچ که بمعنی
پهن می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای
هوز زائد کرده اسم جامد ساخته اند ثم المصدر
حقیقت است که این اسم جامد از صفحات لغات
متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ
این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید و الا
فلا ـ باقی حال تجرد بیان صاحب آنند برای
این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بہ معنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا بقول انند بفتح (۱) قسم خداو (۲) برائے خدائے تعالی (منہ ۵) بخدا ہر کہ آفرید ترا ؎ رفت از خویشتن چو دید ترا ؎ مؤلف عرض کند کہ بائے قسم است در اوّل کہ بہ معنی دوم از ہم (ب) مذکور شد و معنی برائے باشد در دوم کہ بہ معنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برائے خدا۔ بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ از بہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن استعمال۔ حاضر شدن بحضور (انوری ۵) بندہ ہر چند بخدمت نرسد ؎ متہم نیست بہ تقصیر و کسل ؎ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔

(۱۵/۲)

بخرد بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح رائے مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی ۵) دوست دانی نہ بندہ مر خود را ؎ این بود پیشہ مرد بخرد را ؎ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضد بے خرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزومند ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاوّل باشد یعنی کسی کہ با خرد و عقل باشد ولیکن شہرت بکسر اوّل دارد و تیوان کہ آن بائے مکسور نیز بمعنی بائے مفتوح بود چنانکہ از بعضے عراقیان صاحب روز مرہ شنیدیم کہ (بخانہ رفتیم) را بکسر اوّل می خوانند چنانکہ در مژگان کہ در اصل بفتح دوم بود مؤلف عرض کند کہ بائے معیّت در اوّل خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورهٔ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن هیچ تعلق با معنی حقیقی ندارد و طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) عقل مند (۲) آرزومند۔

بخردی بقول مؤید و هفت و غیاث و انند مصدری بر بخرد زیاده کرده اند دیگر هیچ دانائی و هوشیاری مؤلف عرض کند که یاے (اردو) عقلمندی۔ مؤنث۔

بخرک بقول سروری بخا و راے مهمله بر وزن مردک بادام کوهی باشد و فرماید که در نسخهٔ میرزا ابراهیم بانیز آورده صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید و سراج و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب محیط فرماید که لغت شیرازی است بادام کوهی و صحرائی را و این هر دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر و برگ آن ریزه و گل آن مائل بسرخی و باخوشبو و ثمر آن کوچک تر و با تلخی و قبض بسیار و غیر جلوز است گرم و خشک در سوم و جهت تقویت معده و رفع رطوبات و امراض باردهٔ آن و قی و اسهال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است۔ جامد انست که از لغت عربی بخر مرکب کرده اند که بقول منتخب بفتحتین بمعنی هر چیزی که رائحه او تند باشد کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیاده کردند و اختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است و نظر بتلخی ثمر این عجبی نیست که همین ماخذ صحیح باشد و الله اعلم بحقیقة الحال۔ تا اندرین صورت مفرس گوئیم۔ (اردو) جنگلی بادام۔ مذکر۔

بخرمن کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بهار و انند در صدد خرابی و پامالی او بودن (صائب ؎) مردم چو آتش بخرمن من او فتاده اند ؎ هرگز بسهو خاطر موری نخسته ام۔۔

مؤلف عرض کند که افتادن بقصد غارت
و تاراج رفتن به معنی چہل و دوش گذشت
چنانکه (در دستجانه افتادن) و این متعلق است
بہ بہمان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا

بخروش آمدن | مصدر اصطلاحی - ہای
وہوے کردن و آواز ہا برآوردن و شور و
غوغا کردن (انوری ؎) تا زبان زخمہ بود
چون بحدیث آید عود ؛ تا دہان نغمہ بود چون
بخروش آید نے ؛ (اردو) شور و غوغا کرنا

بخرتج | بقول شمس نام دریائیست عظیم
کہ ہر کہ از آن آب خورد چرب باشد و فرماید
کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ
محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فہمد
کہ کجا واقع است محققین فارسی زبان
ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند
قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم
موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہای حطی داخل
این می بود و نمی دانیم کہ بہ خای معجمہ چہ لفظ است
کہ این معنی پیدا کرد جز این نیست کہ غلط نگاری
کاتبین باشد یا غفلت مؤلف - باقی حال
ما از تحقیق مزید این قاصریم و بحر دبیان
بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو)
ایک بڑا دریا - مذکر -

بخرید آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر
و انند خریدہ شدن - معاصرین عجم بر زبان
دارند - موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا

بخریدن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح
(۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ
پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و
(۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پیزلش
کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷)
پیری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) بخریدن
لب کودک - دیگر محققین مصادر ازین مصدر
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف

عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که ماخذ این بخر است لغت عرب که بقول منتخب بالفتح بمعنی بخار بر آوردن دیگ است یا بخار که بقولش بالضم تفی که از چیزی نمناک برآید فارسیان بقاعدهٔ مصادر جعلی بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدری قائم کردند بمعنی سوم و معانی اول و دوم و چهارم مجاز آن ولیکن معانی پنجم و ششم و هفتم و هشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا اینکه در پرستش هم نفس ها می زنند و کار از نفس می گیرند و معنی هفتم مجاز آن و پیری زده هم بچو بیماران ناله می کند و نفس تنگ می کشد و ترقیدن لب کودک تعلق دارد به حرارت معده - اختلاف اعراب نتیجهٔ لب و لهجه و محاورهٔ عجم است با همّی حال طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) سکرات مین ہونا نزع مین ہونا (۲) کروٹین بدلنا - (۳) تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ ہونا (۸) لڑکون کے ہونٹ ترکنا -

بخریسه | بقول شمس بر وزن دریسه بمعنی پیشانی صراحت کند که لغت فارسی زبانست و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت - لغت فارسی نمی نماید و در لغات عربی و ترکی هم نیافتیم محرر بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی - مؤنث -

بخس | بقول سروری و برهان و جامع بفتح با و سکون خاے معجمه (۱) پژمرده شده و فراهم شده را گویند از زحمتی یا سببی (شمس فخری سه) چون جان ندید دشمن این شاه به بد روز * پژمان که دلش گشت ز آسیب فنا بخس * صاحب جهانگیری بذکر معنی بالا گوید که مانند پوستی که تف آتش بدان رسیده باشد و صاحب رشیدی بقلتش همواست

خان آرزو در سراج گوید کہ نیز بر بن قیاس بخستن و بخبندہ و بخمیدن و بخبسانیدن صاحب منتخب در لغات عرب ذکر بخس بدین معنی نکردہ وصاحب اسند بحوالہ منتہی الارب فرماید کہ لغت عرب است بمعنی کم واندک و زمینی کہ بے آب دادن روباند و بخسی بمعنی آب ناداده و کشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن و بخوس جمع و محصولی کہ از مردم بازارستانند و آنچہ عشاران بعد گرفتن صدقہ بحیلہ مزد گیرند و نیز کاستن حق کسی را و بیدا کردن بروے و کور کردن چشم و برکندن آن مؤلف عرض کند کہ از ہمہ معانی بالا کہ در عربی است ہیچ تعلق از معنی اوّل الذکر یافتہ نمی شود۔ آنچہ خان آرزو بر قیاس مصادر و اسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر بخیدن و بخسانیدن و بخستن کہ می آید (اردو) پژمردہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کمہلایا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ افسردہ۔

(۲) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی عشوہ و بقول برہان و جامع و ناصری غنج و ضرام مؤلف عرض کند کہ فارسیان از معنی چہارم عربی کہ بمعنی اوّل ذکرش کردہ ایم مجازاً معنی عشوہ پیدا کردہ اند مفرس باشد (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ۔

(۳) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی گداز و رنج صاحب برہان گوید کہ برہم آمدن دل بسبب غمی یا طپشی و گداز و رنج و تابش دل و بقول رشیدی و ناصری بمعنی گدازش و کاہش و نقصان و بقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند کہ مجاز است از معنی چارم و پنجم عربی کہ بر معنی اوّل ذکرش گذشت پس مفرّس باشد نہ لغت عربی (اردو) ریخ مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج زمینی را گویند کہ بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را للم نیز خوانند صاحب برہان گوید کہ بعربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ این را دیم نیز خوانند و فرماید کہ بخس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را بمعنی خودش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی سے سیراب ہو جسکو دکن میں زمین خشکی اور زمین خریف کہتے ہیں (مؤنث)

(۵) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی کہ تپش آتش بدو رسد و چین چین شود گویند بخسید مؤلف عرض کند کہ با معنی اوّل تعلق دارد کہ آن عام است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے ٹھٹھر جائے۔ اینٹ جائے بخس پر جھرّیاں پڑ جائیں۔ مذکر۔

(۶) بخس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اوّل مکسور ترمہ بلینی مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مجاز معنی اوّل عربی دانیم (کہ بر معنی اوّل مذکور شد) پنسٹر کو جکی سوند و تخ ترمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے معنے۔

(۷) بخس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اوّل بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ بدین معنی و بمعنی ششم بخش گذشت مؤلف عرض کند کہ بخس بجیم عربی

وسین مہملہ ہم بدین معنی مذکور شد وجیم عربی بہ خای معجمہ بدل می شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ پس جاداروکہ این را مبدل معنی دوم بخجس گیرم (اردو) دیکھو بخجس کے دوسرے معنی۔

بخسان بقول سروری بوزن ستان (۱) یعنی پژمردہ و فراہم آمدہ و رنج دیدہ (رودکی ↵) از روبی اندہی بگزین وشادی وتن آسانی ↵ بہ تیمار جہان دلرا چرا باید کہ بخسانی ↵ وفرماید کہ (۲) بمعنی گداختن و گداز ان ہم آمدہ نیز فرماید کہ در نسخۂ وفائی و شمس فخری ہمین بمعنی گداز ان آوردہ اند (↵) مخالف ارچہ کہ خود را چو سنگ می پنداشت ↵ ز تاب آتش قہرش چو موم شد بخسان ↵ صاحب برہان باذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ (۳) بمعنی خرامان ہم صاحب رشیدی بخس گوید کہ برین قیاس است بخسان و بخسندہ و بخسیدن مؤلف عرض کند کہ وای بر محققین با نام و نشان کہ ہیچ اعتنا بر قواعد فارسی نمی کنند و نمی دانند کہ بخسان اسم حال است از مصدر (بخسیدن) و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن (کہ می آید) پس شامل است بر ہمہ معانی بخسیدن و بخسانیدن۔ ضرورت نداشت کہ ذکر مشتقات این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا یہ امر حاضر ہے او بخسیدن جس کا یہ اسم حال ہے۔

بخساند بقول سروری بخای معجمہ و سین مہملہ بر وزن ترساند یعنی گداز اند و در نسخۂ ↵ آتش چین چین سازد (سراج الدین راجی ↵) کفر کو کبریت دوزخ اوست بس ↵ ہیچ می بخساند او را آن نفس ↵ و فرماید کہ بمعنی پژمردہ کند نیز۔ و بقول صاحب برہان بر وزن لرزاند یعنی بگدازد و در آز ارو رنج دارد و پژمردہ سازد و چین چین گرداند و بخراند صاحبان انند و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تحقیق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم جامد و مشتق نمی کنند هیچ یکی از محققین بالا نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن است که هم ایشان ذکرش می کنند و شامل است بر همه معانی مصدری بطریق مضارع و سند پیش کردهٔ سروری برای حال است نه مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل زبان بر انگاشی زبان خود قواعد فارسی را ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن بقول سروری بمعنی پژمرده ساختن و گدازانیدن و در رنج داشتن صاحب برهان بذکر هر سه معانی بالا گوید که خراسیدن صاحب بحر فرماید که متعدی بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و مضارع این بخساند. صاحب نوادر هم با نشان صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گدازانیدن و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت و بخستن که می آید بقول محققین فارسی مصدر سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسوره با علامت مصدر قیاسی و جعلی و باصول ما هر دو مصادر بالا قیاسی که وضع کرده اند از اسم مصدر بخس و بخسانیدن متعدی هر دو ـ معانی بیان کردهٔ صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب برهان معنی چهارم را خراسیدن نوشته غلط کرده که آن معنی بخسیدن است. غور بر مصدر متعدی نکرد که زیر بحث است ـ بخسان که گذشت امر حاضر این و اسناد این از رودکی بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمرده کرنا (۳) رنج مین رکھنا (۴) خرامان کرنا.

بخست بقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی آواز هر چیز باشد که بر بجهت بجیم عربی عوض

خا گذشت امّا در سامی فی الاسامی بخست بضم
با و تشدید خا (۲) مخصوص آواز دماغ خفته
را گفته و آنرا العربی غطیط گویند بفتح غین معجمه
و کسر طاے مهمله اوّل و سکون یای حطّی۔
صاحب برهان بذکر هر دو معنی بالا گوید که
بکسر اوّل (۳) شکست و مجروح گردانید
صاحب ناصری همزبانش خان آرزو در
سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع مؤلّف
عرض کند که جا دارد که این را مبدّل بخست
گیریم که بجیم عربی بمعنی اوّل گذشت که جیم عربی
بخاے معجمه بدل شود چنانکه اسفاناج و اسفاناخ
و بهتر از ان است که بمعنی دوم اسم جامد
گیریم که اسم مصدر بخستن است که می آید
اندرین صورت معنی اوّل را به تعمیم مجازش
گیریم و بخست را که بجیم عربی عوض خای معجمه
گذشت مبدّل این دانیم. نسبت معنی سوم
عرض می شود که ماضی مطلق مصدر بخستن باشد
بمعنی آواز کردن دماغ خفته که می آید نمی فهیم
که صاحب برهان معنی سوم را از کجا پیدا کرد
هرگاه معنی شکستن و مجروح ساختن در مصدر
بخستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد
معلوم می شود که در خیالش مصدر خستن و
موحّده اوّل زائد باشد دیگر هیچ و دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان باو نیست بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بخست
کے پہلے معنے (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو
اسم مذکّر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق
سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب غطیط
خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخستن بقول سروری بضم باو فتح خاے
معجمه مشدّد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفته
صاحب برهان این را بتخفیف آورده یعنی بفتح
خاے معجمه و بقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ
در خواب (سالم التّصریف) که غیر ماضی و مستقبل

و اسم مفعول نیاید صاحب موارد باتفاق قول سروری فرماید کہ حاصل بالمصدر این بخّست بہ تشدید خاے معجمہ باشد و صاحب نوادر ہمزبانش ـ صاحب جامع در اعراب باصاحب بحر متفق مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر بخست کہ گذشت و ہمین است حاصل بالمصدر ہم با تشدید را غیر صحیح ندانیم ولیکن استعمال فارسیان را بہ تخفیف تسلیم کنیم و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست معتبر فہمیم اصل این بخستن بہ دو فوقانی بود یکی ازان حذف شدہ بخستن باقی ماند بقول محققین فارسی مصدر سماعی است و باصول ما مصدر قیاسی و اصلی کہ بخشش برا اسم مصدر گذشت (اردو) خرانٹے لینا بقول آصفیہ سوتے میں خرخر کرنا بےخبر ہوکر سونا (بحر سے) سنے وہ نالہ عاشق جو کوئی دم جاگے ؛ اسے تو شام سے خرانٹے تا سحر لینا ؛

بخسلوس بقول سروری و برہان و جامع و ہفت بخا و سین مہملہ و لام بروزن اشکبوس نام پادشاہی است کہ عدرا را بقہر برد (حکیم سنائی سے) حال اصحاب کہف و دقیانوس ؛ قصۂ بخسلوس و شہر فسوس ؛ مؤلف عرض کند کہ لقب می نماید از بخس مخفف بخست کہ بجایش گذشت و لوس کہ بمعنی بازی دادن و کج دہان و دہان کج کہ می آید عجبی نیست کہ ہمین پادشاہ در گفتن غطیط می زد و دران حالت دہانش کج می شد یا بہ تصنع غطیط می زد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بخسلوس نام ایک بادشاہ گزرا ہے جو عدرا کو لے گیا تھا ـ

بخسم بقول سروری بخاے معجمہ و سین مہملہ بوزن انجم شرابی باشد کہ از گندم سازند (مولوی معنوی سے) بخور بی رطل و بی کوزہ می کو نشکند روزہ ؛ نہ از انگور و نہ از شیرہ نہ از بکنی نہ از بخسم ؛ و بقول رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری و برہان شربتی باشد مسکر کہ از گندم

سازند (حکیم سوزنی سے) بگنی و بخسم خورند و زان شوند مست و خراب پ زاب تتاجی کہ باشد سرد بے تنکوز و سیرہ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید کہ این را بوزہ نیز خوانند واخسمہ بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص در آخر لغت بخس زیادہ کردہ اند و سین مہملہ را متحرک کردند براے سہولت تلفظ معنی لفظی این چیزے کہ مخصوص است براے غلیط و کنایہ از شرابی کہ بجو خورند و نش بجودی طاری شود و غلیظ می برآید در عالم مستی مصرع اول سند بغیر موزون می نماید (اردو) دیکھو آخسمہ۔

بخشودن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) درد کردن و (۵) اترہ کشیدن (۶) برکندن و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوہگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغیر دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ از اسم مصدر بخش وضع کردہ اند و متعلق بمعنی اول اوست بمعنی دوم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن بجز معنی اول کہ ہیچ تعلق از اسم مصدر ندارد و بخشودن مبدل بخشیدن است کہ بہ تحتانی مکسور می آید وجز این نیست کہ تحتانی بدل شدہ بہ واو چنانکہ انجیر و انگور و انگیل و انگول معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) کہنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا۔ درد کرنا (۵) اترہ چلانا (۶) اکھیڑنا (۷) ڈرنا (۸) تڑپنا (۹) غمگین ہونا (۱۰) گلانا (۱۱) متغیر کرنا

بخشی بقول سروری بفتح با و سکون خا و کسر شین معجمہ (۱) پژمردہ و بستہ آب حاصل آمدہ (ناصر خسرو سے) تو گشتہ مند جہانی زدا اس مرگ بترس ہا کنونکہ زرد شد سستی چو گندم بخشی ہا و فرمایہ کہ (۲) بمعنی گداختہ شوی نیز آمدہ (ولہ سے) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ہا وگرسی بفنا
تا ابد ہمی بخسی ہا صاحب برہان بر پژمرده و
بی آب و گداخته شده قانع که ہمه متعلق به معنی
اوّل است مؤلف عرض کند که واے بر
محققین اہل زبان که ہر مشتق را اسم جامد پندارند
ونمی دانند که بخسیدن مصدریست که می آید
و بخس که گذشت اسم مصدر آنست و امر حاضرش
و بخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش به زیادت
یاے مصدری بمعنی پژمردگی وغیر ذلک و بخسی
بمعنی دوم صیغهٔ واحد مخاطب مضارعش۔
اگر بر مصدر و قواعد فارسی غور می شد
این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و
اگر می کردند از حقیقتش خبری دادند (اردو)
(۱) پژمرده۔ بغیر پانی کے حاصل شده (۲)
تو گلے۔

(الف) بخسید بقول سروری و برہان و ہفت
بخاے معجمه و سین مهمله بروزن برچید یعنے
گداخت و پژمرده و فراہم آمد و از تپش آتش
چین چین شد و بقول سروری

(ب) بخسیدن بوزن ترسیدن (۱) پژمردن
(۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب
برہان نسبت معنی اوّل گوید که پژمرده ساختن
و نسبت معنی دوم فرماید که گدازانیدن و
باتفاق معنی سوم فرماید که (۴) خرامیدن
باہم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل با برہان
متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت
معنی سوم فرماید که در رنج داشتن است
و بذکر معنی چہارم فرماید که (۵) چین بر چین
انداختن (کامل التصریف) و مضارع این
بخسد۔ صاحب موارد در ہر سه معنی بالا با
صاحب سروری و نسبت معنی چہارم با برہان
متفق و نسبت معنی پنجم فرماید که درہم کشیدن
و چین چین گردیدن است و بخش حاصل بالمصدرش
۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل [illegible] دوم قانع صاحب

جامع باتفاق برہان در معنی سوم اینقدر تصرف
کند کہ (در بخج بودن) را (بخجانیدن) نوشته
و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج
بر معنی اوّل و چہارم اکتفا کرد مؤلف عرض
کند کہ محققین با نام و نشان از لازم و متعدی
این مصدر بے خبر اند بخجانیدن کہ گذشت
متعدی این است و بخجیدن کہ زیر بحث
است لازمش - صاحب سروری ازین خبر
دارد و ہر سہ معانی بیان کرده اش درست
است و معنی چہارم بیان کردۂ برہان ہم
بلحاظ ماخذ درست باشد کہ بخجس بمعنی عشوه
و خرام ہم آمده پس معنی خرامیدن در مصدرش
چرا نباشد و معنی پنجم بیان کردۂ صاحب بحر
متعلق است بمعنی اوّل کہ چین بجبین انداختن
ہم پژمردن است و صاحب موارد معنی
پنجم را درست نوشته کہ (درہم کشیدن و
چین چین گردیدن) است - صاحب برہان
غلط کرد کہ پژمردن را پژمرده ساختن نوشت
و گداختن را گدازانیدن و صاحب جامع
باتفاق برہان سکندری خورد کہ در بخج
بودن را بخجانیدن کرد و این است تحقیق
تحقیق محققین زبان دان کہ غور بر قواعد زبان
نمی کنند بالجملہ این مصدریست کہ مرکب شد از
اسم مصدر بخجس و یاے مکسور و علامت مصدر
(دن) و بقول محققین فارسی زبان مصدر
جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی - ازینکه اسم این مصدر
از لغات فرس است - آنچہ صاحب موارد
بخجس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم
کہ حاصل بالمصدرش بخجی است نہ بخجس
(الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف)
گلا پژمرده ہوا سکڑا (ب) (۱) پژمرده ہونا سکڑنا
(۲) گلنا (۳) رنجیده ہونا (۴) خرامان ہونا -
(۵) چین بجبین ہونا -

بخسیده بقول سروری بجای معجمه و سین مهمله بوزن برچیده یعنی گداخته و تابیده و پژمرده و فراهم آمده (مولوی معنوی ؒ) همچو گرمابه که تفسیده بود ٭ تنگ آبی جانت بخسیده بود ٭ و فرماید که بباے فارسی نیز آمده صاحب برهان بذکر معانی بالا گوید که خرامان هم و صاحب هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که می پرسیم از ایشان که چرا نمی گویند که بر ماضی مطلق بخسیدن ہاے مفعولی زیاده کرده اند و چرا بر هر پنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمرده و گداخته و مبتلای رنج و خرامان و چین بجبین (اردو) (۱) پژمرده (۲) گلا ہوا۔ (۳) رنجیده (۴) خرامان (۵) چین بجبین۔

بخش بقول سروری بوزن رخش (۱) معروف و (۲) ماهی و (۳) برج (رودکی ؒ) آفتاب آید به بخشش زی بره ٭ روی گیتی سبز گردد یکسره ٭ (فردوسی ؒ) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ٭ خور از بخش دو پیکر آمد برون ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل صراحت کند که حصّه و بهره باشد و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید که خواه برج کبوتر باشد خواه برج قلعه خواه برج فلک غالب در قاطع برهان گوید که معنی دوم را سند باید و معنی سوم زنهار نیست مؤلف عرض می کند که قول سروری براے لغت فارسی بمثابۂ سند است و بس و معنی سوم را مجاز معنی اوّل توان گرفت و از اسناد رودکی و فردوسی استعمال این بمعنی سوم ثابت و غالب هنوز نشاد رانمی رسد که بمقابلۂ سروری دم زند که من حیث اللسان مغلوب آنست از ینکه سروری صاحب زبانست و صاحب جامع که هم از اهل زبان است تصدیق هرسه معانی بالا کرده صاحب مؤید بذکر معنی اوّل بحواله زفانگویا گوید که (۴) بفتحتین

بمعنی نرمهٔ بینی و (۵) سستی آمده صاحب ناصری بذکر هر سه معنی بالا فرماید که در برهان معنی دوم
و سوم نوشته و مؤیدی ندارد و در فرهنگ ها یافته نشد مؤلّف عرض کند که خود او از ناصر
خسرو سندی آورده که برای معنی سوم است و بخیال خود سند معنی اوّل گرفته است (شعر)
که کرد این گنبد فیروزه پیکر ٭ چنین بی روزن و بی بام و بی در ٭ که زد پرکار این گنبد
که پرداخت ٭ بهفت و دو و ده بخش مدوّر ٭ صاحب فرهنگ قدائی به معنی اوّل قانع
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در اصل بمعنی انعام و بخشیدن بود که بدین معنی
شهرت گرفت و بحوالهٔ برهان ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که سندی میخواهد که در کتب
معتبره نیست مؤلّف عرض کند که فرهنگ سروری را ندیده پس خطاست که نیست حالا عرض
میشود نسبت ماخذ که بکس لغت سنسکرت است به بای فارسی و کاف و سین مهمله چنانکه صاحب
سخندان ذکرش کرده پس عجبی نیست که فارسیان بای فارسی را به موحّده بدل کرده چنانکه
تپ و تب و کاف بدل شد به خای معجمه چنانکه شتا ماکچه و شتا ماخچه و سین مهمله تبدیل یافت
به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و جا دارد که این را مبدل بخت گیریم که به معنی اوّلش گذشت
که فوقانی به شین معجمه بدل شد چنانکه رخت و رخش و معنی سوم مجاز این که بر جمیع هذا رخ
و حصص دارد و نسبت معنی دوم عرض میشود که اسم جامد فارسی زبان گیریم و نسبت معنی
چهارم و پنجم مجرد بیان صاحب مؤیّد را کافی ندانیم که بخچن بمعنی بدلی سین مهمله بهمین و معنی
گذشت و بعض محققین هند را بجا اشاره کرده اند که بخشش بمعنی فارسی به شین معجمه درست با
بامی حال و رینجا همین قدر کافی است که کاتب مؤیّد تصرّفی کرده است در کتابت لغت و سکون

دیگر محققین برای معنی چہارم و پنجم دلیل آنست و بہ تحقیق ما (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی عطا و این مجاز معنی اوّل باشد و مصدر بخشیدن از ہمین اسم مصدر مرکّب شد کہ می آید۔ (اردو) (۱) حصّہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ٹکڑا۔ جُز۔ جُزو۔ (۲) مچھلی۔ مؤنّث۔ (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ گنبد۔ راس منازل ستارہ (۴ و ۵) دیکھو بخشش (۶) بخشش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنّث۔ انعام۔ عطیّہ۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشندہ (ادیب صابر ؎) انبت فضل ازول بخشای او گیرد فروغ ٭ نسخہ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ٭ وفرماید کہ (۲) امر بہ بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشای و راحت رسان ٭ نگہ می چہ داری ز بہر کسان ٭ صاحبان رشیدی و انند ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ محققین با نام و نشان بحقیقت پے نبردہ اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ بخش امر حاضر بخشیدن است والف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکہ بر (الف فاعل) مذکور شد ہمچون دانا و بینا والف زائد است و بمعنی دوم چنانکہ دانی و دانیا و جا و جادار دکہ بمعنی دوم امر حاضر بخشاییدن گیریم کہ بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنے والا (۲) بخش۔ بخشنا کا امر حاضر۔

بخشاد بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دعا مستعمل۔ بمعنی خدا بخشد مؤلّف عرض کند کہ تحقیقت الف دعا بر معنی چہار دہم باد بیان کردہ ایم و ہمان قاعدہ دریخجا ہم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ع) خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں ٭

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدّی بخشیدن کہ می آید کال التعریف باشد و مضارع این

بخشانند۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
اند مؤلف عرض کند کہ جزین نباشد کہ اسم
این مصدر ہمان بخش کہ بمعنی ششمش گذشت
(اردو) بخشوانا۔ بقول آصفیہ۔ متعدی
معاف کرانا۔ عفو کرانا۔

بخشاے بقول ضمیمۂ برہان (۱) امر
بخشودن و (۲) بمعنی بخشندہ۔ صاحبان
ہفت و مؤید نسبت معنی اول گویند کہ
امر بخشانیدن و بخشودن و صاحب انند
امر بخشائیدن گفتہ و صاحب ناصری ذیل
بخشایش سند این از صائب آوردہ (ع)
نسخۂ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ؎
مؤلف عرض کند کہ محققین اول الذکر بہ
بے تحقیقی کار گرفتہ اند حقیقت این است کہ
بخشائیدن کہ می آید بزیادت الف و تحتانی
اول مرادف بخشیدن است و این امر حاضرش
نہ امر بخشودن (کریما ؎) کریما بہ بخشاے
بر حال ما ؎ کہ ہستیم اسیر کمند ہوا ؎ بمعنی دوم
غیر از ترکیب حاصل نمی شود چنانکہ (خطا بخشاے)
کہ اسم فاعل ترکیبی است وجا دارد کہ این را
بمعنی دوم مزید علیہ بخشا گیریم بزیادت تحتانی
در آخر چنانکہ بینا و بیناے و جا و جاے۔
صاحبان ہفت و مؤید ہم غلط کردہ اند کہ امر
بخشانیدن بخشان باشد نہ بخشاے و امر بخشودن
بخشو کہ واو بالف بدل شدہ بخشا شد (اردو)
(۱) بخش۔ بخشش کر (۲) بخشنے والا۔ بخشش کرنے والا

بخشایش بقول برہان بروزن افزایش (۱)
بمعنی از جرم گناہ و تقصیر و از کشتن کسی گذشتن
(ملک شمس الدین کرت ؎) بگرفت و مرا کشت
شہ در صف کین ؎ با آنکہ بدم کشتنی از روی
یقین ؎ اکنون بطبق می و بدم در زمین ؎ بخشایش
و بخشش چنان است و چنین ؎ و بتحقیق ما (۲)
بمعنی بذل و عطا ہم (سعدی شیراز ؎) زہی
بحر بخشایش و کان جود ؎ کہ مستظہر اند از وجودت

وجود ؎ صاحبان انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر
بخشائیدن است کہ می آید دیگر ہیچ (اردو)
بخشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث (۱)
معافی ۔ عفو (۲) انعام ۔ عطیہ ۔

بخشایش آوردن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت (خسرو
ع) چو بخشایش آرد جہانی ز جود ؎ چو لشکر
کشد خصم گوئی نبود ؎ (کمال اصفہانی ع)
بجان عاشقانت بخشایش ارنیارد ؎
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخشش و عفو کردن
است ؎ (اردو) بخشش کرنا ۔ عفو کرنا ۔

بخشایش کردن استعمال ۔ صاحب
آصفی بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بذل و عطا و عفو کردن باشد
مرادف بخشایش آوردن کہ گذشت معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بخشایش آوردن

بخشایشگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی بخشایش کنندہ و مرادف
الرحیم و بخشایندہ صاحب ناصری ہم بذیل
بخشایش ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ گر بقول برہان افادۂ معنی فاعلیت کند
وقتی کہ با کلمۂ دیگر ترکیب شود پس از قبیل
دادگر است (اردو) بخشنے والا ۔ عطا
کرنے والا ۔ معاف کرنے والا ۔

(الف) **بخشایندگی** صاحب انند بحوالہ
(ب) **بخشایندہ** فرہنگ فرنگ بذکر
(ج) **بخشاییدن** ہر سہ گوید کہ (الف)
بمعنی جود و عطا و عفو چنانکہ شیخ شیراز گوید
(ع) متاب اے پارسا روا از گنہگار ؎
بہ بخشایندگی در روے نظر کن ؎ و (ب) قائل
کہ بخشش کنندہ و مرادف الرحمن است و
نسبت (ج) می نویسد کہ در محل ترحم و عفو و
جود مستعمل ۔ صاحب غیاث نسبت (ج) گوید کہ

استعمال این بمعنی جود وکرم بندرت آمدہ
مؤلف عرض کند کہ (ج) مصدر است
مرکب از اسم مصدر بخش کہ گذشت فارسیان
الف ویای زائد در آخرش زیادہ کردہ
بخشاے کردند وبقاعدۂ مصادر جعلی بزیادتی
تحتانی مکسورہ وعلامت مصدر (دن) مصدرے
ساختند کہ باصول ما مصدر اصلی است کہ اسم
مصدرش (ش) ال فارسی زبان است مضارع
این بخشاید و (الف) حاصل بالمصدرش
ونیز بخشایش کہ گذشت حاصل بالمصدر
ہمین مصدر باشد و (ب) اسم فاعل این
و (ج) شامل است بر معنی (۱) عطا کردن
و (۲) عفو کردن (اردو) (الف) بخشایش
۔ حاصل بالمصدر (ب) بخشش کرنے والا۔ عفو
کرنے والا۔ (ج) (۱) بخشش کرنا۔ عطا کرنا۔
(۲) عفو کرنا۔ بخشنا۔

بخش بخش اصطلاح۔ بقول بحر واند وغیاث
بمعنی پارہ پارہ مؤلف عرض کند کہ استعمال
این از نظر ما نگذشت خلاف قیاس نیست
کہ معنی لفظی حقیقۃ باشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
پارہ پارہ۔ ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ صاحب
آصفیہ نے پارہ پارہ کرنا کا ذکر فرمایا ہے
بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ دھجی دھجی کرنا ٹکڑے
ٹکڑے کرنا۔

بخشش بقول ضمیمۂ برہان بمعنی داد ودہش
وعطا صاحب انند فرماید کہ بالفتح وکسر شین
معجمہ (۱) بمعنی عطا و بفتح شین (۲) بخشش او
صاحب ہفت ہمز بانش مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر بخشیدن است کہ می آید وشامل بر ہمہ معانیش
(انوری ۵) بخشش بے منت واحسان بیلابت
کند ابر و دریا را ز خجلت خشک چون دود
و سراب ہو (اردو) (۱) بخشش۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیہ۔ دان۔

(۳) اسکو عطا کر۔

بخشش نامہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ہبہ نامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) ہبہ نامہ۔ بقول آصفیہ ۔اسم مذکر۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے ۔عطا نامہ۔

بخش کردن مصدر اصطلاحی بمعنی عطا کردن است (ظہوری سے) صبا زکوی تو کحل غبار بخش کند ؂ زچین موی تو مشک تتار بخش کند ؂ (اردو) عطا کرنا۔

بخشک ریش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش وآن خشکی است کہ بر روی جراحت بستہ شود (انوری سے) گیرد فلک ار بخشک ریشم ؂ زمن درندہم بخویشتن نم ؂ مؤلف عرض کند کہ خشک درینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخون زخم باعث بسیار تکلیف و رنج است یعنی چون زخم پیش از اندمال خشکی گیرد مجروح بیشتر تکلیف می کشد از ینجاست کہ معالجین دائما با دویہ لزجہ آنرا تر می دارند کہ باعث اندمال است صاحب انند درصراحت کامل معنی این غور نکرد ۔بالجملہ معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر ہیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا ۔تکلیف پہنچانا ۔

بخشک و تر ساختن مصدر اصطلاحی ۔بقول انند تو کل کردن (انتخابی سے) با قناعت ہر کہ می سازد تونگر می شود ؂ چون بخشک و تر بسازد قطرہ گوہر می شود ؂ مؤلف عرض کند کہ با گرم و سرد زمانہ ساختن باشد وبس (اردو) گرم و سرد سہنا ۔بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا ۔

(۱۸۱۶)

(۷۰۱۷) **بخشش گرداندن** مصدر اصطلاحی - عطا قرار دادن (ظهوری سه) بر خلائق فصل ما گرداند بخشش ٭ موسم نوروز دیوانست ٭ (اردو) عطا قرار دینا بخشش قرار دینا -

(۷۰۱۸) (الف) **بخشم آمدن** مصدر اصطلاحی - (ب) **بخشم رفتن** بقول انند (الف و ب) (ج) **بخشم شدن** خشمگین شدن مؤلف عرض کند که هر سه بمعنی خشم گرفتن و مبتلای خشم شدن است (انوری ج سه) عدلش ار بازمین بخشم شود ٭ امن بیرون آسمان باشد ٭ (اردو) غصہ کرنا غصے ہونا بقول آصفیہ خفا ہونا - ناراض ہونا -

بخشم کردن مصدر اصطلاحی - بقول شمس تیز نگریستن و نظر زده ساختن مؤلف عرض کند که چون از زبان صاحب شمس بر آید مگر اعتبار را نشاید حیف است که او بمعنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کرده او برای مصدر (بچشم کردن) باشد که بجیم فارسی و وم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بغصه آوردن است و بس - طالب سند استعمال باشیم (اردو) غضب ناک کرنا - بقول آصفیه بھڑکانا - غصہ دلانا - برہم کرنا - برافروختہ کرنا -

(الف) **بخشندگی** بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز سه) بزرگی بایدت بخشندگی کن ٭ که دانه تا نیفشانی نروید ٭ (ظهوری سه) با وجود ننگ خواهش حال سائل بهتر است ٭ اهل همت را چه خجلتها که در بخشندگی است ٭ مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر بخشیدن که می آید اصل این بخشیدگی بوده تحتانی بدل شده به نون چنانکه اویچ و اونچ و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب ------

(ب) **بخشندگی کردن** بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیدا است (اردو) (الف) (۱) جود - بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - کرم بخشش

سخاوت (۳) عفو لقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر معافی۔ آمرزش بخشش (ب) جود وعطا کرنا۔ بخشش کرنا۔ عفو کرنا۔

بخشندہ لقول صاحب روز نامہ سفر ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی معاف کنندہ مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بخشیدن و مثالش بمعانیش است کہ می آید (اردو) بخشنے والا

بخشندہ آب است کہ ہرچہ بیابد تر کند

مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از محلّ استعمال ساکت اند مؤلّف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق باذل وسخی می زنند مقصود آنست کہ بخشندہ بمثابہ آب است کہ ہر کہ پیش آب رود تر شود ہمچنان سائل از بخشندہ بہرہ حاصل کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سخی کا دریا بہتا ہے"

بخشودن لقول جہانگیری با اوّل مفتوح بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری سه) قضا با دست او ہر ساعتی گفتی بمی گفتی ؛ کہ در بخشش نہ دینی مطلبی دارم نہ دنیائی ؛ ولیکن بر کرم واجب بود درویش بخشودن ؛ چو کان در پیش گشت از تو چرا بر وی نہ بخشائی ؛ (استاد رودکی سه) نگارمی در غم داوی کہ چون آواش بشنودم ؛ بر آنکس کین نگار از کف او گم شد بخشودم ؛ صاحبان رشیدی و برہان و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب سحر گوید کہ ترحّم و شفقت کردن و بخشیدن۔ کامل التّصریف و مضارع این بخشد۔ صاحب نوادر گوید کہ بمعنی دادن و از گناہ درگذشتن لیکن اکثر استعمال این بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن ہم آمدہ صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید کہ بمعنی دادن و از گناہ درگذشتن و رحم کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشایش

ومضارع این بخشد وبخشاید وفرماید که اکثر استعمال
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده ولفظ اوّل مشترک است
در هر دو معنی امّا ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین و اسم فاعل و امر بخش بیک شین آید
چون خطا بخش و زر بخش وازمادّه دوم اسم
مصدر بخشایش واسم فاعل وامر بخشاے آید
واوّل را مفعولی ناچار است لفظًا یا معنًی و
ثانی را مفعول نباشد مؤلّف عرض کند که
حقیقت را نه فهمیده وبمغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند- اسم مصدر بخشودن وبخشیدن
همان بخش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان تحتانی
مکسور وعلامت مصدر دن بروزیادہ کرده
مصدر بخشیدن را وضع کردند که باصول امصدر
اصلی وقیاسی است و باصول محقّقین فارسی زبان
جعلی وبخشودن مبدّل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر و انگور و انگیل وانگول و برای

دو معنی استعمال کردند (۱) دادن وعطا کردن
و (۲) عفو کردن یا رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این نیامده ومضارع بخشیدن
که بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
وبخشاید مضارع بخشائیدن خطاے صاحب
موارد که این را متعلّق به بخشودن وبخشیدن
کرد وحاصل بالمصدر این بخشش باشد وهمین
حاصل بالمصدر براے بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد وحقیقةً بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید وامر بخشیدن و
بخشودن بخش است واسم فاعل این هر دو
بخشنده صاحب موارد وسکندری خورد که
بخش را اسم فاعل نوشت ومثالی که پیش کرد
براے اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّه دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید و اسم مصدر ش ہم ہمان بخشش کہ بالا گذشت و بخشای امر حاضر بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر بخشیدن و بخشودن چنانکہ ادعای صاحب سوار داست و بے محل می گوید کہ بخشیدن را مفعولی ناچار است و بخشودن را مفعول نباشد ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ و عفو کردہ شدہ مفعول بخشیدن است و برای بخشودن ہم مستعمل۔ این است حقیقت محقق با نام و نشان و مایہ معلوماتش کہ بیانش قیاس و قواعد ہر دو برا بر طاق دارد و ہر چہ در دل آید بقلم می سپارد (اردو) (۱) دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) معاف کرنا۔ عفو کرنا۔ رحم کرنا۔

بخشہ بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی حصہ و بہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و لیکن خلاف قیاس نیست۔ ہای زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ ستمگار و ستمگارہ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

بخشی بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین بمعنی (۱) نصیب و حصہ و (۲) دہندہ و مشاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در معنی اوّل ہم یای وحدت داخل است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا تنخواہ بانٹنے والا۔ اب چونکہ اردو ان کی تنخواہ بانٹنے والے کو کہتے ہیں۔

بخشی الممالک اصطلاح۔ بقول اند بحوالہ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن | ما ذکر این بر بخشودن کردہ ایم و ذکر ماخذ ہم ہمدر انجاست (اردو) دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرہ فوج و بدین معنی ہم محاورہ ہند است نہ سپہ سالاری ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند و گویند کہ در بعض مقامات فارس ہم بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدہ مصاحب فوج

بخطاق | صاحب سروری بر بغطاق گوید کہ بخطاق و بغطاق ہم بدین معنی آمدہ مؤلف عرض کند کہ بغلطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ و روپشان بجاے خودش می آید و تحقیق معنی و ماخذ ہمدر انجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بغطاق بغین معجمہ و طاے حطی و قاف مخفف بغلطاق است و بخطاق بہ خای معجمہ مبدلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوطہ بدل شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغلطاق

بخط بلا سر دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحوالہ ملحقات کنایہ از بلا و محنت کشیدن و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و لیکن طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم | اصطلاح ۔ بقول مؤید اے بلاکشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

نکرد که مرادف مصدر گذشته باشد چنانست از محققین که مصادر راحی گذارند و مشتقاتش راحی نگارند. خلاف قیاس نیست. مشتاق سند استعمال باشیم. معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن۔

بخط بلا سر آوردن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمهٔ برهان و بحر کنایه از بلاکشی کردن و راضی ببلا بودن مؤلف عرض کند که در مصدر گذشته خط بلاست و درینجا بجایش خطهٔ بلا را استعمال کرده اند بخیال ما مصدر گذشته موافق قیاس است و برای این طالب سند باشیم که محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو بخطّ بلا سر دادن۔

بخفد بقول سروری و برهان بخاء و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسه کند و خفیدن بمعنی عطسه کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفه کند (ہنچیک لے) چون بخفد صبح سعادت اثر از غالیه سا گردد باد سحر از مؤلف عرض کند که خفیدن بفتح اوّل (۱) خفه شدن و گلو فشردن و (۲) عطسه کردن و بضمّ اوّل (۳) سرفه کردن می آید (سالم الزیف کذا فی البحر) پس موحده اوّل زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن. ضرورت نداشت که یک مشتق را بطریق اسم جامد ذکر کنیم محققین بالاغلاط کرده اند که مشتقات را با موحدهٔ زائده در ردیف با جا داده اند مخفی مباد که مصدر خفیدن مرکّب است از خفه که بقول برهان بفتح اوّل و ثانی فشردن گلو باشد و عطسه را نیز گویند و بضمّ اوّل بمعنی سرفه هم که بعربی سعال خوانند و همین است اسم مصدر. فارسیان بحذف هاء هوّز آخره به زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری ساختند قیاسی

که بقول محققین فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول ما اصلی که اسم مصدرش لغت فارسی زبان است مضارع این خفد و حاصل بالمصدر این همان اسم مصدر و شامل است بهر سه معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نوادر هم ذکر این کرده اند ولیکن صاحب موارد معنی دوم را خفه کردن نوشته و صاحب نوادر بمعنی سوم باشش مؤلف گوید که تصفیه این از سند استعمال شود که لازم است یا متعدی بظاهر قول سروری با متعبر دانیم که از اهل زبانست (مؤید الدین سنه) و ماغ صبح را در هر خفیدن بار فیض روی او خورشید را بیاو (اردو)

(۱) چھینکے (۲) کھانسے (۳) گلا گھوٹے گلا گھٹے۔

نخک بقول شمس با اول و ثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی بکن بکشتن من بر کش نخک را مؤلف عرض کند که تعریف نجک به موحده اول و جیم فارسی و کاف با بیان ماخذش گذشت که بمعنی کارد باشد و صاحب شمس هم ذکرش کرده جز این نیست که بغلطی کتابت و بیجا هم قائم کرد یا نقل نویسش دست تصرف دراز نموده و باعتبار معنی بیان کرده اش این را نجک به نون اول و جیم عربی دوم صحیح دانیم که بمعنی تبرزین بجای خودش می آید و اشاره آن هم بر نجک کرده ایم باین حال وجود این در بیجا غلط محض است و در کلام حکیم سوزنی هم تصرف کاتب را ه یافته که نون اول و جیم دوم را به موحده اول و خای معجمه بدل کرده است و بدین وجه که تصرف در حلیه لغت و شعرش راه یافته قیاس غالب این است که تصرف نقل نگار نباشد بلکه تسامح محقق است (اردو) تبرزین۔ ایک ہتھیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو میں رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بخل | بقول بہار بالضم نقیض سخا و تاب از صفات اوست و بالفظ کردن مستعمل (صائب ـ) می شود فریاد رس فریاد چون گردد تمام ٭ بخل در فریاد با فریاد رس کردن چرا ٭ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بہ فتحتین و بضمتین زفت شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند انحصار بہار با مصدر کردن از ملحقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو) بخل ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ لالچ طمع ـ حرص ـ کنجوسی ـ تنگ چشمی ـ تنگدلی ـ خساست

بخلچہ | بقول شمس بکسر با و کسر لام مرادف پنجنجو (کہ بہر دو باے فارسی می آید) بمعنی کسی کہ دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچہ ہم بدین معنی می آید ـ فرماید کہ لغت فارسی است صاحب برہان بخلوچہ بہ باے فارسی و جیم فارسی فرماید کہ انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت در آوردن باشد بعنوانی کہ آنکس را خندہ گیرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این بغلوچہ بود مرکب از بغل و واو نسبت و کلمۂ چہ کہ افادہ معنی تصغیر کند و معنی لفظی این تحریکی نازک کہ منسوب است بہ بغل تا متحرک بخندہ در آید غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچہ قرار یافت و بخلچہ بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس ـ و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم اندرین صورت اعراب بیان کردہ صاحب شمس صحیح نباشد (اردو) گدگدی ـ بقول آصفیہ ـ ہندی ـ اسم مؤنث ـ بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی ـ سلسلاہٹ ـ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا چھاتیوں کے رگڑ جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے ـ

دغدغہ۔ غلفچ۔ غلفچہ۔

بخل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ندادن وعطا نکردن و تنگ چشمی و دریغ کردن مقابل عطا و بخش کردن باشد۔ سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا۔

بخلوت بردن استعمال۔ تخلیہ کردن است (ظہوری ؎) وحشتم بر د بخلوت ہمہ جا انجمن است ❊ ہنر بانش توئی آنکس کہ بخود در سخن است ❊ (اردو) خلوت میں لیجانا تخلیہ کرنا۔

بخلوچہ بقول شمس بکسر با و ضم لام مراد بخلچہ کہ گذشت و ما ہمد را نجا حقیقت این بیان کردہ ایم کہ مبدّل و مخفف بخلوچہ باشد (اردو) دیکھو بخلچہ۔

بخل ورزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخل کردن ہست (عرفی شیرازی ؎) با جوان زرمدہش غم بود قوت و ہنوز ❊ بسکہ با خود بخل ورزد غم ز غم خوردن خورد ❊ (اردو) دیکھو بخل کردن۔

بخلہ بقول سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع و ناصری بخا و لام بوزن و معنی حرفہ باشد کہ آن را پرپہن نیز گویند (عسجدی ؎) در آویزم حمائل وار یکسر خویش را بر وے ❊ و بگر دگر دن و سینہ اش کنم آغوش چون بخلہ ❊ صاحب برہان گوید کہ بعربی بقلۃ الحمقا گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر ا در اصل بوخیلہ بود کہ بخیلہ بہ تحتانی بعد خا و بوخلہ بواو بعد با نیز آمدہ واین از جہت تخفیف است صاحب محیط بر بخلہ و بخیلہ اشارہ بقلۃ الحمقا کند و برخرفہ فرماید کہ بفارسی تورک و بعربی بقلۃ الحمقا و بیونانی بوندخی فافیس و بعبرانی ارغیلم و بفرنگی پرقال سالی و بہندی قلفہ و خلفہ گویند و آن دو نوع است بہتین

ضمیمهٔ برہان وبحر بمراقبه رفتن ومراقبه کردن
صاحبان مؤیّد وہفت ذکر با معنی مطابق این
کرده وگویند که اے بمراقبه شد مؤلف عرض
کند که کنایه ایست ومعنی اصلی این خمیدن
(اردو) مراقبه کرنا حضوری دل سے خدا
کا دہان کرنا۔ سب چیزدن کا خیال چھوڑکے
خدا کا دہان لگانا۔ صاحب آصفیه نے مراقبه
کا ذکر کیا ہے۔

بخمہ بقول شمس لغت فارسی است ونام
ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بخم
بہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش
شود توانیم عرض کرد که رائے ہے اخر زائد است
چنانکه شتا وشتار بدون سند اعتبار را نشاید
معاصرین عجم ہم زبان ندارند وازحقیقت این
ساکت (اردو) دیکھو بخم۔

بخمہ بقول برہان وناصری وسراج وہفت
بوزن وخمه (۱) نوعی از حرشف که آنرا کنگر
ہم خوانند وبید گیاه ہم گویند صاحب جامع
گوید که بجیل ہم ہمین است که می آید صاحب
محیط بر بخمه حواله کنگر دہد وبر کنگر فرماید که
اسم حرشف است وبر حرشف گوید که لغت
نبطی است وبیونانی سقولوس وبعبری عکرب
وسلبین وخریع وبفارسی کنگر ومنابت آن
زمین سنگریزه ومواضع آبها۔ بستانی وبری
بستانی آن گرم در دوم وخشک در اول
وبری آن گرم وخشک در دوم مختلف الطبع
بحسب اقالیم واماکن ودران رطوبت فضلیه
بالطافت وتخفیف وتنقیه قلیل است چون
عرق بدبو راخوشبو گرداند وبوی رطوبت
عفنه ببرد ومنافع بسیار دارد (الخ) وبر بجیل
فرماید که بجیل است وبراغرسطس که گذشت
حواله حرشف نوشته وبید گیاه را ہم آورده
از زیر بیان بیانی اینها مخصوصاً در مفردات

طب خیلی پریشان می شویم و بر اقتنا لوحی کہ
بجای خودش مذکور شد کنگر سفید را ذکر کرد
و خیال ما این است کہ در بید گیاہ و کنگر
فرق است۔ جا دارد کہ کنگر سفید را بید گیاہ
نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما
این است کہ لغت فارسی زبان و اسم جامد
است و صاحب شمس گوید کہ (۲) بانگ
کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند
کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
کہ صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو)
(۱) دیکھو اغرسطس و اقتنا لوحی (۲) گلا بیٹھی
ہوئی آواز۔ مؤنث۔

بخند بقول شمس با اول و ثانی مفتوح
اندوہگین و افسردہ را گویند و آن را نژندہ
نیز خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و بر لغت نژندہ
تاہم ذکر این معنی نمی کنند البتہ نژند بہمین معنی آمدہ
مجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار
را نشاید و ماخذ این ہم متحقق نمی شود بخیال ما
جز این نیست کہ بخیدہ را کہ بمعنی مفعولی یعنی خمیدہ
از مصدر بخیدن است بخند نوشت و این
نتیجہ بیخبری از ماخذ است و بس حیف است
کہ لغات فرس بہ بے تحقیقی و بے توجہی صاحبان
لغت در چہ مشکل ہاست (اردو) دیکھو
بخیدہ۔

بخنو بقول برہان بفتح اول و نون بر وزن
پرتو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) بدر
را ہم کہ شوہر مادر باشد صاحبان جامع و
رشیدی و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ما
حقیقت این را بر تخنو نوشتہ ایم کہ بہ فوقانی
سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو تخنو۔

بخنود بقول ضمیمہ برہان بر وزن خوشنود
بمعنی بخنو باشد کہ رعد است صاحب مؤید

آن نوع بزرگ برگ وسرخ ساق. سرد در سوم وتر در آخر دوم وگویند تر در سوم وبقول شیخ
از ان قبض. نافع نزف وسیلابت خرسنه ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که
بہ تحقیق ما فارسیان از لغت عرب بقول بزیادت ہاے نسبت در آخر بقوله کردند وخرفه را
نام نہادند وباز بہ تبدیل قاف بہ خاے معجمه بخوله شد چنانکه برق وبرخ وباز واو بہ تحتانی
بدل شده بخیله شد چنانکه انگور وانگبر وبخله مخفف بخوله باشد وبوخله که می آید مزید علیه بخله
بزیادت واو وچنانکه مغل ومغول وبوخل مخفف بوخله بہ تخفیف ہاے ہوز چنانکه گواه وگوا
وہمه مفرس. آنچه خان آرزو ذکر بوخیله بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه کرده وجودش
یافته نمی شود وخود او ہم بجاے مستقلش نه نوشت طبع آزمائی اوست وبس اگر سند استعمالش
پیش شود یا از بیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم که مزید علیه بوخله باشد
بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه چنانکه بست وبیست (اردو) خرفه. بقول آصفیه
عربی اسم مذکر. ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی میں ڈالتے ہیں اور اس کا ساگ پکاتے ہیں

بخم بقول سروری بحواله مؤید (۱) بفتح با وسکون خا نام ولایتی است مشک خیز
وفرماید که بحرکت خا ہم ظاہر می شود (اثیر اخسیکتی ـه) ماه تو در مشک بخم لعل تو با
جزع ودژم چو شہدیست در آغوش سم نقعیت در کام ضربه و فرماید که در بیت
مذکور بہ کسر با نیز توان خواند که بالمعنی مع باشد یعنی باخم. صاحب جہانگیری ذکر این
با سند بالا کرده مقصودش جزین نباشد که بحرکت اول ودوم باشد صاحب برہان
گوید که بالفتح وبفتحتین ہر دو آمده صاحب جامع ہم ذکر این کرده صاحب ناصری گوید

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود که (مشک بخم) کنایه از زلف خمیده است و بخم نام هیچ ولایت و مشک نیست (ادیب صابر ترمذی سه) قد من شد چو دو زلف بخم دوست بخم ها دل من شد چو دو چشم دژم دوست دژم ها و فرماید که حکیم اسدی و فردوسی (کمند بخم) بسیار آورده اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر می خواهد مؤلف عرض کند که آنچه صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق بخم متعلق دارد درست است و در معنی شعر هم با او اتفاق داریم ولیکن انکار یش از نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع که از محققین معتبر صاحب زبان است ما را کافی است حیف است که محققین بالا نسبت حالات این ولایت صراحت کافی نکرده اند و مجدّ یکه بیان کرده اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام و لا را تسلیم کنیم وجه تسمیه این متحقق نشد که چیست و (۲) به فتح اوّل و ضم خائے معجمه بقول صاحب محیط شرابی که از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزے که در خم است و کنایه از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲) شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہیں۔ مؤنث ۔

بخم آوردن | مصدر اصطلاحی بمعنی خم دادن است (انوری سه) ز اله سپر فلک بهر دار کتف کوه ها چون رستم کمان خم آورد کمان را ها و از همین سند مصدر اصطلاحی

(کمان را خم آوردن) بمعنی کمان کشیدن پیدا ست که بجای خودش می آید (اردو) خم دینا خم پیدا کرنا جھکانا دکن میں خمانا کہتے ہیں ۔

بخم در شدن | مصدر اصطلاحی بقول

فرماید کہ بالضم تندر و غرندہ کذا فی القنیہ و در
دستور بجائے خا جیم مرقوم است واللہ اعلم
بالصواب مؤلف گوید کہ اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ دال مہملہ در آخر این
زائد است چنانکہ پیرہن و پیرہند اند بہ صورت
فرید علیہ بخنو باشد کہ بنون سوم گذشت (اردو)
دیکھو بخنو کے پہلے معنے۔

بخنوہ صاحب برہان این را مخصوص کند با
برق و فرماید کہ بفتح اول و ثانی و رابع ہم آمدہ
و صاحب سروری بحوالہ ادات گوید کہ بضم
با و نون و سکون خائے معجمہ و واو بمعنی برق
و بحوالہ شرح الشاہی گوید کہ بفتح با و نون و واو
ہم آمدہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ بخنوہ بضم با
و تا بمعنی ہر چیز غرندہ عموماً و رعد باشد خصوصاً
مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ بخنو است بزیادت
ہائے ہوز در آخر و ما ذکر این بصراحت معنی و خلاف
بر بخنو کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنویدن بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بفتح اول و ثالث و کسر واو بمعنی رعد
کردن و تندر زدن محققین مصادر فارسی
زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس و اصول فارسیان است
کہ از اسم مصدر بخنو وضع کردہ اند بزیادت
تحتانی مکسور و علامت مصدر دن۔ بقاعدۂ
محققین فارسی مصدر جعلی و باصول ما مصدر
اصلی کہ از اسم مصدر فارسی زبان مرکب
شد و بخنود مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر
و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادلون
کا بولنا (ناسخ ؎) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے
تجھکو سننے نہ دے گجر بدلی کا

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند (۱) مرئی شدن چیزے بخواب مؤلف
عرض کند کہ (۲) خفتن ہم (ناصر علی ؎)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ٭ خمار آن می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ٭ (والہ ہروی ۃ) بخواب بلبل وگل آمدی نگر کہ گرفت ٭ گریستن بخود آن وین بخویش خندیدن ٭ (صائب ۃ) عالم غیب اگر نیست روان بخش چرا ٭ مردگان زندہ بخواب ہمہ کس می آیند ٭ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱) خواب میں آنا۔ (۲) سونا۔

بخواب افتادن مصدر اصطلاحی مراد معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری ۃ) آرزوی عیش تا افتد بخواب ٭ در شب غم گوش بر افسانہ باش ٭ (اردو) آرام کرنا۔ بقول امیر۔ سونا۔

بخواب دادن مصدر اصطلاحی بقول آنند و راز کشیدن بقصد خواب (باقر کاشی ۃ) مگر فہمیدہ آن بد خو کہ خواہم کرد دل خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می دہد خود را بخواب امشب ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوابانیدن است متعدی خفتن (اردو) لٹانا۔ سلانا۔

بخواب داشتن مصدر اصطلاحی۔ در غفلت داشتن و بخواب آوردن و خواباندن۔ (ظہوری ۃ) براہیم بستہ است افسانۂ عشق ٭ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ٭ (اردو) غافل رکھنا۔ سلانا۔

بخواب درآمدن استعمال بمعنی حقیقی است صاحبان مؤید و ہفت ذکر معنی مطلق این کردہ اند کہ بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

بخواب رفتن مصدر اصطلاحی۔ خفتن (ظہوری ۃ) آوردہ آنکہ دولت بیدار را نخست ٭ رفتست از فسانۂ زہرش بخواب تلخ ٭ (صائب ۃ) بر لب بام خطر نتوان بخواب امن رفت ٭ در بہشتم تا ز اوج اعتبار افتادہ ام ٭ (اردو) سونا۔

بخواب رفتن پا مصدر اصطلاحی بقول بحر خدریست کہ بسبب نشستن و زیر عضو بودن بہم رسد صاحب آنند ہم ذکر این بہ یادت تحتانی در آخر کند (از بہار ؎) از کوشش توہی رود از پیش پاے ما ٭ پاے بخواب رفتہ ما در رکاب نشست ٭ (صائب ؎) ہرگز بچشم شوخی ابرو نمی رسد ٭ پاے بخواب رفتہ با ہو نمی رسد ٭ و ظاہر باید کہ این را خفتن پاے نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ چون در یک نشست دیر گذرد و روانی خون در پاے کم شود حس باقی نماند از ہمین است این کنایہ (اردو) پاؤن چھنا نا۔ بقول آصفیہ پاؤن سن ہونا۔ سردی یا کسی صدمہ کے باعث پاؤن کا بےحس و حرکت ہو جانا۔ پاؤن سو نا۔ کن پاؤن مین چیونٹیان بکھر جانا۔

بخواب شدن مصدر اصطلاحی خفتن (ظہوری ؎) سر غرور من و پاے بخت بیداران ٭ بصد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ٭ (اردو) سونا۔

بخواب کردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ در خواب کردن ٭ بقول بحر بخواب متوجہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ خوابانیدن و غافل کردن است و بس (باقر کاشی ؎) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می کند خود را بخواب امشب ٭ صاحب آنند ہمین شعر را براے سند (بخواب دادن) آوردہ و در مصرع ثانی (می کند) را (می دہد) نوشتہ (ظہوری ؎) طاقت کوہ را بخواب کنم ٭ اگر افسانہ گر گویم ٭ (صائب ؎) فغان کہ بادہ مرد افگنی نمی یابم ٭ کہ چشم شوخ تو بیرحم را بخواب کند ٭ (اردو) سلانا۔ غافل کرنا۔

بخواب کسی بودن (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) دوشینہ بخواب من

تو بودی به بازی گر وقت کار خواب است	(اردو) خواب میں نظر آنا

بخواری تن دادن مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن وتحمل آن کردن۔ (ظہوری ۵) بخواری تن چادر رو داده خاشاک سر کوئیش به بطرف باغ وبستان رفته تخود را یاسمین کرده است (اردو) ذلت وخواری سہنا۔

بخواری فتادن مصدر اصطلاحی۔ مبتلاے ذلت وخواری شدن (انوری ۵) اے بخواری فتاده هر خصمی ز کاثر خصمے تو خار گرفت به (اردو) ذلیل وخوار ہونا۔

بخواست بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی اراده وخواهش مؤلف عرض کند که موحدهٔ زائد است در اول (خواست) که بمعنی خواهش واراده می آید دیگر هیچ حیف است که سند استعمال پیش نشد تا می دیدیم که مقصود صاحب سفرنامہ چہ بود (اردو) دیکھو اراده۔

بخوان بقول شمس با اول مفتوح وثانی زرد زعفران را گویند مؤلف عرض کند که محرر د بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بیزبان ندارند وماخذ این هم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث کیسر۔ دیکھو اندرست۔

بخوان سلیم نشاند اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ماسوی الله دار دو (۲) بمعنی سلامت وبیغمی وخورسندی نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کرده وصاحب شمس (بخوان سلوتم نشاند) نوشته مؤلف عرض کند که ما در کلام خاقانی استعمال این یافته ایم

(س) بخوان سلوتم بنشاند خود حاجت نبود آنجا ٭ که اشکم خوش نمک بود و رخ زرین نمکدانش ٭ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاندن) بمعنی بنیهم و بآرام داشتن پیدا است معلوم میشود که در کتابت مؤید غلطی کاتب راه یافت و کنایهٔ را تعلقے با معنی حقیقی نیست۔ (اردو) (۱) ماسوی اللہ سے بے تعلق ہے ۔ (۲) بمعنی خوشی مؤنث۔

بخود آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بجواله فرہنگ فرنگ بہوش آمدن مؤلف عرض کند که مقابل بخود شدن است و موافق قیاس (اردو) ہوش میں آنا بقول آصفیہ آپے میں آنا (آپ میں آنا) بقول امیر ہوش میں آنا خودی میں آنا۔

بخود افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عجال خود پرداختن است مؤلف عرض کند که کنایه باشد و موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) آجانا، پر توجہ کرنا

بخود بالیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب انند مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ س) چون شمع ہر که سوخته داغ نیاز بود ٭ بالیده جامه جامه بخود از گداز بود ٭ (از اوحدان واضح س) شب ہجوم اشک مہتاب کتان دیده بود ٭ این شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیده بود ٭ مؤلف عرض کند که بجاے خود شگفتن و ناز کردن باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود فتأمل (صائب س) بوته از بہر گداز خویش سامان داده اند ٭ ساده لوحانی که ہمچون بہ بخود بالیده اند ٭ (اردو) اترانا شگفته ہونا اپنے میں آپ پھولنا۔

بخود بر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن و فرماید که بجاے خود (بخویش) ہم می آید (شفیع اثر ع) خط نوکشتن اغبار را بخود بر داشت ٭ مؤلف عرض کند که براے خود تجویز کردن چیزے و انتخاب آن براے ذات خود باشد ولیس وہم او فرماید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بخویش

ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم
ذکر این کردہ ۔ مؤلف گوید کہ این درخور
آن نیست کہ درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ
آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لئے
تجویز کرنا ۔ منتخب کرنا ۔

بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارستہ مرادف (بخود برداشتن) کہ گذشت
و فرماید کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آید (سالک
یزدی ؎) من درین دریا دلی بر خود
نبستم چون حباب ٭ گر شکستی می خورم در بند
تاوان نیستم ٭ مؤلف عرض کند کہ چیزے را
بذمۂ خود گرفتن است و بس و ہم او گوید کہ
آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد
بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این
کردہ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست
کہ درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ
(بخود) دران نباشد باید کہ آنرا بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے ذمہ لے لینا ۔

بخود پرداختن مصدر اصطلاحی ۔ رجوع
شدن بخود و توجہ کردن بسوی خود (انوری ؎) روز
گشادت روز دیگر چون بخود پرداختہ ٭ دیدہ
چون رخسار مہ پر زخم پیکان یافتہ ٭ (اردو)
اپنی جانب رجوع ہونا ۔ اپنی جانب توجہ کرنا ۔

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
بمعنی بر خود پیچیدن و ناخوش شدن و ہم او
بر (بر خود پیچیدن) فرماید کہ پریشان و مضطر
بودن (تاثیر ؎) کردہ رگ پیدا ز خط ہر چند
یاقوت لبش ٭ غنچہ می پیچد بخود از لعل خندانش
ہنوز ٭ (ظہوری ؎) چون دوال خم فتراک
بخود پیچیدن ٭ از ظہور است کہ نخچیر سر تیر شود
٭ (صائب ؎) ہر کہ آمد در غم آباد جہان چون
گرد باد ٭ روزگارے خاک خورد آخر بخود
پیچید و رفت ٭ مؤلف عرض کند کہ بدل پیچ و تاب

خوردن است وبس (اردو) دل ہین پیچ
وتاب کھانا۔ اپنے ہین آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ وبحر مرادف بخود بر داشتن وفرماید کہ بجای (بخود)
(بخویش) ہم می آید (زلالی ع) بخود مسعود شاہی
بر تراشند بخود از رشک بر محمود پاشند ہا مؤلف عرض
کند کہ منسوب کردن چیزی بخود ہم او گویا آنچہ بعد از
تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد
بعید نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ
این در خور آن ہست کہ در اینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آنرا انجای خویش
ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا
اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
حرکت کردن وخبر دار شدن گویند "تا بخود
جنبیدہ جنین می شود" مؤلف عرض کند کہ
چون کسی با کسی غیر از توقع چار چشم شود یا
واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف
حرکتے خاص سرزد شود ہمین است بخود
جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔
جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے
کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی
ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک
حرکت ہو جاتی ہے اور انسان اچھل
پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از تکبر ومغرور بودن
(وحید در تعریف جوراب دوز ع) زرخ
خود بپایش چو مالیدہ ام ہا از ان رو بخود
اینقدر چیدہ ام ہا وفرماید کہ (۲) نیز کنایہ
از ندیدہ رفتن (صائب ع) خمش چو آب گہر
می رو ہم بادریا ہا چیدہ ام بخود ہیچ سیل
غوغائی ہا (میرزا بیدل ع) بیدل بساط
وہم بخود چیدہ ہیچ ہیچ ہا ورنہ زجنبش ہا ہستی

سن ہر چہ ہست نیست ؎ مؤلف عرض کند
کہ (بخود چیدن چیزی) کنایہ باشد از (۳)
حاصل کردن چیزی و بر ذمۂ خود گرفتن چیزے
و بر سر خود گرفتن بارے از ہر سہ اسناد بالا
ہمین معنی پیدا می شود و این من وجہ تعلق دارد
با معنی دوم و معنی اوّل بلحاظ معنی حقیقی خلاف
قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طالب
سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور
ہونا۔ (۲) قبول کرنا کسی چیز کو حاصل کرنا
جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے
"ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا"

بخود دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف (بخود بر داشتن) کہ گذشت و فرماید
کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آمدہ (شفیع اثر
؎) درین زمان کہ بزرگان پناہ کس نشوند
ہلا ندانم از چہ بخود داد کوہ رخنۂ غار ؎ مؤلف
عرض کند کہ بسر خود گرفتن است و بس و ہم
او بگوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
(بر خود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر
ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این در خور
آن نیست کہ درینجا ذکرش رود اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن
را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔

بخود رسیدن مصدر اصطلاحی۔ خود را
شناختن باشد (صائب ؎) بیک فرد سبقہ
است صد دفتر اینجا ؎ بخود تا رسیدم بعالم
رسیدم ؎ (اردو) اپنے آپکو پہچاننا۔

بخود سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) مرادف بخود بر داشتن و فرماید
کہ بعوض (بخود) (بخویش) ہم می آید (طالب
کلیم ؎) نیست نفس دون امانت دار یک
جو اعتبار ؎ حق بدست ماست گر چیزی بخود
نسپردہ ایم ؎ و نیز فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم
شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد بغیر

نیز آمدہ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) مغرور بودن
و گمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر ؎) بگذری
از سر چیزی کہ سپردی بخودت ٭ مردم غافل
ازان ہیچ بخود نہ سپارند ٭ مؤلف عرض کند
کہ (۳) بسر خود و بذمہ خود گرفتن دیگر ہیچ
و ہر دو سند بالا بکار ما می خورد نہ بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارستہ عرض می شود کہ
این در خور آن نیست کہ دریںجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد
باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
کہ معنی دوم پیدا کرد برای آن طالب سند
دیگر باشیم کہ از معنی لفظی این تعلقی ندارد۔
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ و بحر تحمل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن
(محسن تاثیر ؎) تعدی کہ زموجت رسد بخود
بشکن ٭ بوصل بحر رسی تا حباب وار اینجا ٭
(مخلص کاشی ؎) ہر شکستی با تو کار موی بالی
می کند ٭ ہیچو زلف یار کیدم تو بر خود بشکنی ٭
مؤلف عرض کند کہ (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچہ وارستہ نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کردہ بجایش
ذکر کنیم و این کنایہ باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتوں کا تحمل کرنا منہہ پر نہ لانا۔

بخود فتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند کہ غور نکرد کہ این
لازم است و مصادر بالا متعدی۔ جز این نیست
کہ بمعنی افتادن بسر و افتادن بذمہ است
فتامل۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پڑنا۔
بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و مصادر اصطلاحی۔
بخود فرو شدن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ ذکر ماضی مطلق این ہر دو مصادر کردہ
گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کرد
حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر
محققین فارسی زبان کسے با او نیست۔
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت
می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد
طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے
سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و
فرماید کہ بجاے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید
(اسمعیل ایما ؎) ہمیشہ نشست نرے ہیچو
گل بکف دارد ٭ بدہر ہر کہ گذارد بخویش
خواری را٭ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است
وارستہ می فرماید کہ مرادف (برخود و برخویش
گذاشتن) و آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت
(برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف
گوید کہ باید کہ بجاے خودش مذکور شود و در
مقام صراحت این لا حاصل است (اردو)
اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض
بخود۔ برخود و برخویش ہم می آید (السائی ؎)
مردہ و عریان بخاک کوی او افتادہ ام ٭
وا اگر برخود نگیرد خاک کوے او مرا ٭
(صائب ؎) نہاد سخت تو سوہان بخود نمی گیرد
٭ و گرنہ نیست و بلند زمانہ سوہان است ولہ
؎) دلی کہ منقش تعلق بخود نمی گیرد ٭ اگر بدست
فتد خاتم سلیمان است ٭ صاحب بحر ہم ذکر

این کردہ مؤلف عرض کند کہ قبول کردن اجنبی
ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف
گوید کہ ذکر این در ینجا بے محل است باید کہ بجایش
مذکور شود (اردو) قبول کرنا۔

بخود گرم بودن مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ و بحر خود پسند و خود راے بودن (کمال
خجندے) آفتاب ار گویدت من با تو می باشم
مرنج ٭ چون بخود گرم است خود رای ستاید
آفتاب ٭ مؤلف عرض کند کہ ما (است) را
مشتق مصدر (بودن) نمی دانیم پس سندے کہ
پیش شد متعلق ازین مصدر نیست ولیکن این
مصدر براے کنایہ معنی سند کردہ بالا موافق قیاس
است (اردو) خود پسند ہونا۔ خود راے ہونا

بخود نازیدن مصدر اصطلاحی۔ بدل
ناز کردن و بس (ظہوری ے) گشتی شکار
در ظہوری بخود بنازہ ٭ شادم کہ دام من قفس
نالہ گیرنست ٭ (اردو) دل میں ناز کرنا
فخر کرنا۔

بخود نبودن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ و انند از خود بیخبر بودن مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد بمعنی مدہوش بودن۔
(شہیدی قمی ے) چو گفتیم کہ بر و بیشت آمدم
از شوق ٭ بخود نبودم و این فہم کردم از
سخنت ٭ (اردو) آپے میں نہ رہنا۔
آپ میں نہ رہنا۔ ہوش و حواس میں نہ رہنا
بے خودی سے گزر جانا۔ (فقرہ) رو بیٹیاں لگی ہیں
اب تم آپے میں نہیں رہتے ہو ہا ہا

بخود نوشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ مرادف بخود برداشتن و فرماید کہ
بجاے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (مخلص کاشی ے) بیاد
حال دل پارہ پارہ کردم عرض ٭ نوشتہ است
بخود نامہ ام دریدن را ٭ مؤلف عرض کند کہ

از سند بالا نوشته شدن چیزے بخود پیداست
مقصود شاعر آنست که من در نامۂ خود حال
دل پاره پارهٔ خود نوشته ام و خط من در بدن
را در خود دارد از اینجاست که یار من خط مرا
پاره پاره میکند - هم او گوید که آنچه بعد از تتبّع
معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد
بغیر نیز آمده مؤلف گوید که ذکر این درینجا
بے محل است بجاے خودش باید نوشت -
(اردو) لکھا ہونا جیسے یہ خط میں لکھا ہوا ہے
بخود نهادن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته
مرادف بخود برداشتن که گذشت و گوید که
بجاے (بخود) بر خود و بخویش هم می آید - صاحب
بحر هم ذکر این کرده (سعید اشرف ؎) در
خلوت اگر دست دهد وصل حرام ۞ نامردی را
بخود نهادن مردیست ۞ (ملا وحشی ؎) اگر تماشا

ز خنجر خار آن راه ۞ هم بخویشتن آزار آن راه ۞
مؤلف عرض کند که منسوب بخود کردن و هم او
گوید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت
بر خود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که
که ذکر این درینجا بے محل است باید که بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے سے منسوب کرنا -
بخودی خود اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بنفسه و ذاته صاحب رهنما فرماید که بمعنی خود بخود و
برغبت خود است صاحب بول چال هم ذکر این کرده
گوید که از خود و صاحب فرهنگ فدائی فرماید که
بے یاری و انبازی دیگری که ترجمهٔ آن بتازی بنفسه
باشد مؤلف عرض کند که تعریف فدائی که از معاصرین
عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود - بقول آصفیه
از خود - آپ ہی آپ - بے کہے - بن چھیڑے - بن بلائے - مؤلف
عرض کرتا ہے کہ (بن بلائے) کا محل نہیں ہے -

بخور - بقول جهانگیری و برهان با اوّل و ثانی مضموم و واو معروف و رائے موقوف (۱) عسل
لبنی باشد که آن را بتازی میعه سائله و بیونانی اصطفی و بهندی سلارس خوانند و از درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بہار گوید کہ بوزن صور (۲) آنچہ بدان بوی دہند و بخورات جمع آن و فرماید کہ با لفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ انحصار مصادر بالا در ملحقات باقی نماند کہ قلت تلاش اوست ہم او فرماید کہ مجازاً (۳) بمعنی مجمر است (خواجۂ شیراز سہ) مرغول را بگردان یعنی بر غم سنبل ٭ گرد چمن بخوری ہیچو صبا بگردان ٭ صاحب محیط بر بخور حوالۂ میعۂ سائلہ کردہ و بر میعۂ سائلہ گوید کہ بیونانی اسطرک و بہندی سلارس و در انگریزی اسٹورکن باسم نامند و آن صمغ یا شیر درختی است بسیار خوشبو و درخت آن را در بلاد شام عبہر گویند و گفتہ اند کہ آن صمغ درخت مرآن است۔ دو نوع است یکی سفید کہ آن را عطاران میعۂ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعۂ مشکی نام ست گرم در اول و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوت منضجہ ملینہ بغایت و مسخنہ محللہ است و روغنی کہ ازان در شام میگیرند ملین شدید با لجملہ مقوی و محلل ریاح و منفخ و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مفرس است از معنی دوم کہ نظر بر خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو) (۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دہونی خوشبودار چیزوں کی دہونی۔ خوشبودار چیزیں جیسے مشک و عنبر وغیرہ (۳) انگیٹھی بقول امیر ہندی بخوردان آتشدان۔ مجمر۔

بخور آہ استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی آہ کہ مثل بخور است (ظہوری سہ) بخور آہ ظہوری	بعود دل فرصت ٭ کہ شکوے کسی عنبرین کلاہ شود ٭ (اردو) بخور آہ۔ مذکر۔ جیسے دود آہ

(۲۲۳)

اردو مین بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔

بخور انداختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ؎) تمائے جلوہ و برنزہتم عبیر افشان ٭ کشای دامن و بر آتشم بخور انداز ٭ (ظہوری ؎) بخور راز بال انداز دبر آتش ٭ کند پروانہ چون انداز آغوش ٭ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر۔

بخور دادن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ؎) پری بکلبۂ ما می کند گذار امشب ٭ کشای طرہ کہ این کلبہ را بخور دہد ٭ (ظہوری ؎) طرۂ شامم ندادی بہ تف آہ بخورے ٭ گریۂ آل ضرور است پے غازۂ صبح ٭ (ولہ ؎) زگرد چہرۂ ما دامن عبیر زند ٭ بدود سنبل ما طرہ بخور دہد ٭ (اردو) خوشبودار چیزون کا دہوان دینا۔ بخور دینا۔

بخوردان اصطلاح۔ بقول انند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است موافق قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے۔ دکن مین عوددان کہتے ہین۔

بخور زیر دامن اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم و خار بواو رسیدہ ضابطہ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدود عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بتحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ؎) شمیم عطر آن فردوس مسکن ٭ فلک را نشار بخور زیر دامن ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

و معاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند
چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو
دئیے جاوین۔ بخور زیر دامن بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین
اسم مذکر۔

بخور سوختن استعمال۔ صاحب آصفی از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی است
یعنی عود و غیر ذلک را بر آتش ریختن (اظہر
۵) شمع افروختہ و ریختہ ہر جانب گل ہا مجلسے
ساختہ و سوختہ ہر سوی بخور ہا (اردو) بخور جلانا

بخور شمہ اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱)
چند از عطریاتی کہ بآب یا بشربت تر کردہ در
مجلس بر آتش نہند چون دود از ان بر آید ہمہ
مجلس معطر شود مؤلف عرض کند کہ ہای آخرین
برای نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است
بہ شم بخور مخفی مباد کہ شم بقول منتخب بفتحتین و
تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درینجا
مرکب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است
معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی
بخور دان است و طرز بیان صاحب شمس
غیر آن کہ مرکب عطریات باشد (اردو)
(۱) وہ پانی یا شربت کا مرکب جس مین عطریات
ملا کر آتشدان پر ٹپکاتے ہین تا کہ خوشبو پھیلے
مذکر (۲) دیکھو بخور دان۔

بخور شیشہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ
حوالہ شرفنامہ مرادف معنی اول بخور شمہ کہ گذشت
صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ
و سکون تحتانی و شین دیگر مفتوح است صاحبان
جامع و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند بہار
گوید کہ ہمین است نخلہ مؤلف عرض کند کہ
قلب اضافت است بمعنی شیشہ کہ آب بخور
دران است (اردو) وہ شیشہ جس مین
عطریات کا مرکب ہوتا ہے جس کو آگ پر چھڑکتے ہین
سے خوشبو پھیلتی ہے۔ مذکر۔

بخور کردن (مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت (نظیری نیشاپوری ۵) خش
زلابہ کہ طبعش مشوش است ہنوز ٭ شکر بخور کن
شعلہ سرکش است ہنوز ٭ مؤلف عرض کند
کہ بمعنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین
شعر بر آتش انداختن بخور شیشہ پیداست یعنی
مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو)
بخور دینا۔ عطریات کا دھوان دینا۔ مرکب
عطریات کو آگ پر چھڑکنا۔

بخور گرداندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی از معنی ساکت سند این بر لفظ بخور گذشت
مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است
کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشہ
مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش
می کنند۔ تا کلاہ خود را بالاے آن کنند و دود
در کلاہ گیرند ہمین است بخور گرداندن۔
(اردو) عطریات کو آتشدان مین ڈالکر تمام
گھر مین دور دینا پھرانا تا کہ ہر گوشہ مکان مین
خوشبو پھیل جاے۔

بخور مریم اصطلاح۔ بقول سروری گیاہیست
کہ پنج انگشت را ماند و بحوالہ شرفنامہ گوید کہ
گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجہ
گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجہ مریم نیز
گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان
بوقت ستایش و پرستش آتش بر دست گیرند
و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و
جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط فرماید کہ بلغت افریقیہ بخور المشایخ
و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلاسوس و
بسریانی طرمادوس و بعربی شجرۃ المریم و دخن المریم
و بفارسی پنجہ مریم و بہندی ہاتھا جوڑی
گویند نباتے است مائل بہ سفیدی و دران
شبیہہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم
و دران جلد و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل
قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد الخ

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر اثلق ہم گذشت
و بخور المریم مرکب عربی زبان است و در فارسی
ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت
این بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو اثلق

بخورہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
لغت فارسی است بمعنی نافہ مشک مؤلف
عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود تو ہم
عرض کردہ کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای
نسبت در آخر بخور۔ نافہ مشک را نام نہادہ
(اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے
پیٹ سے نکلتی ہے (زکی سہ) بجہ ضبط ہوئے ہیں
نافہ کہاں تیرے عشق کا آہو چھپائے پھرتے ہیں
دشت ختن مین داغ ہے

(الف) **بخوریدن** بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن
ہم او فرماید کہ ------

(ب) **بخوریدہ** بالضم (۱) دیو زدہ و پری
و آسیب زدہ دیگر کسی از محققین مصادر فارسی
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر
(الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر
بخور بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر
دن وضع کردہ اند و باصول محققین فارسی
مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ (۲) معنی
حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن
محققین بالا بر کنایہ سودن و فرسودن
قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست
زیرا کہ فرسودگی دودے را ماند الا طالب
سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان
بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق
(الف) کہ بیران ہای مفعولی زیادہ کردہ اند
و معنی مبنیہ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان
را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی
اول این تائید خیال ما نسبت معنی دوم (الف)

ہم می شود (اردو) (الف) (۱) گھس جانا۔ دیکھو سودن و فرسودن (۲ بخور دینا (ب)	(۱) آسیب زدہ یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بخور دیا ہوا۔

بخولی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی ساق مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نشد نمی دانیم کہ معاصرین عجم از کدام زبان گرفتہ اند تازی نیست و ترکی نباشد۔ اسم جامد دانیم دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحب بول چال و روزنامہ کہ ماخذ شان ہم سفرنامہ مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے۔

بخون صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بجای معجمہ بوزن زبون مریخ باشد صاحب جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف را با او اتفاق است کہ چون خونریزی و سفاکی اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مریخ۔ دیکھو اختر نجم۔

بخون آمیختن مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ خون کردن است (ظہوری ؎) نشد جسم و جان تحفۂ خنجرت ؎ غمت را بخون تا نیامیختم (اردو) خون میں آلودہ کرنا۔ **بخون افتادن نان** مصدر اصطلاحی۔ خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این	کنایہ باشد لطیف یعنی چون نان بخون افتد غذای خون بدہان رسد (صائب ؎) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتادہ است ؎ ہمچو داغ لالہ نان ما بخون افتادہ است ؎ (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔

بخون افگندن مصدر اصطلاحی۔ خون آلودہ کردن و مجروح ساختن (ظہوری ے) یا دشرۂ بخونت افگند ؛ درخاطر خود خابیدی آخر ؛ (ولہ ے) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند ؛ خاطرم یافت قرارے بطپیدن رفتم ؛ (اردو) آلودۂ خون کرنا۔ خون میں آلودہ کرنا۔

بخون خنجر آلودن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ے) عجب کہ غمزہ بخون تو خنجر آلاید ؛ ترا کہ رگ بہ تمنائے نیشتر نہ پرد ؛ (اردو) قتل کرنا۔

(الف) **بخون خود بازی کردن** مصادر
(ب) **بخون خویش بازی کردن** اصطلاحی

صاحب بحر وانند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پرواے ہلاکت خود نکردن (ظہوری الف ے) بصد بے باکئی اوّل بخون خود کند بازی ؛ چو فردا کشتہ آن غمزۂ بی باک برخیزد ؛ (شیخ شیراز ع) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ؛ (سلمان ب ے) در رسن ہاے دو زلف کافرت پیچیدہ ام ؛ غازیم غازی بخون خویش بازی می کند ؛ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا

بخون دامن کشیدن مصدر اصطلاحی دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ے) نیست مانع حسن را ستور از خون ریختن ؛ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد ؛ (اردو) خون میں دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

بخون درکشیدن مصدر اصطلاحی سیراب آلودۂ خون کردن (ظہوری ے) خندان و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت ؛ از گریہ گاہ اشک بخون درکشیدہ ؛ (اردو) خون میں ڈبونا۔

بخون دل اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشتہ گوید کہ بمحنت
ومشقت کار کردن است و از حافظ شیراز
سند دہد (وہو ہذا سه) دامن دوست
بصد خون دل افتادہ بدست ٭ بفسوسی کہ کند
خصم رہا نتوان کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ
مصدر قائم کردۂ آنقدر راسندش بکار
نمی خورد و از سند خواجہ شیراز مصدر
(دامن بصد خون دل بدست افتادن)
بدست می آید۔ ازینجاست کہ ما اصطلاح
(بخون دل) را قائم کردہ ایم کہ کنایہ از محنت
ومشقت است چنانکہ فارسیان گویند ''
بخون دل این را حاصل کردیم '' یعنی بمشقت
بسیار بدست آوردیم اسے جگر کاوی (اردو)
جگر کاوی کے ساتھہ۔ جان لڑا کر۔ جان مار کر
۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے (جان مار کر
کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے
کوئی کام کرنا۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب آنندراج
کے مصدر کا۔

بخون سعی کردن مصدر اصطلاحی۔ سعی در
قتل کردن مخفی مباد کہ درینجا خون بمعنی قتل است
وبس (انوری سه) بادام تو بخون دلم سعی کرد
لیک ٭ از لطف پستۂ تو بجان زینہار یافت ٭
(اردو) قتل مین کوشش کرنا۔

بخون طپیدن مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ
خون شدن وفگار شدن (صائب سه)
سپند خال لبت آتشین عذارانند ٭ بخون
طپیدۂ لعل تو تاجدارانند ٭ (اردو) خون
مین تڑپنا۔ زخمی ہونا۔ گھائل ہونا۔

بخون غلطیدن مصدر اصطلاحی مرادف
(بخون طپیدن) کہ گذشت (ظہوری سه)
بتان قتل اسیران کام دارند ٭ بخون غلطیدۂ
ہر گام دارند ٭ (صائب سه) در قیامت
کشتۂ ناز تو می غلطد بخون ٭ بر نیاید زود خون
از زخم تیغ تیز را ٭ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

بخون کمر بستن مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ
خون و قتل شدن (صائب ؎) ہر رگ
سنگی کمر بندد بخون من چو مار ٭ گوشہ غاری
اگر سازم وطن در کوہسار ٭ (اردو)
خون پر کمر باندھنا۔ قتل پر کمر باندھنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی بقول
انند مزاحم شدن بعلت خون و قصاص خونین
مؤلف عرض کند کہ کسی را بجرم خونریزی گرفتار
کردن است طرز بیان انند خاطر ما را ناپسند (جمال الدین
سلمان ؎) فردا کہ کشندہ را شہیدان ٭ گیرند
بخون بدین بہانہ ٭ من دامن آن نگار گیرم
٭ وز ہر دو جہان کنار گیرم ٭ (اردو) خون
اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون و خاک افگندن مصدر اصطلاحی
بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری
مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ فگار کردن
ہم حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد کہ تصنیف
این می کردیم جز این نیست کہ کنایہ باشد کہ بخاک
و خون افگندہ یا اینکہ مجروح باشد یا کشتہ۔
(اردو) خاک و خون مین گرانا۔ ذلت کے
ساتھہ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

بخویش آمدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از بہوش آمدن و خود را شناختن۔
مقابل بے خویش شدن و بے ہوش شدن
(ظہوری ؎) ز دوری تو ستمدیدۂ کہ شد
بے خویش ٭ ہزار مرگ فزون دید چون بخویش
آمد ٭ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر
ہوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎)
آپ مین آئین جائین یار کے پاس ٭ کب
سے ہمکو ہے انتظار اپنا ٭

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بخود بالیدن کہ گذشت (محمد
ہاشم شہید ؎) تا بعاشق ہمی رسد روز قیامت
می شود ٭ بسکہ از شوق خرامش راہ می بالد

بخویش بُوَد (صائب ع) مهر تابان از گداز
خویش می بالد بخویش ؛ مؤلف عرض کند که ما
تحقیق این بر (بخود بالیدن) کرده ایم ۔
(اردو) دیکھو بخود بالیدن ۔

بخویش بر داشتن | مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و انند مرادف بخود بر داشتن
مؤلف عرض کند که ما همه را انجا بحث این
کرده ایم (اردو) دیکھو بخود بر داشتن ۔

بخویش بستن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارسته و انند مرادف (بخود بستن) مؤلف
عرض کند که ما همه را انجا تعریف این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود بستن ۔

بخویش تراشیدن | مصدر اصطلاحی بقول
وارسته و انند مرادف بخود تراشیدن مؤلف
عرض کند که ما همه را انجا اشارهٔ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود تراشیدن ۔

بخویشتن نازیدن | مصدر اصطلاحی ۔
همان بخود نازیدن که گذشت (ظهوری ۵)
عشق و جنونش بود پدر بر پدر بهمه ؛ نازم بخویشتن
دل والانژاد مین ؛ (اردو) دیکھو بخود نازیدن

بخویش خندیدن | مصدر اصطلاحی خندیدن
برخود بنظر حقارت (والهٔ هروی ۵) بخواب
بلبل و گل آمدی نگه که گرفت ؛ گریستن بخود
آن وین بخویش خندیدن ؛ (اردو) اپنے
آپ پر ہنسنا ۔ حقیر سمجھنا ۔

بخویش دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارسته و انند مرادف بخود دادن مؤلف
عرض کند که ما همه را انجا اشارهٔ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود دادن ۔

بخویش سپردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارسته و انند مرادف بخود سپردن مؤلف
عرض کند که ما همه را انجا اشارهٔ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود سپردن ۔

بخویش گذاشتن | مصدر اصطلاحی بقول

وارستہ وانندمرادف بخودگذاشتن مؤلف عرض کندکہ ماہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم وسنداین ہمدرانجاگذشت (اردو) دیکھو بخودگذاشتن ۔

بخویش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انندمرادف بخود گرفتن مؤلف عرض کندکہ ماہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود گرفتن ۔

بخویش نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انندمرادف بخودنوشتن مؤلف عرض کندکہ ما اشارۂ این ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخودنوشتن ۔

بخویش نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانندمرادف بخودنہادن مؤلف عرض کندکہ ما اشارۂ این ہمدرانجاکردہ ایم (اردو) دیکھو بخودنہادن ۔

(الف) بخیدن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

(ب) بخیدہ نسبت (الف) گوید کہ بالفتح پنبہ و ریشم زدن و نسبت (ب) فرماید کہ پنبہ ریشم زدہ راگویند (حکیم نزاری ؎) ہمہ دشت فرش است در ہم فگندہ ٭ ہمہ کوہ ریشم است برہم بخیدہ ٭ صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان و ناصری و جامع و سراج ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کندکہ (الف) وضع شد از اسم مصدر پک کہ بالضّم بمعنی ہرچیز گندہ و ناہموار و بمعنی تپک و سطراق آہنگران ہم آمدہ باے فارسی بدل شد بموحّدہ چنانکہ اسب واسپ وکاف عربی بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ شاماکچہ وشاماخچہ ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار دادہ بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر و دن مصدرے ساختند براے پنبہ و ریشم زدن مخفی مباد کہ معنی لفظی این تبنگ زدن یا ناہموار وپریشان کردن است

و بہ مجاز برای ریشم و پنبہ زدن مستعمل شد بقاعدۂ محققین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر را ال فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است کہ محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کردہ اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار دادہ آفرین بر صاحب فرہنگ فرنگ کہ این مصدر را بے نشان نکردہ تہ خاک نسپرد پس باید کہ این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُہنّا بقول آصفیہ روئی صاف کرنا۔ دُہنکنا۔ (ب) دُہنکا ہوا۔

بخیر بقول برہان (۱) بر وزن حصیر گیاہے است کہ آنرا اسپد گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنکر است صاحب جامع گوید کہ مرادف بخمہ کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بخیر و بخیل نوعی از حرشف کہ کنکر باشد و صاحب محیط ہم بر بخیر اشارۂ کنکر کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است برای بخمہ و (۲) بفتح موحّدہ زائدہ بر لغت عرب یعنی خیر کلمۂ انیست کہ فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر فارسی مرکب کنند کہ در ملحقات می آید گویند "الحمد للہ بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بخمہ۔ (۲) بخیر۔ بقول آصفیہ خوش اچھی طرح سے۔ سلامت۔ جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفتہ ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر ٭ بیہودہ ہے وہ شخص جو سر گرم لاف ہے ٭

بخیر گذشتن استعمال۔ بخیر و عافیت گذشتن و ہیچ نقصان راہ نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ٭ (ظہوری ؎) گزند تو بہ مگر گذرد بخیر از من ٭

(۵۸۴۸)

بروی ساقی گلگشت بوستان نذراست (اردو)
بخیر گزرنا۔ بخیر و عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش
نہ آنا جیسے "الحمد للہ رات بخیر گزری"

بخیرگی افتادن چشم | مصدر اصطلاحی۔ متحیّر
شدن چشم و خیرہ شدن نظر (ظہوری ۵)
کجا بدیدن وزدیدہ سیر گردد چشم * ز بخیرگی نفتد
تا نگہ تماشا نیست" (اردو) آنکھ کی خیرگی
تعجّب یا تحیّر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند۔

(الف) **بخیز** | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح اوّل و کسر ثانی و زای ہوز در آخر بمعنی
کمین گاہ و محلّ خوف و فرماید کہ ------
(ب) **بخیزیدن** | بمعنی دو تا گردیدن برای
تعظیم امیرے مؤلف عرض کند کہ دیگرے
از محققین لغات فارسی ذکر این نکردہ مشتاق
سند باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد
کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد و بکسر موحّدہ
امر حاضر ش مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون
موحّدہ بروزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی در شدن
و لغزیدن می آید و خیز بقول برہان بکسر اوّل
و سکون ثانی بمعنی جست کہ محلّ خوف واقع
شود پس خیال ما اینست کہ در (الف و ب)
ہر دو موحّدہ زائد است و ہمی دانیم کہ محققین
بالا بفتح اوّل چسان نوشتہ اند و اختلاف در
معنی بیان کردہ اند و صاحب فرہنگ فرنگ
خلاف قیاس نیست ولیکن محتاج سند است
(اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم
مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لئے جھکنا

بخیل | بقول برہان و جامع و ناصری بروزن
دخیل نام نوعی از حشف باشد کہ کنگراست
و آن را بیدگیا خوانند و در عربی مردم ممسک
را گویند مؤلف عرض کند کہ مبدّل بخیر کہ
گذشت راے مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار
و چنال دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر و بخیہ۔

بخیلہ | بقول جہانگیری و برہان و رشیدی

وجامع و هفت بمعنی بخله که مذکور شد مؤلّف عرض کند که ما بر بخله اشاره این کرده ایم (اردو) دیکھو بخله۔

بخیه بقول بهار نوعی از دوخت معروف و موج سوهان و دندان از تشبیهات اوست و بالفظ خوردن و دویدن و زدن وکشودن وگرفتن وگسیختن مستعمل (ملّا شفیعا بلخی ؎) زنو زیاده کند زخم دردمندان را ۞ بچاک سینهٔ من بخیه موج سوهان است (ظهوری ؎) وندان بخیه گشت بخندیدن آشکار ۞ چون نوبت رفوگریبان ما رسید ۞ صاحب فرهنگ فدائی گوید که یک گونه دوزندگی است و هر بار که در پارچه سوزنی با رشته فرو می رود و بر می آید آن را یک بخیه می گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که صاحب کنز که محقّق ترکی زبانست صراحت کند که لغت فارسی است و در ترکی مستعمل نمیداشتیم که صاحبان ناصری و برهان و سراج و غیاث چرا این لغت را ترک کرده اند بالجمله نوع دوخت چنان باشد که چون سوزن رشته دار در پارچه یک مرتبه دوخت کند دو سوراخ واقع شود یکی داخلی و دیگرے خارجی که در رفتن و برآمدنش جاے گیرد و بکرّة ثانی باز سوزن را داخل می کنند در سوراخ خارجی چنانکه سلسلهٔ رشته بنظر مسلسل باقی می ماند و سوراخ بنظر نیاید و همین سلسله باقی ماند تا انتها۔ همین است بخیه که بهترین اقسام دوخت است (اردو) بخیه۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ ایک قسم کی مضبوط اور پاس پاس سیون۔ دوهرا ٹانکا۔ پکّا ٹانکا مؤلّف عرض کرتا ہے کہ اسی کو دکن میں ٹیپ کہتے ہیں۔ اور ٹیپ مارنا بمعنی بخیه کرنا مستعمل ہے۔

بخیه از چشم کشودن مصدر اصطلاحی۔ آگاه و خبردار شدن و بصیرت پیدا شدن

وبیخودی دور شدن صاحب آصفی بربخیه کشودن
سنطالب آملی پیش کرده که بکارنامی خورد
(س) بخیه از چشم دلم کشوتا آگه شوم ؛ همنشین
راآب شمشیر از سر زانو گذشت ؛
(اردو) آنکھ کھلنا۔ بقول امیر بصیرت
پیدا ہونا۔ بےخودی دور ہونا (درد
اے درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان میں ؛
شبنم کی طرح جان کو اپنے وہ رو گیا ؛ (ظفر
س) غفلت سے آنکھ تیری جیدم کھلیگی
غافل ؛ جتنے ہیں سب تماشے دنیا کے خواب
ہونگے ؛ (قلق س) ہوگئی دور بیخودی اسکی
؛ یک بیک آنکھ کھلگئی اسکی ؛

بخیه از روی کار افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) ظاہر شدن راز و (۲) رسوا
شدن۔ صاحبان غیاث وہفت بر معنی اول
قانع مؤلف عرض کند که معنی لفظی این دوخت
باقی نماندن یعنی چون بردهن رازدار که
دوخته بود۔ دوخت باقی نماند افشای راز شود و معنی دوم مجازی
آن (اردو) (۱) راز کا افشا ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بخیه بآب دوغ می زنند | مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف (آب بریسمان می بندد) است که گذشت فارسیان
این مثل را بجائی کسی زنند که تلاش امر محال کند (اردو)
دیکھو آب بریسمان می بندد صاحب محبوب الامثال نے
فرمایا ہے که "دہول کی رسی بٹتے ہو"

بخیه بر اندام برآمدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده گوید که برآمدن چیزی بر چیزی (خسرو
س) زنہار که آن بند قبا چست مبندید ؛ کز نازکیش
بخیه بر اندام برآید ؛ مؤلف عرض کند که چون چیز سخت
بر اندام نشیند نشان او بر پوست اندام گیرد پس
معنی لفظی این گرفتن و پیدا شدن نشان
بخیهٔ لباس بر اندام باشد که انتہای نزاکت جسم است
و تعمیم معنی آصفی دور از نازک خیالی است فتامل (اردو)
بخیهٔ لباس کا نشان جسم پر پڑنا۔ انتہای نزاکت کا اظہار

(۲۴۴۸)

بخیه بر چشم زدن | مصدر اصطلاحی بمعنی
دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی
بر (بخیه زدن) سندے که از صائب آورده
بکار این می خورد (ص) بخیه از جوهر زخم بر
چشم شوخ آئینه ها چهرهٔ محبوب او گردیده ان
سازد مرا ها (اردو) کسی کی آنکهه بند کرنا۔

بخیه بر چهره رفتن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و چراغ (۱) ظاهر شدن چیز پنهان ها
و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری ص)
شرمم برون نگرد بیزم تو از حجاب ها بر چهره
رفت بخیه ز رنگ پریده ام ها مؤلف عرض
کند که چون رنگ رو بپرد بد رونقی ظاهر و
شکن ها پیدا شود و مقصود شاعر اینست که بخیه
چهره یعنی شکنهائے رو پریدگی رنگ را
ظاهر کرد پس معنی این مصدر اصطلاحی (۲)
شکن رو ظاهر شدن است نه فاش گردیدن
راز فتامل (اردو) (۱) راز فاش هونا۔
چهره پر جهریان پڑنا۔

بخیه بر چهره کردن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار (۱) کنایه از فاش و رسوا کردن
راز مؤلف عرض کند که غیر از نقل نگارش
(انند) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش
نظر معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند
اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشته توانیم
که بمعنی (۲) بے رونق کردن چهره گیریم
(اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا
(۲) چهره کو بے رونق کرنا۔

(۲۴۴۹)

بخیه بر چیدن | مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی است یعنی از پیرهن بخیه زده دوخت
بخیه را کشادن و (۲) کنایه از دیوانه و پریشان
حال شدن که پریشان حالان و دیوانگان
این قسم حرکات می کنند (ظهوری ص) باندازه
نثارش بخیه شیخ از خرقه بر چیدی ها گر از دست
غمت چاکے بجیبش سر فرو کردی ها (اردو)

(۱) ادھیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا
(۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق ۱ه)
ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیہ جنون ٭ دیگا تمام
عقل کے بخیے ادھیڑ تو ٭

بخیہ برچیزے افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن
است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز
و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال
پیش نشد و ما بجز دو قول ہر دو محققین ہندنژاد
را برائے ہمینے کہ خلاف قیاس است کافی
ندانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این
برعکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن
آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند
کند نہ فاش فقائل (اردو) (۱) راز فاش
ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) **بخیہ بر رخ افتادن** | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا
شدن مرادف (بخیہ برچیزے افتادن) کہ
گذشت (صائب ۵ه) بخیہ ز شبنم و گل بر رخ
کار افتاد است ٭ ورنہ حیران تو صاحب نظری
نیست کہ نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر

(ب) **بخیہ بر رخ کار افتادن** | را بہمین معنی
بوسیلۂ ہمین سند صائب نوشتہ یعنی ہمین یک سند
باستناد دو مصدر اصطلاحی است و لیکن
از معنی شعر عقدۂ در کار افتادن و بند شدن
کار پیدا است نہ افشائے راز و رسوائی
مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند
کہ بخیہ برچیزے کردن و دوختن آن اشارۂ
بند کردنست نہ افشا۔ فقائل حاصل اینست
کہ ما (الف) را مرادف (بخیہ بر چہرہ رفتن)
گیریم بمعنی بیان کردہ خود کہ گذشت و (ب)
را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف)
دیکھو بخیہ بر چہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن | مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش گردیدن
راز و رسوا شدن سندے پیش نشد مؤلف
عرض کند کہ معنی بیان کردہ بحر و محققین را
بدون سند تسلیم نکنیم و خیال ما ہمان است
کہ بر (بخیہ بر رخ افتادن) گذشت (اردو)
دیکھو (بخیہ بر رخ افتادن)

بخیہ بر رو فگندن | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ متعدی (بخیہ بر رو افتادن)
(قاسم مشہدی سه) نفس سرکش بخیہ بیچرتی
بر رو فگند ؛ خصم اگر در پاے آتش شد
کفش خاشاک بود ؛ مؤلف عرض کند کہ
مقصودش چیزے نیست کہ کنایہ از فاش
کردن راز و رسوا کردن۔ ما می گوئیم کہ مراد اوست
(بخیہ بر چہرہ کردن) یعنی بے رونق کردن
چہرہ از شکن ہا و ہمین است تشبیہ بخیہ
و ہمین معنی در سند قاسم مشہدی درست
می شود (اردو) دیکھو بخیہ بر چہرہ کردن

بخیہ بر روی کار | اصطلاح۔ بقول
سروری در ضمیمہ کنایہ از (۱) رسوا شدن
و (۲) آشکار گشتن راز (سعدی شیراز
سه) بہ ہمین شد از روے من شرمسار ؛ کہ
شنعت بود بخیہ بر روے کار ؛ مؤلف
عرض کند کہ (۳) خرابی کار است و معنی اول
و دوم خلاف قیاس و بخیر متعلق از معنی حقیقی
کہ وجہ کنایہ ندارد و اصل این (بخیہ بر رو)
است کہ بمعنی افسردگی و شکن ہاے رخ باشد
ہمہ محققین در اکثر لغات بخیہ تسامح کردہ اند
و بغور نفرمودہ قائل (اردو) (۱) رسوائی
مؤنث (۲) افشاے راز۔ مذکر (۳) کام
کی خرابی۔ مؤنث۔

بخیہ بر روی کار افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول برہان (۱) کنایہ از فاش گردیدن
سر و آشکار شدن راز باشد۔ وارستہ
بذکر معنی اول گوید کہ (۲) رسوا شدن ہم

صاحب بحر عجم باتش و صاحبان رشیدی و جامع بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل کردہ در چراغ ہدایت گوید کہ ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی فرماید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (صائب سہ) مخور بہ دل مرا گز زخم دندان پشیمانی ؎ باندک روزگاری بخیہ آ بر روے کار افتد ؎ مؤلف عرض کند کہ صاحب آصفی غلط کرد کہ این مصدر را متعدی قرار داد و محققین بالا در معنی اوّل و دوم این تسامح کردہ اند یعنی (۲) معنی بند شدن کار و روانشدنش باشد و بس و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکہ گوید کہ دلم را گزند مرسان کہ از زخم دندان پشیمانی تو در مدت قلیل بر روے کار تو بخیہ بیفتد یعنی گرہ در کار تو افتد و اضح باد کہ (بخیہ بر روی کار افتادن) مرادف این است کہ

می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر است براے معنی بیان کردۂ ما (سہ) ز زخم تیغ تو آگہ نشد مدعیان ؎ فغان کہ بخیہ ام آخر بروی کار فتاد ؎ معنی کار بر آری سن نشد بوجہ آگہی مدعیان و سند دیگر از ظہوری ہمدر انجا می آید کہ واضح تر از این و مؤید خیال ما مخفی مباد کہ (بخیہ بر رو افتادن) پرشکن شدن و بی رونق گشتن روست و محققین بالا ہمدر انجا ہم ہمین قسم تسامح در عرض معنی کردہ اند و ما اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و در ہمہ ملحقات و متعلقات بخیہ آنان بر تسامح خود رہ رفتہ اند و ما بر اختلاف خود۔ معاصرین عجم باذوق زبان تصفیۂ این کنند فتأمل (اردو) (۱) راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام بند ہونا۔ بگڑنا۔

بخیہ بر روی کار افگندن مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و زلہ برداشتن
بہار ہم زبانش و صاحب آصفی نقل نگارش
(اثیر الدین اخسیکتی ﮯ) ہمچو سوزن اگرچہ
سر تیزی ؛ بخیہ بر روی کار می فگنی ؛ مؤلف
عرض کند کہ (۲) گرہ در کار زدن و بند
کردن و مزاحم شدن شاعر گوید کہ اگرچہ مانند
سوزن سر تیز ہستی ولیکن از تو کار برآری
نمی شود بلکہ از دست تو کار ما بند می شود
۔ ما بجدیکہ ذوق سخن داریم معنی اول را ہیچ
تعلق ازین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی
(بخیہ بر روی کار) تسامح کردند و باز در
ہر یک استعمالش ہمان تسامح را بکار بردند
و ہیچ اعتنا بر معنی حقیقی نکردند کہ تعلق کنایہ
با او پیدا شود و قائل مخفی مباد کہ این متعدی
مصدر گذشتہ باشد و بس (اردو) (۱) راز
فاش کرنا (۲) کام میں خلل پیدا کرنا۔ کار برآری
ہونے نہ دینا۔

(۲۴۵۰)

بخیہ برلب خوردن مصدر اصطلاحی ۔
بند کردہ شدن لب باشد (قاسم مشہدی
ﮯ) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار
؛ خورم صد بخیہ بر لب باز اگر سازم دہانم
را ؛ صاحب آصفی بہ (بخیہ خوردن) ہمین شعر
را آوردہ (اردو) بخیہ لب پر کیا جانا۔
لب بند کیا جانا۔

(۲۴۵۱)

بخیہ برلب دویدن (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی بر بخیہ
دویدن سندی کہ پیش کردہ بکار این می خورد
(ظہوری ﮯ) برلب طعنہ زنان بخیہ دوید
؛ بار رفو حال گریبان گفتم ؛ (اردو) بخیہ ہونا

بخیہ برلب زدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن
(ظہوری ﮯ) خراش سینہ را گر از شگاف
سینہ بنمایم ؛ ز دندان بخیہ ہا برلب زنم
اہل ملامت را ؛ (ولہ ﮯ) برلب طعنہ زن

بخیہ زدند ؎ باتو تا حال گریبان گفتم ؎ (اردو) خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

(۱۴۵۵) بخیہ بروی فتادن مصدر اصطلاحی شکن بر رو قائم شدن (ظہوری ؎) ہیچی نیست گر از گریہ فتد بخیہ بروے ؎ جگر داغ فرو رفت اگر گل نکند ؎ (اردو) دیکھو (بخیہ برخ افتادن)

بخیہ بروے کار افتادن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از فاش شدن سہو و آشکار گشتن راز باشد و سندی کہ از اثیر الدین اخسیکتی آوردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بروے کار افگندن) گذشت و از نیز تعلق ندارد و مؤلف گوید کہ سوال از آسمان است و جواب از ریسمان ما بحث این بر (بخیہ بروے کار افتادن) کردہ ایم کہ گذشت و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظہوری ؎) بروے کار من ہر بخیۂ افتا دپر چیدم ؎ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینم ؎

(اردو) دیکھو بخیہ بروی کار افتادن۔

(۱۴۵۶) بخیہ بروی نہادن مصدر اصطلاحی (۱) بند کردن دہن باشد صاحب آصفی بہ بخیہ نہادن سندے آوردہ کہ بکار نا می خورد۔ و بہار این را بمعنی (۲) رسوا کردن و (۳) فاش کردن راز آوردہ بیکندی خوردہ۔ (بدر چاچی ؎) سوزن جیبی مشو بخیہ بروہم منہ ؎ پیرہن غم بدوز برپدۂ شادی بدر ؎ (اردو) (۱) منہ بند کرنا۔ (۲) رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

(۱۴۵۷) بخیہ بستن دہان را مصدر اصطلاحی۔ بند کردن زبان باشد (صائب ؎) بخیۂ انجم اگر بند دہان صبح را ؎ میتوان کردن رفو چاک گریبان مرا ؎ (اردو) زبان بند کرنا۔

بخیہ بلب زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بخیہ برلب زدن کہ گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔ (اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن ۔

بخیہ خوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر دوختہ شدن ۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم مشہدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا ۔

بخیہ دار اصطلاح ۔ بقول انند بحو الۂ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ ''ملبوس بخیہ دار'' موافق قیاس است ۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) **بخیہ دوز** استعمال (ب) بمعنی بخیہ (ب) **بخیہ دوزیدن** زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار است ہمی خورد (وحید قزوینی ؎) چہ گویم کس از شوخی بخیہ دوز ہرگز و بخیہ جستہ من گشت روز ہا و (الف) اسم فاعل ترکیبی ۔ ترجمۂ خیاط حیف است کہ محقق ہند نژاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنیً مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ خیاط ۔ سینے والا ۔ (ب) بخیہ کرنا ۔

بخیہ دویدن مصدر اصطلاحی یعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ بیجی ندارد کہ بکار این ہم ہمی خورد (اردو) بخیہ ہونا ۔

بخیہ را برو انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ برو انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اسد اللہ قلی اصفہانی ؎) بود پیوند زلف و دل پنہان ہا خطش این بخیہ را برو انداخت ہا مؤلف عرض کند کہ (برو انداختن) بمعنی

ظاہر کردن است وبس و بخیہ داخل اصطلاح
نیست شاعر گوید کہ پیوند دل با زلف پنہان
بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ)
آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق ہند
نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تسامح
محققین سلف کہ در ملحقات بخیہ گذشت این
مصدر اصطلاحی را قائم ساخت (اردو)
بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی این را قائم کردہ و سندے کہ از شوکت
بخاری پیش کردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بہ
چہرہ رفتن) مذکور شد یعنی ندارد کہ مجرد
بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو)
بخیہ ہونا۔

(۴۵۵)

بخیہ رفوکاران | اصطلاح۔ مرکب اضافی
است و در ینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است
(ظہوری ے) تا کی بخیۂ رفوکاران ہا بزنگ
دل و جگر خندد ؎ (اردو) رفوگرون کی دوخت
سوئنت۔

(الف) بخیہ ریز | مصدر اصطلاحی۔ (ب)
(ب) بخیہ ریختن | بمعنی بخیہ کردن است
(الف) بمعنی خیاط (ظہوری ے) گشتیم باشک
گریستانہ بخیہ ریز ؎ خوش عارفانہ خرقۂ تقوا
نگا فتیم ؎ مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل
ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود
صاحب آصفی بذیل بخیہ ریختن سند بالا را آوردہ
(اردو) (الف) درزی۔ ملّگر۔ (ب)
بخیہ کرنا۔

(۴۵۶)

(الف) بخیہ زدن | مصدر اصطلاحی (الف)
(ب) بخیہ زن | بمعنی بخیہ کردن است
(صائب ع) بمولی می توان زد بخیہ این زخم
نمایان را ؎ (نصیر ع) بہر راحت نزنم بخیہ
بہ زخم تن خویش ؎ (ظہوری ے) ترسم کہ
بخیہ سوزن رسوائیم زند ؎ اے وائے بر تو

عشوۂ پنہان ندیدہ ٭ بخیاں ما (الف) (۲)
کنایہ باشد از تکلیف مخفی دادن۔ صاحب
آنند ذکر (ب) کردہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ
گوید کہ بمعنی خیاط و بخیہ کنندہ باشد مؤلف
گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بخیہ کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب)
درزی۔ دیکھو بخیہ دوز۔

بخیہ شدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
یعنی بعمل آمدن بخیہ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت (اشرف مازندرانی
ع) این بخیہ کہ می شود ز سوزن ٭ نتوان
ز جدال دوز کردن ٭ (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ کاری اصطلاح۔ بمعنی دوخت باشد
مطلقاً و خصوصیتی کہ درین است ظاہر
(ظہوری ع) سر انگشت رفو گو بخیہ کاری
جاے دیگر کن ٭ کہ با چاک دل ما رشتۂ
سوزن نمی گنجد ٭ (اردو) بخیہ کاری مؤنث

(۱۲۵۷)

کہہ سکتے ہیں۔ دوخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ سلائی سیون۔

بخیہ کردن استعمال۔ بقول بحر و وارستہ
(۱) فاش و رسوا کردن بہار گوید کہ کنایہ
از فاش کردن راز (سالک یزدی ع)
دمی کہ بخیہ کند راز من بلند شود ٭ صداے
خندۂ چاک از لب گریبان ہا ٭ مؤلف
عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنے
بخیہ ساختن و نسبت معنی اول عرض می شود
کہ معنی بیان کردۂ وارستہ و بحر لازم است
و این مصدر متعدی است تسامح ہر دو محققین
بیش نیست و آنچہ بہار معنی متعدی را ذکر می کند
از معنی سند سالک یزدی برعکس آن ظاہر
میشود کہ (بخیہ کردن راز) بمعنی (۳) در خفا
داشتن آنست شاعر گوید کہ وقتی کہ راز مرا
مخفی می کند۔ صداے خندۂ از لب چاک گریبان
بلندی می شود مقصود آنست کہ چون چاک ہا موجود است

در دل و گریبان عاشق ممکن نیست کہ راز مخفی شود۔ نمی دانیم کہ محققین نازک خیال چطور معنی اوّل را ازین شعر پیدا کردہ اند۔ جز این نیست کہ تسامح در ملحقات بخیہ راہ یافتہ کہ در پیروی آن سکندری می خورند۔ قائل (اردو) راز فاش ہونا۔ (۲) بخیہ کرنا۔ سینا (۳) راز کو چھپانا۔

بخیہ کشودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از کلام طالب آملی استناد فرمودہ کہ بر (بخیہ از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست کہ موافق قیاس است۔ یعنی کشودن دوخت بخیہ (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو بخیہ برچیدن۔

بخیہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید کہ بمعنی بخیہ قبول کردن و دوختہ شدن است (باقر کاشی ﷺ) چاک ہای جگرم بخیہ نگیرد چو گل ؎ باقر این سعی رفو ئے تو عبث بود عبث ؎ (اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ۔ سیا جانا۔ دوخت ہونا۔

بخیہ گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وا شدن و شکستن بخیہ و دوخت باشد از تنگی لباس۔ (سروشی طہرانی ﷺ) بخیہ در ہر نفس از جامہ ہستی گسیخت ؎ در بر ما زندگی حکم قبائے تنگ داشت (اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا ٹوٹ جانا۔

بخیہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندے کہ از بدر چاچی پیش کردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بر و نہادن) گذشت مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست موافق قیاس است بمعنی بخیہ کردن (اردو) سینا۔ بخیہ کرنا۔

بای موحدہ با دال مہملہ

بد بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضد نیک۔ خان آرزو

در سراج بذکر این معنی گوید کہ بمعنی بدی ہم نیز استعمال یابد چنانکہ گویند ؎ ما با نیک و بد کس کار نداریم

مؤلف عرض کند کہ بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت چند و بوم را گویند بمعنی نیست کہ فارسیان ہمین را مفرّس کردہ برائے ضدّ نیک استعمال کردہ باشند و بمعنی بیان کردۂ خان آرزو مخفّف بدّی وجا دارد کہ فارسیان این را از لغت عرب بدّ مفرّس کردہ باشند کہ بقول انند بالفتح و تشدید بمعنی تعب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بدء کہ بہ تخفیف دال مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی قہر گرفتن و مبتلا گردیدن بہ آزار چدری و بیمار شدن (اردو) بد - بقول آصفیہ - فارسی - برا - خراب - زشت - (بدی - برائی - مؤنث)

(۲) بد - بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بالضم مخفّف بود (حکیم اسدی ؎) شبی بد بہ زنگی سیہ تر ز زاغ ؎ نہ تو جو در دست زنگی چراغ ؎ مؤلف عرض کند کہ واو حذف شود چنانکہ ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا - بقول آصفیہ ہندی - علامت ماضی بعید - فعل ناقص - بود کا ترجمہ -

(۳) بد - بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح - لتّہ و رکوی سوختہ را گویند کہ بجہت آتشگیرہ مہیّا کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا این را با معنی چہارم موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا کہ در ہر دو معنی آتشگیرہ را جا دادہ اند و از مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود کہ در ینجا خس و خاشاک یا لتّہ مراد است کہ برائے آتش افروختن مہیّا دارند تا آتش بوسیلۂ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است کہ لتّہ ہائے پارچہ یا ریزہ ہائے برادہ چوبین را در روغن تر کردہ می گذارند کہ بیک اخگر دران

آتش بلند شود بای حال این اسم جامد فارسی زبان است بایجملہ مجاز معنی چہارم باشد کہ ہی آہنہ
(اردو) وہ لتہ یا لکڑی کا بُرادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک کر تیار رکھتے ہین تاکہ ایک چنگاری
یا دیاسلائی سے اُس مین آگ روشن ہوجائے ۔ مذکر ۔

(۴) بد ۔ بقول برہان و ناصری بالضم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب بوسیدہ باشد یا گیا ہے کہ
چخماق آتش بران زنند ۔ صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قاو چخماق مؤلف عرض کند کہ این
پنبہ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند
کہ اخگر چخماق دروافتد و در وقت آتش گیرد جا دارد کہ فارسیان از بُد مفرس کردہ باشند
بر سبیل مجاز کہ بقول انند لغت عربست بالضم و تشدید دال مہملہ بمعنی بد او ساختن برلے
زین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد جا دارد کہ این را اسم جامد
فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی ۔ مؤنث جس مین باروت شریک ہوتی ہے
اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے ۔

(۵) بد ۔ بالضم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح
گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی صاحب چون سوبد و سپہبد و ہیربد و کہبد ۔ مؤلف
عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود اردو
صاحب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ والا ۔ جیسے صاحب علم بمعنی علم والا ۔

(۶) بد ۔ بالضم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمت گار ۔ خان آرزو در
سراج مذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالی مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

برتو بد ہمان معنی پنجم را ذکر کرد کہ گذشت واین معنی ہم مجاز آنست کہ خدمت گار ہم صحبت آقا دارد۔ دیکھو پیچ ولیکن استعمال مجرّد بد بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از نظر ما نگذشت قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔ (۷) بد۔ بالضم بقول رشیدی مرادف بت خان آرزو در سراج گوید کہ مبدّل بت مرادف نیست چنانکہ رشیدی گمان بردہ مؤلف گوید کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت و تنبورہ و دنبورہ (اردو) دیکھو بُت۔ ۴۴

بد آرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دغا باز و ریاکار مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارندہ و کنایہ از دغا باز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دغا باز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دھوکا دینے والا مکار۔ دغاباز۔ چھلیا فریبی ٹھگ (ریاکار) دیکھو باریا۔

(الف) بد آغار اصطلاح۔ صاحبان سروری (ب) **بد آغاز** و مؤید (الف) را مرادف (ب) قرار دادہ اند و (ب) بقول جہانگیری کنایہ از بدسرشت و بقول بحر و جامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید کہ بداصل را گویند و بقول بہار بد رگ و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب ناصری بہتر از ہمہ کہ این کنایۂ لطیف و با معنی حقیقی تعلق دارد کہ ہر کہ اصل او بد است آن را بد آغاز توان گفت بہار بذکر (الف) از ابوشکور سندے آوردہ (س ۵)

یکی زشت روی بد آغار بود ٭ تو گوئی بمردم گزندم

۴۴ (۸) بد۔ بہ تحقیق ما مجازاً بمعنی مشکل و دشوار ہم چنانکہ بر (بدپسند) می آید (اردو) دشواری۔ مشکل ہونا۔

ماربود؟ مخفی مباد که آغار به رای مهمله اسم مصدر
آغاریدن است که گذشت حیف است که با بجایش
بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک
خیال هم صراحتش نکرده اند حالانست بعد از
جنگ است و بر (اغار - بالف مقصوره)
چیزے تلافی مافات کرده ایم صاحب برهان
(الف) را به مقصوره سوهم نوشته که می آید و
در نسخهٔ دیگرش بمدوده ولیکن ترتیب ردیف
الفاظ که او پابند آنست مقصوره را قائم
دارد باقی حال الف و ب هر دو صحیح باشد
(اردو) الف و ب - بدطینت - بقول آصفیه
بدخصلت - بدذات - بدخو - آپ ہی نے بدذات
پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بد اصل
کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے -

(الف) بد آمد | اصطلاح - بقول وارسته و
بحر و بهار مقابل خوش آمد (میر الہی همدانی
ـه) چون خوش آمد نکنم زانکه بد آمد کفر است
که خاصه جائیکه حقیقت بود آنجا گفتار ما مؤلف
عرض کند که این حاصل بالمصدر - - - - - -

(ب) بد آمدن | است که بمعنی ناپسند شدن
مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامه
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار از همین
مصدر (بدم می آید) را ذکر کرده گوید که ناپسند
می باشد و صاحب رهنما هم ذکر این کرده حیف
است از صاحب بحر که محقق مصادر است
و این را ترک کرد (اردو) الف - ناپسند
ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث
بدی - غیبت - عیب گوئی - جھوٹ - چغلی (ب)
ناپسند ہونا - ناگوار ہونا - برا معلوم ہونا -

(الف) بد آموختن | استعمال - صاحب آصفی
(ب) بد آموز | ذکر (الف) کرده از معنی
ساکت و بر (ب) گوید که آنکه تعلیم بد یافته باشد
(سلیم طهرانی ـه) بلبل گلزار ایرانم بد آموز
کلم ؟ برنمی تابد دماغم سنبل و ریحان هند ؟

و بہار ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف عرض کند کہ آموختن لازم و متعدی ہر دو است کہ گذشت و آموزیدن را محققین فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است و جا دارد کہ بہ تبدیل زاے ہوز بہ خاے معجمہ (چنانکہ فراز و فراخ) آموز را اسم مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف) مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل سماعی ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ و تعلیم بد یافتہ و در سند ظہیر بد آموز اسم مفعول ترکیبی است۔ انوری ہم استعمال این کردہ کہ بمعنی (۲) بداندیش و دشمن است (ص) در شناخت اشکال بداندیش تو بر تنگ بقیم در تریج روے بد آموز تو نظیر زریر ہو (اردو) (الف) بری تعلیم پانا۔ بری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بری تعلیم پایا ہوا۔ بری تعلیم دینے والا (۲) دشمن بدگر۔

بد آئین اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بد وضع و بد راہ ماسند این از کلام انوری یافتہ ایم (ص) نکو خواہت نکونام و نکوبخت بد اندیشت بد آئین و بد اختر ہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (اردو) بد اطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ برے ڈھنگون کا۔ آپ ہی نے بد وضع کا ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول اننذ بحوالہ جواہر الحروف (۱) بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند کہ الف آخر براے مبالغہ باشد چنانچہ بر (الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم و اشارہ این ہم ہمد رانجا (خاقانی ص) بدا سلطانیا

گورا بود رنج دل آشوبی ؎ خوشنا در رو بشیبا
گورا بود گنج تن آسانی ؎ (اردو) بہت بد

بداختر اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ہمزہ
وتاے قرشت وسکون خاے نقطہ دار و
راے بی نقطہ بدطالع وبدبخت وشوم را
گویند صاحبان بحر وجامع وناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) نسوزد دل
باہ گرم من چرخ بداختر را ؎ زدود تلخ پروا
نیست چشم سخت مجمر را ؎ (انوری ؎)
الا تا سال ومہ را در گذشتن ؎ بداختر در
قیاس نیک فال است ؎ (اردو) بدبخت
بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدقسمت۔ بداقبال

بدادا بقول وارستہ وبحر وبہار (۱) کسے
است کہ اداے خارج ازو سر زند وآن معروف
است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
اداے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ؎
بقرض دار میاموز بدادائی را ؎ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
ودر سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری
است یعنی بدمعاملگی۔ نسبت معنی اول عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند ؎ چنانکہ ناز و
اداے معشوق ؎ پس معنی اول متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رو نماید واداے غیر مناسب
موقع سر زند از غیر معشوق چنانکہ ؎ کسی در
تقریر خود بدادا است ؎ یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند ومعنی دوم متعلق
بمعنی اول ادا است کہ رسانیدن باشد بمقابلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برای معنی
اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

(۲۱۵۹)

فارسی۔ بدعہد۔ لین دین کا کھوٹا۔ ہاتھ کا جھوٹا۔ بددیانت۔

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن۔ (ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے ؎ از براہیم شاہ داد گراست ؎ (صائب ؒ) بداد من برس اے عشق پیش از ین چندیکہ ؎ زندگانی من صرف خورد و خواب شود ؎ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ داد ملنا۔ انصاف ہونا۔ داد پانا۔ (۲) دوسرے کا انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ (سودا ؒ) عبث نالان ہے اس گلشن مین تو اے بلبل نالان ؎ کہ نہین یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ؎

بدار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بداربستن (کہ می آید) یعنی بردار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و بخیال ما باراده دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔

بدار بر آوردن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بداربستن ہم او (بردار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بر دار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؒ) زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ؎ غیرت معشوق بدار بر آورد ؎ مؤلف عرض کند کہ بر دار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قاتل (اردو) دار پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔ دار پر کھڑا کرنا۔

بداربستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار ؎ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ؎ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

مار بود با مخفی بیاد کہ آغار بہ رائے مہملہ اسم مصدر آغاریدن است کہ گذشت حیف است کہ ما بجائش بالفاظ واضح ذکرش نکر دیم و محققین نازک خیال ہم صراحتش نکردہ اند حالا مشت بعداز جنگ است و بر (اغار۔ بالف مقصورہ) چیزے تلافی مافات کردہ ایم صاحب برہان (الف) رابہ مقصورہ سوم نوشتہ کہ می آید و در نسخۂ دیگرش بمدودہ ولیکن ترتیب ردیف الفاظ کہ او پابند آنست مقصورہ را قائم دارد باقی حالِ الف وب ہر دو صحیح باشد (اردو) الف وب۔ بدطینت۔ بقول آصفیہ بدخصلت۔ بدذات۔ بدخو۔ آپ ہی نے بدذات پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بداصل کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے۔

(الف) **بدآمد** اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار بمقابل خوش آمد (سیر الہی ہمدانی ؎) چون خوش آمد نکنم زانکہ بدآمد کفر است

بہ خاصہ جائیکہ حقیقت بود آنجا گفتار ہا مؤلف عرض کند کہ این حاصل بالمصدر ---

(ب) **بدآمدن** است کہ بمعنی ناپسند شدن مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روز نامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار از ہمین مصدر (بدم می آید) را ذکر کردہ گوید کہ ناپسند می باشد و صاحب رہنما ہم ذکر این کردہ حیف است از صاحب بحر کہ محقق بمصادر است و این را ترک کرد (اردو) الف۔ ناپسند ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بدی غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ چغلی (ب) ناپسند ہونا۔ ناگوار ہونا۔ برا معلوم ہونا۔

(الف) **بدآموختن** استعمال۔ صاحب آصفی

(ب) **بدآموز** ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و بر (ب) گوید کہ آنکہ تعلیم بد یافتہ باشد (سلیم طہرانی ؎) بلبل گلزار ایرانم بدآموز گلم بہ بہ بی تاب دماغم سنبل و ریحان ہند را

وبہا ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف
عرض کند کہ آموختن لازم ومتعدی ہردو
است کہ گذشت وآموزیدن را محققین
فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و
آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی
آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است
وجا دارد کہ بہ تبدیل زائے ہوز بہ خای
معجمہ (چنانکہ فراز و فراخ) آموز را اسم
مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف)
مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل
کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل و
مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ
و تعلیم بد یافتہ و در سند سلیم بدآموز اسم
مفعول ترکیبی است ۔ انوری ہم استعمال
این کردہ و بمعنی (۲) بداندیش و دشمن
است (ت ؎) ز رشک اشک بداندیش
تو بہ رنگ لعل ہا نہ ریخت ۔ دست بدآموز
تو نظیر زر ریزہ (اردو) (الف) بری تعلیم
پانا۔ بری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بری تعلیم پایا
ہوا۔ بری تعلیم دینے والا (۲) دشمن بدگو

بدآئین | اصطلاح ۔ بقول بہار مرادف
بد وضع و بدراہ ماسند این از کلام انوری
یافتہ ایم (ب) نکوخواہت نکونام و نکوبخت
ہا بداندیشت بدآئین و بداختر ہا مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و پس
(اردو) بداطوار ۔ بقول آصفیہ ۔ بدچلن
۔ برے ڈھنگوں کا ۔ آپ ہی نے بدوضع کا
ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن ۔

بدا | بقول انند بحوالہ جواہر الحروف (۱)
بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد
در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند
کہ الف آخر برائے مبالغہ باشد چنانچہ بر
(الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم و اشارہ
این ہم مہد رانجا (خاقانی ؎) بدا سلطانیا

گو را بود رنج دل آشوبی ؎ خوش تا در ته شبها
گو را بود گنج تن آسانی ؎ (اردو) بہت بد
بداختر اصطلاح - بقول برہان بفتح ہمزہ
و تاے قرشت وسکون خاے نقطہ دار و
راے بی نقطہ بد طالع و بدبخت و شوم را
گویند صاحبان عجم و جامع و ناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) بسوز دود دل
آہ گرم من چرخ با اختر را ؎ زدود تلخ بپوا
نیست چشم سخت مجمر را ؎ (انوری ؎)
الا تا سال و مہ را در گذشتن ؎ بداختر در
قیاس نیک فال است ؎ (اردو) بدبخت
بقول آصفیہ - بدنصیب - بدقسمت - بداقبال
بدادا بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) کسے
است کہ اداے خارج از و سرزند و آن معروف
است متقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
اداے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ؎
بقرض وار میامور بدادائی را ؎ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
و در سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری
است یعنی بدمعاملگی - نسبت معنی اول عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند ؏ چنانکہ نازو
اداے معشوق ؏ پس معنی اول متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رونماید و اداے غیر مناسب
موقع سرزند از غیر معشوق چنانکہ ؏ کسی در
تقریر خود بدادا است ؏ یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند و معنی دوم متعلق
بہ معنی اول اداست کہ رسانیدن باشد بمقابلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است بہ این معنی
اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

فارسی ۔ بدعہد ۔ لین دین کا کھوٹا ۔ ہاتھ کا جھوٹا ۔ بددیانت ۔

(۴۴۵۵)

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی ۔ (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن ۔ (ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے ؎ از براہیم شاہ دادگر است ؎ (صائب ؒ) بداد من برس اے عشق پیش ازین چند ؎ کہ زندگانی من صرف خورد و خواب شود ؎ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا ۔ بقول آصفیہ داد ملنا ۔ انصاف ہونا ۔ داد پانا ۔ (۲) دوسرے کا انصاف کرنا فریاد سننا (سودا ؒ) کا صحبت نالان ہے اس گلشن میں تو اے بلبل نالان ؎ نہیں یہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ؎

بدار آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مرادف بداربستن (کہ می آید) یعنی بردار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ کرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا ۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا ۔

بدار برآوردن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بداربستن ۔ ہم او (بردار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بردار کشیدن) نباشد (واله ہروی ؒ) زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ؎ غیرت منصور بدار برآورد ؎ مؤلف عرض کند کہ بردار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قاتل (اردو) دار پر چڑھانا ۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا ۔ دار پر کھڑا کرنا ۔

بداربستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و انند بمعنی بردار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار ؎ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ؎ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدا نیست سند سولاتا
کسانی هم تائید خیال ما می کند قائل (اردو)
دار پر باندھنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بدار بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزاریست
مرکفشگران را مؤلف عرض کند که حیف است
که از نوعیت این بحثی نرفت و بخیال ما غیر از
آدرم نباشد و اصل این بدوز بود و بکسر
بائے موحدہ که واو بدل شد بالف چنانکه
توغ و تاغ و تریب و آریب و معنی لفظی این
(بادوز) یعنی دوخت دارنده اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی
از بانست معاصرین عجم برزبان ندارند۔
(اردو) چمارون اور کفش دوزون
کے ایک ہتھیار کا نام بدار ہے جسکی نوعیت
کی صراحت فارسیون نے نہین کی غالباً یہ ستاری
ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداسقان بقول برہان و ہفت و انند بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و نون زدہ یونانی
حشیشی است گرم و خشک و آن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین
معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرب است از بدسگان فارسی و باشقان و برکشان
و قائل ابیہ و کف الکلب نیز گویند و بیونانی قاقاریون و قوقاروس گیاہیست شبیہ
بہ بردی۔ بسیار گرم و خشک و راول ملطف و محلل و مدر بول و جہتہ امراض بلغمی
و رطوبی نافع و ہم او برکف الکلب گوید کہ بداشقان است و بعض عرب کف المریم
را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہمدرین ردیف می آید و بدسغان
ہم و جز این نیست کہ این مبدل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان
و دہقان و الف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار و ماہار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدسگان جس پر کامل صراحت کی جائیگی۔

بد اسلوب استعمال۔ بقول انند اسجو الہٗ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث بدوضع و بدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداسلوب بقول آصفیہ بے ڈہنگا۔ بے ڈول۔ بری شکل کا۔ بدراہ۔ چال چلن کا خراب۔

بد اشتن بقول موارد۔ بمعنی بر داشتن (گلستان) دست از من بدار۔ مؤلف عرض کند کہ (دست از کسی داشتن) بمعنی باز آمدن از دست و سند گلستان متعلق بدوست۔ سبحان اللہ محقق با نام و نشان چہ خوش مصدرے پیدا کرد کہ باے زائد بر مصدر داشتن است وبس (اردو) دیکھو داشتن

بد اصل اصطلاح۔ بقول انند اسجو الہٗ فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ و سکون صاد بمعنی بد نژاد و فرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداصل۔ بقول آصفیہ کمینہ۔ بری نسل کا۔ پاجی۔

بداق بقول برہان و جامع و ہفت و ضمیمۂ موارد بر وزن عراق پایچۂ تنبان و شلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضاے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ با قاف چنانکہ آروغ و آروق این را مفرس کردہ بمعنی پایچۂ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائیچہ۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر پائچہ۔ ازار کا وہ حصہ جس میں ایک ٹانگ رہتی ہے

بداک بقول جہانگیری بہاے مختفی در آخر با اول مفتوح (۱) بداندیش و (۲) خشم آلود را

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہاے
مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب
بد دارد صاحبان برہان و جامع ذکر این
کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق
آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی
ترکیبی این کسے کہ بہ بد نسبت داشتہ خواہ بد اندیش
خواہ خشم آلود کہ خشم و غضب صفت بدی
است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر
کتابت کاف عربی بدون ہاے مختفی است
لیکن آنچہ خان آرزو کلمۂ اک را براے
نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم
خیال ما این است کہ اک بممدودہ بمعنی عیب
و عار و آسیب و آفت بجاے خود گذشت
و اک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم
فاعل ترکیبی چرا نگیریم کہ بمعنی عیب و آفت بد
دارندہ و استعمال این براے بد اندیش خشمناک
شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بد اندیش۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ بدخواہ۔ برا چاہنے والا بیری
مخالف۔ (۲) غصیلا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔
بدمزاج مغلوب الغضب۔ تند مزاج۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
مرادف بدام شدن (نظامی ے) مرا خواندی و
خود بدام آمدی ؛ نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی
مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن
و شدن است واضح و ہمین فرق درین ہر دو
مصدر (اردو) دام مین آنا۔ صاحب آصفیہ
نے دام مین لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے

بدام آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱)
صید کردن و (۲) تسخیر نمودن مؤلف عرض
کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری ے) وانم
اشک لالہ فام آوردہ ام ؛ تا تذروخم بدام
آوردہ ام ؛ (صائب ے) می کند از طوق
قمری داما در خاک سرو ؛ تا بدام آرد مگر
آن سرو خوش رفتار را ؛ (اردو) دام مین

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال میں پھنسانا پھندے میں لانا۔ آپ ہی نے صید کر، بمعنی شکار کرنا لکھا ہے (نصیر سے) دل پہ داغ کو میرے چھوڑا چشم گریونے ۔ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہونے ۔ (۲) تسخیر کرنا، مسخر کرنا۔

بدام افتادن مصدر اصطلاحی۔ گرفتار شدن باشد (صائب سے) دلدار ماست محو خط مشکفام خویش ۔ صیاد را کہ دید کہ افتد بدام خویش ۔ (حافظ شیراز سے) ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ۔ مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش ۔ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام اندرون افتادن مصدر اصطلاحی ۔ مرادف بدام افتادن (انوری سے) عزم آن دارم کہ رونے چند بنویسم کہ نیست ۔ شعر او مرغیکہ آسان اندرون افتد بدام ۔ (اردو) دیکھو بدام افتادن۔

بدام در آمدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام آمدن کہ گذشت (انوری سے) گر از جود تو گیتی دانہ سازد ۔ بدام او در آید نسر طائر ۔ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام است (حافظ شیراز سے) بی ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم روز خود ۔ دامی براہی می نہم مرغی بدامی میزنم ۔ مؤلف عرض کند کہ ما نہ پسندیدیم کہ این را مخصوص با مرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلقا یا بدام زدن آہو وغیر ذلک ہم درست باشد (اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

بدام شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ غواص سخن مرادف بدام آمدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہر دو معنی (ظہوری ؎) بر آہواں تو
گر دیدہ ختم صیادی ٭ کرشمہ خاطر رم خوردہ را بدام کشید ٭
(صائب ؎) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت
من ٭ مرا بگردش چشمی تواں بدام کشید ٭ (ولہ ؎)
خط عذار تو خورشید را بدام کشید ٭ ز ہالہ حلقہ بگوش
مہ تمام کشید ٭ (ولہ ؎) تواں بصبر سر سرکشاں
بدام کشید ٭ کہ نرم نرم خط از حسن انتقام کشید ٭
(اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی
بر اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم
بمصدر انجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن استعمال۔ بقول انند مرادف
بدامن فرو ریختن بدامن کردن کہ می آید مولف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو
بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
مرادف بدامن ریختن مولف عرض کند کہ مقصودش
جز این نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن یعنی
حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی ؎)
کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ٭ آنچہ دل
در آستین دارد بدامانش کنم ٭ (اردو) (۱) دامن میں
ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند
ذکر این کردہ از معنی ساکت (امیر خسرو ؎) غنچہ
رفت از چمن گل چون بدو پیوند داشت ٭ بست
محکم دامن خود را گرہ بادامنش ٭ مولف
عرض کند کہ از سند بالا (دامن را با دامن گرہ
بستن) پیدا است نہ دانیم کہ محققین در چہ خیال
خامہ فرسائی می کنند بخیال ما مصدر اصطلاحی
بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی
بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی و
(سلیم ؎) ز پاکدامنی من بہشت می شاید ٭ کہ ہمچو
صبح بدامان من نماز کنند ٭ مولف عرض کند

کسی را پاکدامن تسلیم کردن است طرز بیان انند
غیر دلپسند (اردو) کسی کی پاکدامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) امر
از دانستن و (۲) بمعنی بآن مؤلف عرض کند کہ
اصل لغت بمعنی اوّل دان است وبای مکسورۂ
زائدہ در اوّلش وبمعنی دوم بای مفتوح است
مقابل بدین چنانکہ " بدان سبب " اصل این
باآن بودہ موحدۂ والف ممدودہ ونون۔ پس از
دو الف کہ در ممدودہ می باشد الف اوّل بدل شد
بہ دال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند این
تبدیل بآن وبدان وباین وبدین را آوردہ و
(۳) جمع بد بزیادت الف ونون جمع (سعدی ؎)
شنیدم کہ در روز امید وبیم ٭ بدان را بہ نیکان
ببخشد کریم ٭ (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر
(۲) اُس اور سے ان دونوں کے استعمال سے
اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے "
اُس سبب سے " (۳) بد لوگ۔ بدون۔ بد کی جمع
جیسے " بدوں کی صحبت بری ہے "

بداندیش اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالفتح بدخواہ وکینہ خواہ وبدسگال (شیخ شیراز ؎)
چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش
در نظر ٭ صاحب ناصری این را بمعنی بدخواہ گفتہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی اندیشہ وخیال بد دارندہ (انوری ؎) زا
دیدۂ بدخواہ تو سفید چو قار ٭ زرشک روز بداندیش
تو سیاہ چو قیر ٭ صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن)
را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیراز را آوردہ ولیکن ندارد
(اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگوشہ استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بآنگوشہ وبآن طور
مؤلف عرض کند کہ حقیقت بدان بجای خودش
بیان کردہ ایم کہ مبدّل بآن است (اردو)
اُس طرح پر۔ اُس طریقہ سے۔ اُس طور سے۔

بدباز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز **مؤلف عرض کند** کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند استعمال باشیم کہ استعمال ایں از نظر ما نگذشت وجز ایں نباشد کہ بازی بہار ابد قرار دادہ بدباز نام نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو الواط۔ بہروپیا۔ دیکھو ابو قلموں۔

بدباطن اصطلاح بقول انند منافق و دورو (صائب ۵) ز خاکساری بدباطنان فریب مخور؛ شود گزندہ چو زنبور گشت خاک آلود **مؤلف عرض کند** کہ کسی کہ کینہ ور باشد کہ کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بدباطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدنج صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ایں را آوردہ گوید کہ بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر ایں نکرد و بر ہلیلہ فرماید کہ لغت فارسی است و معرب ایں اہلیلج و بہندی ہڑ وہرا و ابہا و اچھو پچھی و در انگریزی مروبلن و چیبولک و آں ثمر درخت ہندی است و چہار نوع و کابلی آں بزرگ ترین۔ شیخ الرئیس جمیع اقسام ایں را سرد در اوّل و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفّی صفرا و نافع آں و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحش و درد طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) **مؤلف عرض کند** کہ چارہ جز ایں نیست کہ بدنج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطب و مؤید ولیکن صحت املای آں بدست مطبع نولکشور است کہ محقق فاضل حلیہ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار ذکر ایں از معنی ساکت ونقل و نگارش انند ہمہ دروہست **مؤلف عرض کند**

کہ مرادف بد اختر باشد کہ گذشت (شیخ شیرازی) بدبخت کسی کہ سر بتابد زین در کہ در دگر نیابد (انوری) بسان شاہی اندر گلستانم چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم (اردو) بدبخت۔ دیکھو بد اختر۔

بدبد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بفتح ہر دو موحدہ و سکون ہر دو دال ابجد لغت فارسی است بمعنی بسیار بد مؤلف عرض کند کہ تکرار لفظ افتادہ معنی مبالغہ کند و بس (اردو) بہت برا۔ نہایت بد اور خراب۔

بدبدک بقول جہانگیری با ہر دو بای مضموم و دال اول ساکن و ثانی مفتوح ہدہد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان و جامع و ناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہدہد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نشد و گوید کہ احتمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود و آں تصغیر ہدہد بود مؤلف عرض کند کہ قول ناصری و جامع کہ ہر دو از اہل زبانند سند را ماند۔ ہر لفظی را کہ ماخذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بدبد۔ مبدل ہدہد است کہ ہای ہوز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیدخ و بیدخ و کاف آخر را برای تعظیم دانیم۔ چنانکہ بابک و مابک یا زائد۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است و نہ تحقیر بلکہ بر تبدیل و زیادتی مقدس ہدہد عربی است (اردو) ہدہد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مرغ سلیمان۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا ہیں اور اس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتی انہیں کی روایت ہے کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے۔ جب

اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو انہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اس کی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ پروں کا تاج ہو جائے۔ چنانچہ جب سے اس کے سر پر پروں کا تاج ہو گیا۔

بدبُردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای موحدۂ ثانی بمعنی (۱) رنجیدہ کردن و آزردن مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی بدخیال کردن است چنانکہ "پندِ مرا بدمی بری" ولیکن براے معنی بیان کردہ انند طالب سند باشیم (اردو) (۱) رنجیدہ کرنا (۲) بُرا خیال کرنا۔

بدبستان دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر در مکتب نشاندن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مدرسہ بھیجنا۔

بدبو استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل خوشبو مؤلف عرض کند کہ قابل اضافت بوی بد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی بوی بد دارندہ سند ایں بر بدبوزدن می آید (اردو) (۱) بدبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دُرگند۔ سڑاند۔ خراب بو۔ (۲) بدبو (بمعنی سڑاند رکھنے والا) بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں "صاحب آصفیہ نے متعفّن بمعنی فرمایا ہے۔ عربی۔ عفونت رکھنے والا۔ سڑا ہوا ایسا ہوا جس میں سڑاند آئے۔ بدبودار۔

بدبودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوب نبودن است بمعنی حقیقی (جمال اصفہانی) تراایں پندہ دانی بدنبود است ؎ وگر بد بود رفت و در دسر برد (اردو) بُرا ہونا۔ بد ہونا۔

بدبوزدن مصدر اصطلاحی۔ بوی بد دادن (ظہوری) لالہ از روی تو کار رنگ ساخت ؎ سنبل از موی تو بدبوی زند ؎ (اردو) بُری بو دینا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے۔ محاورہ میں کہتے ہیں "بدبو آنا"

بدبین اصطلاح۔ بقول بحر (۱) عیب جو۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔

و (۲) بصفت چشمی که زخم رساند (صائب ۵۱) دیدهٔ نقاش را سیلی است هر خط شعاع؛ مهر عالم‌تاب را از دیدهٔ بدبین چه باک؛ (ظهوری ۵۲) در تماشا چشم تابیدن نماند؛ چشم بدبین دور حیرانیست این؛ (اردو) (۱) عیب جو۔ بقول آصفیہ۔ عیب بین۔ خردہ گیر۔ حرف گیر۔ نقص نکالنے والا (۲) نظر لگانے والی۔ جیسے نظر لگانے والی آنکھ۔

بدپرتو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح بای فارسی وسکون رای مہملہ بمعنی (۱) بدطالع و (۲) گنہگار (۳) بدسرشت مؤلف عرض کند که قیاس می خواهد که (۴) بمعنی بدصحبت باشد۔ ای کسی که صحبتش بد باشد و من وجہ معنی اول ہم بلحاظ پرتو ستاره بد و معنی دوم و سوم غیر از مجاز نباشد برای ہمہ معانی طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو بداختر (۲) گنہگار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ عاصی۔ خطاوار۔ قصوروار و (۳) دیکھو بداصل یعنی بدذات۔ بدطینت (۴) بدصحبت کہہ سکتے ہیں یعنی وہ جس کو بُری صحبت ہو۔

بدپرہیز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ناپرہیز و بی پروا و بیماری که بحکم طبیب متقید نباشد مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد که پرہیز بقول برہان بمعنی حذر و احتراز و ترس و بیم و نگاہداشت خود از مضرت آمده پس کسی که نگاہداشت خود از مضرت نکند و بحکم طبیب عمل نه نماید بدپرہیز است (اردو) بدپرہیز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بے احتیاط وہ شخص جو بیماری میں ہر ایک چیز کھائے پیئے۔ بلا نوش۔ بلا چاٹ۔

بدپسران خانه کن اصطلاح۔ صاحب انند گوید که بفتح کاف وسکون نون بمعنی ناخلفان آمده و آنکه خانهٔ پدر را خشت خشت کنده بفروشد صاحب مؤید بحوالۂ قنیه ذکر این کرده۔ و صاحب آصفیه و صاحب ہفت ہمزبان مؤید و صاحب شمس گوید که پسران بد که خانهٔ پدران بفروشند مؤلف عرض کند که خانمان

بربادان و ناخلفان را گویند (بدپسران) قلب اضافت
مرکب توصیفی است و (خانہ کن) اسم فاعل ترکیبی
صفت مرکب اوّل بخیال ما درین اصطلاح تخصیص
خانۂ پدر ہم نباشد مطلق خانہ مراد است (اردو)
گھر برباد کرنے والے لڑکے۔

بدپسند اصطلاح - بقول سروری وجہانگیری
وبرہان ورشیدی وجامع بمعنی (۱) مشکل پسند (فرخی
۵) سخنانش را بردیدہ ہمی نقش کنند ؛ بدپسندان
ہمہ بصرہ و آن بغداد ؛ صاحب انند بذکر معنی اوّل
گوید کہ (۲) کسی کہ برای کسی بدی پسند کند و نیکوئی
نخواہد - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ
در ظاہر این لفظ مرکب بنظر می آید لیکن معلوم نیست
کہ بد درینجا چہ معنی است - زلہ بردارش بہار ہمزبان
اوست و فرماید کہ معنی اوّل از جوہر الفاظ مستفاد
نمی شود - صاحب آصفی نقل نگار بہار و مصدر
(بدپسندیدن) بہ استناد ہمین کلام فرخی قائم
کرد مؤلف عرض کند کہ بد بمعنی اوّلش خراب
بدی است و مشکل بمعنی دشوار و دشوار چیزی نیست
کہ آنرا نیک دانیم و در تعمیم بد داخل نکنیم - پس استاد
فرخی درینجا بد را بمجاز معنی دشوار گرفتہ باشد از ینجا نیست
کہ ما بر لفظ بد اشارہ این معنی کردہ ایم - پس چہ مشکل
وچہ بد است اگر ما بدپسند را بمعنی مشکل پسند گیریم
و بدپسند بمعنی دوم کہ حقیقی است بمعنی خرابی پسند
و بدی پسند و نکتہ چین و بدبین و عیب جو ہم آید
یعنی کسی کہ بدی و خرابی کسی را پسند کند - پس
معنی دوم را در کلام فرخی گرفتن بہتر است از
معنی اوّل خصوصاً بلحاظ معنی مصرع اوّلش کہ
سخن را نقش دیدہ گرداند کہ عیب جویان ہمیشہ
نظر بر ظاہر دارند و اگر متعلق بمعنی اوّل ہم کنیم عیبی
ندارد - بیچارہ خان آرزو غور بر معنی نہ کرد ہمین
وجہ بود کہ او را معنی بد درین اصطلاح معلوم
نہ شد ؛ زلہ بردارش چہ رسد (اردو) (۱) مشکل
پسند - بقول آصفیہ - دقت پسند - وہ شخص جو
دقت طلب مضمون کو پسند کرتا ہو (۲) بدخواہ -

بقول آصفیہ - بد اندیش - بُرا چاہنے والا۔ دشمن۔

(بد اندیش) دیکھو بدراک۔

بدپُشت اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ - بضم بای فارسی - ستور نارام شدہ کہ متحمل بار نباشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ از قبیل بدلگام است (بدپشت) جانوری کہ بار ببیند از دو اجازت ندہد کہ زیر بار کند (اردو) بدسدھا ہوا جانور جو پیٹھ پر بوجھ نہ لادنے دے۔ مذکر۔

بدپوز اصطلاح - بقول سروری مرادف ہمان بتفوز کہ گذشت (مولوی معنوی ؎) چنان باشد بیان نور ناطق * کہ نہ لب باشد نہ از دندان و نہ بدپوز * صاحب جہانگیری فرماید کہ (بدفوز) ہم آمدہ۔ صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و مؤید ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بتپوز کہ بہ بای فارسی گذشت و ما اشارہ این ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز۔

بدپوس اصطلاح - صاحبان رشیدی و سراج ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این با بیان ماخذ بر بتپوز نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز۔

بدتبار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح تای مثناہ و موحدہ بالف کشیدہ بدنژاد و بداصل **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدتخمان اصطلاح - بقول بحر و غیاث و انند (۱) غلہ فروشان و (۲) مزارعان مفلس (۳) مردم ظالم و فاسق **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بداصل است یعنی بدنژاد و الف و نون در آخرش برای جمع و ہر سہ معنی بالاکنایہ فارسیان از غلہ فروشان نعل در آتش نہند بوجہ مکر و دغا و گران فروشی و ہمچنین از مزارعان مفلس کہ افلاس شان حیلہ بازی را بیفزاید و ہوس پول بر دغا و فریب مجبور کند و مردم ظالم و فاسق را

ظلم و فسق دلیل بدنجمی است (اردو) (۱) غلہ فروش
دیکھو بچشاک (۲) مفلس کسان (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا | اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و
رشیدی کنایہ از دُبر باشد و بحذف دال ہم آید مولف
عرض کند کہ (بترجا) گذشت و این اصل است و
آن مخفف این کہ بتر مخفف بدتر است بحذف
دال مہملہ۔ صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی
در آخر (بدترجای) نوشتہ اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو | اصطلاح۔ بقول بحر اسپ سرکش بہار
گوید کہ اسپی کہ مطاوعت سوار نکند (ظہوری ع)
پُر بجولاں مباش تیز عنان ٭ توسن روزگار بدجلو
است ٭ مخفی مباد کہ جلو بقول برہان بفتح اول و
ثانی عنان اسپ را گویند۔ پس معنی لفظی این بدعنان
و کنایہ از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیہ
فارسی منہ زور گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔

بدجنس | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
کمینہ و فرومایہ و بدنژاد مولف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی و مرادف بداصل باشد و بس (اردو)
دیکھو بداصل۔

بدچشم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) کسی کہ نظر او بد باشد و (۲) کسی کہ بمال دیگران
طمع کند مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
و موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی
نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیہ بڑا ارادہ رکھنے والا
بدنظر۔ طامع۔ لالچی۔ حریص۔

بدحال | اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدروز و بدبخت۔ مقابل خوشحال بہار بہر معروف
قانع۔ از ینکہ زحمت تعریف نہ پسندید مولف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی کہ
حال او خوش نیست و بد است۔ مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیہ خستہ حال۔
ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انند ارج
دیکھو بدبخت۔

بدخان اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسیست (۱) بالکسر بمعنی تره مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نه شد۔ حواله کتب نه نوشت دانسته خیلی بی احتیاط۔ نه در لغات فارسی یافتیم نه عربی و ترکی و سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری۔ مؤنث۔

بدخدمتی اصطلاح۔ خوش ادا نه شدن خدمت کنایه از گناهگاری (بدخدمت) هم بمعنی ناکارگذار و گناهگار از اصطلاح پیدا است (انوری ۵) بیک بدخدمتی حاصل ندانم تو که در اخلاص دارم حظ موفور یای تحتانی آخره بر (بدخدمت) مصدری است و بدخدمت۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکارگزاری۔ مؤنث بری طرح خدمت بجالانا۔ قصورواری۔ مؤنث

بدخش اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و دال مهمله (۱) گوهر نفیس کانی که معدن آن کوه‌های مشرق است و رنگ سرخ دارد (کذا فی المؤید) (خاقانی ۵) صبح ستاره نمای خنجر تست اندران تیغ گاه درخش جهان گاه بدخش مذاب تو و فرماید که مذاب بمیم و ذال معجمه بمعنی گداخته باشد۔ صاحب جهانگیری گوید که (۲) نام ولایت بدخشان بود چون لعل از انجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند۔ صاحب رشیدی فرماید که بدخش لعل باشد و بدخشان ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برهان فرماید که مخفف بدخشان و چون لعل از انجا آرند لعل را هم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی را هم بدخش نامند۔ صاحب جامع باتفاق برهان گوید که بدخشان مابین خراسان و هند است۔ صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا می نگارد که گویند که مردم بدخشان بخشونت مثل اند و مردی بود که آن ولایت بدو منسوب و آن از اقلیم چهارم و بدخشی نام شاعری از اهل انجا خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت در وسط ایران و توران و هندوستان

واقع کہ لعل ازانجا خیزد و بقول بعض فرماید کہ معدن لعل آنجا نیست بلکہ درانجا آورده می فروشند مؤلف عرض کند کہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بدخشن بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف و نون مزید علیہ معنی اوّل بمجاز آن (اردو) (۱) یاقوت - دیکھو باکند (۲) بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران اور توران اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے - جہاں یاقوت کی کان ہے۔

بدخشان بقول سروری نام ولایتی است میان خراسان و ہند کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشند دران ناحیہ کہ بر وسوار شوند از غایت بزرگی و بحوالہ جواہر نامہ گوید کہ نسبت لعل بدخشان نہ ازانست کہ کانش درانجاست بلکہ بواسطہ آنست کہ از معادن ببدخشان نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ امّا ازین بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشان باشد (ظ) سالہا باید کہ تا یک سنگریزه ز آفتاب لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن صاحبان برہان و جامع و موید ہم ذکرش کرده اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر معنی دوم بدخشن مذکور شد (اردو) دیکھو بدخشن کے دوسرے معنے۔

بدخشن مذاب اصطلاح - بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از می سرخ سندش ہمان کہ بر بدخشن گذشت - صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشان ہم - صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی این لعل گداختہ و کنایہ از معنی اوّل و (۳) خون - صاحب بحر با برہان متفق و صاحب جامع بر معنی اوّل قانع - صاحب موید با رشیدی متفق - خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجّہ کہ بدخشن خود لعل است و مذاب - گداختہ را گویند - اندرینصورت بدخشن مذاب برای لعل بدخشان نباشد - بالجملہ این مرکّب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مؤنث (۲) دیکھو بدخشن کے پہلے معنے (۳) خون - مذکر۔

بدخشی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخشاں۔ صاحب ناصری ذکر این باہل بدخشاں کردہ (بدخشی ؎) زہر و زیرا گر شود عالم ہای بدخشی چہ غم کہ در گذرد کان جہاں ہیچ و شیشۂ ساعت ہا ساعتی زیر و ساعتی زبر است ؂ صاحب موید این را بمعنی (۲) لعل بدخشانی آوردہ و صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** گوید کہ یای نسبت در آخر بدخش زیادہ کردہ اند بمعنی منسوب بہ بدخش کہ شاعر ہم باشد و لعل ہم مخفی مباد کہ نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو) (۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشاں میں گزرا ہے مذکر (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنی

بدخصال استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بد افعال و کردار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدخصال۔ بقول آصفیہ۔ بدراہ۔ بدرویہ۔ بداطوار۔ بدوضع۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدخط استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدنویس **مؤلف** عرض کند کہ بفتح خای معجمہ اسم فاعل ترکیبی است کہ مقابل خوشخط و خوشنویس یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا۔

بدخُلق استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم ثالث بمعنی بدخو و شریر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کسی کہ اخلاق او بد باشد مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق۔ بقول آصفیہ بدمزاج۔ اکھڑ۔ اکھل کھرا۔

بدخو استعمال۔ بقول انند و بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوی بد دارندہ (صائب ؎) می کند از مہربانی شیر مادر را زیاد ؂ طفل بدخو ہر قدر خون در دل مادر کند ؂ (انوری ؎) طعنۂ بدگوی می باشد ز یارش ؂ ہر کہ در او دلبری بدخوی نیست ؂ (اردو) بدخو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بُری خصلت والا

بدسیرت ۔ بداخلاق ۔

(الف) بدخواب اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند بدخوئی آغاز کند و اکثر ایں حال در اطفال مشاہدہ می شود (اشرف ۵) بساں طفل بدخو بخت خواب آلودہ دام ز کہ گر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (والہ ۵) پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں ز نگرو دبخت با من رام بدخوابست پنداری ز خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کسی کہ شب خواب اورا نیاید و بی طاقت شود وقت خواب بگذرد (اشرف ۵) پس از عمری شبی در خلوتی او را اگر یابم ز شود بدخواب بختم جای نامانوس را مانند مؤلف عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مرا را ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نباشد یا نو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجہ آں بدخوابی است و کسی کہ مبتلای ایں شود بدخواب است اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال ۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) بدخواب شدن کسی وازسند اول استعمال ۔۔۔ (ج) بدخواب گردیدن کسی پیداست بمعنی عارض شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب ۔ کہہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ بُرا سپنا دیکھنا ۔ نہانے کی حاجت ہونا ۔ احتلام ہونا ۔ لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب آنکھ کھلجانا ۔

(الف) بدخوان اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و انند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ ۵) جوہر از تیغ زباں شد ریخت تا دنداں مرا ز گفت و گو شد ہمچو سطر بی نقط بدخواں مرا ز مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ۔ صاحب آصفی بو سیلہ ہمین یک سند مصدر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) بدخواندن را قائم کردہ از معنی گریز کند مؤلف گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد (اردو) الف ۔ نہ پڑھا جانے والا خط ۔ بدخط ۔

زشتت خط جو پڑھا نہ جاسکے مذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا صاف نہ پڑھنا رک رک نہ پڑھنا ۔ دکن کی بولچال) امیر نے اٹکنا پر فرمایا ہے ۔ "رک رک کے پڑھنا جیسے صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو" (الخ) اور لفظی ترجمہ برا پڑھنا ۔

بدخواہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بداندیش وکینہ ور ۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود نویسد کہ دشمان نیک خواہ و آنکہ دشمن باشند (انتہی) ما سند استعمال این یافتہ ایم (انوری ؎) بدخواہ تو ہر تختہ این سکہ خاکی صفریست کہ بیشی ندہد ہیچ رقم را (ظہوری ؎) ول بدخواہ تو خوں باد مپرس احوالم چوں بگویم کہ جدا از تو ظہوری چوں است (اردو) بدخواہ دیکھو بدپسند ۔

بدخواہ کسان ہیچ مطلب نرسد | مثل ۔ بہار وانند بذکر این پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بحق بدخواہ وبداندیش زنند کہ او از بدنیتی خود کہ بحق دیگران کند بمقصد خود فائز نشود ۔ معاصرین عجم ہم برزبان دارند ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی بجای (مطلب) (مقصد) را ذکر کردہ اند واز محل استعمال ساکت (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بدنیت کا خانہ خراب" "غیر کی برائی چاہے تو خود کیا کھاسے"

(الف) **بدخور** | اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ دوائی کہ جہت کراہیت طعم یا بو خوردہ نشود (وحید ؎) شہد صحبت در مذاق چوں دوای بدخور است تا بیاد چشم بیمار تو دارم الفتی بحر وبہار عجم وانند ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب آصفی ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخوردن** | را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است واگر برای (ب) سند استعمال بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد و (اردو) (الف) بدمزہ ۔ بقول آصفیہ ۔ وہ

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ)، مؤلف عرض کرتا ہے
کہ بدذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے بُرا
اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف)
سے وہ دو امر اد ہے جو کراہیت کی وجہ سے کھائی نہ جائے
بدمزہ کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ (بدطعم)
کہہ سکتے ہیں (ب) بدوضعی سے کھانا۔

بدخیم | اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی
گرفتہ رو و بدطبیعت صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ
گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب
شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ
خیم بقول منتخب بلغت عرب است بالکسر بمعنی خو
طبیعت (الخ) پس معنی این مرکب بدطبیعت و
بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج بقول آصفیہ۔
تندخو۔ غصہ ور۔ جھلا۔ ترش رو۔ چڑچڑا۔

بددعا | استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند
کہ قلب اضافت مرکب توصیفی یعنی دعای بد و برای
معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول
آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مؤنث۔ دھتکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔
ورسیس۔ ملامت۔

بددل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بدزہرہ
(۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ
و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) کسیکہ
کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض۔
و (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالاتر
تعریف لفظ احتیاطاً بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم
با ما اتفاق دارند [illegible] است کہ سند استعمال پیش
نہ شد کہ تصفیہ [illegible] کرد (اردو) (۱) ڈرپوک
بقول آصفیہ [illegible]۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا
(۲) بددل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض
و (۳) شکستہ خاطر بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ۔ خستہ خاطر (۴) بددل۔ بقول آصفیہ
بدظن۔ بدگمان۔

بدوماغ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) ناقانع مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب سند
باشیم (اردو) (۱) بددماغ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شخص
جو بات بات پر ناک چڑھائے۔ نازک دماغ۔ (۲)
ہوسناک۔ بقول آصفیہ۔ پرہوس۔ لالچی۔ حریصی۔

بددین | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر دال ثانی بی دین و بدراہ و ملحد (فردوسی)
کہ: ز دین و بدکیش خوانی مرا ہمانم سخن شیر زہش خوانی
مرا مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) ملحد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ راہ حق
سے پھرنے والا۔ فاسق۔ بیدین۔ کافر۔ ہماری رائے
میں بددین۔ بدمذہب۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں۔

بدذات | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ نفائس
بد اصل و بدنژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی
آنرا خبیث خوانند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدذات۔ بقول آصفیہ۔
خبیث۔ بدطینت۔

بدذہن | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کند ذہن و (۲)
بی وقوف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) (۱) بدذہن۔ بقول آصفیہ۔ کند ذہن
کوڑمغز (۲) بے وقوف۔ بقول آصفیہ۔ احمق۔ نادان

بدر | استعمال۔ بقول مصطفی للتحقیق بمعنی (۱) بیرون
صاحب مؤید بذیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون
دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ
امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند مؤلف عرض کند
کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و در کہ دروازہ
باشد و معنی بیرون پیدا شد از ہمین ترکیب و بمعنی
دوم لغت عرب است۔ تسامح صاحب مؤید بیش
نیست کہ بدین معنی فارسی گفت و معنی سوم مزید علیہ
در کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسور

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پھاڑنے۔ پھاڑڈنا کا امر حاضر۔

بدر آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت
مولف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن و ظاہر شدن (ظہوری ؎) بدر آ از خرد بعشق درا کہ ٭ ناقص و دعوی کمال بلاست ٭ (صائب ؎) سخنے کز دہن تنگ تو بر می آید ٭ راز عجیب است کہ از پردہ بدر می آید ٭ (انوری ؎) دل خانہ فروش نام و ننگم زد ٭ دلبر ز تتق بدر نمی آید ٭ (اردو) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

(۱۴۶۴) **بدر آمدن از خویش** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (از خویش بر آمدن) و (از خود بر آمدن) است کہ گذشت (صائب ؎) صائب اگر از خویش توانی بدر آمد ٭ این دائرہ ہا نقطۂ پرکار تو باشد ٭ (اردو) دیکھو از خویش بر آمدن و از خود بر آمدن۔

(۱۴۶۵) **بدر آوردن** | استعمال۔ بمعنی بیرون آوردن و ظاہر کردن است (ظہوری ؎) خواہم کہ کشادہ چہ تماشای تو چشمی ٭ از عقدۂ تنگی بدر آرم نظرم را ٭ (صائب ؎) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد ٭ غیرت ما زور بر کسب ہنر می آورد ٭ (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

(۱۴۶۶) **بدر افتادن** | استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ بیرون افتادن و ظاہر شدن است (ظہوری ؎) زنجیر می ساید دگر کاکل چیفشان برکمر ٭ از پردہ می افتد بدر دربردہ کش رخسار را ٭ (ولہ ؎) بر راز تو می طپد چنین دل ٭ از سینہ اگر بدر نیفتد ٭ (ولہ ؎) خود را مبادا گم کنم بر پی غلط تا کی روم ٭ از دست می افتم بدر در مغز جان کیسی ٭ مخفی مباد کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن) بجای خودش گذشت کہ متعلق از ہمین است بمعنی اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام | بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بدال و رای مہملتین بوزن اندام (۱) خوش خرم صاحب جہانگیری این را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند که معنی پنجم که می آید حقیقی است یعنی جانوری را که رام نیست و بدمزاج و وحشی است بدرام گفتند مقابل رام و معنی خوش و خرّم مجاز است و که از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بیخود معنی خوش و خرّم گرفتن مجاز بمجاز است - چنانکه (حکیم فرخی ؎) گل بخندید و باغ شد بدرام ✽ ای خوشا اینجهان بدین هنگام ✽ و ازین سند مصدر (بدرام شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی و خرمی - و آنچه به بای فارسی می آید بظاهر مبتّل است که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه اسب و اسپ (اردو) جامے سے باہر - خوش - صاحب آصفیہ نے (جامے سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے - خوشی سے خودی میں نہ رہنا -

(۲) بدرام - بقول سروری (الف) بمعنی آراسته و (ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ؎) ای ز طبع تو طبعها خرّم ✽ وی ز عیش تو عیشها بدرام ✽ (فرخی الف ؎) مجلس ساز اے بهار بدرام ✽ و اندر افگن می بیک جام ✽ (فردوسی (ب) ؎) بسامان یوسف به پیوست دل ✽ در آئین و بدرام او بست دل ✽ و نماید که در فرهنگ جهانگیری به بای فارسی آمده صاحب برهان گوید که بمعنی آراسته و صاحب جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی پنجم که از سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زیبا بر سبیل مجاز بمجاز باشد و بس و درینجا همین قدر کافی است که مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو آراسته و آراستگی -

(۳) بدرام - بقول سروری بمعنی دلکشا و بقول برهان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی دوم (اردو) دلکشا مجلس - موافق -

(۴) بدرام - بقول سروری و جهانگیری و رشیدی بمعنی توسن ضمناً (شمس فخری ؎) چرخ بدرام ✽ تا که شد رامش ✽ از کواکب چو خلد شد بدرام ✽

مؤلف عرض کند که سندی که پیش شد متعلق بمعنی
دوم ضمن (الف) و نیز بمعنی پنجم است و اگر سند دیگر
برای این معنی بدست آید توانیم عرض کرد که باظهار
صفت اراده موصوف کردند چنانکه مطلق مشکین
زلف را گویند دیگر هیچ (اردو) توسن بقول آصفیه
فارسی - اسم مذکر - بے سدھا گھوڑا - تند اور سرکش
بچھیرا - گھوڑا -

(۵) بدرام بقول جهانگیری و برهان و جامع و سراج
جانوران وحشی را گویند عموماً و اسپ و استر سرکش را
خصوصاً (اثیر ادمعانی ـه) رائض رای ترا گشته
مطیع توسن گردون چرخ بدرام ز شرف شفرده
ـه) زهی خواجه صدر چارم علا ست ز اخیر الملک
دهر بدرام رام است ز صاحب رشیدی بر مطلق سرکش را
قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد -
خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید که این مرکب
از بد و رام است یعنی آنچه خوب رام و فرمان بردار
نباشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این سرکش
و غیر مطیع است و ترکیب بیان کرده - خان آرزو
درست باشد - اسم فاعل ترکیبی است و تخصیصاً اسپ
و استر هم داخل آنست و بمجاز برای غیر جانوران هم
مستعمل (مولوی معنوی ـه) تا که نور شوق شمس الدین
بمن راحت نمود ز نفس بدرام کنون در عشق او
رام رام شد (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشائستہ
گھوڑا اور خچر اور نفس سرکش اور اس کا خالص
ترجمہ (سرکش) بقول آصفیه - فارسی - مغرور -
باغی - نافرمان - حکم عدول -

(۶) بدرام - بقول برهان و جامع و ناصری بروزن
اندام بمعنی همیشه و مدام (مختاری ـه) در آن
بکوی کز این صد هزار بیاب ز روزگار وفا وابرو
و دولت بدرام ز و فرماید که به بای فارسی هم آمده
خان آرزو بذکر این گوید که تصحیف است و پدرام بمعنی
به بای فارسی است و این از اعجب العجائب مؤلف
عرض کند که از سندی که پیش شد معنی اول ظاهر است
و برای معنی همیشه و مدام طالب سند دیگر باشیم -

معلوم می شود کہ محققین اول الذکر از ہمین یک شعر
معنی ہمیشہ و مدام پیدا کردہ اند و آنچہ بزبنہی بہ بای
فارسی می آید تصفیہ ماخذش ہمدر آنجا کنیم بمقابلہ
استنادش (اردو) ہمیشہ بقول آصفیہ فارسی۔
دائم۔ مدام۔ سدا۔ نت۔ آئے دن۔

(۷) بدرام۔ بقول برہان بروزن اندام بمعنی خرام
مؤلف عرض کند کہ غیر از برہان دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ جا دارد کہ خرام را خرام
نوشتہ و اگر سند استعمال بمعنی پیش شود توانیم عرض کرد
کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ خرام ناز ہم نوعی از سرکشی است
کہ در اختیار یار است و بمقابلہ عاشق سرکشی را ماند
(اردو) خرام۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناز
انداز کی ملائم اور نرم چال۔ رفتار ناز۔ مٹک چال
اہلی گہلی رفتار (منہ ۵) ہزار طرح سے تقلید تیری
کی لیکن ؎ نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا ؎

بدرام شدن | استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و
(۲) سرکش شدن سنادا ایں بر معنی اول و پنجم بدرام گذشت
و جا دارد کہ برای ہمہ معانی بدرام استعمال این کنیم
(اردو) (۱) خوش ہونا (۲) سرکش ہونا۔

بدران | بقول سروری بحوالہ ادات (۱) بمعنی [illegible]
و (۲) سبزہ ایست مثل ترب بدبو باشد (اسحق ۵۵)
عیب بدران مکن و ہر چہ بود نیکو بین ؎ کہ بصحرای جہان
ہیچ نرویید بیکار ؎ صاحبان جہانگیری و رشیدی و
جامع و سراج بر معنی دوم قانع صاحب برہان
بذکر معنی دوم گوید کہ این را گندگیا ہم خوانند و بذکر
معنی اول فرماید کہ (۳) ران بدہم و (۴) بکسر اول و
تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و پارہ گردان و صاحب
ناصری بر ذکر معنی دوم و چہارم اکتفا کرد۔ صاحب
محیط ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صراحت
این بر اشتق گذشت مخفی مبادا کہ بمعنی اول اسم فاعل
ترکیبی است مرکب از بد و ران کہ امر حاضر راندن است
چنانکہ گویند کہ اسپ را بد راند و خوش نمی راند
و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اصل این (بدرانکہ)
بود۔ فارسیان از لفظ رانکہ عربی کلمہ را گرفتند و نون

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدران) کردند بمعنی پدیو
چنانچہ گذارش وگذارش ومعنی سوم ہم اسم فاعل
ترکیبی است گویند کہ "این سوار بدران است"
یعنی مہارت سواری ندارد ورانش بر اسپ خوش
نمی چسپد ومعنی چہارم بای موحدۂ اول زائد گیریم
و (دران) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدی
دریدن است ودریدن بمعنی چاک کردن وپارہ
نمودن می آید پس نسید انیم کہ صاحب برہان تشدید
رای مہملہ را چطور نوشت کہ در مصدر رای مشدد
نیست ومعنی تمام کردن کار از کجا پیدا کرد فتامل
(اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی کو
بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشتق (۳) سواری کا
کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال ہیں وہ شخص جس کی
ران نہیں جمی (۴) پھڑوا۔ پھڑوانا کا امر حاضر۔ اس
مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا ترجمہ

بدر انداختن | استعمال بمعنی بیرون افگندن است
(ظہوری ؎) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش ؎
گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ؎ (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب
بمعنی بد آئین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎)
ز قدرش جا بر اوج ماہ کردہ ؎ فلک کشمیر را بدراہ
کردہ ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ کھوٹا

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہہ سکتے
ہیں یعنی وہ شخص جس کی رائے اور مشورہ اور تدبیر بری ہو

بدر بردن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است
(کمال اصفہانی ؎) نور ہرگز نتواں کرد ز خورشید جدائی
کرم از خاطر خسرو نتواں برد بدر ؎ (اردو) باہر کرنا
جدا کرنا۔ نکالنا۔

بدرتاختن | استعمال بمعنی بیرون رفتن ودویدن
وجدا شدن (ظہوری ؎) ذوق چابک نفسی نالہ

ربایاں وارند؛ ہر کجا در رو بدر تاخت عناں گیر شدیم؛ (ولہ) بمنزل سیر ساند کاروان صبر و طاقت را؛ چو دانستم بدر تازد نگاہی از کمین او؛ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جدا ہونا۔

(۲۳۲۴) **بدر جوشیدن** | استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن و لبریز شدن (ظہوری) لبم خشک است از سوز جگر بر چشم تر جوشم؛ بزور شوق از فوارۂ مژگان بدر جوشم؛ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا۔ کنارہ سے باہر ہونا۔

(۲۳۲۵) **بدر چیدن** | استعمال۔ بمعنی بیرون کردن و دور کردن (ظہوری) رونق از دکان بدر چیں روز بازاری بجز؛ نیست گر از مشتری گیراں خریداری دگر؛ (ولہ) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو دارم؛ بزور گریۂ شادی ز دل حسرت بدر چیدن؛ (ولہ) لبم مہر است و چشم تر خدا روزی کند روزی؛ کہ بنشینم نگہ از چشم و حرف از لب بدر چینم؛ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔

بدرخت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح۔ فتح رای مہملہ و سکون خای معجمہ بمعنی محزون و اندوہگین۔ صاحب شمس از گمنامی سند آوردہ کہ مال فردوسی است (ہ) ز زادن چو مادرش پر درختہ شد؛ روانش ازاں دیو بدرختہ شد؛ مؤلف عرض کند کہ رخت بقول برہان بمعنی اسباب خانہ و سامان می آید ہای مفعولی بر آخرش زیادہ کردہ با کلمۂ بد مرکب کردند و معنی لفظی این کسی کہ بد سامان است۔ اسم مفعول ترکیبی و کنایہ از محزون و اندوہگین دیگر ہیچ۔ صاحب برہان (پدرختہ) را بہ بای فارسی مکسور بہمین معنی آوردہ اگر آنرا اصل گیریم این مبدل آں باشد و اگر این را اصل دانیم آں مبدل این کہ بای فارسی بدل شود بعربی و بالعکس آں ہم چنانکہ اسپ و اسب و تب و تپ (اردو) غمگین بقول آصفیہ فارسی۔ مغموم۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔

(۲۳۲۶) **بدرخشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ تابش خندیدن بطوری کہ آوازش دور رسد مقابل فرو گریستن۔

(ظہوری ؎) صحبت حسن وعشق درگیرد؎ من فرو گریم او بدر خندد؏ (ولہ ؎) فرو میر بزم از رخ گریہ شوری مگر روزی؏ بہ بخت تلخ من قندی بدر خند دنمک وانش؏ (اردو) کھلکھلا کر ہنسنا۔ دیکھو بآواز خندیدن۔

(الف) بدرد آمدن	مصادر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) بدرد آوردن	آنند بذکر ایں ہر دو از معنی

ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) مبتلای درد شدن است و (ب) متعدی آں یعنی مبتلای درد کردن (سعدی شیرازی ؎) چو عضوی بدرد آورد روزگار؏ دگر عضوہا را نماند قرار؏ (اردو) (الف) درد میں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا۔

(۱۴۷۹) | بدرد دادن | مصدر اصطلاحی۔ بیروں افگندن است (ظہوری ؎) آرزو ہا درکنار از گریہ حسرت مباد؏ بارہا دل بدر دادم ببیں احوال چیست؏ (اردو) باہر پھینکنا۔

| بدرد بید بہ مال گرفتار است | مثل۔ صاحبان |

خزینہ و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را بحق کسی زنند کہ چارہ کارش نباشد و بحق عاشق ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں " اس درد کی دوا نہیں " " لاعلاج مرض ہے "

(۱۴۷۸) | بدرد دل دیگراں رسیدن | مصدر اصطلاحی

با مخلوق ہمدرد شدن وہمدردی شان کردن (صائب ؎) احوال من مپرس کہ با صد ہزار درد؏ می بایدم بدرد دل دیگراں رسید؏ (اردو) اوروں کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (ہمدرد) پر لکھا ہے۔ شریک درد۔ درد دکھ کا ساتھی۔ غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی کرنا۔ شریک رنج وراحت ہونا۔ دلسوزی کرنا غمگساری کرنا۔

(۱۴۸۰) | بدر در آمدن از در | مصدر اصطلاحی۔

بیروں در شدن وظاہر شدن (ظہوری ؎) چوں بزم دیست نہند فردا؏ خوشم از در بدر درآید؏

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا (نکل پڑنا) بقول آصفیہ - ظاہر ہو جانا - باہر آجانا -

(۳۲۷۷) **بدر و ساختن** | مصدر اصطلاحی - موافقت با درد کردن و متحمل درد شدن (ظہوری ﮧ) بدرد عاقبت اہل ہنرانی ساخت؛ زمانہ کہ تو بلای انتر نگردانم؛ (اردو) درد کا متحمل ہونا -

بدر و کسی نشستن | مصدر اصطلاحی - بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ﮧ) اگر خواہی بدرداو نشستہ؛ فرو تر شو بدلہای شکستہ؛ (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا - غم خوار ہونا - کسی کی ہمدردی کرنا - غم خواری کرنا -

(۳۲۷۹) (الف) **بدر رفتن جان** | استعمال - بیرون رفتن جان است (ظہوری ﮧ) بدر کہ می رود دم جان زتن مروت نیست؛ غریب از یستنم در وطن مروت نیست؛ (از خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن) کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد ....

(۳۲۸۰) (ب) **بدر رفتن ساعت** | بمعنی گذشتن ساعت

(۳۲۸۱) (ج) **بدر رفتن عمر** | بمعنی گذشتن عمر ہچنین است (ولہ ﮧ) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال؛ عمری کہ در بلای فراقت بدر رود؛ ....

(۳۲۸۲) (د) **بدر رفتن کسی** | بمعنی بے خود شدن ہم آمدہ (ولہ ﮧ) از سیر قطرۂ چو ظہوری بدر روم؛ خمخانہ بایدم کہ بساغر فرو کنم؛ (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا - (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا -

بدر رو | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثانی و سکون رای اوّل و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیرون روندہ و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدر رو بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - موری - پانی باہر جانے کا راستہ -

بدر زدن | مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیرون رفتن و (۲) گریختن

وبه تحقیق ما (۳) اجازت طلب کردن برای دخول
به خانه (ظهوری ۵۱) زند ظلمت افسردگی از سینه
بدر چو نگشاید گر از هر طرف روزن داغ (دولت ۵۲)
بگشاوری بروی دعای من ای اثر چو گشاید ز بند جان
حرمان بدرزنم چو (غالب دهلوی ۵۳) من بوفا
مردم و رقیب بدرزد و چو نیمه لبش انگبین و
نیمه تبرزد (۴) مؤلف عرض کند که بدر بمعنی بیرون
گذشت و بمعنی سوم موحده اول بمعنی به باشد
که در ولایت چون کسی برای ملاقات می آید
آهسته به در می زند یا زنجیر در را حرکت می دهد
تا از اندرون خانه صدای (بفرمائید) در آید۔
معاصرین عجم تصدیق معنی سوم کنند (اردو)
(۱) باہر جانا (۲) بھاگنا۔ فرار ہونا (۳) کنڈی
کھڑکھڑانا۔ بقول آصفیہ دروازہ پر زنجیر مار کر
ہلانا۔ دستک دینا۔ پکارنا۔ آپ ہی نے زنجیر کھٹکھٹانا
یا مارنا پر (کنڈی کھڑکھڑانا) کا حوالہ دیا ہے۔

بدرزه | اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و
دال و زای معجمه و سکون رای مهمله (۱) بهره باشد
و بحواله لسان الشعرا گوید که (۲) چیزی باشد که
در جامه و ازار گره کرده باشند و فرماید که در نسخه
میرزا ابایمنی به بای فارسی آمده و بقول صاحب
جهانگیری با اول مکسور بثانی زده و رای مضموم
و رای منقوطه مفتوح و های مختفی (۳) طعامی که
در رومال و پارچه از جای بجای برند و این را
زله نیز گویند صاحب برهان نسبت معنی اول
گوید که حصه و بهره باشد و بذکر معنی سوم فرماید
که بفتح ثالث نیز آمده صاحب ناصری بذکر معنی
سوم گوید که ازین لغت مفهوم می شود که آن
طعامی است که از در ها بدریوزه گدائی جمع کنند
و برداشته بجای برند و با کسی خورند و بذکر معنی اول
گوید که این معنی ثابت نشد. صاحب رشیدی
بر معنی سوم قانع و صاحب جامع معنی اول را
بفتح اول و دوم گیرد و معنی سوم را بالکسر بر وزن
بهیزه. خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اول و سوم

بحوالۂ برہان قانع مؤلّف عرض کند کہ این مخفّف
(بدر رزدہ) بمعنی بیرون بردہ شدہ دال مہملہ بکثرتِ
استعمال حذف شد چنانکہ زود تر و زوتر پس معنی
دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آں و معنی سوم
مخصوص از تعمیم معنی دوم کہ در بلاد عجم رسم است
کہ بر سفرۂ شاہی امرای مہمان حصّہ خود را بعد فراغ
بوسیلۂ پیش خدمتیان بخانہ می برند و بر سفرہ ہای
عام ۔ متوسّطین و غربا آنرا بدامن یا رومال یا لنگ
بستہ بخانہ می برند ۔ یکی از معاصرین بخارائی با ما گفت
کہ ہمین رسم در بخارا ہم الی یومنا ہذا جاری است
و بہترین رسم دانند کہ شریک مہمانی خود ہم می خورد
و اہل و عیال خود را ہم می رساند ۔ اختلاف
اعراب حروف نتیجہ کنا و اقفی از ماخذ است
و تصرّف محاورہ ۔ دیگر ہیچ (اردو) (۱) حصّہ
مذکر ۔ دیکھو بخش (۲) وہ چیز جسکو دامن یا رومال یا لنگ میں
باندھکر لیجاویں ۔ مؤنث (۳) وہ غذا جو سفرۂ دعوت پر کھانے سے
بچ رہنے کے بعد گھر لیجاتے ہیں ۔ خواہ بذریعہ خدمتگار یا اپنی ہی
دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر یہ عجم اور بخارا کا دستور ہے ۔ مؤنث

بدرستہ اصطلاح ۔ بقول شمس لغت فارسی است بفتح یکم و ضم سوم (۱) بمعنی گیاہ تنہ دار و
(۲) ضدّ بربستہ و پرمایہ مؤلّف عرض کند کہ محقق بے تحقیق ہر چہ بدل می آید بخامہ می سپارد و از
قیاس و سند و استعمال کار ندارد ۔ معنی اوّل خلاف الفاظ است و معنی دوم ہم خلاف قیاس دیگرے
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) موٹی گھانس مؤنث (۲)
بربستہ اور پرمایہ کی ضد ۔

بدرستی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح اوّل و ضم ثانی و ثالث بمعنی بہ تحقیق و
ہر آئینہ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است
و موحّدہ اوّل بمعنی معیت (اردو) البتہ بقول
امیر ۔ ضرور ۔ بیشک (آتش ؎) دہن یار کے
البتہ ہمکو حجّت ہے کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم

بدر شب — اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بلا اضافت شب ماه چهاردهم **مؤلف عرض کند** که قلب اضافت شب بدر دیگر هیچ (اردو) چودھویں رات جس میں بدر ہوتا ہے یعنی چاند پورا نظر آتا ہے۔ مؤنث۔

بدر شتافتن — بیروں گریختن (ظهوری ؎) گرد جولاں ماست کون و مکاں ٭ گرچه از خود بدر شتافته ام ٭ **مؤلف عرض کند** که ازین سند (از خود بدر شتافتن) پیدا است که مرادف (از خود بدر رفتن) است که بجای خودش گذشت (اردو) باہر دوڑ جانا۔ بھاگ جانا۔

بدر شدن — استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت۔ **مؤلف عرض کند** که (۱) بفتح اوّل و دوم بمعنی بیروں شدن است و (۲) بفتح اوّل و سکون مابعد کامل شدن قمر (حافظ شیرازی ؎) گفتم که ابتدا کنم از بوسه گفت نی ٭ بگذار تا که ماه ز عقرب بدر شود ٭ (اردو) (۱) باہر ہونا (۲) چاند کا کامل ہونا۔ بدر ہونا۔

بدرغه — بقول صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین عجم بود با پیش نخستین بجم نگاهبان راه ها و همراهیانی که برای نگاهبانی همراه می باشند و آنچه درین روزها (بلد) می نامند هر کس یا کسانی را که همراه کسی کنند برای رسانیدنش بجائے که می خواهد و فرماید که این روزها باز بر نخستین می گویند۔ **مؤلف عرض کند** که درینجا همین قدر کافی است که مبدّل (بدرقه) باشد که می آید قاف بدل شد بغین معجمه۔ چنانکه آروق و آروغ (اردو) دیکھو بدرقه۔

بدر فتادن از پرده — مصادر اصطلاحی۔

بدر فتادن راز از دل — از پرده بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔ بجایش مذکور شد۔ (ظهوری ؎) با آفتاب من فتد از پرده چوں بدر ٭ مه کز فروغ خویش نقابش نمی دهند ٭ (وله ؎) ترسم که رازها همه از دل بدر فتند ٭ رسوا شوم گر آه نهانی بر آورم ٭ (اردو) دیکھو از پرده بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔

بدرفتار اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بدکردار مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بدروش (اردو) بدچلن - دیکھو بدخصال - بدروش بھی کہہ سکتے ہیں -

بدرقگی کردن مصدر اصطلاحی - بطور بدرقه همراه بودن برای حفاظت (ظهوری ع) نکند شوشهٔ حسن تو اگر بدرقگی - هر دره به تماشای تو نظاره ها را مختی مباد که (بدرقه) بجای خودش می آید (اردو) بدرقه بنکر ساتھ آنا -

بدرقه بقول سروری و برهان و جامع و ناصری (۱) بمعنی راهبر و راه نما (آذری ع) گر کند بدرقه لطف تو همراهی ما - چرخ بر دوش کشد غاشیهٔ شاهی ما (حافظ شیراز ع) حافظ اگر قدم نهی در ره خاندان بصدق - بدرقهٔ رهت شود همت شحنهٔ النجف (انوری ع) در ممالک اثرت فتنه فشان شهر بشهر - در مسالک ظفرت بدرقه سان میل بمیل - صاحب ناصری گوید که این لغت معرب است و اصل این بدرهه بود یعنی صاحب و حافظ و بزرگ راه که مسافر را حفظ می کرد و بمنزل می رسانید - صاحب منتخب بذرقه را به ذال معجمه بمعنی راه بری آورده گوید که مبذرق بضم میم و کسر را راه برو فرماید که در فارسی بدرقه بدال مهمله بمعنی راه بر مستعمل است و بحوالهٔ حسب معرب فرماید که بدرقه بدال مهمله جماعتی که راه بر قافله و نگاهبان باشند و این عربی اصل نیست بلکه مولد است (انتهی) و صاحب منتهی الارب بدرقه را بمعنی راهبر و نگاهبان آورده مؤلف عرض کند که اصل این بقول ناصری بدرهه بمعنی کسی که منسوب به صاحب راه و خدمتی راه است که بدر بمعنی صاحب و خدمتی بجای خودش گذشت های هوز آخره را برای نسبت گیریم یا زائد پس های هوز بدل شده به غین معجمه چنانکه تلهم و تلغم - بدرغه شد که بجایش به همین معنی گذشت و پس ازان غین معجمه بدل شده به قاف چنانکه آروغ و آروق یا همین لغت را سند تبدیل های هوز

بہ قاف گیریم۔ بحث تعریب درینجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ و نمیتواں گفت کہ استعمال معرب شد زیرا کہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرب را بجایش استعمال کنند پس ایں مبدل بدرہ باشد و بدرہ مستعمل نیست و بذرقہ بذال معجمہ معرب ایں کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ با دارو بہ بیمار دہند کہ مصلح دوا باشد یا معین آں و در فارسی ہند (۳) لشکری کہ با قافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اوّل بر سبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ رہبر۔ رہنما۔ ہمسفر (۲) اطبّا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو۔ مدد۔ وسیلہ (۳) سپاہ محافظ۔

بدرکاب بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ اسپی کہ کسی رانمی گذارد کہ سوار شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے۔ شریر۔

بدر کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن و راندن و اخراج ساختن۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود بر اخراج قانع (ظہوری ؎) آں بلا باہمہ دل بر سر من می آرد ٭ بدرش می کنم از سینہ بجرأت سوگند ٭ (اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا۔ اخراج۔

بدر کردن حرف از لب مصدر اصطلاحی برآوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) ہر جا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ٭ لذّت زبان شہد بہ شکّر فرو کنم (اردو) مُنہ سے بات نکالنا۔ بات کرنا۔

بدر کردن سر از دریچہ استعمال بسر از دریچہ برآوردن و بیرون کردن است (صائب ؎) نرفتہ است سر رشتہ تا ز دست برون ٭ سر از دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ٭ (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا۔

(۳۴۳) **بدرکشیدن از پردہ** | استعمال - بیرون آوردن
از پردہ باشد وظاہر کردن (ظہوری ؎) ہمگی عشوہ
رسوا کشد از پردہ بدر ٭ گرنگہ ہای نہاں صرف
تغافل نکند ٭ (اردو) پردہ سے باہر لانا - ظاہر کرنا -

(۳۴۴) **بدرکشیدن از دل** | استعمال - بیرون آوردن
از دل باشد (ظہوری ؎) زودست صرف بیعت توبہ
مشرب بزدن گر ٭ کاری مکن کہ از دل تنگت بدر
کشیم ٭ (اردو) دل سے باہر لانا - نکالنا -

بدرگ | اصطلاح - بقول انند - مرادف بدرشت
بدطینت - بدگوہر - بدگہر (صائب ع) بخاموشی
زکید دشمن بدرگ مشو ایمن ٭ (میر محمد باقر داماد
اشراق تخلص ؎) بودہ بہ بندم چو ناکس بدرگی ٭
حادثہ نگذاشت از ان ہمدمیکی ٭ (صائب ؎)
مکن زچرخ شکایت کہ توسن بدرگ ٭ لگد بہ بجز روی
از تازیانہ افزاید ٭ (اردو) بدطینت - دیکھو بدگوہر
بدرگ بھی لکھ سکتے ہیں -

(۳۴۵) **بدرماں رسیدن دست** | مصدر اصطلاحی -
قدرت یافتن و قادر شدن بر علاج (انوری ؎)
دردم فزود و دست بدرماں نمی رسد ٭ صبرم رسید
و ہجر بپایاں نمی رسد (اردو) علاج پر قادر ہونا -

بدرمی گویم ای دیوار بشنو | مثل - خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ ماخوذ است ازین مثل -
(در بتو می گویم دیوار تو بشنو) یعنی چون بشخصی چیزی
گویند و خواہند کہ بگوش دیگری کشند این مثل
می آرند (سلیم ؎) ندارم اختیار گریہ آشب ٭
بدرمی گویم ای دیوار بشنو ٭ مؤلف عرض کند
مثل حقیقی کہ بر زبان عجم است (ای در بتو می گویم
دیوار تو ہم بشنو) واین بجای خودش گذشت -
سلیم ازہمین مثل باختصار قلیل استعمال کردہ است
وخان آرزو نظر بر سند کلام سلیم این را مثل قرار داد
ومثل حقیقی را ماخوذ ازین کرد - دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو ای در بتو می گویم دیوار تو ہم بشنو ٭

(۳۴۶) **بدرنشستن** | استعمال - (۱) بیرون نشستن یا بیرون
نشستن باشد (ظہوری ؎) شادم کہ کار عقل بطریق

وگر نشست ز هر چیز غیر عشق زخاطر بدر نشست ز
(ز ولہ ۵) درگریه چون حباب بدر پرده از چشم ز زندان
خود مشو بهوایش بدر نشین ز و جا دارد که (۲) بمعنی
بدر نشستن هم گیریم (ارد و) (۱) باہر ہونا ۔ باہر بیٹھنا
(۲) دروازه پر بیٹھنا ۔

بدرنگ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح رای مهمله (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی که
رنگ حقیقی او متغیر شده و این مجاز معنی اوّل است
(ارد و) بدرنگ ۔ بقول آصفیه (۱) وه شی
جس کا رنگ خوشنما نه ہو (۲) بدھم رنگ ۔

بدرنویسی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ نفائس
بفتح اوّل و دوم و سکون رای مهمله و فتح نون و
کسر واو در اصطلاح اہل دفتر ہند وجوه مطالبه
است که از روی آن بر عمال مواخذه کنند و بفارسی
آن را ابواب خوانند مؤلف عرض کند که اصطلاح
سیاق است و بدر لغت ہند بمعنی فاضلات
بر ذمه کسی ۔ و شک نیست که بدر لغت فارسی است
بمعنی بیرون و ہندیان ہمین لغت را بر سبیل کنایه
برای زری استعمال کرده اند که خارج از حساب است و
مواخذه آن از ذمه دار حساب کنند که باراده تغلب
آنرا از حساب خارج داشته و چون این زر فاضل
را بر ذمه اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب افراد
بدر را بدرنویسی نام است ۔ ما حقیقت ابواب را
بجایش ذکر کرده ایم ۔ معاصرین عجم استعمال بدرنویسی
به معنی بیان کرده ما نمی کنند ۔ نمی دانیم که در ایران
از برای این چه باشد و از معاصرین عجم ہیچ متحقق
نمی شود ہر یک از انہا لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت
این است که مقصود اصطلاح سیاق را نمی فهمند
و ترجمه این در فارسی مواخذه بر آوردن و فاضلات
بر آوردن است و بس (ارد و) بدرنویسی ۔
بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ قابل سمت
رقوم کا لکھنا ۔ حساب کی ماہیت کا دریافت کرنا ۔
(انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتب کرنے کو (بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے ذمہ دار حساب کے ذمہ بدر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور مواخذہ قائم کریں۔

بدر نہادن استعمال۔ بیرون کردن است (ظہوری ؎) درِ دل مبادا تنگ شود جای حسرتش ٭ ہر آرزو کہ داشت ظہوری بدر نہاد ٭ (اردو) باہر رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی درماندہ شدن و (۲) بیرون نیامدن صاحب بحر ذکر معنی اول کردہ۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر مضارع این (بدر نیاید) کردہ گوید کہ ای درماندہ نگردد و فرماید کہ معنی ترکیبی این بیرون نیاید مؤلف عرض کند کہ قول مؤید برعکس محققین بالا است۔ فارسیان گویند کہ ؎ از عہدہ اینکار بدر نیامد ؎ یعنی کامیاب نہ شد۔ پس بخیال مجرد (بدر نیامدن) را بمعنی درماندن گرفتن قابل نظر است حیف است کہ محققین بالا سند استعمال پیش نکردند و محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔ (اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ بمعنی بدرفتار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید کہ مقصود درش از بدی خصال است یا مشی۔ معاصرین عجم و محققین زباندان ازین ساکت سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیہ معنی می کرد (اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بدخصال۔ وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود اصطلاح۔ بقول سروری بکسر با و ضم رای مہملہ (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز ؎) ماہ کنعانی من مسند مصر آن تو شد ٭ وقت آنست کہ بدرود کنی زندان را ٭ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی سلامت (نظامی ؎) اگر قطرہ شد چشمہ بدرود باد ٭ شکستہ سبو بر لب

رو دباد پو صاحب برہان بذکر معنی اول گوید کہ (۳) بمعنی ترک کہ واگذاشتن و دست برداشتن از
چیزی و نسبت معنی دوم فرماید کہ سالم و سلامت " صاحبان جامع و ناصری ہمزبانش خان آرزو
در سراج گوید کہ معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشتہ شدہ و اطلاق کردہ می شود بر معنی اول و دوم
و مشہور بہای فارسی است۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین عجم بود بر معنی دوم قانع و صاحب غیاث
بسجو الہ مدار و کشف گوید کہ بالکسر و بالضم ہر دو آمدہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بمعنی اول
و دوم بہ بای فارسی ہم می آید جز این نیست کہ (درو) بالکسر اسم مصدر رو (درود) حاصل بالمصدر
(درودن است کہ بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد۔ فارسیان در اولش
موحدہ زائد آوردہ (بدرود) کردند و معنی اول و سوم بر سبیل مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز
یعنی چیزی را کہ ترک کنند بسلامت باشد و ماخذ این معنی در ینجا ہمان شعر نظامی است
کہ بالا مذکور شد و خیال ما اینست کہ (بدرود باد) در سند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذار او را بحال
خویش) باشد کہ متعلق بمعنی سوم (بدرود) است و معنی سلامت مرادی است و جا دارد کہ این را
بالغت سنسکرت بدا تعلقی باشد کہ بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمدہ و لیکن ترکیب این با رود
درست نمی شود فالاول اقوی من الثانی۔ انچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این باشد چنانکہ
اسب و اسپ (اردو) (۱) وداع بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ رخصت۔ روانگی
بدا۔ (۲) سلامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ محفوظ۔ ہر ایک بلا سے بچا ہوا۔ صحیح۔ تندرست
(۳) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگذاشت۔ درگزر۔ دست برداری۔

بدرود کردن	استعمال بمعنی ترک کردن	است سند این از کلام خواجہ حافظ بر معنی اول

(۱۲۹۱)

(بدرود) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بدروز | اصطلاح۔ بقول انند و بہار بمعنی بدبخت (ملّا وحشی ؎) می کند صد بار ہر ساعت من بدروز را ٭ من نمیدانم کہ روزی چند بارم می کشد ٭ (مثل) بدروز ہم روزی می خواہد" **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بد دارندہ (اردو) دیکھو بداختر۔

بدروزگار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بدطالع و (۲) ظالم و جفاکار (سعدی شیراز ؎) نماند ستمگار بدروزگار ٭ بماند برو لعنت پایدار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بدروز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی ست معنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط (اردو) (۱) دیکھو بداختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بدروز ہم روزی می خورد | مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و بہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح بہار و انند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بدروزی نباشد و فاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان او را ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا "

بدروغہ | اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بدان پنبہ و پشم ندف کنند و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب و ترک و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم آلہ کہ بوسیلہ آن پنبہ می زنند مجرّد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا ڈنڈا جو نداف کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مذکر۔

بدرہ | بقول جہانگیری مرادف بدری و بدلہ با اوّل مفتوح و ثانی زدہ خریطہ باشد مربع کہ طول و عرض اندک بیشتر آنرا از چرم و گلیم و شال گندہ بدوزند و زر و پول دراں پر کردہ از جای بجای برند و بہندی بوری گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اوّل بحوالۂ موید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار و میوہ ندارد و صاحب موید بذیل لغات فارسی بحوالۂ لسان الشعرا ذکر معنی دوم کردہ و بذیل لغات عرب گوید کہ پوست بز و بزغالہ شیر خوارہ و دہ ہزار درم و بقول جامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدلہ مبدل بدرہ و بدرہ ظاہراً معرب است و نسبت معنی دوم فرماید کہ بدہ را کہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید بالفتح پوست بزغالہ کہ از وی مشک سازند برای شیر و روغن وغیر آں و ہمیان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطۂ زر استعمال کردہ اند و خصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اند و بدری مبدل این کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہگان و شایگان و بدلہ ہم مبدل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچوں چنار و چنال و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اوّل باشد کہ کیسہ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ و بدینوجہ کہ صاحب موید۔ بدہ و بدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ــ) جلوۂ احسان خود بہ عمر کردستی تو نہ

گر ہمہ صد بدرہ زر بود است و صد بدرہ زر نشتاید (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعہ سے
رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت۔ مذکر۔

بدری | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی ؎)
جبہ خواہم و دراعہ نخواہم زر و سیم ٭ زانکہ بہتر بود آں ہر دو زیانصد بدری ٭ مؤلف عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدریا آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بمقام خطرناک رسیدن مؤلف عرض کند کہ طالب سند باشیم و ایں کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطر است (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدریا دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) کنایہ از شُستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اوّل و دوم قانع صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ شست وشو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دوری باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدریا ریختن | مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا مؤلف عرض کند کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

بدریا نشستن | مصدر اصطلاحی۔ با اشارہ ایں بر زبجیون نشستن کردہ ایم کہ مرادف آن است

دیگرہیچ (اردو) دیکھو بیچون نشستن۔

(الف) بدریوزہ آمدن	استعمال بقول
(ب) بدریوزہ فرستادن	انند (الف) مراد
(ج) بدریوزہ کف گرفتن	(ب) ونذکر (ج)

ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف وج) دریوزہ گری کردن است و (ب) مستعدی آں کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف) ہواماہ دیگر چناں گرم کردہ کہ دوزخ بدنیا بدریوزہ آید (شیخ شیرازج) چو صحرای محشر زمیں تف گرفت بدریوزہ آسماں کف گرفت (اردو) (الف وج) ہاتھ پھیلانا بقول آصفیہ دست سوال دراز کرنا (رند) تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب ہاتھ پھیلانے کا ہنر نہیں عادی ساقی (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون بقول ناصری بر وزن سرنگون بمعنی مقل ازرق وگوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکر ایں نکرد و بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ و برومی بذالیون و بیونانی مادیقون وافلاطن وفدیلیون و بترکی قارا و بعربی قصر ومقل الیہود و بفارسی بوی جہودان برای آنکہ یہودان ازاں بسیار بخور می نمایند و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما بر آلہ بحث ایں کردہ ایم مخفی مباد کہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما ہنیست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشند کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہملہ می شود چنانکہ استاذ و استاد و لام بہ رای مہملہ بدل شود چنانکہ الوند واروند والف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو الہ

بدزبان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح وضم زای معجمہ بدگو و مفتری وعیب گو و زبان دراز بہار بذکر ایں زبان را بند کرو نا بدزبان نشود مؤلف عرض کند کہ افرارا در معنی ایں داخل

کردن زبان درازیست - اسم فاعل ترکیبی است یعنی زبان بد دارنده (اردو) بدزبان بقول آصفیہ سخت زبان سخت کلام - گالی گلوج بکنے والا - گستاخ -

بدزدن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار و بحر و انند بمعنی بد کردن (میر خسرو سے) بہر دن خویش یا چوں فال بد زد ہماں فال بد اورا حال بد زد
مؤلف عرض کند کہ بہار و انند نقل نگار ہر دو ان از سند بالا خوب کارگر فتہ اند و نسبۃ انند کہ (فال ازد و حال زدن) راست - این است تلاش محققین و تا آنکہ (بدزدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را نشاید (اردو) بد کرنا -

بدزندگانی | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (شیخ شیراز ع) اینچنیں بد زندگانی مرده به
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ بد حالی و بدمعاشی می گذار د (اردو) بدزندگانی کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بدمعاش پر فرمایا ہے - اسم مذکر - وہ شخص جسکی روزی بُرے کاموں پر منحصر ہو - حرام خوار - بدچلن - شریر - بدذات - لُچّہ - شُہدا - حرامزادہ گُنڈا - لنگارا -

بدزہره | اصطلاح - بقول سروری در ملحقات - بدول کہ بعربی جبان گویند (شیخ سعدی ع) سر انداز در عاشقی صادق است کہ بد زہره بر خویشتن عاشق است - صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ مرد ترسنده را نامند - بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن خیره بمعنی کنایہ از بدل و ترسنده و واہمہ ناک و بقول بحر نامرد
مؤلف عرض کند کہ (۱) ترجمہ جبان عربی نامرد است سند بالا برای ہمین معنی است و (۲) کسی کہ دلش صاف نباشد - بدول (میر خسرو سے) خرد مبین و شمن بد زہره را کہ آب ده از زہر داد زہره را (اردو) (۱) ڈرپوک - بقول آصفیہ

بزدل - کم ہمت - بودا (۲) بددل بقول آصفیہ
ناخوش - ناراض - بدظن - بدگمان -

بدزیب | اصطلاح - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدنما و نازیب
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
مثنا آن زیبا گویند کہ ''جامہ تو بدزیب است''
یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ
بدنما - ناموزوں - نازیبا - بہبڑوں - بھونڈا -

(الف) **بدساختن** | استعمال - صاحب آصفی
(ب) **بدساز** | (الف) راقائم کردہ از معنی
ساخت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع
کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است
و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ
باشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (میر خسرو
ﮯ) کوزہ کمی نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند٭
شیشہ کہ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است٭ تحفی
مبادا (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بد وضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن
(ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز - بدوضع
بقول آصفیہ - ناموزوں -

بدساعت | استعمال - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس و وقت
شوم مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت ساعت
بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت -
مذکر - بُری گھڑی مؤنث - بُرائی کا وقت -
بُرا وقت - مذکر -

بدست | بقول سروری و برہان و جامع بالفتح
با و دال و سکون سین - وجب را گویند کہ بعربی
شبر گویند و بکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی
در ہزل ﮯ) بدستی راکہ در مشتی نگنجد٭ چو انگشتی
فرو بردہ بنائم٭ صاحب جہانگیری و رشیدی
با اول و ثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صنعت
اسپ ﮯ) بر طراز آختہ پویہ کند چون عنکبوت٭
بر بدستی جای بر جولاں کند چوں باب زن٭

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو بردن ؂ یک بدست از زمین ملک ؂ صاحب ناصری گوید کہ بفتح اوّل و ثانی نزد یک تر است از معنی و بکسر اوّل و ثانی پیدا **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اوّل تعلق دست پیدا کند آنانکہ این را بکسر موحّدہ و دال مہملہ خوانند غور بر ماخذ نمی کنند و محاورہ سوقیان جاہل است کہ غلط العوام شد (اردو) بالشت دیکھو اوس۔

بدست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی) امروز ندانم بچہ دست آمدۂ ؂ کز اوّل بامداد مست آمدۂ ؂ گر خون دلم خوری ز دستت ندھم ؂ زیرا کہ بخون دل بدست آمدۂ ؂ (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی توبہ نشکستی غلط باشد ؂ نہ انستی غنیمت کاینچنیں ساقی بدست آید ؂ (ولہ ؎) رہ شوریدہ حالان می روم شاید بدست آید ؂ دل جمعی کہ از زلف پریشان بر نگر دانم ؂ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی کنایہ ایست و حاصل شدن چیزیست اگرچہ در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ہاتھیں آنا۔ قابو میں آنا۔ بہم پہنچنا۔ دستیاب ہونا (سوز ؎) بس غم تو نے بہت ستایا ؂ سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا ؂ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اس کے سہلانا ؂ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ؂ (زار ؎) ہاتھ آیا نہ ہدوں گوندا بر وکمان ؂ صرف آخر کو چلّے رہ گئے دو چار کھینچکر ؂

(الف) **بدست آوردن** | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حاصل کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعدی (بدست آمدن) است و کنایہ ایست با معنی حقیقی یعنی حصول چیزی کہ حقیقۃً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری ؎) از گریبان من نداری دست ؂ تا دگر دامنی بدست آرم ؂ حاصل اینست کہ (بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ در کلام انوری گذشت و..................

(ب) **بدست آوردن دل کسی** | راضی کردنش باخود (صائب ۵) صنوبر با تہیدستی بدست آورد صد دل را ٭ تو بی پروا بروں از عہدہ یکدل نمی آئی ٭ و از ہمیں قبیل مصدر..................

(ج) **بدست آوردن دنیا** | کہ بمعنی مالدار و دولتمند شدن است (سعدی شیرازی ۵) بدست آوردن دنیا ہنر نیست ٭ یکی را گر توانی دل بدست آر ٭ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ ہمانا۔ قبضہ کرنا (ب) دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ۵) دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ٭ آجاے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ٭ (ج) دنیا حاصل کرنا۔

بدست آوریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند دست دریں جا معنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی ۵) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ٭ کزاں زنگیاں را در آید شکست ٭ مؤلف عرض کند کہ آوریدن بجای خود ش گذشت کہ مرادف آوردن است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ بست و بیست بالجملہ ایں مرادف بدست آوردن باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر ٭ بہ از دست بر سینہ پیش امیر | مثل صاحب گلدستہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیراز است صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف آزادی و بہ مذمت دنیا داری می زنند و بس (اردو) دکن میں کہتے ہیں "امیروں کی خوشامد سے کوٹنا بھلا" "امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی"

بدستار بستن | استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب ۵) زشور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ٭ سر

شوریدهٔ منصور را بردار می بستم ؎ حضرت شیخ
که غیر از سعدی نباشد ۵) از بس مرا بمشرب
پروانه الفت است ؎ آتش بجای لاله بدستار
بسته ام ؎ مؤلف عرض کند که از سند اول
مصدر (بردستار بستن) پیدا است علیحده ندارد
معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بردستار بستن
چیزی) خبر می دهد از آئین و رسم فارسیان که لاله و
سرپیچ بر دستار می بندند (اردو) کسی چیز کو دستار
میں لگانا جیسے طرہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے
سرپیچ وغیرہ۔

بدستارچه دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بهدیه و تحفه دادن (خاقانی ۵) جان بدستار
چه دهم آنرا ؎ کز غبب طوق در برانداز ؎ مؤلف
عرض کند که دستارچه بقول غیاث رومال را گویند
شاعر گوید که کسی که از غبب خود طوق در گردن ما
می اندازد جان خود را نذرش کنیم۔ پس درینجا معنی
هدیه و تحفه دادن درست نمی شود بلکه نذر دادن است
که بهتر از هدیه دادن باشد نظر به بزرگی نذر دستی
که سکه طلا و نقره را بر رومال کرده پیش کنند۔
(اردو) نذر دینا۔ بقول آصفیه کسی حاکم یا
رئیس یا بادشاه کو بھینٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا

بدستار زدن استعمال۔ بقول انند مرادف
بدستار بستن که گذشت سندی پیش نه شد مؤلف
عرض کند که خلاف قیاس نیست و تعریف این
بر (بدستار بستن) گذشت (اردو) دیکھو بدستار بستن

بدست استبرق اصطلاح۔ بقول شمس
دیبا با نهالی سبز رسته مؤلف عرض کند که استبرق
لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت و گنده
مثل اطلس و استبره هم بهمین معنی آمده پس معنی
لفظی این استبرق را بدست دارنده قلب (استبرق
بدست) اسم فاعل ترکیبی و کنایه از سبزه زار۔
مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت و
معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

نیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو اولنگ۔

بدست افتادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدین امید که سررشتهٔ بدست افتد ؛ شود چو سوزن اگر پیکریت نزار مخسپ ؛ (ولہ ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ؛ خلق زانگشت اشارت تیر بارانم کنند ؛ (ظہوری ؎) کشیدم در گریبان سینہ صبح ؛ بدست افتادہ دامان دل شب ؛ (ولہ ؎) سبوی بادہ عشقے بدست افتاد از جانان ؛ دگر سنگ جفای دور ساغر بر نمی آید ؛ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس ہیں کشتہ مہوس ہوا نہ کچھ حاصل ؛ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ؛ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش اصطلاح۔ بقول سروری وبحر یعنی دا) آگاہ باش و تقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو بر ولایت دل دست یافت لشکر دل ؛ بدست باش که ہر بامدادیغما نیست ؛ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست برآید مراد خاطر ما ؛ بدست باش که خیری بجای خویشتن است ؛ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی بالا گوید که حاضر باش واز ہر دو اشعار بالا استناد کند وگوید که ہر دو مال حافظ شیراز است و در مصرع اول سند اول بجای (لشکر دل) (لشکر عشق) نوشتہ و بقول برہان آگاہ باش و باخبر باش وخود را از دست مدہ و تقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید که حاضر باش و آگاہ باش مؤلف گوید که مصدر باشیدن بجای خودش گذشت و بودن می آید و باش امر حاضر باشیدن است و (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر و آگاہ و ہشیار بودن می آید و (بدست باشیدن) را ہم قیاس ہمین معنی

می خواہد ومعنی ہر دو آمادہ بودن و باخبر وہشیار بودن کنایہ ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن، و این امر حاضر آن است بمعنی آمادہ باش وہشیار باش۔ طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) خوش باش۔ حیف است کہ نقل عبارت نکردتا می دیدیم کہ استعمال این بر چہ معنی است مجرد بیانش تسکین نمی کند معاصرین عجم با با اتفاق دارند (اردو) (۱) آمادہ رہ۔ آگاہ رہ۔ نہ چوک (۲) خوش رہ۔

بدست بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی وجہانگیری (در ملحقات) کنایہ از حاضر و ہوشیار بودن است وبقول برہان باخبر و آگاہ وہوشیار بودن وبقول جامع باخبر و آگاہ شدن مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر (بدست باش) گذشت وسند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو) آمادہ رہنا۔ باخبر رہنا۔ ہشیار رہنا۔

بدست چپ حساب کردن مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) وصراحت ماخذ ہمدر آنجا خان آرزو در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ص) زبسکہ چشم تو باشد کریم بر مژگان بدست چپ نگہ آشنا حساب کند ؎ (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

بدست چپ خفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبحر وانند بآرام خواب کردن (طالب آملی ص) خلوتی دارم از ہوس رفتہ ؎ عشق در وی بدست چپ خفتہ ؎ مؤلف عرض کند کہ عادت است کہ بدست چپ خواب راحت می آید از آئین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائین کروٹ سونا۔

بدست چپ شمار کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

(۱۴۱۸)

بدست چپ شمردن | مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات و بقول جهانگیری در ضمیمه کنایه از بسیاری (خاقانی ع) عاشق بکشی به تیغ غمزه تو ؛ چندانکه بدست چپ شماری ؛ صاحبان برهان و بحر و جامع ذکر این کرده اند صاحب رشیدی فرماید که بسیاری حساب و بقول خان آرزو در سراج بسیاری معدود محققین فوق الذکر بالاتفاق تصریح کرده اند که در حساب عقد انامل احاد و عشرات با نامل دست راست مخصوص است و مآت والوف با نامل دست چپ مؤلف عرض کند که ازینجا ثابت است که فارسیان این مصدر اصطلاحی را قائم کرده اند معنی این بسیار شمار کردن است نه مجرد بسیار (اردو) زیاده تعداد میں گننا۔ شمار کرنا۔

(۱۴۹۵) **بدست خوردن کف آب** | استعمال۔ رسم است که چون بر لب جوے و امثال آں آب خورند۔ عوام الناس کف دست را واسطه و بجای آبخوره می گیرند پس معنی حقیقی این آب خوردن بغیر آبخوره باشد (صائب ع) کف آبے بدست خویش تا ممکن بود خوردن ؛ غبار آلوده منت مکن از کوزه آب خود ؛ (اردو) اوک سے پانی پینا۔ بدون آبخوره

(۱۴۹۶) **بدست دادن زمام و عنان** | مصدر اصطلاحی باختیار کسی سپردن است (انوری ع) قضا بگفت بهشت و هم زمام جهان ؛ زمانه گفت که او خود جهان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا اختیار پر چھوڑ دینا۔

بدست داشتن | استعمال۔ صاحب انند بنقل بهار عجم گوید که دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند که (۱) بقبضه داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی که بکف دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا بقول آصفیه (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا قبضه میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا۔

(الف) **بدست دیگری مار گرفتن** | مصدر اصطلاحی بقول انند کنایه از مباشر کار خطرناک شدن خصم

ہ) گفتی که نگیر زلف او مینجو اهی ؛ تا مار بدست دگری گیرانی ؛ اے دل که ز سودای کسی ویرانی ؛ تا چند مرا ز یاد او ویرانی ؛ (ع) ، بدست دگری افسونگر من ماری گیرد ؛ بهار - این مصدر را آورده بجای مار، باز به موحده و زای هوز نوشت و همینا اسناد را بذیل آن نقل کرد **مؤلف** عرض کند که غلطی کاتبش بیش نیست و سکوتش از معنی ظاهر می کند که غور بر اسناد نکرد از ینجاست که ورقائم کردن مصدر هم سکندری خورد بالجمله از سند اوّل مصدر

(ب) بدست دیگری مار گیرانیدن پیداست که بمعنی دادن مار بدست دیگری است و سند دوم بکار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دیگری مار گرفتن) است - پس اگر زین هر دو مصادر اصطلاحی معنی مرادی پیدا کنیم همان باشد که صاحب آنند ذکرش کرد (اردو) الف و ب کسی خطرناک کام کا مرتکب ہونا -

بدست شدن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب سروری در ملحقاتش کنایه از دست آوردن و حاصل کردن (اوحدی ہ) در جهان دوستی بدست شده ؛ که از و در دلم شکست نه شد ؛ و بقول صاحب جهانگیری (در ملحقات) و صاحبان برهان و رشیدی و بحر و سراج بمعنی حاصل شدن و بدست آمدن **مؤلف** عرض کند که محقق زبانان غلط کرده که لازم را متعدی پنداشت و نظر بر سند نگماشت مخفی مباد که شدن بمعنی بودن و حاصل شدن می آید و معنی این مصدر مرکب تعلق بهمین معنی دارد (اردو) دیکھو بدست آمدن -

بدست کردن مصدر اصطلاحی - صاحب آنند گوید که دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کند که چرا نگوید که بمعنی حاصل کردن و قبضه کردن است (خواجه شیراز ہ) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ؛ برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ؛ (انوری ہ) دشمن گریزگاه فنا را بدست کرد ؛ کاسنجا ندیده بود

کہ با جانش دشمن است ؎ (اردو) حاصل کرنا۔ دکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن | استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ درینجا دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ قبضۂ کسی دادن (صائب ؎) بہ باد دست کلید خزانہ را مسپار ؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشان را ؎ (حافظ شیراز ؎) شکنج زلف پریشان بدست باد مدہ ؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشان باش ؎ (اردو) کسی کے حوالے کرنا کسی کے قبضے میں دینا۔ ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا

بدست کسی سپردن | استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار۔ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ مرادف (بدست کسی دادن) است (حافظ شیراز ؎) عشقت بدست طوفان خواہد سپردن ایجان ؎ چون برق زین کشاکش پنداشتی کہ رستی ؎

(اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن است (رکنای مسیح ؎) بر مدار ای محتشم با دست کم درویش را ؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب آنند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن مؤلف عرض کند کہ از سند بالا مصدر (با دست کم برداشتن) پیداست علیحدہ ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب ؎) ما سبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عمان سفید ؎ مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گردان گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (دست گرداں گرفتن) و فرماید کہ دوم معروف است یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ؎) گرفتم از کف ساقی پیالۂ زرّیں ۔۔۔ چو مفلسے کہ بگیرد بدستگرداں زر۔ صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ (دست گرداں) بمعنی قرض و وام و چیزی کہ بعاریت گیرند می آید و ایں مرکب است از ہماں (اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن استعمال۔ بقول انند از قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا کہ گرفتن و رفتن و ایستادن بلا دستیاری دست و پای ممکن نیست و تکرار دست و پای محض برای مزید تاکید و یقین است مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و گرفتن بدون دستیاری ہم ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب بذاشت و او قبولش کرد توانیم گفت کہ پیشکش ما را گرفت اگرچہ او بدست نگرفتہ باشد۔ پس

درین مصدر مرکب تخصیص دست ظاہر می شود و بس حیف است از محقق بالا کہ در تعریف ایں مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا۔

بدست نگاہ داشتن استعمال۔ صاحب انند گوید کہ دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است و بس مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص دست بمقابلۂ قبضۂ مطلق کہ غیر از کف دست ہم ممکن است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا مٹھی میں رکھنا۔

بدست و پای کسی افتادن مصدر اصطلاحی بقول انند و بہار ایںمعنی در ہنگام غلبۂ شوق و مستی در وصال صورت می گیرد اما انتہا بپای کسی افتادن در زمان عذر خواہی و شفاعت بود۔ (اشرف ؎) اگر روزی بدست وصلت ای گلگوں قبا افتم ۔۔۔ بدست و بپایت افتم آنقدر کز دست و پا افتم مؤلف عرض کند کہ محققین بالا تخصیصے کہ پیدا کردہ انداز معنی ایں

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم این را عام خیال می کنند برای کسی که بحالت مجبوری برای عذر خواهی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و صورت حال همین است که عذر خواه دست مخاطب را بوسه دهد و نوبت بپای هم می رسد و این اظهار کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پابوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی

صاحبان آنند و بہار عجم بینیہ در دہن مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۱) برای مار است که عادتاً بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت خود و (۲) کنایه از کسی که باظہار عجز خود دست و پای کسی گیرد و نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبه این از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است سکوت محققین از برای همین بود که از زحمت بیان مصئون باشند ولیں از شان تحقیق دور است (صائب ۵) آب می پیچد ز حیرانی بدست ... سرو ... از گلستانی که آن شمشاد بالا بگذرد ... (۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲) عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا تاکہ مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دندان بر چیزی چسپیدن

بقول وارستہ بسند تمام پاس و محافظت آن کردن مرادف (بدست و دندان نگاهداشتن) و (بهر دو دست و دهان نگاهداشتن) و (بهر دو دست و دهان نگاه ... چسپیدن) و (شفیع اثر ۵) ہر کس اثر نوائی از شغل خویش ... چسپید بدست و دندان بر کار خود ... در چراغ ہدایت (بدست و دندان چسپیدن) ... همین یک شعر آثر آورده گوید که کاری ... تمام کردن است و صاحب بحر نقل نگار قول هر دو مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی این برای جانورانی است که بعالم خوف یا حفاظت خود اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپید

و (۲) کنایه باشد از معنی بیان کرده خان آرزو و وارستهٔ معنی اوّل را بیان کرده است وطرز بیانش خوب نیست (کم ترک الاوّل للآخر) و بحث مرادفات بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا پٹ جانا (۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

بدست و دندان نگاهداری کردن مصدر اصطلاحی

بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن (تشقیح اثر) نماید هرکه چون مسواک جمعی را پرستاری (کنند) (اهل دعا) بادست و دندانش نگهداری (و) وارسته این را مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) گفته و (نگهداری کردن) را (نگاهداشتن) نوشته واز همین بیت تشقیح اثر استثنا دفرموده وای بر وکه در لفظ و معنی احتیاط بکار نبرد مؤلّف عرض کند که (ا) معنی بالا مخصوص است برای جانوران مثل گربه و شیر وامثال آن و (۲) کنایه باشد از مطلق محافظت کلّی بر سبیل مجاز و سند تشقیح اثر برای معنی دوم باشد و بس مخفی مبادکه در سند تشقیح اثر (نگهداری کردن) بپیه است و صاحب بحر درین مصدر نگاه داری را جا داده است علیحده ندارد که هر دو یکی است که نگهه و نگاه هر دو درست باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا۔

بدست و دندان نگاه داشتن مصدر اصطلاحی

بقول وارسته مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان نگاه داری کردن) مؤلّف عرض کند که با وارسته اتفاق نداریم۔ خیال خود را به مصدر با فوق الذکر ظاهر کرده ایم و این مرادف همان است و بس۔ (اردو) دیکھو۔ بدست و دندان نگاهداری کردن۔

بدستور اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است مؤلّف عرض کند که موحّده بمعنی بیست است و دستور بمعنی طرز و روش و قاعده و قانون پس معنی لفظی این باقاعده و کنایه از حسب معمول و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکه ... از دستور

این کار را می کند" (اردو) بدستور۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور معمولی طور پر۔ اصطلاح

بدسرشت | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بدطینت
کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت
کہہ سکتے ہیں۔ بدطینت کا ذکر (بداغان) پر گزرا ہے۔

بدسغان | اصطلاح بقول جہانگیری مرادف
(بدسگان) و (بدشغان) و (بدشگان) نام گیاہیست کہ آنرا
گشت گزشت گویند۔ صاحبان برہان گوید کہ بروزن دبستان
نام گیاہی است برہم پیچیدہ مانند ریسمان تافتہ و آں از پیچ
بساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و لبلاب خوانند و گویند کہ
طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری ازاں در زیر سر او گذارند
خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آن قطع شہوت کند و سوزان آنرا
قاتل ابنہ گویند۔ صاحبان رشیدی و جامع
و ناصری ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج
فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند
کہ ماہیت ایں بربد اسغان کردہ ایم و بدسگان
می آید اصل این است کہ این گیاہ سگان را
مخالف است و سگان ازو احتراز کنند و مضر و سم
خویش دانند ہمین است وجہ تسمیہ این کاف فارسی
بدل شدہ بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو)
دیکھو بدسگان۔

بدسگال | اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی بدگو
(حکیم فردوسی ۵) یکی شربت آب از پئے بدسگال
بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال ؎ و بقول برہان دشمن
و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر
و اندیشہ و گفتگوی باشد۔ صاحبان بحر و ناصری
و موید و ہفت و انند ذکر ایں کردہ اند (سعدی شیرازی
۵) تو نیکو روش باش تا بدسگال ؎ بہ بد گفتن تو
نیابد مجال ؎ (انوری ۵) بدسگالت در دو گیتی
در سفر باد و سقر ؎ نیک خواہت در دو عالم در
ثنا و در عذاب ؎ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش
و سگالیدن مصدر است **مؤلف** عرض کند
کہ سکندری می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

وسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است نہ بدسگال و (بدسگالیدن) کہ می آید البتہ مصدر این است۔ محققین زباندان کار بہ نزاکت لفظ و معنی نمی گیرند (اردو) بداندیش۔ دیکھو بداندیش۔

بدسگالیدن باکسی استعمال۔ بہار بذکر این از تعریف ساکت و نقل نگارش آصفی۔ مثالہ **مؤلف** عرض کند کہ بدخواہی کسی کردن (معنی ۵) خویشتن را ہم بدست خویشتن کشت ای عجب ؛ آنکہ باتو بدسگالید وز تو باز ایستاد ؛ (اردو) بدخواہی کرنا۔

بدسگان اصطلاح۔ ہمان بدسنجان است کہ گذشت و بحث این بر بدآسقان ہم مذکور (اردو) عشق پیچاں دیکھو ادیخچ۔

بدسوار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل شہسوار و (۲) اسپ سرکش و نارام **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بزبان ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم (اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲) دیکھو بدرام کے پانچویں معنے۔

بدسودا اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بدمعاملہ (طہماسپ قلی وہی ۵) چو زلفت دل ربود از صبر ہم قطع نظر کردم ؛ ببد سودا چو کار افتاد مرداز سود برخیزد ؛ مخلص کاشی ۵ ہر پری رو کہ باشد خوش ادا در سادگی ؛ چون برون آورد خط البتہ بدسودا شود ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعاملہ دیکھو بدادا۔

بدسیرت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدخو و زشت خصلت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ انوری بدسیرتی را استعمال کردہ است کہ بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (۵) با تو در بامن توان بستن بمسمار قضا ؛ جنس این

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری ہو (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبز رستہ **مؤلف** عرض کند کہ جہانگیر صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت و بجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ در دشت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق۔

بدشغان اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و جامع و ہفت مرادف بداسقان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و کاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں **مؤلف** عرض کند کہ دیگر لغتی محققین فارسی زبان با او نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان و دہقان

پس ایں را مبدل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشکل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدہیئت و بد وضع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیئت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراؤنی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع مرادف بدسگان **مؤلف** عرض کند کہ مبدل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم شین معجمہ و کاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنای کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں دہ ویرانہ برند تابوت مرا غافل و دیوانہ برند ایں نقل مکانست کہ ہمسایاں را از ہمیں خانہ بدشگون بآں خانہ برند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مونث۔ بدفالی۔ نحوست

بدطرز با حرز | اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مولف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم ازین بی خبر و ما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بدآئین است و بس۔ ہیچ نگشود کہ این شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بداسلوب۔

بدطریق | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداعتقاد و گمراہ و بدراہ **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدراہ اور گمراہ بقول آصفیہ بددین، بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طای مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدطینت دیکھو بدآغاز، بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان (صفت)

بدعا آمدن | استعمال۔ بفتح اول و ضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مولف** عرض کند کہ مقصودش از آغاز کردن دعا باشد و بس (حافظ شیراز ۵) بدعا آمدہ‌ام ہم بدعا دست برار کہ وفا با تو قرین باد و خدا یار ترا (اردو) دعا کا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) بدعای گربہ باران نمی بارد | مثل۔ صاحبان

(ب) بدعای گرگان باران نمی بارد | خزینہ و [illegible]

فارسی ذکر (الف) و صاحب احسن ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان چون کشش باران ببینند این مثل را زنند مقصودشان این است کہ ضعیفی کہ باران بحق او خطرناک است دعا کردہ باشد تا باران نبارد

مخفی مباد که گربه و گرگ وا ئگا از باران می ترسند و باران رانمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ بڑھیا کے ڈر سے ابر بھاگا یعنی بڑھیا نے اپنی جھوپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہوگی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت بقول بہار بکسر اوّل و فتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو که در دین پیدا شود بدع جمع آں و فرماید که فارسیان بمعنی دوم بالفظ نہادن استعمال کنند مولف عرض کند که لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کرده فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین بترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - اختراع - احداث - نیا دستور - رخنہ - خرابی - دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی -

بدعت سرا اصطلاح - بہار ذکر ایں بالحتانی زائد در آخر کرده گوید که کنایه از دنیاست (انوری ره) وست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار زد وست محمود است بر بتخانهای سومنات مولف عرض کند که جائی که دراں بدعت راه یابد آں را بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آں بسوی روزگار دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایه دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آں نباشد (اردو) بدعت سرا کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ - دنیا - مؤنث -

بدعت نہادن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید که عمل تازه در شریعت کردن (آست وحید عزبانش (روشنی ص) گرچه توانی چاره ام سہل است از دو رو مکش یا نتواں نہادن بدعتی عاشق بدرماں کے رسد (؟) بہار نیز بذیل بدعت ذکر ایں کرده از ظهوری سند آرد (ص) شام ہجران تو ایں بدعت نہاد یا روزها [illegible] پیش و یحوری نه دشت (؟) مولف عرض کند که [illegible] است که

محققین بالا چطور در مان عاشق و دیجوری روزا را بدعت شرعی قرار دادہ اند ونمی دانیم کہ چرا بمعنی عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازہ مطلقاً۔ (اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلف | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک وکسی کہ غذای لطیف و کثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد کہ علف لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین خورش ستور و جز آں و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورۂ فارسی بدعلف چارپائی باشد بسیار خوار کہ بسیار خواری عیب جانوران است حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا تصفیہ اختلاف ما کرو معاصرین با ما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہہ سکتے ہیں اور بلحاظ ہماری راے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ ہو۔

بدعمل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدکار و خطاکار و گنہگار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار بقول آصفیہ۔ حرامکار فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ بہار بفتح عین مہملہ دروغ گو۔ پیماں شکن۔ مقابل نیک عہد یعنی آنکہ عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (انوری ؎) بدعہد نسبت نخواں نگارا ز ہرچند کہ عہد من شکستی ز (اردو) بدعہد بقول آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنے قول سے پھیر جانے والا۔

بدعہدی | اصطلاح۔ بقول بہار (بذیل بدعہد) بدظنی و بدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی ؎) دل خود ز بدعہدی آزاد کن ز از ایں خوب ترشاہ را یاد کن ز **مؤلف** عرض کند کہ بہار غور نکرد کہ ایں بمعنی پیماں شکنی و دروغ گوئی است بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) ہمیں۔ ایم کہ بدظنی و بدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی بدقولی کہہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیماں شکنی۔ وعدہ کا وفا نکرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام | اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ عاقبت بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی سہ) یارسول اللہ از ارباب عصیان ہیچکس ؁ ہمچو آلہ نیست بدفرجام و رسوا بر زمین ؁ مؤلف عرض کند کہ فرجام بقول برہان بر وزن و معنی انجام است (الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت بخیر ین وجہ تخصیص عقبیٰ پیدا می شود و مقصود ما از تعمیم است کہ دنیا ہم درو داخل باشد۔ (اردو) بدانجام کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا انجام بخیر نہو۔

بدفوز | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف (بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی سہ) دایہ کو طفل بدآموز را ؁ تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را ؁ مؤلف عرض کند کہ مبدل بدپوز است کہ گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم تائے فوقانی بدل شد بدال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و بائے فارسی بدل شد بفا چنانکہ سپید و سفید صاحبان برہان و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بدپوز۔

بدق | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است و مرادف بیذق کہ بہ تحتانی دوم و ذال معجمہ بمعنی پیادۂ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است و ظاہراً معرب پیادہ و ہمین است خیال صاحب منتخب ہم مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب پیدل می نماید و پیدل بقول آصفیہ ہندی و بقول ساطع سنسکرت عجمی نیست کہ فارسیان از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند و عربان تعریب پیدل۔ بہ تبدیل بائے فارسی بفوقانی و دال مہملہ بمعجمہ و تبدیل لام بہ قاف باتی حال بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج و رینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود توانیم عرض کردکہ

مخفف و مبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ و استاد و تحتانی دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و پیادہ را بجاے این استعمال کنند (ارد و) پیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج کا وہ ادنیٰ درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقت بقول بول چال کہ ماخذش محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلف عرض کند کہ موحدہ را کہ افادۂ معنی معیت سید ہد بر لفظ دقت زیادہ کردہ اند و دقت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر و تشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ مشکل و بہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت دلیکن فرق نازک دارد و تائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود و تائید صاحب بول چال از مصدر (بدقت گردش کردن) کہ می آید (ارد و) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنوں کے دقت سے۔ بدقت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دیدن بغور و این موافق قیاس ماست کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (ارد و) غور سے دیکھنا۔

بدقت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کاشتن بخوبی مؤلف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (ارد و) دقت اور دشواری سے بونا۔

بدقت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلف عرض کند کہ

این مصدر مرکب سند معنی بیان کردہ صاحب بول چال است کہ بہ (بدقت) گذشت اردو اچھی طرح سے سیر کرنا۔

بدقدم اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر شوم قدم (شفیع اثرہ) بدقدم مانند طاؤس است در کشم ہما ؎ بسکہ دیدم دولت ایام را بے اعتبار ؎ بہار گوید کہ یعنی آنکہ مقدم او میمن نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کسے کہ شگون بیند ان آمدنش را نیک نداند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہیں جس کے آنے کو شگون لینے والے برا سمجھیں نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہیں، فلان شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا تو میرے گھر میں ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی۔

بدقمار اصطلاح۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ قمار بنار استی بازد (ملا اوجی نظیری ؎) زدست طالع بدمی رویم شہر بشہر ؎ چو بدقمار کہ تغییر می دہد جا را ؎ (قاسم مشہدی ؎) بلطف نرد محبت خدا بساز د قاسم ؎ کہ کار ما بہ حریفان بدقمار نیفتد ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو قمار بازی یعنی جوا کھیلنے میں بدمعاملگی کرے اور قواعد کا پابند نہ ہے۔

بدک بقول جہانگیری بمعنی بدبک است کہ گذشت و بقول برہان و رشیدی بضم اول و فتح دوم ہر دو بقول جامع مخفف ابدبک خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ مثال این یافت نشد مؤلف عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین اہل زبان است سند است و بس (اردو) دیکھو بدبک۔

بدکار اصطلاح۔ بقول اسد بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گنہگار و فاسق مؤلف عرض کند

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار فاسق و فاجر

بدکان فال نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد دیدہ زود خرید نماید و این در کساد و ارزانی جنس باشد (اشرف ص) شعر

این زمان اگر ہمہ دیوان حافظ است ٭ گر

بے رواجیش بدکان فال می نہند ٭ صاحب منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آزمائی کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی شعر درین زمان (اگرچہ آن مثل کلام حافظ خوب باشد) بدرجہ ایست کہ خریدارش پیدا نمی شود یعنی قدر کلام مفقود است پس خیال قدر سخن کردن مشابہ آرایش دکان است کہ بامید خریداری می کنند (اردو) دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ سے رکھنا تاکہ خریداروں کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بدعمل صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو بدکار۔ بداطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش دیکھو بدزندگانی۔ بدکردار بھی کہہ سکتے ہیں

بدکرداری را بدانجامی | مثل۔ صاحب مجموعۃ الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجق بدرفتاران زنند کہ انجام بدروشی بد است و چون بدکردارے را ابتلاے مصیبتی بینند استعمال این می کنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں

"بدمعاشی کا نتیجہ برا" "بدمعاشی کا منہ کالا" جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پھنسا ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین۔

بدکردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی گنجوی ؎) تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام ٭ کہ بد را حوالت بخود کردہ ام ٭ (ظہوری ؎) آن را کہ قبول عشق رد کرد ٭ ہر کار کہ نیک کرد بد کرد ٭ (انوری ؎) نگفتمت کہ مکن بد بجاے وصلت من ٭ کہ ہر کسی کہ کند بد بدی کشد کیفر ٭ (اردو) برا کرنا۔ دکن مین مستعمل ہے (اچھا نکرنا) صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو برا کیا۔ اچھا نہ کیا"

بدگمان | اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است مقابل تیرانداز ے کہ نشانہ خوب زند (نظامی ؎) چو بر جیس در جنگ ہر بدگمان ٭ کمان دارم و بر بدارم کمان ٭ بہار ہمین شعر را بسند (بدگمان۔ بہ کاف فارسی) آوردہ نقل (اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھا نہو۔

بدکند | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و سروری و برہان و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد (شمس فخری ؎) تا بہ بیند یک نظر دیدار شان ٭ روح قدسی جان بہ بدکند آورید ٭ خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت و پارہ بیای فارسی ہم بہمین معنی می آید ماخذ بیان کردہ خان آرزو من وجہ درست باشد و لیکن اکثر محققین فارسی زبان این را بکاف عربی آوردہ اند اندرین صورت

کند رابمعنی شکر گیریم که می آید و معنی لفظی این
قندی که بد است یعنی اگرچه رشوت شیرین
می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این ماخذ
بهتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو
بارہ کے تیرہوین معنے ۔

(الف) **بدکنش** (ب) **بدکنشت** اصطلاح ۔ بقول ضمیمهٔ برہان
و بحر و بهار بضم کاف و
کسر نون هر دو بمعنی بدکردار و بدفعل مخلص
کاشی (الف) بدکنش را بخش روشندلان بیوجه
نیست (شعر) زشت رومی ببیند از آئینه عکس
بدعا (سیر معزی الف) از فر دولت تو
با طراف مملکت (شعر) شد خانمان بدکنشان جمله
تار و مار (شعر) مؤلف عرض کند که (الف) مخفف
(ب) باشد که صاحب برہان کنش را مخفف
کنشت گفته و حذف فوقانی هم آمده چنانکه
راست و راس ۔ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بدکردار ۔

بدکیش اصطلاح ۔ بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذهب
و ناپارسا و بددین سند این از فردوسی بر
بددین گذشت مؤلف عرض کند که کیش
و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب
سفرنگ بحواله (شصت و سومی فقرهٔ نامهٔ
سوم شت شاسے کلیو) استعمال این پیش
کرده (وهو هذا) راست پوش یا بدکیش گردد
" و فرماید که بدکیش باطل مذهب است
بالجمله اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیده
بدمذهب کهه سکتے ہین ۔

(الف) **بدگرد** (ب) **بدگردش** (ج) **بدگردی** (د) **بدگردیدن** اصطلاح ۔ (الف) بقول
بهار آنکه گردیدن او خوب
نباشد (ابوطالب کلیم)
تا که پیش از مرگ آسایش تمنا
می کنیم (شعر) شکوہ از بدگردی افلاک بیجا می کنیم (شعر)
صاحبان آصفی دانند نقل نگارش مؤلف

عوض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای
(ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل
ترکیبی باشد قیاساً ۔ طالب سند استعمال باشیم ۔
و (ب) (۱) حاصل بالمصدر (د) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی ہم بمعنی چرخی کہ گردش او خوش
نیست و (ج) مرادف (ب) بمعنی اوّلش و
(د) مصدر مرکب بمقابل خوش گردیدن صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو)
(الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب)
(۱) بری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی ۔ بری
طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے
پہلے معنے (د) بری گردش کرنا ۔ برا ہونا ۔

(الف) بدگفت	اصطلاح ۔ الف بقول
(ب) بدگفتن	بحر (۱) زشت گفتار و

بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ؒ)
از بد بدگفت نرنجد حکیم ؎ ہیچ جو سنگ است
زصرصر سہیم ؎ (نظامی ؒ) ز بد گوے
بدگفت پنہان کنم ؎ گفتار نیکیش پشیمان کنم ؎
و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکب
مقابل خوش گفتن ۔ صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
(الف) بمعنی اوّلش اسم فاعل ترکیبی است
و بمعنی دوّمش مرکب توصیفی و بمعنی سوم مشتق
از (ب) و (ب) مصدر مرکب (۱) بمعنی
کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) بعکس خوش
گفتن کہ بدی گفتار مراد است (حافظ ؒ)
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؎
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را (ظہوری ؒ)
تا بدگفت شنیدم خود را نکو نشیم کو بگذار
تا برندان بداعتقاد باشد ؎ (اردو)
(الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو
بری ہو ۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی
بقول آصفیہ ۔ فارسی اسم مؤنث ۔ بدی ۔
غیبت ۔ برائی ۔ عیب گوئی ۔ [illegible] ۔

چغل (۳) برا کہنا۔ ماننی مطلق (ب) برا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک بآب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول اننذ و بہار بضم کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ے) جائی نمی رومی کہ دل بدگمان من ٭ تا بازگشتن تو بصد جا نمی رود ٭ (انوری ے) دل در غم انتظار خون شد ٭ بیچارہ ہنوز بدگمان است ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی بدظنی بشکی۔ برا گمان رکھنے والا۔

بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یاے مصدری بر بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ے) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ٭ سراسر امتحانی چیست باعث ٭ (اردو) بدگمانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول اننذ بروزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ سندی کہ از شمس فخری مہدا ایجا گذشت نقل آن باضافہ مرکز کاف در اینجا

(۳۴۵)

ہم فرمودہ ولے بر شعار محققین ہند نزاد او (اردو)
دیکھو بدکند ۔

بدگو اصطلاح ۔ بقول انند (۱) کسی کہ گفتار زشت
دارد سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور مؤلف
عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید
(انوری ؎) تلخ ہمچون عیش بدخواہان
ملک ٭ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر
٭ (ظہوری ؎) شکر کز بہر ظہوری ہست
خوب ٭ ہرچہ بر گوشش تو بدگوی زند ٭
(اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی
کرنے والا غیبت کرنے والا ۔

بدگونیا اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت گوید کہ بفتح و سکون دال و کاف فارسی
بواو رسیدہ و نون مکسور و یای تحتانی بالف
کشیدہ کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست
(وحید ؎) زراستی است کہ بدگونیاست
خانہ عمر ٭ بہ بین کمان کہ زکج خانہ رہست
تیر نداخت ٭ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح
معماران کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست
و خانۂ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند
بہار گوید کہ خانۂ دیوار کج و ناراست
مؤلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی
بقول برہان مثلث القاویہ را گویند کہ
کجی و راستی عمارت را ازان یابند (الخ)
و ہمین را در ہند گنیا بدون واو بکاف
فارسی مضموم خوانند پس معنی این ترکیب
بلفظ بد ظاہر و کنایہ از مکانی کہ صحن او
کج باشد یا عمارتش ناراست در عرض و
طول ۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند
غور نکردہ اند و مقصود شان غیر ازین
نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجۂ آن
ناراستی زمین مکان است طرز بیان شان
بغلط انداز و ۔ فتأمل (اردو) وہ مکان
جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہ ہو یعنے دونوں

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو جو گنیا سے نہ ملے یعنے جب زاویہ میں گنیا قائم کریں تو معلوم ہو جاے کہ عرض و طول میں راستی نہیں ہے جیسے ایک دالان ہے جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ اسکے عرض کی دیواریں اپنے طول میں ٹیڑھی ہونگی اور گنیا سے نہ ملینگی -

بدگوہر اصطلاح - بقول برہان و بحر و بہار و جامع کنایہ از بدذات و بداصل باشد چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب ے) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست ؛ مس بدگوہر اگر ناز با کسیر کند ؛ (انوری ے) عاجزی بود کرد با تو پناہ ؛ از بدرو زگار بدگوہر ؛ (اردو) دیکھو بداصل -

بدگوہری اصطلاح بمعنی بدذاتی و بداصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر) زیادہ کردہ اند بس (انوری ے) یا ثند از یا من توان بستن بسیار قضا ؛ جنس این بدسیرتی یا مثل آن بدگوہری ؛ (اردو) بدذاتی - بدطینتی خباثت - شرارت -

بدگوے اصطلاح - بقول بہار دانند کسی کہ گفتار زشت دارد مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرید - زائد است و بس و سند این ہم ہمانجا نگارد [illegible]

دیکھو بدگو -

بدگہر اصطلاح - بقول جہانگیری و رشیدی کہ در ملحقات کنایہ از کم اصل و بتبدیل بر ہان محقق (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا کم اصل نوشت وچرا در استغنا رانداخت گوہر بمعنی سرشت و اصل است پس بدگہر بمعنی بدسرشت [illegible] مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد [illegible]

شیراز سے) کنون دشمن بدگهر است ؛؛ با سرو
مردی و جهد هم بتافت ؛؛ (صائب سے) با هیچ
بدگهر نشود چرخ سینه صاف ؛؛ خون است شیر گوشه
پستان گنبد را ؛؛ (اردو) دیکھو بدگہر
بدگہر باکس وفا نکند مثل ـ صاحبان
تحریر و امثال فارسی و احسن ذکر این کرد
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که فارسیان این مثل را
بمذمت بدگوهران زنند و گویا هیچ
که بی وفائی بد اصلان متحقق است اردو
کے لئے یوں کہتے ہیں ؛؛ بد اصل بد وفا ؛؛ رذیلوں
سے رذالت شریفوں سے شرافت ؛؛

بدل بقول وارسته بتحقیق (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی که دفع فن
حریف بدان کنند چه هر فن کشتی بدل دارد (میرنجات سے) دار و آن پیچ جان دیگر
هر فن را هر کو هر فنی را بدلی هیچ نباشد در خاطر کو و فرماید که لیکن بدل بدین معنی خصوصیت
با کشتی ندارد و دفع کردن حمله خصم است عموماً (ظهوری سے) زدم چو تیغ تا افتد کنند
ابنا زدم و ست پیشین را بدل نیست ؛؛ نیز فرماید که پیشین (۳) جمعی است سر و پا برهنه
نا نقید که آنرا در هند بوده لگویند. وزن فاحشه که چه گرد را بودلی (فوقی سے) همه رخت
آب لیک دلی ؛؛ همه غلط ؛؛ آب لیک بدل ؛؛ بهار نسبت معنی اول صراحت فرماید که
عوض چیزی و بذکر معنی دوم گوید که در عرف هند آن را لوتر گویند مؤلف عرض کند که
معنی اول لغت عربیست کذا فی المنتخب و معنی دوم مجاز معنی اول است که اصطلاح
خاص کشتی گیران شد. و بدین معنی اصطلاحی فارسی باشد و نسبت معنی سوم عرض میکنیم که
قول ساطع (بودلی) لغت هندیست بمعنی زن آزاده که با فقرای بالنوا اوقات خویش بسر

بسر می برد و لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را بود لہ گفتند و فارسیان
بحذف واو و ہای ہوز آخر بدل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است
و جادارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند
و جادارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ ایست از اولیاء اللہ
کہ جمع آن بدلا است و تکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجہ لب
و لہجۂ فارسیانست بر سبیل تفریس (اردو) (۱) بدل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر
عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا (۲) توڑ۔ بقول آصفیہ
مذکر۔ پیچ داؤ کا الٹ۔ بدل (۳) فقیروں کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے
پاؤں رہتے ہیں۔

بدل آوردن استعمال۔ معاوضہ پیدا
کردن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت (عرفی ؎) پر غرور یست
کہ تا من در مدحت نزدم ٭ این گمان
داشت کہ دورانش نیاوردہ بدل ٭۔
(انوری ؎) دہر نتواندت آورد نظیر ٭
چرخ نتواندت آورد بدل ٭ (اردو)
بدل لانا۔ معاوضہ پیدا کرنا۔ قائم مقام پیدا کرنا

بدلا وارستہ بذیل معنی سوم لفظ بدل گوید کہ
بدلا نیز (حاذق گیلانی ؎) بدور این جہل
آنچنان غم آگنیم ٭ کہ بعصر این بدلا با الم
چنان یکسان ٭ کہ گر سخن بطرازم درین
مشغبہ دام ٭ بجای شعر ترا دو غم ازین
شریان ٭ صاحب انند این را لغت عرب
گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست
از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از ابدآل اند چہ ابدآل در ہمہٗ
عالم ہفتاد شخص اند وبحوالہ کشف گوید کہ
ابدال بعضی از عباد مخلص وصالح حضرت
حق باشند ودر اصطلاح این ہفت مردان
اند کہ چون مسافرت کنند یکی از ایشان از
موضع ترک جسد کند بصورتی کہ داشت
بحیثیتی کہ ہیچکس نداند کہ وی غائب شدہ است
مؤلف عرض کند کہ تسامح وارستہ است
کہ بدیل بدل ذکر این کرد واین را لغت فارسی
خیال فرمود۔ گیلانی در کلام خود کہ بالا گذشت
ہمین لغت عرب را استعمال کردہ است
کہ جمع بدیل است وعجبی نیست کہ فارسیان
بدل را کہ بمعنی سومش گذشت از ہمین لغت
بدیل مفرس کردہ باشند کہ جمع آن بدلا است
(اردو) خدا شناس فقیرون اور اولیاء اللہ
کے ایک گروہ کا نام عربی مین بدیل ہے اور
اسکی جمع بدلا۔

بدل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (قاسمی
گونابادی س) از وپیش کوہم در کینہ سا ؎
کہ نبود بدل دست پشمینہ را ؎ (اردو)
بدل ہونا۔ عوض ہونا۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ جا گرفتن
در خاطر (اشرف در تعریف سرما س)
از عناصر آنچہ در خاطر بود نار است بس ؎
غیر یک یار ہم نمی چسپد بدل زین چار یار ؎
صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند
(صائب س) گرچہ لب ہای شکر گفتار می چسپد
بدل ؎ دل زمن چشم سخنگوی رباید بیشتر
؎ مؤلف عرض کند کہ مقصود محققین بالا
غیر از مقبول دل وپسند دل شدن نباشد
(اردو) دل مین جگہ کرنا۔ بقول آصفیہ

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا خصوصیت
پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے (دل
مین چھپنا) پر فرمایا ہے۔ دل مین کھبنا۔ دل
پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا

بدل چیدن مصدر اصطلاحی گرفتن بجای
سند این از ظہوری بہ (بدل شدن) می آید
(اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔

بدل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بفتح اول و دوم (۱) بمعنی عوض گذاشتن
است متعلق بمعنی اول و دوم بدل گذاشت
و (۲) بفتح اول وکسر دوم مرادف بجا داشتن
کہ گذشت (عرفی لہ) سال مولود تش ازان
شاخ گل ای بدل است ٭ کہ ندارد بدلی در
چمن دولت و رای ٭ سندی از سیر بجات
بر معنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱)
بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲)
دل مین رکھنا۔ دیکھو بجا داشتن۔

بدل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ (۱) بفتح اول و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل
لباس کردن و (۲) بفتح اول وکسر دوم بہ صدق
دل موافقت کردن (سالک قزوینی لہ)
ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ٭ نمی خورم
ز تلبیس روزگار فریب ٭ (خاقانی لہ) بدل
سازم بزنار و بہ برنس ٭ (لا ادری لہ)
من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ٭
(اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ
کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا
بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے
موافقت کرنا۔

بدل شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اول و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

یافتن (صائب ؎) ستم مکن بہ ضعیفان کہ
شد تبسم برق ٭ بدل بنالۂ جان سوز در
نیستانہا ٭ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور
و آب نیلوپل ٭ شد مرا از عبیر و مشک بدل
٭ (ظہوری ؎) بآسایش بدل شد رنج دشمن
٭ بدل ہر شش بجای کینہ چیدیم ٭ (اردو)
بدلا جانا - تبدیل پانا - بدل ہونا -

بدل غلط | اصطلاح - بہار گوید کہ در کلام
فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود و بدار
آن لفظ (غلط) کنند چنانچہ درین بیت عرفی
(؎) گل اندیشۂ من سحر غلط معجز رنگ ٭
بلبل منطق من الہام غلط وحی سرای ٭ و
فرماید کہ لفظ (معجز رنگ) و لفظ (وحی سرای)
بدل لفظ از (سحر و الہام) باشد و بعبارت
(نے غلط گفتم و نے نے) و (لابل) نیز بدل
غلط کنند چنانچہ درین بیت عرفی (؎)
نے نے غلط این نغمۂ مبقع نسرودم ٭ این
نغمۂ نشید است دگر صوت و نغم را (ولہ ؎)
کام جان را تازہ کردی ای غم لذت شعار
٭ نی غلط گفتم چہ غم ای من و ای سلوای
من ٭ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی
با من ٭ می باید چہ جای خواب است ٭
زان می کہ برنگ و بوی گوئی ٭ چون سرخ
گلست و چون گلابست ٭ لا بلکہ ز نور تابش
خویش ٭ یک جزو زماہ و آفتابست ٭ مصاحب
اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است یعنی چیزی کہ بعوض چیزی آرند
و درمیان ہر دو لفظ (غلط) یا (غلط کردم)
یا کلمۂ (لا) یا (نے نے) یا (نہ چنانست)
نوشتہ می شود چنانکہ در شعر اول عرفی گل
اندیشہ خود را سحر نام نہاد و گفت کہ غلط
است بلکہ معجزہ رنگ است ہمچنین بلبل
منطق را الہام گفت و گفت کہ غلط است
یعنی الہام نیست بلکہ وحی سرا است و ہمچنین

شاعری گوید (س) گلاب و مشک و بادام
و نبات است ٭ غلط کردم تمام آب حیات
است ٭ مقصود اینست که چیزی را به چیزی
تشبیہ دادن و باز ازو انکار کردہ تشبیہ
بلند تر از ان آوردن را بدل غلط گویند
زیرا که اوّل را غلط گفته رجوع شوند تشبیہ
ثانی پس ہمین است (بدل غلط) (اردو)
بدل غلط مرکب اضافی - فارسیون نے
اُس تشبیہ کو کہا ہے جو تشبیہ اوّل سے
بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہیں
نہیں) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "
میرا یار تارا ہے نہیں نہیں بلکہ چاند ہے "
" میرے معشوق کا درجہ آسمان ۔ غلط کہا ۔
عرش کے برابر ہے " " میرے ممدوح کا
رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے "

بدل کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که معاوضه کردن و تبدیل ساختن
باشد (فغانی شیرازی س) ٭ بنعیم ہر دو
عالم نکند بدل فغانی ٭ نظری به نازنینی
ز رہ نیاز کردن ٭ (انوری س) ای کردہ
درد عشق تو اشکم بخون بدل ٭ وی ایزدم
سرشته ز عشق تو در ازل ٭ (اردو)
معاوضه کرنا - بدلنا -

بدلگام | اصطلاح - بقول سروری در
ملحقات (۱) معروف (۲) کنایه از کسیکه
سر با طاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در
ہزل س) نازک اندام ناخوشی می کرد
٭ بدلگامی و سرکشی می کرد ٭ خوابنیدش
ز لطف بر زانو ٭ قضی الامر کیف ما کانوا
٭ صاحب برہان صراحت معنی اوّل کند
که اسپ بدلجام باشد یعنی ہیچ دہنه را
قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید که کنایه
از مخالفت کننده صاحب رشید می فرماید

توسن و سرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کرده اند خان آرزو در سراج گوید
که اسپی را گویند که هیچ دهنه را قبول نکند
و ازین جهت بر مطلق سرکش خواه انسان
باشد خواه اسپ و استر وغیره اطلاق
کنند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است و معنی اوّل برای اسپی استعمال کنند
که در اطاعت نباشد و لجام را می کشد و
غالب باشد بران و پروای آن نکند
و معنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
هم یعنی انسانی که ناسخن شنو است و زبان
دراز و سرکش (اردو) منه زور (۱)
بقول آصفیه سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رکے۔ نصیر
؎) سخت منه زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ؛؛ اس پہ کوڑا ترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ؛؛ (۲) منه پھٹ۔ بدلگام۔
دریده دهن۔ بدزبان جیسے ؛؛ وہ بڑی
منه زور عورت ہے اسکے منه کون لگے ؛؛ سرکش
بقول آصفیه فارسی۔ باغی۔ نافرمان۔ متمرد۔

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که مرادف بدل شدن است که گذشت
(سنائی غزنوی ؎) پندی و همت اگر پذیری
از من ؛؛ ناسور ترا بدل نگردد شنیوان ؛؛
(ظهوری ؎) شکوه های گردش گردون
بدل گردد بشکر ؛؛ طول روز وصل اگر عرض
شب هجران شود ؛؛ (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
و بحر و انند بکسر دال مهمله (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ؎) فلک بعمر خود از سرکه
یافت آزاری ؛؛ بدل گرفت و بعهد تو انتقام
کشید ؛؛ مؤلف عرض کند که (۲) ناراض
بودن بدل و کینه در دل داشتن است

اصطلاحًا یادداشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل و دوم معاوضہ گرفتن (ملّا جامی ؎) بر ہیچہ بود تواں گرفتن بدلی ❊ تو بی بدلی نزا بدل نتواں یافت ❊ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔ (۲) دل میں رکھنا۔ بقول آصفیہ کینہ توز ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندھنا۔ (۳) معاوضہ قبول کرنا۔

بدل گزیدن استعمال۔ بفتح اوّل و دوم و بضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن و بدل قبول کردن (انوری ؎) ای بی بدل چو جان بدلی نیست بر توام ❊ بر بی بدل چگونہ گزیند کسی بدل ❊ (اردو) بدل قبول کرنا۔ بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اول و دوم بمعنی بدل شدن است کہ گذشت (خسرو ؎) پر تو او تافت بر وی زحل ❊ گشت سعادت بہ نحوست بدل ❊ (اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل باتحلّل اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث عوض چیزی کہ تحلیل می شود از بدن مؤلف عرض کند کہ باضافت لام اول و تشدید لام دوم و سکون لام سوم مرکّب عربی زبان است کہ فارسیان بترکیب خود استعمال کردہ اند (اردو) بدل باتحلّل کہہ سکتے ہیں یعنی اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکر۔

بدل مہمل اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است و کنایہ از لفظی کہ بی معنی و ہم وزن لفظی باشد و استعمال آن در محاورہ می آید و تبیع اثر بر معنی نکند چنانکہ تال مال و تار مار و غیرہ و ہمین را (تابع مہمل) ہم گویند ما این اصطلاح را از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم و معنی لفظی این عوضی کہ مہمل است یعنی لفظی کہ مرکب است از دو لفظ یکی اصلی کہ معنی دارد و دیگری بی معنی

(۱۵۰)

(۱۵۰۲)

کہ مہمل است بخیال ما (تابع مہمل) بلحاظ تفتیش
بہتر از (بدل مہمل) است ما این را باعتبار
(مؤید الشعرا) قائم کردہ ایم کہ از معاصرین عجم
بود خدایش بیامرزد او می گفت کہ (تابع مہمل
اصطلاح عرب است فارسیان ہمین را (بدل
مہمل) می گویند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
تابع مہمل۔ اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور
ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ میں ہوا ہو
جیسے آٹا پاٹا۔ بقول امیر (تابع مہمل) یہاں متبوع
پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (اول بدل)

بدل نقش بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
بمعنی تصور کردن است مؤلف عرض کند
کہ (نقش بستن) مصدریست کہ بجای خودش
می آید کہ آن را با لفظ بدل مرکب کردہ اند و
موحدہ مفتوحہ بمعنی بر باشد کہ ترجمۂ علی است
و دل بدال مہملہ مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی
لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی
مباد کہ صاحب رہنما در معنی این کار را از احتیاط
نگرفت معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ (بدل
نقش بستن) تصور کردن نیست بلکہ قائم شدن
تصوری و خیالی مستحکم در دل است چنانکہ
"صحبت او بدلم نقش بست" یا "صورت
او بدلم نقش بست" فتأمل (اردو) دل
پر نقش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ کسی بات کا دل میں
جم جانا۔ دل میں بیٹھ جانا۔ نقش کالحجر ہو جانا
۔صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب
آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔
کسی شئی کی صورت دل میں باندھنا۔ غور۔ دھیان
اور ایک منصوبہ سوچنا۔

بدلہ | بقول جہانگیری و جامع و رشیدی مرادف
بدرہ مؤلف عرض کند کہ ما بر بدرہ حقیقت
ماخذ این بیان کردہ ایم کہ این مبدل آن باشد
رای مہملہ بدل شدہ بہ لام چنانکہ چنار و چنال

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدلہجہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام وجیم تازی بمعنی بدآواز و بدالحان و بدزبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان ومحاورہ ووضع تکلم وآواز خوش ولغت (انتہی) پس بہ تحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی وکسی باشد کہ لفظ ہر یک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند وتعمیم بیان کردہ محققین اول الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ کہہ سکتے ہین وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اس زبان کے لہجہ مین ادا نہ کرے۔

بدل یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ؎) اگر بہر لفظت بدل یافتند ؎ بمعنی ترا گوش بر تافتند ؎ وسند دیگر از جامی بر بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا۔ معاوضہ پانا۔

بدلیون بقول برہان با یای حطی بر وزن سرنگون بلغت سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ و بسرخی مائل مشہور بہ (مقل ازرق) اگر بخور بر گیرند یا بخور کنند بواسیر را نافع صاحب محیط بر مقل گوید کہ بسریانی مقلا وبرومی بذالیون وبیونانی بادلیقون و افلاطن وفدلیون وبترکی قارادہ وبعربی قفر وکور ومقل الیہود وبفارسی بوی جہودان وبہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر الہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند از ینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند۔ بدریون ہم بہمین معنی گذشت و این مستبدل آنست

کہ رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال
پس این مقدّس باشد (اردو) دیکھو اله -
بدم | بقول هفت بفتح اوّل و دال ابجد (۱)
ای بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اوّل
امر دمیدن - صاحب مؤید ذکر معنی اوّل کند
بحوالهٔ قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴)
بمعنی بد آمم و (۵) بد مراد (۶) بضم اوّل و فتح
دوم مخفف بودم و بقول شمس بکسر یا و ضم (۷)
دنبه و (۸) آغاز دن مؤلف عرض کند که سبحان الله
چه موشکافیها بکار برده اند در معنی اوّل بای
معیّت است و استعمال این بر زبان معاصرین
عجم نیست البته اینذم بمعنی همین دم وفی الفور
مستعمل است - طالب سند باشیم و در معنی
دوم هم بای معیّت - استعمال این هم ندیدیم
و مشتاق سندمی باشیم و شک نیست که دم
بمعنی نفس است و بمعنی سوم ضرورت بیان
نداشت که بوجود مصدر مشتقاتش را بیان

کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل
است و بمعنی چهارم مخفف بد آمم یعنی بد
ستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (س۵)
بدم گفتی و خورسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را (۶)
و بمعنی ششم مخفف واحد متکلم مصدر بودن
و معنی هفتم خبری دهد از مایهٔ تحقیق صاحب
شمس و مقصودش جز این نباشد که بر لفظ
(دُم - بالضم) بای زائد زیاده شد
بمعنی با دُم دنبه را گفتند ما نشنیدیم و ندیدیم
که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی
باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند
و معنی هشتم بیان کرده صاحب شمس هم غلط
محض است و خبری دهد از فهم محقق بی
تحقیقی - حق آنست که این لغت اصلاً قابل
بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع
صاحب مؤید است و این است لی تحقیقی جناب

شمس دما این را گذاشتیم تا حقیقت طلبان
در غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے
جلدی سے۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ
نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر۔
پھونک مار۔ اور یہہ دمیدن کے تمام معنون
پر شامل ہے (۴) بدہن براہون (۵) مجھ
کو برا جیسے "تا مجھکو برا مت کہو" (۶) مین
تھا (۷) دُمبہ۔ دکن مین اُس عربی بکرے
کا نام ہے جسکی دُم زبردست اور بھری
اور چربی دار ہو معلوم ہوتا ہے کہ دُنب
یہ اسے نسبت زیادہ کرکے دُنبہ بنا لیا اور
پھر نون میم سے بدلکر دُمبہ ہوا بعض معاصرین
عرب بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال
کرتے ہیں۔ (۸) گردلی دینا۔ دکن مین مستعمل
ہے اسی کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین
ہاتھ دیکے نکالنا) کہا ہے۔ یعنے گردن پکڑ کر نکالنا

بدم تیغ زدن کسی را | مصدر اصطلاحی
تہ تیغ آوردن کسی را و قتل کردنش زصائب
(۵) قطرہ آنکس کہ بی آب بظلمت می زد
کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد
کسی کو تہ تیغ کرنا۔ قتل کرنا۔

بد مذہب | اصطلاح۔ بقول انند بحر الفرہنگ
فرہنگ بفتح میم وسکون ذال معجمہ و فتح ہا
بدشرب و بد طریق مؤلف عرض کند کہ آ
فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب
کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ
بگڑا ہوا ہو۔

بد مذہبان | اصطلاح۔ بقول بحر و شمس و ہفت
اشارہ با فلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد
نیست مؤلف عرض کند کہ کسانی کہ بد مذہب
و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد ثابت
دارند چنین نیست کہ این جمع اصطلاح
گذشتہ باشد بس (اردو) دیکھو بدمذہب
یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بد مذہبون

بدمرد اصطلاح - بقول بہار معروف مؤلف
عرض کند کہ بفتح اوّل وسوم مقابل نیکمرد
است - قلب اضافت مرد بد (اردو)
برا شخص - مذکر -

بدمزاج اصطلاح - کسی کہ زشت خو باشد
اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری سہ) مردم
زغم و غمہم علاجست ٭ با خود چہ کند کہ بدمزاج
است ٭ (اردو) بدمزاج - دیکھو بدخیم -

بدمزگی اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح میم وزای ہوز (۱) عدم لذت
و بیمزگی و (۲) بمجاز کنایہ از سردمہری میان
دوستان مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدمزہ
بقاعدہ فارسی بحذف ہای ہوز کاف فارسی
و یای مصدری زیادہ کردہ اند (اردو)
بدمزگی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث
(۱) بدذائقہ پن (۲) رنجش - آزردگی -
رنجیدگی - بگاڑ - ناموافقت -

بدمست اصطلاح - بقول انند و بحر بفتح
میم و سکون سین مہملہ کنایہ از مست گذاشتہ
و بی خود (ملا جامی سہ) گردد قدح بادہ
بکف چشم غزالان ٭ بدمست نگاہ تو کہ بر
ساغر می افتد ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول
آصفیہ - نشہ میں چور - مدہوش - نشہ میں
باولا - سیہ مست - شریر - لچہ - شہوت پرست

بدمستی اصطلاح - حالت مستی و بیخودی
است - یای مصدری بر بدمست زیادہ
کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری سہ) درج دُر
مجلس رندان زبان خود نگہدارد ٭ کہ می سازد
کند بدمستی تا کہ خمار سن ٭ (اردو) بدمستی
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث بدمستی
سیہ مستی - شہوت پرستی -

بدمعاش اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بدروزگار و بد زندگانی مؤلف

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
بدمعاش۔ دیکھو بدزندگانی۔

بدمعامله اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بدسودا یعنی آنکه معامله بنا راستی کند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعامله دیکھو بدادا کے دوسرے معنے۔

(الف) بدهموم اصطلاح۔ صاحب ناصری ذکر الف بحواله برہان کند و فرماید که بدنام

(ب) بدهمون معروف است و صاحب برہان (الف) را نوشته فرماید که لغت زند و پازند باشد بمعنی ترسیدن و رمیدن و در نسخهٔ دیگرش (ب) به همین معنی مذکور و (الف) مشترک صاحب ہفت ہر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند که (بدهمونتن) به میم اول مفتوح و دال مهمله ساکن و میم مفتوح یا میم مضموم و واو و نون ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رمیدن که بجایش می آید و صاحب موارد ذکرش کرده پس اگر علامت مصدر (تن) را دور کنیم (بدهمون) باقی می ماند به میم اول و همین است اسم جامد و اسم مصدر۔ صاحب برہان هم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کرده پس متحقق شد که درین اصطلاح میم بدل شد بموحده بر خلاف قیاس یا همین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کرده موافق قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد که در کتابت میم را موحده کردند و خیال ما تائید آخر می کند زیرا که از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچه ناصری بدنام را معروف گفته هیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدلش و هر دو بمعنی ترس و ترسندگی و فرار و رمیدگی۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر

دیکھو باس ۔ فرار بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بھاگنا ۔

بدمہر اصطلاح ۔ بی مہر و بی محبت و سرد مہر و سنگ دل و ظالم و بیرحم ۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) از تو بدمہر جفا غلط است ٭ عرض خوبی مہر و فا غلط است ٭ (واله ؎) رسم دیرینہ بدمہر انست ٭ یار گردیدن و بر گردیدن ٭ (اردو) سرد مہر بقول آصفیہ ۔ بے مہر ۔ بے محبت ۔ بیرحم ۔ بیوفا ۔ سخت دل ۔ ظالم (میر ؎) صبح اس سرد مہر کے آگے ٭ قرص خورشید ہو گیا کافور ٭

بدمہری اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی سرد مہری ۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر سرد مہر زیادہ کردہ اند ہمین معنی این بی مہری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سرد مہری ۔ فارسی اسم مؤنث ۔ بے مہری ۔ بے وفائی ۔ بے مروتی ۔ سنگدلی ۔ (ناسخ ؎) میرے سینہ پر بتوں کی سرد مہری سے ہے داغ ٭ مشک سے بدتر سے چھپایا مرہم کافور کا ٭

بدن بقول ضمیمہ برہان (۱) معروف است و (۲) زرہ کوتاہ ۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۳) بضم اول بر وزن شدن مخفف بودن ہما نسبت معنی اول فرماید کہ بالتحریک در صراح جسد آدمی و بحوالہ قاموس گوید کہ از جسد آدمی سوای سر و بحوالہ عین الخلیل می آرد کہ از جسد سوای موی و سر و فرماید کہ در ہندی تمام روی ۔ وکلد و ابدان جمع آن ۔ فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند و لہذا (بدن شمع) و (بدن کوہ) نیز آمدہ و (بدن صبح) استعارہ باشد (با فرکاشی ؎) دائم خورند خون دل خویش عاشقان ٭ پیوستہ باشد از بدن خود غذای شمع ٭ خواجہ جلال الدین سلمان

ﮯ) تا عماری فلک راست غلاف از اطلس ٭ تا قبای بدن کوه گران از خارا ست
از بقای ابدی باد بقای قد تو ٭ که بقای بوجود تو مزین چو قباست ٭ نیز فرماید که از سینه
و پشت مراد است (نظامی ﮯ) بپوشید خفتانی از گردن ٭ که سنگ بزند راستین تا
بدن ٭ وگوید که بهر تقدیر (۱) با دختر گل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز بادام
(۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام - از صفات و تشبیهات اوست [illegible]
ﮯ) زنبه چهر است در صفای بدنش را ٭ دختر گل فرد انتخاب ندارد ٭ (سلمان ساوجی ﮯ)
بباغ شیر فلک باد خشمت ار گذرد ٭ زشاخ نور بریزد شگوفهٔ بدنش ٭ (ملا [illegible]
بلخی ﮯ) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام ٭ تن تو در قفس سیم کرده است
مرا ٭ (هلالی ﮯ) پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام ٭ نازک بدنی چو مغز بادام ٭ [illegible]
فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سر و چهره - صاحب ساطع مشتق [illegible]
عرض کند که بمعنی اول لغت عرب است و تصرف فارسیان در معنی چنانکه [illegible]
شد بر سبیل تقریب باشد مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵) [illegible]
و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن [illegible]
سنسکرت از لغت عرب آمده و جا دارد که بالعکس آن مشتق [illegible]
پیدا است که بدن از گردن تا کمر را گفته اند و هر دو دست و ران داخل [illegible]
که از سینه و پشت مراد گرفت درست نباشد فقال و نسبت [illegible]
کلاه بر سبیل مجاز است و بمعنی سوم مخفف (اردو) را ا بدن بقول آصفیه [illegible]

اسم مذکر۔ جسم۔ تن۔ ڈیل۔ گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فارسیوں نے بدن کہا ہے۔ (۲)
وہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
چلتہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی ہوتی
ہے [illegible] اس درجہ تیغ [illegible] خدا سے [illegible] آہنی پہنے ہے جو ہر سے زرہ
فولاد کی ہو (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنامی | مصطفی۔ مقبول [illegible] و [illegible] بالفتح
[illegible] شہرت کردن به بدی
باشد و (۲) [illegible] است که اسپ و استر را
[illegible] و آن را [illegible] گویند صاحب بحر
[illegible] بمعنی [illegible] اول [illegible]
[illegible] شہرت [illegible]
[illegible] بمعنی [illegible] اول [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] و فرمایا که این غلط فاحش است
چرا که باین معنی [illegible] است [illegible]
مؤلف عرض کند که مقصود محققین بالاخبرین
نباشد که معنی اول اسم فاعل ترکیبی است
یعنی نام بد دارند و از بیان محققین بالا [illegible]

را در غلط انداخت او مقصود ایشان را
نفهمید۔ صاحب بحر صراحتش کرد حق آنست
که از بیان ایشان خوب شود [illegible]
چون [illegible] و دیگر [illegible] انفعال [illegible] چون
[illegible] نامی چون [illegible] بدنام [illegible]
[illegible] شعرا بدنام [illegible] است
[illegible] دیگر انفعال
[illegible] اشتغال [illegible] که [illegible]
[illegible] نامی بدنام [illegible] است یعنی بدنام شد
[illegible] معنی [illegible] عرض می شود
[illegible] صاحب [illegible] قدر [illegible]
و صراحت مزید نکرده که چه قسم عرض است

و صاحب انند سراجیه را ہم لغت فارسی گفته و در تعریف علامات مرض پی نبرده و صاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است که از تحقیق فرید قاصریم معاصرین عجم ہم تا بید نامی کنند و بیمار عجمی را نیافتیم که صراحت مزیدی کرد (اردو) (۱) بدنام بقول آصفیه فارسی - وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ گیا ہو (۲) چارپایوں کا ایک مرض جس کا اردو نام اور تعریف معلوم نہو سکی -

(۵۰۶) **بدنام افتادن** مصدر اصطلاحی بمعنی بدنام شدن - ما اشارۂ این بر معنی سوم افتادن کرده ایم (حافظ شیراز ؎)
صوفیان جمله حریفند و نظر باز ولی ؏ زین میان حافظ دلسوخته بدنام افتاد ؏ -
(اردو) بدنام ہونا -

(۵۰۷) **بدنام ساختن** استعمال بمعنی بدنام کردن است (ظہوری ؎) بنقص آرم را سازند بدنام ؏ کریمان ہم با برامی نسازند ؏ (اردو) بدنام کرنا -

(۵۰۸) **بدنبال افتادن** مصدر اصطلاحی - در پی کسی شدن و تعاقب کردن (ظہوری ؎) پیش خواہد رفت کارم در شناسائی ایما ؏ چون ظہوری خویش بدنبال سخن افتاده ام ؏ (وله ؎) بس مشکل است حال دل ناتوان من ؏ افتاده مرگ رشک بدنبال جان من ؏ (اردو) پیچھا کرنا - بقول آصفیه تعاقب کرنا - رگیدنا - درپے ہونا - (شوق ؎)
میرا پیچھا بس اب نہ کیجئے آپ ؏ میرے گھر مجھکو جانے دیجئے آپ ؏ پیچھے پڑنا - بقوله درپے ہونا -

(۵۰۹) **بدنبال افگندن** مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالہ بہار در عقب گذاشتن (صائب ؎) سبک جولان کند شوق سبکروحش گر آنہارا ؏ بدنبال افگند منزل درین ره

کاروان ها را ؟ مؤلف عرض کند که دنبال
درینجا بمعنی پس است ؟ مطلقا (اردو)
پیچھے چھوڑنا ۔

بدنبال گردیدن | مصدر اصطلاحی بمعنی در پی شدن است (ظهوری
ـه) بدنبال نمک گردم ظهوری چو که بر
ریش دل انگار بندم ؟ (اردو) پیچھے
پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔

بدنج | بقول شمس باوّل و ثانی مکسور بلیله باشد صاحب محیط بر بلیله گوید که اسم فارسی
است معرب آن بلیلج و البلیلج و بهندی بهیره و بهیرا و در انگریزی میروبلن و چیبولک
مانند و آن ثمر درختی است چهار نوع باشد (۱) زرد (۲) هندی (۳) کابلی (۴) چینی
جمیع اقسام آن سرد در اوّل و خشک در دوم و همه مطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام
و خفقان و توحش و در طحال و نافع معده و همه آلات غذا و هاضم غذا و مقوی حمل حدو
و منافع بی شمار وارد الخ ؟ مؤلف عرض کند که هیچ نکشود که بدنج لغت کدام زبان
است و ای از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و هیچ نیست که (بدنج) را که تحقیق
دوم گذشته است محقق بی تحقیق به نون سوم نقل کرده همدرانجا هم (بدنج) در عالم
بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحده با نون یا بالعکس آن هم
نیامده که بوسیلهٔ آن این را مبدل آن دانیم والله اعلم بحقیقة اللغت (اردو) دیکھو بدنج

بدندان | اصطلاح خان آرزو چراغ
هدایت گوید که بمعنی (۱) از ته دل و فرماید که
در کتب دیگر نوشته اند که لفظ دندان در معنی
دخل بسیار دارد اگرچه وجه آن معلوم نیست
(وحید ـه) آن عقیق لب که از نقش نگین
ساده است ؟ گر امانت می دهی جانان

بدندان می کنم ٭ و فرماید که اگرچه معنی حقیقی
در ینجا بی تکلف درست می شود ولیکن
انسب اوّل است چراکه طرف لطف
ایهامی همانست وارسته فرماید که کنایه باشد
از لائق و مناسب و بمعنی رغبت
و خواهش نیز. صاحب بحر بر معنی دوم و سوم
قانع. صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که
بالفظ بودن و خائیدن و خوش آمدن و کشادن
و کشیدن و کندن و گرفتن و گزیدن و نوشتن
مستعمل. مؤلف عرض کند که حیف از هرسه
محققین اوّل الذکر که ناحق و ناروا طبع
آزمائی کرده اند. سند وحید متعلق با مصدر
(بدندان کردن) که می آید (بدندان) ترکیب
موحّده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بر
دندان و در دندان و با دندان است و سب
و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب و سند
این از (اثیر اخسیکتی) بر (بدندان بودن)
می آید که متعلق به همین لفظ و همین معنی است
و اصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر زیرین
قائم می شود در ملحقات این عرضه سیدهیم
و بحث آن در ینجا بی حاصل است (اردو)
(۱) دانتون مین - دانتون پر - دانتون کے
ساتهه - (۲) مرغوب -

بدندان بودن مصدر اصطلاحی - بقول
سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب
بودن (اثیر اخسیکتی سه) لب و دندان
ترا سجده برم چون چه و بین ٭ گر جهان ای
مه تابان تو بدندان منی ٭ صاحب جهانگیری
در ملحقات بحواله سند بالا گوید که بمعنی لائق
و مناسب بودن (اثیر سه) ستنا نشیانند
شکر لب به لعل تو ٭ لیکن از آن میانه
بدندان من توئی ٭ صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج متفق با جهانگیری (نیز عرفی سه)
دوش بدندان گزیدم لبت ٭ زانکه لبت

بود و بدندان من با مولف عرض کند که سند
میرمعزی بکار این می خورد و بس ولیکن
بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر مرغوب
بودن است و این بهتر از مناسب والحق
بودن و سند میرمعزی تائید خیال ما می کند
و سرود اسناد اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر
نیست بلکه متعلق است (بدندان) که گذشت
و ما در آنجا اشاره این هم کرده ایم خان
آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر
این هم کرده و همین معنی مرغوب بودن را
نوشته (اردو) مرغوب ہونا۔

بدندان خائیدن — مصدر اصطلاحی
انند بذیل (بدندان) اشاره این کرده از
معنی این ساکت مولف عرض کند که معنی
حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی جاویدن
می آید (اردو) دانتوں میں چبانا۔

بدندان خوش آمدن — مصدر اصطلاحی
بقول سروری و مصطلحات کنایه از محظوظ بودن
(انوری سه) ای بدندان دولت آمده
خوش بود در دو دندانت هیچ بهتر است …
سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که
فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات
آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است
و این محل تامل چه معنی مذکور تنها از خوش
مستفاد می شود و دندان را دخلی نیست۔
صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن
و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر عجم باتفاق
خان آرزو و سراج گوید که بمعنی خوش
آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما آنچه از
اطلاق دندان معلوم می شود آنست که
درجائیکه بدل نسبت داشته باشد استعمال
می نمایند چنانکه از بن دندان یعنی از ته
دل و صمیم قلب و غالب گ: (بدندان بود …

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن هیچ
معلوم نشد که دندان اینجا بدل چه نسبت دارد
مؤلف عرض کند که درین اصطلاح
(دندان) بر سبیل مجاز بمعنی ذوق است
و معنی لفظی این مصدر اصطلاحی. بذوق
خوش آمدن و کنایه از مرغوب دل شدن
و بس. خان آرزو قریب بمنزل رسیده
راه گم کرده است و نمیدانیم که ضرورت
نسبت بدل چه است و چرا نسبت بذوق
نمی کند تا ذوق آن را بدل ببرد (اردو)
مرغوب ہونا۔

بدندان فرو کردن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته (۱) خوردن و (۲) فرو بردن
صاحب آنند گوید که می توان گفت که محمول
بر حقیقت است (ظهوری سه) آن روز
که افگند قضا سفرهٔ روزی بخصمت
جگر خویش فرو کرده بدندان بخ مؤلف
عرض کند که معنی اول درست است بر سبیل
کنایه و معنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است
که علامت خوردن باشد و معنی دوم بیان
کردهٔ وارسته قابل نظر است که فرو بردن
بمعنی داخل کردن است و بس و این معنی
ازین مصدر اصلا پیدا نیست و قریب
بمعنی (فرو بردن بحلق) باشد و مرادف
(بدهن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (بدهن
افتادن) که می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا
بقول آصفیہ لقمہ کرنا کھا جانا۔ (۲) داخل
کرنا (۳) دانتوں میں لینا۔ منہ میں لینا۔

بدندان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آنند بذیل (بدندان) ذکر این کرده و از معنی
ساکت مؤلف عرض کند که (۱) گرفتن
بدندان و (۲) کنایه از مکیدن۔ امیر خسرو
سه) ز نخدانت بدندان می کنم گه / باین
مرجان خود را می کنم چیه بخ (اردو) (۱) [illegible]

مین پکڑنا - (۲) چوسنا - بقول آصفیہ کمیدن کا ترجمہ -

(الف) بدندان کشادن | مصدر اصطلاحی صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سند که او پیش کرده مصدر مرکب . . . . . .

(ب) بدندان کشادن گره | پیدا می شود که به تکلف عقده کشادن است که چون ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در صفت نیشکر ـه) بتان چون لعل خندان می کشایند ؛ گره هائش بدندان می کشایند ؛

(اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے ؛ گره مضبوط ہوگئی ہے دانت سے کھولو ؛ (ب) گره دانت سے کھولنا -

بدندان کشیدن | استعمال - صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کرده از معنی ساکت و سندی پیش نکرد مؤلف عرض کند که بمعنی لفظی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در شدت تب ـه) تا نسوزد ورتن من یاد کار دوست را ؛ ز استخوان پیکان جانان را بدندان می کشم ؛ (اردو) دانتوں سے کھینچنا

(الف) بدندان کندن | مصدر اصطلاحی صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کرده از معنی ساکت (انوری ـه) در پشت دست باز بدندان کنید چرخ ؛ تا چون خوشه آمدی تو بدندان روزگار ؛ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی خراشیدن بدندان باشد و از سند دیگر که پیش کرد مصدر مرکب . .

(ب) بدندان کندن لب | پیدا است که کنایه از گزیدن لب باشد دیگر هیچ (وحید ـه) آن عقیق لب که از نقش تکلم ساده است ؛ گر اجازت می دهد جانان بدندان می کنم ؛ (اردو) (الف) دانتوں سے کریدنا کھرچنا - (ب) لب چوسنا -

(الف) بدندان گرفتن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی
ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی گرفتن چیزی
بدندان است و از اسنادی کہ پیش کردہ
مصادر ------

(ب) بدندان گرفتہ آوردن | پیداست
(ج) بدندان گرفتہ بخدمت گشتن | واین
رسم ولایت است کہ چیزی را کہ نذر دہند
(غیر از زر) برسر گذاشتہ می آرند یا بدندان
گرفتہ و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر
ہیچ۔ پس استعمال ہمین آئین درین ہردو
شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) ہمیشہ باد
چنان کاورند سوی درت ٭ گرفتہ کام
جہان اختران بدندان بار ٭ (نظامی ؎)
اگر سیل دارد بجان ہم خوشم ٭ بدندان گرفتہ
بخدمت کشم ٭ (اردو) (الف) دانتون
مین پکڑنا (ب وج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا
اور بلحاظ محاورۂ ہند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن | استعمال۔ صاحب انند
ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است واز
سند میرمعزی کہ بہ (بدندان بودن) گذشت
مصدر ------

بدندان گزیدن لب | پیداست کہ
بمعنی (۱) لگیدن لب باشد و (۲) رشک
و افسوس کردن بحسرت (صائب ؎
تا زکف دادست صائب دامن وصل
ترا ٭ گاہ پشت دست گاہی لب بدندان
می گزد ٭ (ولہ ؎) ہر کسی را ہست بسیب
زنخدان تو چشم ٭ تا شکرخند قیامت لب بہ
دندان می گزد ٭ (اردو) (الف) دانت
سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا۔
(ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) دانتون
کاٹنا بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

(۱۵۷)

ہونٹھ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۵) کاٹتے ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم اے بادہ نوش ہو لب بلب محفل میں تجھ سے ساغر مل کیوں ہوا ہو

بدندان نداشت اصطلاح۔ بقول شمس دختر نداشت و ذو بید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بزبان ندارند سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغت آئین بین الاس۔ چارہ جز خبری نیست کہ عقب تحقیق بکنیم (اردو) لڑکی نہ رکھنا تھا اسکو لڑکی نہ تھی۔

بدندان نوشتن استعمال۔ صاحب آنند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ معنی ساخت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش ثابت است بمعنی مرکب (بدندان نوشتن لب را) پیداست کہ بمعنی گزیدن لب و بوسہ دادن باشد۔ (میر حسن ۵) دارد ز دل بدست لبت بندہ قصۂ پرلب پیش دار تا کہ بدندان نوشتنیش بخیال ما این را مصدر اصطلاحی قرار دادن درست نیست (اردو) اس کا ترجمہ دانتوں سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل لب چوسنا۔

بدنژاد اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر نون و زای فارسی بمعنی بد اصل و بد نژاد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدنسل اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح نون و سین مہملہ بد اصل بقول فرہنگ اردو مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدن سیمین مرا آب فلان مصطلحہ۔ بقول شمس یعنی بشکل و بطرز فلان مؤلف عرض کند

صاحب مؤید (بدل سمین) را بہ ذال معجمہ
دوم و لام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشتہ و
(بر آب فلان) را بمعنی بطریق فلان و
بر شکل فلان آوردہ۔ صاحب شمس ہر
دو را جمع کردہ و بر معنی آخر الذکر قانع شد
للہ العجب چہ بی تحقیقی است لغات فرس
در چہ ضرابی فتامل (اردو) ناقابل ترجمہ

(الف) بدنشستن استعمال۔ صاحب
(ب) بدنشین آصفی بذکر (الف)
از معنی ساکت مخصوص می شود کہ از برای
(ب) این مصدر را قائم کردہ است
و (ب) را ذکر کردہ گوید کہ اکثر بلفظ
نقش و قمار مستعمل می شود (کلیم ہمدانی
۵) بگذر ز قمار بوسہ بازی کہ اینجا ست
کہ نقش بدنشین است بہار نسبت (ب)
ہمزبان آصفی کہ نقل بردار بہار است
مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی تحقیقی
مقابل خوش نشستن است گویند کہ "
این نقش خوش نہ نشست" و (ب) اسم
مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و
غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شدہ
را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف)
برا اسٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "
یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار مصدر اصطلاحی
بہار بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ (بدنشین) بجایش گذشت
و این مصدر ترکیبی متعلق بہمان است
بمعنی نشست درست نشدن در کاری
کہ غیر از قمار ہم مستعمل چنانکہ گویند کہ "فلان
را درین کار بدنشین شد" یعنی درست
نہ نشست۔ پس این را مخصوص بہ قمار کردن
درست نباشد (صائب ۵) مثال از
نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا کہ ہست

بقدر نقش باشد در رکیبین اینجا ہو (اردو)
باانسو نکی نشست درست نہ ہونا کسی کام
کی نشست درست نہونا ۔

بدنعل | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ از صفات ذمیمۂ اسپ باشد مؤلف
عرض کند که مقصودش جزین نباشد که اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی که رفتار او بد
است و نتیجۂ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو)
وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہ ہو ۔ بدپویہ سکتے ہین

بدن عمارت | اصطلاح ۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی
ترکیب عمارت مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی است و بدن را درینجا بمعنی ترکیب
وطرز گرفته اند بر سبیل مجاز ۔ دیگر ہیچ (اردو)
ترکیب عمارت ۔ مؤنث ۔ طرز عمارت مذکر
کہہ سکتے ہین ۔

بدنفس | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ بفتح نون وسکون فا بمعنی بد ذات و
بدسرشت مؤلف عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است (منه ۵) بدنفس مباش بد
گمان باش ہی وز بداندیش در امان باش
ہی (اردو) دیکھو بداندیش ۔ بدذات ۔
بدسرشت ۔ بدنفس بہی کہہ سکتے ہین ۔

بدنگار | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ملحقات
(۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف و شخصی که
سر اطاعت و انقیاد فرو نیارد مؤلف
عرض کند که حیف است که سند استعمالش پیدا
نشد و مقصود جہانگیری از معنی اول غیر از
(بدخط) نباشد که گذشت و برای این معنی
نگار درینجا اسم مصدر باامر حاضر نگاشتن
است و در معنی دوم نگار بمعنی نقش پس
معنی لفظی این بدنقش و کنایہ از بدخصائل
و بدخو و سرکش و مخالف (اردو) (۱)
دیکھو بدخط (۲) دیکھو بدذات ۔ بدخیم

بدنگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ۔ بدنظر کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ سے گھورے۔ صاحب آصفیہ نے (بدنظر دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے۔

بدنما اصطلاح۔ بقول بہار و انند و بحر بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) زمن نصیحت اگر نیست خوشنما اما ٭ ببزم غیر تو بس بدنما است پہلویت ٭ (ولہ ؎) بجاست التفات تو با غیر و بدنماست ٭ ہر چیز گی مشورہ زطعن بجا بترس ٭ (اردو) بدنما بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدزیب بھونڈا شکل

بدنمود اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) شودی گر از تیرگی بدنمود ٭ شدی گاو تکیہ زچرخ کبود ٭ (اردو) دیکھو بدنما۔

بدنمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا انتقاش نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت۔ مؤلف عرض کند کہ (بدنمود) را در شعر مذکور بمعنی متعلق این خیال کردہ ورنہ بسند ابن سعد معنی آوردن بمعنی شعر خوب می فہمد۔ مخفی مبادا کہ بدنمودن بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بد جلوہ کردن ہر دو آمدہ کہ نمودن لازم و متعدی ہر دو باشد (اردو) (۱) برا لگنا بقول آصفیہ ناگوار گذرنا۔ گراں گذرنا۔ [illegible] دکن میں اسی کو برا دکھنا کہتے ہیں (۲) [illegible]

بقول آصفیہ۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ہماری رائے میں (برا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدنہاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اردو دیکھو بدسرشت۔

(الف) **بد نہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند کہ از سعدی شیرازی پیش کرد از ان ـ ـ ـ

(ب) **بد نہادن بنیاد** پیدا است (۵) کسی بر بنیاد بد کہ بنیاد خود بکند۔ آنکہ بنہاد بنیاد بد بد۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) (الف) کسی چیز کو بری طرح سے رکھنا۔ ٹیڑھی کرکے رکھنا سیدھی نہ رکھنا (ب) بری بنیاد ڈالنا۔ بری بنیاد قائم کرنا۔

بدنہ کوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) حصۂ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کو دیکھو مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعاً مرکب اضافی حیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تصفیہ معنی می کردیم و قیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصہ۔ مذکر (۲) پہاڑ کا جسم۔ مذکر۔

بدنیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بد ارادہ و بد باطن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ۔ (اردو) بدنیت۔ بقول آصفیہ۔ برا ارادہ رکھنے والا۔ بدنظر۔

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تند رو را گویند۔ جب

جامع گوید که اسپ دونده و تند دو باشد
خان آرزو در سراج فرماید که بکسر مشهور
است و اگر مشتق است از دویدن بفتح
باید چنانکه در برهان است و بمجاز بکسر نیز
صحیح است ـ بهار نقل نگارش مؤلف عرض
کند که محققین آخر الذکر که ذکر اشتقاق دویدن
کنند ـ امر حاضرش دانسته اند و بر معنی غور نفرمودند
بخیال ما مخفف (بد دو) باشد که یک دال
مهمله حذف شده (بدو) باقی ماند و بفتح
اوّل درست است نه بکسر و اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بد دونده و کنایه از
اسپ تند رو و آنچه بکسر مشهور است (۲)
امر حاضر بدویدن (ظهوری ـ) در معرکه
بدو سواران عجیب است ٭ از لاشه
سوار تند کتازی کردن ٭ (ملا طغرا در صفت
براق ـ) ز رفتار آن آسمانی بدو ٭
بود جاده چون کهکشان راه رو ٭ صاحب
رهنما ذکر این بمعنی دوم کرده (اردو) (۱)
تند رو گھوڑا ـ مذکر (۲) دوڑ ـ دوڑنا کا امر حاضر

بدواز اصطلاح ـ بقول سروری بحوالهٔ تحفه
بدال مهمله بر وزن انباز (۱) جای آرام و
نشیمن و قرار باشد و بحوالهٔ شرفنامه گوید که پرواز
به رای مهمله و بتواز به تا هر دو بمعنی آرام گاه
و نشیمنهٔ باز است که بعربی مقعد گویند و فرماید
که بیای فارسی هم آمده صاحب برهان بذکر
معنی اوّل گوید که (۲) بال کشودن طیور
را هم گویند و صاحب جامع هم زبانش صاحب
ناصری این را مرادف بتواز گوید که بتای
فوقانی گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی اول
مرادف و مبدل معنی اوّل بتواز که تای فوقانی
بدال مهمله بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت
و پدواز که بیای فارسی و دال مهمله می آید
مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شود
چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود کہ مبدل بدو از است۔ کہ می آید یہ
تبدیل بای فارسی موحدہ و رای مہملہ بہ دال
مہملہ چنانکہ بار دان و بادوان (اردو)
(۱) دیکھو بتوار کے پہلے معنے (۲) پروار۔ مونث

بدوختن درآمدن | استعمال۔ در معنی
دوخت آمدن و دوختہ شدن۔ لازم دوختن
(ظہوری ے) عیب است مبادا آفت
جیب ٭ چاکی کہ بدوختن درآید ٭ (اردو)
سیا جانا۔

بدوست ودہان نگاری کردن | مصادر
بدوست ودہان نگاہداشتن | اصطلاحی
بقول بحر عجم تمام پاس و محافظت کردن
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد عجبی ندارد
کہ موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر زبان
دارند و حقیقت اینست کہ این اصطلاح
مخصوص بود با جانوران چہارپایہ کہ بر
سبیل مجاز عام شد برای انسانات ہم
(اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط
کے ساتھ۔

بدور انداختن | استعمال۔ صاحبان
انند و بہار عجم بذکر ضم دال از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی دور انداختن
و دور کردن است موحدہ مفتوح اول
زائد است و بس (صائب ے) چون
فلاخن بگرد خویش مگرد ٭ ہر کہ بر دل گران
بدور انداز ٭ (اردو) دور کرنا۔

بدورہ | صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ
وفائی گوید کہ بفتح با و را و ضم دال مہملہ
(۱) خوردنی باشد کہ در ابزاری کردہ بستہ
باشد صاحب برہان گوید کہ بروزن
تنورہ طعامی را نام است کہ از جائی زلہ
کردہ در لنگی و رومالی بستہ باشند و فرہنگ
کہ بروزن مسخرہ ہم آمدہ و باین وزن
(۲) بمعنی حصہ و بہرہ نیز صاحب جامع

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که
گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان
گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت
بدرزه است که گذشت تبدیل یکدیگر
یا تصحیف و بر وزن سخره بی معنی است
و بر وزن تغوره درست باشد لیکن بفتح
دال نه بضم و معنی این نیز باشد در ریوزه
خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه
درویشان کنند خان آرزو در سراج
گوید که بر وزن تغوره بمعنی بدرزه و بدرکه
و چون کسی سند نیاورد جرم بخطای شخصی
معین نمی توان کرد دیگر آنکه گوئیم هر سه صحیح
است مؤلف عرض کند که قول جامع
که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند
نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو
مجرم باشد که اصلا پابند سند نیست و این
لغت را هم صحیح داند و سند نیارد آنچه ناصری
تصحیف گوید غلط است و بر وزن تغوره
موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام
را در لنگ یا رومال و قدر کرده می برند
و از جائی بجائی منتقل کنند نیز یادت سوخته
که افاده معنی معیت کند بدوره ما هم کردند
ضرورت ندارد که تبدیل ادبرزه بگیریم
که ماخذ این واضح تر است و تعلق با دریوزه
هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است
و معنی دوم بر سبیل مجاز است صراحت فرمید
بر (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالفتح
دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است
(اردو) دیکھو بدرزه -

بدوس | اصطلاح - بقول انندراج از فرهنگ
فرنگ بفتح اوّل و ضم ثانی لغت فارسی است
بمعنی (۱) محبت و مهربانی و (۲) امید و
(۳) شمشیر مؤلف عرض کند که از برای
معنی اوّل توانیم که این را بالفتح اوّل مخفف

زید دوستی گیریم و معنی دوم را مجاز دانیم
اما معنی سوم آنچه تعلق از این قیاس و ماخذ
ندارد چنین که اسم جامد دانیم و لیکن مجرد قول
محقق بالا بدین سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو)
(۱) محبت یا مہربانی - مونث (۲) امید موثق
(۳) اعتبار - مونث -

بدوستی | استعمال - مقبول بہار و عجم
بمعنی مخصوص دوستی و فرمایند که این قسم را پیدا
[illegible] (سعدی) بدوستی
که از دشمنی نمی آید که تهی ز خود شده چون
شیشه سنگ خاره ما را صاحب انند گوید
که تخصیص دوستی بیجاست بلکه در غیر نیز
مستعمل چون بجان تو و بجان پای تو و امثالها
آن مؤلف عرض کند که این قسم است
در اول این و دوستی بمعنی حقیقی است
خلاف دشمنی و ارسته بحکم غوری حلف را
به دوستی مخصوص کرده است و تخصیص
با ایران هم کرده و ما هیچ تخصیص را پسند
نکنیم این استعمال قابل بیان نبود که اقسام
موحده بجای خویش مذکور شد (اردو) قسم
دوستی کی -

بدولت فلان | اصطلاح - بقول انند
و بہار مثل باقبال فلان مؤلف عرض کند
که معنی این بوجه فلان و بوسیله فلان است
و حقیقت اینست که موحده افاده معنی ذریعه
کند که ذکرش در اقسام موحده بمعنی سیزدهم
گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی
لفظی این بوسیله دولت فلان و حالا استعمال
برای غیر دولتمند هم نهند پیامبر ترجمه
بجز غیر دولتمند هم گویند .:. بدولت شما
این مضمون را افهیم .:. یعنی بوسیله عزت شما
- مرادف دار دولت فلان که گذشت -

(دوالہ ہروی سے) چرا بدولت دل مرجع زمانہ نباشم ؎ کہ ہست حادثہ ہا را تمام پشت و پناہی ؎ (صائب سے) ہوا بدولت پیری مسخر من شد ؎ قد خمیدہ کم از خاتم سلیمان نیست ؎ (اردو) بدولت۔ دیکھو از دولت

بدون استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثانی بمعنی بغیر و بجز و علاوہ مؤلف عرض کند کہ دون لغت عرب است بقول منتخب بالضم بمعنی زیر و خلاف و فوق و غیرہ پس فارسیان بزیادت موحدہ مکسور در اولش متصرف کردند در محاورہ بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار استعمال این چنین می کند ؎ بدون جفت وزیرہ و امداد می استند ؎ یعنی بغیر تائید و امداد چیزے ایستادہ می شود (اردو) بدون۔ بقول آصفیہ بحرف استثنا بغیر۔ ماسوا۔

(۱) بدو نیم اصطلاح۔ (۱) بقول

(۲) بدو نیم زدن بحر۔ دو پارہ و (۲) بتحقیق یا تنصیف کردن یعنی دو پارہ کردن (انوری سے) تیغ کینت نعوذ باللہ از دو پا روح را در بدن زند بدو نیم ؎ مؤلف عرض کند کہ موحدہ دریجا بمعنی تر یا در باشد کہ ترجمۂ آن در عربی علی و فی آمدہ (اردو) (۱) دو ٹکڑوں میں۔ دو حصوں میں (۲) دو ٹکڑے کرنا۔

بدو نیم کردن مصدر اصطلاحی مرادف بدو نیم زدن کہ گذشت (انوری سے) از معجزہ کہ ماہ کردی بدو نیم ؎ معصومان را ز آتش قلب چہ بیم ؎ (اردو) دیکھو بدو نیم زدن۔

(۵۵ (۱)

(۱۲۵)

بدہ بقول جہانگیری با اول و ثانی مفتوح و ہای مختفی خشک پلاو را گویند و آن را بتہ نیز خوانند (حکیم فردوسی سے) پرستندہ باشم بآتش کدہ ؎ نسازم خورش

جز بشیر و بده ہے صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت
سخت که هرگز بار نیارد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت
بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رکوئی سوخته که با چخماق آتش بران زنند صاحب
رشیدی بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده
نسبت معنی پنجم گوید که قاو چخماق است که بده هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غرب گویند (منه شعر) این پنج درخت است
که می نارد بار ہے بید و بده و سرو سپیدار و چنار ہے (نزاری قهستانی شعر) سهم تو
او فکنده بپیکان بید برگ ہے بپیکر معاند تو لرزه چون بده ہے و بذکر معنی پنجم گوید که
در عراق عجم بد و پود را با هم ترکیب کرده خف را (بدپود) گویند (حکیم فردوسی
شعر) همه دیگ کرپود و چوب و بده ہے جهان چون سیه دیگ تاری شده ہے صاحب
تذائی گوید که (۶) باہر دو زیر باجی است که با درهم باجگذاران کشورهی رسانند
(مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدل بته که گذشت دال
مهمله به تا بدل شود (چنانکه بتر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان فرماید که تحقیق آن
بای فارسی به پده می آید و بر پده فرماید که درختی که در عربی غرب گویند و بید را بجا
بحوالهٔ قوسی گوید که بای تازی و بروایتی پارسی درخت بیداست و فرماید که حقیقت
آنست که بده و رای بیداست مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل با خان آرزو اتفاق
داریم که مستبدل بته باشد بمعنی دوم و مش که بتای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بدہ گوید کہ اسم فارسی عرب است (پس متحقق شد کہ لغت فارسی زبان است
واسم جامد بدینمعنی) و بر غرب ہر چہ می نویسد ما ذکرش بر ارطی کردہ ایم کہ بجایش
گذشت و معنی سوم و چہارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را سبدل بید دانیم
کہ بیای فارسی می آید و بید بدون ہای ہوز ہم بمعنی چارمش گذشت و نسبت معنی
ششم باعتبار رفدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو تیتہ کے دوسرے
معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہر درخت جو بار نہ لاے (۴) بید مذکر (۵) دیکھو بد کے
چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے ۔

بدہ ہضمی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف
عرض کند کہ بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری
در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل مشتاق
سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو)
بدہ ہضمی ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ سوء ہضمی
اجیرن ۔ گرانی ۔ اَن پچ ۔

بدہ عاقبت نزار اصطلاح ۔ بقول
شمس تندرستی و بیغمی مؤلف عرض کند کہ
بدہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح
ناگاہ و بی اندیشہ آمدن و بقول انند بحوالہ شمس
و ضم آغاز ہر چیز ناگاہ و ناگاہ آیندہ و پس
معنی ترکیبی این بیای معنی اصطلاحی درست
نمی شود و معاصرین عجم بزبان غذا بند و شکنی
پیش کنند و محققین فارسی زبان ازین ساکت
عجز و بقول صاحب شمس اعتبار را نشاید
(اردو) تندرستی بیغمی ۔ مؤنث ۔

بدہ قرأت دانستن اصطلاح
بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و ملحقات
برہان کنایہ از شناختن بواجبی ۔ صاحب انند

بذکر معنی بالا گوید که ده نفر بوده اند که قرأت
را وضع کرده اند و عاصم و حمزه از انجمله اند
(ظهوری سه) ای شیخ زاہل صحبت سیادم
بود سبع حرام حرمت می دانم؛ مصحف
ظهوری و بهر که کردی همیان بود رسوات بده
قرأت می دانم؛ مؤلف عرض کند که
معنی لفظی این (۱) واقف بودن به ده اقسام
قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجازاً
(۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن
قرأت مین کامل ہونا (۲) اچھی طرح پہ
جاننا بخوبی واقف ہونا۔

بده کار | اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی
که از معاصرین عجم است بمعنی مقروض
مؤلف عرض کند که بده لغت فارسی
است که گذشت و کار بمعنی حقیقتش پس
معنی لفظی این کسی که باج بدهد او باشد و
مجازاً بمعنی قرضدار اسم فاعل ترکیبی
است و کنایه از قرضدار (اردو) مقروض
بقول آصفیه عربی اسم مذکر۔ قرض دار
وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دین دار۔ مدیون
وامدار۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو۔

بده بای بلورین آبدار | اصطلاح بقول
شمس معنی بده انگشتان تر و تازه معشوق صاحب
هفت گوید که ای قسم ده انگشت تر و تازه
معشوق۔ صاحبان مؤید و انند هم ذکر این
کرده اند مؤلف عرض کند که در اول این
بای قسم است که بجایش گذشت و ده (بای
بلورین آبدار) به سبیل کنایه ده انگشتان
یار را گفته اند به تشبیه بلور و آبداری محققین
که تعریف این با تر و تازه کرده اند دلیل
آنست که از تعریف تشبیه بی خبر و ذوق
سخن ندارند حق آنست که این بطور
اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا
که بای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید که

حذفی و اختصاری ندارد و ذکرش بر معنی
دوازدہم موحدہ گذشت (دہ ماہی بلورین
آبدار) البتہ کنایہ ایست کہ بجای خودش
می آید و (ماہی بلورین) ہم (اردو) ہتھ
ہے یار کے انگلیون کی۔

بدہ مرات دانستن مصدر اصطلاحی
بقول شمس یعنی بواجبی دانستن مؤلف
عرض کند کہ ہمان (بدہ قرأت دانستن)
است کہ گذشت محقق بی تحقیق (قرأت) را
(مرأت) نوشت تسامح اوست و بی خبری
از ماخذ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو
بدہ قرأت دانستن۔

بدہمہ را بد میداند مثل۔ صاحب
محبوب الامثال بذکر این از محل استعمالش
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این
مثل را بحق بدسرشت و بدنیت می زنند
کہ او ہمہ را مثل خود می داند و این ترجمۂ
(المرء یقیس علی نفسہ) باشد (اردو)
بقول محبوب الامثال ؛ ساون کے پھوٹے
کو ہرا ہرا سوجھتا ہے ؛ دکن میں کہتے ہیں
؛ جیسا خود ہووے ویسا اوروں کو سمجھتا ہے ؛

بدہن افتادن استعمال بقول آنند
بہار کنایہ از رسوا شدن و زبان زد
مردم گشتن بزبونی و عیب (اشرف
خویش را در نظر خلق نگہدار اشرف بکو کز نظر
چو فتادی بدہن ہا افتی ؛ خان آرزو و ہم
این را (بدہن ہا افتادن) نوشتہ اند و اختیار
شان نظر بشعر اشرف است مؤلف عرض
کند کہ (بدہن افتادن) بہتر است از (بدہن ہا
افتادن) (اردو) منہ چڑھنا ؛ بقول
آصفیہ زبان پہ چڑھنا ؛ بچے کے منہ چڑھنا
بات بڑی اور سب میں پھیلی ؛

بدہن گرفتن استعمال گرفتن چیزی
بدہان متعدی معنی حقیقی بدہن افتادن

اشاره این به (بدندان فرو کردن) گذشت
(اردو) دانتوں میں پکڑنا۔

بادی بقول ضمیمهٔ برهان و مؤید وانند و هفت (۱) مخفف بادی است یعنی هیشه و جاوید باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که (۳) بمعنی برج۔ مؤلف عرض کند که درمحاورهٔ فارسی بمعنی اوّل باشی می آید و توسی هم اگرچه لفظ بادی هم صحیح است ولیکن استعمالش نیافتیم با مخففش چه رسد البته (۲) یا لتیّم مخفف (بودی) است که واحد مخاطب است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای مصدری بر لفظ بد زیاده کرده اند و نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب هفت به بادی فرماید که آنچه منسوب به باد باشد از فلکیات همچو برج جوزا و دلو و میزان پس معلوم می شود که معاصر ما بهم استعمال مخفف این کرده اند بحذف الف دوم دیگر هیچ
(اردو) (۱) تو رہے (۲) بدی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ برائی۔ بد خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر راس۔ منازل سیارہ۔ سیارہ کا گھر یا مقام آسمانی دائرہ کا بارھواں حصہ (۴) تو تھا۔

بدیج بقول جهانگیری و برهان و جامع و رشیدی واند۔ با اوّل و ثانی مکسور طیلسان۔ مؤلف عرض کند که همین لغت به موحده سوم عوض تحتانی گذشته است۔ ذکر خواص و طبیعت این همه آنجا کرده ایم خان آرزو گوید که غالبا تصحیف است و ما گوییم که مبدل (بدیج) باشد که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس و بالیوس
(اردو) دیکھو بدبج۔

بدیدا بقول انند و غیاث بفتح اوّل و کسر ثانی بمعنی ظاهر مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که موحده

زائد بر لفظ دید زیادہ کردہ اند و دید بمعنی نظارہ و تماشا اسم مصدر دیدن است کہ می آید و معنی لفظی این بالتماشا و نظارہ و کنایہ از ظاہر دیگر ہیچ (اردو) ظاہر بقول آصفیہ عربی۔ آشکارا۔ صریح۔ عیان۔ روشن۔ واضح کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہہ۔ باطن کا نقیض۔

بدیدن | بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن و (۲) یکسو شدن راہ از راہ وفرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست معاصرین عجم بزبان ندارند سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید و از ماخذ (بدید) ہم ہیچ تعلق ندارد و صاحبان بحر و نوادر و موارد کہ محقق مصادر اند این را ترک کردہ اند ضرورت نیست کہ (۳) بر مصدر دیدن موحدہ مکسور زائد است وبس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستے کا جدا ہونا (۳) دیکھنا۔

بدیدن دادن | مصدر اصطلاحی باجازت مشاہدہ دادن است و مشغول تماشا کردن (ظہوری ف) بدیدن دادہ اند ہر جنس مرد دیدۂ دیگر بجز حکم دولت بیدار در خواب است خواب امشب ہم (اردو) مشاہدہ کی اجازت دینا مشاہدہ میں مشغول کرنا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا | **اگر مردی احسن الی من اسا**

ایشاں صاحبان ثغرنیہ و ایشاں فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ ما پیشا این شعر را بطور مثل بموقع عفو بجا خوانند کہ دشمنی کہ از و گزند رسیدہ باشد بدست گرفتار باشد و او ہم برای عفو خود این مثل را زند مقصود ہمین قدر است کہ جزای بدی بہ بدی سہل است و لیکن مردی آنست کہ

معاوضه بدی به نیکی کنی مرادف در عفو
نه تنیست که در انتقام نیست) (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "برائی کا بدلہ بھلائی
سے کرلے" بدون سے نیکی بھلی "

بدریسه | بقول برہان بر وزن حریسه (۱)
چرم و چوبی باشد مدور که در گلوی دول
کنند و (۲) تختهٔ میان سوراخی را نیز گویند
که بر سر چوب خیمه می گذارند صاحب
جامع فرماید که مخفف بادریسه کما مر صاحب
ناصری گوید که همان بادریسه خیمه خانه
آرزو در سراج آورده که مخفف بادریسه
مؤلف عرض کند که غیر از تصرف محاوره
نباشد که معنی سوم بادریسه درین لغت
نیست و صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم
(اردو) دیکھو بادریسه کے پہلے اور دوسرے معنے

بدیشان | استعمال - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی بایشان صاحب
هفت بذکر معنی اول گوید که (۲) بمعنی بدی
ایشان مؤلف عرض کند که در معنی اول دال
مهمله مبدل الف است چنانکه بآن و بدان و در معنی دوم
باضافت تحتانی مرکب اضافی است و شان مخفف ایشان
(اردو) (۱) اِن کو (۲) اون کی برائی ۔

(الف) **بدیع** | بقول بهار تازه و نو و نام یکی از فرزندان امیر حمزه (محسن تاثیر ع)
چه سه گیتی فروز شب نشینان ٭ بدیع آثار لعل خفتان ٭ مؤلف عرض کند که لغت
عرب است بقول منتخب نو پیدا شده و نو پیدا کننده فارسیان این را بمعنی عجیب و
نادر استعمال کنند و گاہے این را بالفاظ فارسی و عربی بقاعدهٔ فارسی مرکب هم کنند
که در ملحقات می آید چنانکه ....

(ب) **بدیع آثار** | اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارنده و عجیب - سند این از کلام

(۲۶۱۹)

محسن بالا گذشت (اردو) الف و ب نادر عجیب غریب۔ نادرت رکھنے والا۔

(۱۵۲۰) **بدیع بدن** استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی۔ تناسب اعضا دارنده و باعتبار تناسب اعضا کسی که عجیب و غریب و نادر و خوب باشد (انوری ـه) مقیم منزل ہفتم مهندسی دیدم ؛ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن ؛ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جثے والا۔

(۱۵۲۱) **بدیع دولت** استعمال۔ از قبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی که دولت او عجیب باشد و بسیار و (۲) قلب اضافت دولت بدیع که مرکب توصیفی است (انوری ـه) رفیع ہمت آن کرد با ستاره قران ؛ بدیع دولت این گشته در زمانه سمر ؛ (اردو) (۱) نادر دولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔

بدیع رقم استعمال۔ تحقیق بہار رد بہار کاتب و قلم مستعمل مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود که در قلمش نادری باشد حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہتے ہیں جس کی خوش نویسی میں نادرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر و شمس روح اعظم و ہم او گوید که روح اعظم (۱) کنایه از جبرئیل علیه السلام و (۲) اشاره بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیه و آله وسلم و نسبت اصطلاح زیر بحث فرماید که (۳) قلب آورده صاحب برہان ؛ محققات خود این را (بدیع صنع) نوشته ذکرش نه و معنی بالحکیند و صاحب مؤید بگوید نسبت معنی

بر آدم قناعت کردہ و صاحب انند شفق
با برہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادر است
و کنایہ از ہر سہ معنی بالاحیف است کہ سند
استعمال پیش نشد کہ تصفیۂ این اختلاف بکند مگر
مشتاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل ۔
بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ چار مقرب
فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو
خدائے تعالی کی طرف سے رسولون پر احکام
پہنچایا کرتے تھے ۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ۔ مذکر (۳) قالب انسانی بدن
انسانی ۔ انسان کا جسم ۔ مذکر ۔

بدیمن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالفتح وضم تحتانی و سکون میم شوم
و نامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدیمن کہہ سکتے ہین
یعنی نامبارک ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے
منحوس پر فرمایا ہے ۔ بدبخت ۔ بدنصیب
شوم ۔ بدطالع ۔

بدین استعمال ۔ بقول انند و غیاث و شمس
بالفتح و کسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند
کہ جز این نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ
چنانکہ باآن و بدآن (اردو) اس سے ۔

بدین تخت روان اصطلاح ۔ بقول مؤید
بحوالۂ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نعش فلک
صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و
تخت سلیمان علیہ السلام و اسپ و چہار
ستارۂ نعش ہم آمدہ پس در بیچا ترکیب تکلمہ
بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن جز این
نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت
کتابی بعوض آنکہ اصطلاح (تخت روان) را
گیرد نقل لفظ (بدین) ہم باو کرد و مجموعۂ آن را
در ردیف موحدہ جا داد و صاحب شمس

نقلش برداشت و در نسخہ مطبوعہ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست کہ تشبیہ
تخت را برای آسمان ثابت می کند تا گمان
و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ کلمۂ بدین
درین اصطلاح تحریف است وبس (اردو)
دیکھو تخت روان - مذکر -

بدینسان استعمال - یعنی باین طرز و باین
صورت است کہ سان بقول برہان بمعنی طرز
و روش می آید (ظہوری ۵) در آب زندگانی
بدینسان بباد در صبحم چہ عجیب نیست کہ گاہی
بآہ شام برآیم (اردو) اس طرح اس
طور سے - اس طریقہ سے -

بدین سبزہ زار اصطلاح - صاحب مؤید
گوید کہ (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید کہ در قنیہ (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بمعنی اول قانع
مؤلف عرض کند کہ (سبزہ زار) بمعنی مرجمہ فلک
و بد اصل می آید و ہمہ در انجا صراحت باشد
تسلیم در اینجا برای ہر دو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا بپذیریم کہ لفظ بدین بچہ ضرورت زیادہ
شدہ است بخیال ما ضرورت ندارد و لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم - تنگ نظر
بہ زنگش سبز طاق گویند و این کنایہ باشد
اگر استعارہ سبزہ زار ہم گویند عیبی ندارد
ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبز طاق (۲) دیکھو سبزہ زار -

بدین گاو اصطلاح - بقول شمس اشارت
بہ گاو زمین است مخفی مباد کہ (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایہ از قوتی است کہ خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کردہ است و (۲)
گاوی است کہ زمین برپشت اوست مؤلف
عرض کند کہ معنی دوم مبنی بر اعتقاد ہنود و اہل
فارس است کہ گویند بر آب زیر زمین ماہی
است و بر پشت ماہی گاوی و بر یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا بر شاخ دوم گیرد زلزلہ در زمین پیدا شود پس ہر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن محتاج سند است مجرد قول صاحب شمس کافی نیست و بخیال ما کلمۂ بدین درین اصطلاح داخل کردن غلط باشد چادارد کہ گاو یا زمین گاو را استعارہ گیریم از گاو زمین۔ (اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت مؤنث۔ (۲) گاو زمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بعقائد اہل ہنود اور فارس وہ گائے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی ہے عوام میں مشہور ہے کہ اس گائے کے دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہون کے بوجھ سے زمین بھاری ہو جاتی ہے تو گائے تھک کر ایک سینگ سے دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے (آصفی ۔) جب تیغ خوش غلاف کل اٹھی اُگل پڑی ہو گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی

بدیوارہا کار گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رسیما بحوالہ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نصب کردن در دیوارہا چنانکہ ؎ بدیوارہا کار بسگذاشتند مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو) دیوارون مین نصب کرنا۔

بدیوان بردن استعمال کسی را حاضر کردن در دیوان شاہی (ظہوری ۔) برسم دادخواہی برم سخنہم بدیوانی کہ از بیداد درکام و زبان فریادہم نرد (اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا لیجانا۔

بدیہ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اوّل بر وزن تنیہ (۱) بمعنی آمدہ و صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کردہ کہ بویہ را بدیہ نوشتہ و واو را دال پنداشتہ مؤلف عرض کند کہ اگر بویہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ

قیاس نیست چنانکه بیو و بید پس این را استدلال تو به توان گرفت و اتفاق هر چهار محققین با
بالفتح و معنی سیما قول صاحب جامع که از اهل زبان است کافی است و جا دارد
که این مفرس لغت عربی بداة باشد که بمعنی رای است (از کتب لغات عرب) پس فارسیان
به تبدیل الف با تحتانی بر سبیل اماله تصرف در لفظ کردند و معنی رای را به آرزو
بدل ساختند چنانکه ارمغان و یرمغان و اغلب که مفرس باشد از لغت عرب بدا
که بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اول است فارسیان
به تبدیل الف به تحتانی های نسبت در آخرش زیاده کرده بدیه کردند و بمعنی آرزو
مستعمل شد (فالاول اقوی من الثانی) بای حال خیال صاحب ناصری غلط است
و اعتراض بر برهان درست نیست (اردو) آرزو هندی مؤنث۔

(۲) بدیه بقول صاحب مجمع الصنائع صنعتی است در کلام که منشی یا شاعر کلام
را بی رویت و تفکر انشا نماید و شاعر را به بدیه گفتن بیاد باید و این فن ترجمه کس
اعتبار تمام دارد و همین را ارتجال هم نامند مؤلف عرض کند که (فی البدیه گفتن
معروف است (اردو) فی البدیه بر محل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا۔

بدی همسایه را همسایه داند — مثل صاحب	
احسن بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را در مذمت همسایهٔ بد می زنند مقصود اینست که از حال	همسایهٔ بد همسایه واقف باشد نه غیرش۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں پڑوسی چھپوا ہے کی مصیبت جیسے پڑوسی جھوٹ اس کا استعمال اوس موقع پر ہوتا ہے جب کہ بُرے ہمسایہ کی

پیدا ادب سانی اور تنجیت وہی کو بیان کرنا	مقصود ہوتا ہے ۔

(الف) بدیہہ بالفتح اول و کسر دال مہملہ و تحتانی ساکن و فتح ہای ہوز ناقل و فوقانی اخر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن و سخن بی اندیشہ فارسیان استعمال این ترکیب خود کنند و ہای مدورہ را بالقاعدہ خود بہ تلفظ ہای ہوز خوانند ۔

(ب) بدیہہ در آمدن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از ناگاہ و چیا چشم شدن بیکدیگر آمدن ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ے) زچہ ہر چند بمشاقی رود زاہد چو اگر بدیہہ در آید نظر نگرد نظم ۔ (اردو) (الف) بدیہہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بلا تامل ۔ بے سوچے برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا ۔ اچانک آجانا ۔ دفعتہ مقابل ہونا ۔ اچانک چا چشم ہونا امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچانچک ۔ (سیر ۵) جیسے بجلی کے چمکنے سے کبھی کوئی شدہ جائے ۔ بیخود ہو آئے اچانک ترے آجانے مین ۔

موحدہ با ذال معجمہ

بذخیرہ نہادن مصدر اصطلاحی ۔ جمع کرنا	آئندہ کی آسائش کے لئے سامان کرنا
چیزی است (انوری ے) گہت دل زمن جہان بر بہندی بالطمع ذخیرہ گنج گوہر بہندی ۔ مؤلف عرض کند کہ ذخیرہ بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچہ نگاہ داشتہ شود و فارسی آن را گنجی گویند (اردو) ذخیرہ کرنا ۔	بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینہ و تیغ و امثال آن دور کردن ۔ مؤلف عرض کند کہ زدائیدن بکسر اول بمعنی مصدر یست بمعنی صاف کردن ۔

پاکیزه ساختن عموماً چنانکه دل را از غم و اندوه
و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش
می آید و صراحت ماخذ هم همدرانجا کنیم و درینجا
همین قدر کافی است که موحده مکسور در
اولش زائد است و محقق بی تحقیق زای
هوّز را ذال معجمه نوشت و غور بر ماخذ نکرد
(اردو) دیکهو زدائیدن -

بذرگر اصطلاح - بقول بحر و هفت و مؤید
بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و
کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بدنبالش پوید که درین لغت رای مهمله دوم
و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی
که ازین تحقیق آگاه نیند بذال معجمه بجای رای
مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست
صاحب مؤید فرماید که به رای مهمله دوم و
زای معجمه سوم خواندن غلط است زیراچه
بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند
که بذر به موحده اول و ذال معجمه دوم و
رای مهمله سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن
و تخمی که از وی غله حاصل شود مانند برنج و
گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و بزر
بقولش به زای هوّز دوم و رای مهمله سوم
بالفتح تخمی که از وی تره و توابل حاصل شود و
ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری
خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد
که این را به زای مهمله دوم صحیح دانست
معاصرین عجم هم به ذال معجمه دوم می خوانند
و این مرکب است با کلمه گر که فائده معنی
فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال
آن بمعنی سازنده کوزه و کاسه مستعمل می شود
که صاحب غیاث نظر به برزیگر گذاشت که
به رای مهمله و زای هوّز سوم بمعنی کشاورز
می آید و دانست که این مخفف همان برزیگر
باشد و دخل درین و رد کرد و ندانست

که (به زنگیر) که می آید هم بدل بعض از زنگیر
به زای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است
که مرکب از (بذر) عربی و کلمهٔ گر است و
آنچه (برز - به رای مهمله دوم و زای هوز
سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است
که فارسیان از لغت عربی (بذر) که به زای
هوز دوم بالا گذشت به قاعدهٔ قلب بعض
وضع کرده اند (اردو) کسان دیکهو اسپ

بذرین | بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده
ایست در بلخ و (۲) نام مبارز ایرانی
مؤلف عرض کند که (برزین) به رای مهمله
دوم و زای هوز سوم بمعنی آتش و نام
یکی از ائمهٔ دین ابراهیم زردشت که آتشکده
ساخت و آن را آذر برزین نام است
و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید
پس محقق بی تحقیق رای مهمله دوم را
ذال معجمه و زای هوز را رای مهمله کرده بمعنی اول
و دوم گرفت و گیر صحیح (اردو) دیکهو برزین

بذل | بقول [illegible] بالفتح [illegible] بخشیدن [illegible] بخشش [illegible] مؤلف
عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و با لغات فارسی
بترکیب فارسی مرکب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار قلت تلاش اوست.
(اردو) عطا - بقول آصفیه عربی - اسم مؤنث - انعام - بخشش - سخاوت - فیض - دیا - ایثار
۵) عفو محو جانیکے [illegible] که لاکهون هین گناه پر بیه عطا هے ترقی رحمت کے قرین تهوڑی سی گناه

بذل سیم | اصطلاح [illegible] به همه برهان
و بحر و مؤید بخشش و بخشندگی بسیار مؤلف عرض
کند که مرکب توصیفی است یا و نون نسبت
و در آخرش [illegible] بمعنی اعطی این داد و دهشی که منسوب
بسیم است یعنی عطائی که از سکهٔ نقره بود
و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش سخاوت

بذل کردن استعمال۔ صاحب آصفی

بذل نمودن ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ بمعنی عطا کردن و صرف کردن است (سعدی ؒ) چو بذل تو کردم جوانی خویش بہنگام پیری [illegible] (نصیر ہمدانی۔ نثر) چہا امکن در شرح آن بذل جہد باید نمود (اردو) عطا کرنا۔ بخشش کرنا۔ صرف کرنا۔

بذلہ بقول برہان و جامع بر وزن طبلہ (۱) سخن مرغوب و دلکش (۲) [illegible]
شعری بہ آہنگ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت
معنی دوم گوید کہ شعری را گویند کہ بہ آہنگ خواندہ شود خان آرزو در سراج نسبت
معنی اول گوید کہ سخن نیکو و لطیفہ و بذکر معنی دوم فرماید کہ شہرت بمعنی اول است صاحب
انند بذکر ہر دو معنی فرماید کہ لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالۂ مؤید و مدار گوید
کہ بالضم و بالکسر است و بحوالۂ خیابان نوشتہ کہ عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی
داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آوردہ گوید کہ بالکسر و الضم در عربی جامہ کہ
بسیار بکار برند و ہرچہ بسیار بکار داشتہ شود و جامہ کہ ناپاک باشد و در فارسی لطیفہ و سخن
مرغوب و دلکش و خواندن شعرہا را گوید کہ در منتخب اللغت ذکر لغت عربیت بمعنی قول مذکور
مؤلف عرض کند کہ ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است کہ فارسیان بہ لغت عربی
بذل ہای نسبت زیادہ کردہ مفرس کردہ اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایہ از سخن
مرغوب و لطیف کہ آن را ہم کمتر از عطای مصنف یا خوانندہ ندانند و شعری کہ بہ آہنگ
خواندہ شود آن را ہم عطائی دانند (انوری ؒ) گفتہ از [illegible]

بذل از ان که معاش فرو گذار شو (اردو) (۱) لطیفه - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر چٹکلا - لطف آمیز بات - بذله ظرافت کی بات چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات - دلچسپ بات - (۲) خوش الحانی سے پڑھا ہوا شعر - مذکر -

(الف) بذله باز | اصطلاحی - بقول انند
(ب) بذله سنج | ہر سه مرادف یکدیگر بمعنی
(ج) بذله گوی | ظریف و خوش صحبت را

گویند - بهار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی مصادر (بذله سنجیدن) و (بذله گفتن) را قائم کرده از معنی ساکت و سندش از [illegible] وحید که برای (ج) می آید مؤلف عرض کند که ہر سه اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بزبان دارند و (الف) را [illegible] قیاس نیست گو سند استعمالش از اکثر ما نگذشت مشتاق سند باشیم تحتانی آخر در (ج) زائد است و بس (اعلی) وحید

ع) ہمیشه این شاعر بذله گوی بکه از شست [illegible] را آبروی بگو (اردو)

بذله سنج - بذله گو - بقول آصفیه لطیفه گو چٹکلے کہنے والا - خوش طبع -

بذوق چیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی حاصل کردن ذوق چیزی باشد ظہوری

ع) بذوق خاکساری با ظہوری می رسی وقتی بکه شوخی را غبار چہرۂ بر آستین باشد

(اردو) ذوق حاصل کرنا -

بذه | بقول صاحب ضمیمهٔ برہان و شمس با ذال معجمه دا رکوی ساخته صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آورده بذکر معنی بالا فرماید که در عربی بالفتح و تشدید بمعنی [illegible] - مؤلف عرض کند که دیگر ہمه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکه باید نمی کند ظاہر نمی شود

ازگوی ساخته چه مراد است اگر گو را بفتح اول گیریم ظاهر اسغاک مصنوعی است و اگر بالضم گیریم گوئی که با چوگان زنند ولیکن صفت (ساخته) تقاضای معنی اوّل کند حیف است که محققین که با اجمال بیان از اعراب لفظ را هم ترک می کنند و معاصرین عجم بزبان ندارند و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که در نسخهٔ قلمی مؤیّد همین لغت را بهمین معنی بدال مهمله آورده و بده بدال مهمله همان خشکه پلاو و غیر ذلک که گذشت و جا دارد که اصل این (پد بپای فارسی) بود که در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی جای و مقام است فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده بای فارسی را بموحده بدل کرده باشند چنانکه تپ و تب و دال مهمله را به معجمه چنانکه آدر و آذر و این مفرس را بمعنی سغاک مصنوعی استعمال کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال این همه تاویلات از برای آن پسندیدیم که صاحب مؤیّد فضیلتی دارد و محقق معرفت نظر بتایید فضلا ضرورت بیان حلیهٔ لفظ و لغزش ندارد دارد و مصنوعی مغاک کهو واپو اگر با مغاره ذکر۔

بذریون | بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و جامع عربی است بتشدید ن بمعنی قماشهای نفیس (فرهنگ منظومه) بر زد بالا بود بلند و برین پاست بذریون قماشهای گزین پا صاحب رشیدی گوید که لغت عربست و صاحب قاموس بکسر با آورده بخان آرزو در سراج متفق با رشیدی گوید که احتمال تعریب دارد و صاحب مؤیّد هم این را بذیل لغات فارسی جا داده مؤلف عرض کند که بعض محققین بلاد تربیت این استعمال جمع کرده اند یعنی قماشها و این مبنی بر شعر فرهنگ منظومه است حقیقت

انیست کہ اسم جنس مقصود است یعنی قماشی کہ از ابریشم است و بہ تحقیق ما معرّب است
زیرا کہ صاحب قاموس ہمین لغت را بہ زای ہوّز بر وزن عصفور بالضم وجرول
بالکسر بمعنی قماش ابریشم آوردہ و بقول منتہی الارب و محیط المحیط بہ زای معجمہ دیبا پس ظاہر
است کہ فارسیان بہ تبدیل زای ہوّز بہ ذال معجمہ این را استعمال کردند و این متصرف
عربان عجم باشد و بس بعض محققین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این
کلیہ را بیان کردہ اند کہ ہر لغت کہ اوّل آن ذال معجمہ بود فارسی نیست و ہر لغت کہ حرف
ثانی آن ذال معجمہ بود بجز از بذلہ و بذیون و پذیرفتن و پذیرہ و گذاشتن و گذارہ
فارسی نباشد (انتہی) بخیال ما ایشان ہم بذیون را فارسی دانستہ اند از ینجاست
کہ از کلیہ آخر الذکر مستثنی کردہ اند ولیکن کار از تحقیق ما خذ نگرفتہ اند حاصل اینست
کہ این را معرّب دانیم بوجہ تصرف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدہد از ینکہ فعل عجمیان
نیست بلکہ عربان ایران است ورنہ ضرورت نداشت کہ زای ہوّز را بذال معجمہ
بدل کنند تا آنکہ خیال تعریب دارند غلط باشد کہ عکس آن تفریس است (اردو)
دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو ان لوگون نے بذیون کہا ہے۔ مذکر۔

بذیہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی زن بد زبان است
و گوید کہ بفتح اوّل و کسر دوم بذال منقوطہ و سکون و بہ تشدید یا لغت عرب است کہ
فارسیان ہم استعمالش کردہ اند مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ فارسیان بتخفیف
تحتانی و بزیادت ہای ہوّز راندہ و در آخر این را مفرس کردہ اند یا اینکہ بذیہ را کہ ہو

بذتی است بتخفیف استعمال کردند اندرین صورت هم تفریس باشد مشتاق سند استعمال باشیم که محققین فارسی زبان ازین ساکت اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ۔

(اردو) بدزبان عورت ۔ مؤنث ۔

موحده به رای مهمله

بر بالقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری بفتح باء [illegible] بمعنی سینه و بقول جامع سینه وپستان (قطران تبریزی سه) نگه کن روی آن دلبر چو نقش بت ببر [illegible] باد وگلنارش به بین پر بار و دو نارش نگر بر بر ؛ خان آرزو در سراج گوید که این [illegible] بمعنی کنار است وفرماید که در اصل بمعنی سینه است وازین مرکب است [illegible] که مرضی است معروف وبمعنی آغوش وکنار مجاز این بهار گوید که کلمه بر بمعنی اسمی و حرفی هردو آمده وصراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند که این حرفی است بمعنی علی که بر معنی دوم می آید وفارسیان بمجاز آن را بمعنی سینه استعمال کردند که [illegible] اعظم جسم است وخان آرزو درست گوید که معنی سوم این بمعنی آغوش وکنار مجاز [illegible]

(اردو) سینه۔ مذکر۔ دیکهو اسیا۔ صاحب آصفیه نے بر پر لکها ہے۔ فارسی [illegible] مذکر۔ سینه۔ پستان۔ مؤلف عرض کرتا ہے که یه فارسی لفظ اردو میں [illegible] مستعمل نہیں ہے غالباً آپکا تسامح ہے۔ یا ہماری معلومات کی کمی۔

(۲) بر بفتح بالقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری [illegible] تیر گویند (کمال اسمعیل سه) هر که منظور تو شد مجروح [illegible]

نہ منظر باد ؎ خان آرزو در سراج گوید که حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکه
گویند؎ بر بام رفت؎ یعنی بالای بام مؤلف عرض کند که استعمال حرف بر بمعنی
فوق و علی مسلّم (اردو) اوپر۔ پر (بلندی۔ مؤنث) دیکھو باشجر۔ صاحب آصفیہ
نے فرمایا ہے۔ بر۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ اوپر۔ بالا۔ بلند۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ
ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً
صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳) بَر۔ بقول جامع بفتح اوّل بمعنی بلندی (انوری ؎) شرح آن دیگران همی ہمہ
ہو که فرودست در بر از خورشید ؎ (اردو) بلندی مؤنث۔

(۴) بر۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع وسراج به فتح بمعنی
کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ؎) شرف بلطف
همی پرورد ترا در ملک ؎ هنر بناز همی پرورد ترا در بر ؎ (امیر خسرو ؎) نازک تر
است آن بدن از برگ گل بسی ؎ عیشی است گر برهنه کشد در برش کسی ؎ (حکیم فرخی
؎) نخست روز که دریا ترا بدید بدید ؎ که پیش فضل تو چون ناقص است و چون
ابتر ؎ بمال باتو نتاند شد ار بخواهد جفت ؎ بقدر باتو نیارد زد ار بخواهد بر ؎ مؤلف
عرض کند که اشاره این به معنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است و بس (اردو)
بَر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن ؎) یون جلد
جاے رات گزر اے فلک دریغ ؎ تجھ سے جدا ہو رشک قمر اے فلک دریغ ؎

(۵) بر ـ بقول سروری و جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بفتح با بمعنی پهنای هر چیز (انوری ؎) بر و بالای قصر جاه او را ؛ بنه پیماید ببال مرغ او هام ؛ مؤلف عرض کند که بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کرده جا دارد که فارسیان استعمال این کرده باشند و جا دارد که درین شعر (بر و بالا) بمعنی کنار و قد باشد و کنایه از بلندی و پهنائی که از قد بلندی مراد است و از کنار و آغوش بعرض مقصود اند درین صورت این را متعلق بمعنی چهارم کنیم و (بر و بالا) را درین شعر استعاره دانیم و جا دارد که بر در کلام انوری مرادف بالا باشد و از (بر و بالا) به تکرار لفظ معنی بلندی گیریم بای حال این لغت فارسی نیست بمعنی پهنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم که معترض گوئیم (اردو) بر ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ عرض ـ پهنا ـ چوڑائی ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا ـ غالباً صاحب آصفیه کا تسامح ہے ـ

(۶) بر ـ بقول سروری و برهان و ناصری و جامع بفتح با بمعنی نفع و فائده (سعدی ؎) برخور داز خود و از عمر خویش ؛ هر که مرا از تو جدا می کند ؛ و فرماید که اصل این بمعنی ثمر است چنانکه گویند از عمر خود برخوردار باشد یعنی ثمر زندگانی خورد و در بهار عجم خان آرزو در سراج گوید که مجاز است مؤلف عرض کند که مجاز معنی هشتم باشد (اردو) نفع ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ سود ـ فائده ـ منافع ـ منفعت ـ نتیجه ـ ثمره ـ

(۷) بر - بقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری وجامع بالفتح بمعنی ثمر
(انوری ؎) آمد نظام شاخش وصد شهید برگ ٭ وان شاخ وبرگ را تو خداوند
بار و بر ٭ (فرخی ؎) در از تن زغم مستمند سوخته دل ٭ کشیده تن زغم دردمند خسته جگر ٭
چو چشم شوخ همه چشمهای او بی آب ٭ چو قول سفله همه کشتهای او بی بر ٭ خان آرزو در
سراج گوید که ظاهرا این مخفف بار است مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بر لفظ
بار کرده ایم و همه را انجا عرض کرده ایم که بار فرید علیه بر است و در ینجا همین قدر
کافیست که مجاز معنی دوم بمعنی چیزی که بالای درخت پیدا می شود آنرا بر گفتند (اردو)
دیکھو بار کے دسوین معنی - صاحب آصفیه نے بر کو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے
اور فرمایا ہے که فارسی - اسم مذکر - پھل - بار درخت -

(۸) بر - بقول سروری وجامع بالفتح بمعنی برنده (انوری ؎) شمس اسلام فلک
مرتبه برهان الدین ٭ آنکه مولاش بود شمس وفلک فرمان بر ٭ مؤلف عرض کند که
بی خبری زبان دانان از قواعد فارسی بر آنکاهی زبان است که این را بمعنی فاعلی ندانسته
ونمی دانند که بعد از ترکیب با اسمی این معنی پیدا می شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی
غور نفرمودند (اردو) لیجانے والا -

(۹) بر - بقول سروری وبرهان وجامع بالفتح بمعنی ببر (انوری ؎) بر سمرقند اگر
بگذری ای باد سحر ٭ خبر از اهل خراسان ببر خاقان بر ٭ مؤلف عرض کند که چرا
نمی فرمایند که امر حاضر مصدر بردن است که بجای خود می آید (اردو) لیجا -

(۱۰) بر - بقول سروری بفتح بالمعنی استقلال مؤلف عرض کند که نظر به اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم که سکوت صاحبان ناصری وجامع که ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال - دیکھو استقامت -

(۱۱) بر - بقول سروری وجہانگیری وبرہان وجامع وسراج بفتح اول بمعنی یاد وحفظ ... ۵) پس گشته صد ہزار زبان آفتاب وار ہا تا نسخہ مناسک حج کرد ... جہانگیری فرماید که این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید که بدین معنی از بر ... نه بر اما بیر به تحتانی دوم وبیم به تحتانی دوم بمعنی حفظ یاد آمده - خان آرزو در سراج گوید که این ماخوذ است از معنی اول چرا که از بر کردن بمعنی یاد کردن ... تعلق دارد یعنی چیزی را مملوک سینه گردانیدن چنانکه گویند که ؎ علم در سینه باشد نه در سفینه ؎ مؤلف عرض کند که محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سند ... پیش کرده تر بمعنی حفظ ثابت نمی شود واز مصدر (بر کردن) که می آید ... این معنی می شود وبر اعتبارش ہمین قدر توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان باشد ... مجاز معنی اول یعنی چیزی که در سینه باشد واشاره این بر از بر ... که می آید مزید علیه این دانیم چنانکه ست وبست ... شود چنانکه آب وآو (اردو) دیکھو از بر - صاحب آصفیه نے تر ... فارسی - اسم مذکر - یاد - حافظہ - مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح فرمایا ہے اردو میں یہ فارسی لفظ ان معنون میں مستعمل نہیں ہے -

(۱۴۱) بر ـ بقول سروری و برہان و جامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی سه) رخسار عید را اگر از برقع زرش نگر دست شاه جامهٔ عیدیست در برش (انوری سه) تو بادی که جز با تو نیکو نیاید قبای بقا در بر آفرینش مؤلف عرض کند که مجاز معنی چهارم است دیگر هیچ (اردو) دیکھو بدن ـ صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ تن ـ بدن ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی لفظ اردو مین سنا نہین گیا ـ

(۱۴۲) بر ـ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی سه) دربیست تا سپیدهٔ محشر همی دمید ای زنده زادگان سر ازین خاک بر کنید مؤلف عرض کند که در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالا کردن و بلند کردن و از سند حکیم سنائی همین معنی پیدا می شود پس نتیجهٔ این مصدر بر را بمعنی بیرون گرفتن زائد از ضرورت است محقق زباندان از نزاکت کار نگرفت اگرچه باعتبار این معنی را تسلیم توانیم کرد و بر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن حقیقت همین قدر است که ذکرش بالا گذشت (اردو) بر ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ باہر ـ بیرون ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بَر بمعنی بیرون کسی اہل زبان سے نہین سنا ـ صاحب آصفیہ نے غالبًا تسامح فرمایا ہے ـ

(۱۴۳) بر ـ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اول بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید که درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان گیریم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت۔ مؤنث۔

(۱۵) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح بمعنی طرف و جانب چنانکہ گویند ؎ از راہ یک بر شو ؎ یعنی یک طرف شو۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این گوید کہ درین تأمل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی چہارم (اردو) طرف۔ دیکھو بار کے سترھویں معنے۔

(۱۶) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک۔ سند این بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ ؎ بر من چنین است ؎ یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلق از معنی اوّل است یعنی سینہ (انوری ؎) بر در تنگ رکاب تو بیند تنگ زمین ؎ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا ؎ (ولہ ؎) تو ئی کہ سایۂ عدلت چنان بہشت شدہ ؎ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید ؎ مؤلف عرض کند کہ ما بمعنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ ہندی نزدیک۔ قریب۔ نزدیک میں

(۱۷) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ از معاصرین عجم نشنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصری و جامع تعجب خیز است (اردو) مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبت کرنے والا۔ شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر - بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفف برگ - (کمال اسمٰعیل ؎) ہر کہ چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق ٭ چون گل از آرزوی دیدن او صد بر شد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و جا دارد کہ مجاز بمعنی ثمر گیریم کہ اصلش بمعنی دوم است کہ برگ ہم ہمچون ثمر بالای درخت است چنانکہ فارسیان آنرا اسم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفته اند (اردو) برگ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - پتا - پات - ورق -

(۱۹) بر - بقول جہانگیری و برہان و جامع و سراج بمعنی در خانه و سرا است - صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تأمل است و صاحب ناصری گوید کہ برہان ندارد مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتماد محققین بالا کہ بعض شان از اہل زبان باشند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازه بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - مدخل - پھاٹک - در - باب -

(۲۰) بر - بقول برہان و جامع بمعنی زمین خشک بی آب و علف و بیابان - صاحب ناصری گوید کہ بر بتشدید رای مہملہ مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن برار است و بتخفیف ہم آمده مؤلف عرض کند کہ غرض باشد کہ فارسیان لغت مشدد را بہ تخفیف خوانده اند (اردو) خشک زمین - مونث - جنگل - مذکر - صاحب آصفیہ نے بر کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ عربی - اسم مذکر - خشک زمین - جنگل - بیابان - خشکی - مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو مین مفرّس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتہ اور مشدد کا استعمال نہین ہے

(۲۱) بر بقول برہان۔ نام درختی در ہند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در ہندوستان می روید و از شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بزمین رسیدہ فرو می رود و از ان بیخ تنۂ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخ بمنزلۂ ستون می شود (آزاد بلگرامی ؎) چو ریشۂ بر در نیم راہ واماندہ ؎ ثمر دشمن او در ترقی معکوس ؎ (مرشد قلیخان مخمور ؎) چو درختی کہ زہر شاخ دہد ریشہ بخاک ؎ در سجود تو زہر عضو زمین گیر شدم ؎ مؤلف عرض کند کہ بڑ بموحدہ و رای ہندی بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا بکار برند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی را برای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ۔ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک مالوہ برگد گویند و بعربی ذات الذوائب و بفارسی درخت ریشا و بہندی بڑ و باسر و در سنسکرت مری و آن درختی است ہندی بسیار کلان گرم و تر و نزد بعضی سرد در اول و دوم و خشک در آخر آن شیر او سرد و خشک ... گران و حابس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع دامیل و بثور و تپ ... حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد الخ۔

(اردو) بڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برگد۔ ایک قسم کا ... کی مانند بڑے سایہ اور پھیلاو کا درخت ہے جسمین داڑہی کی طرح نیچے جٹین ...

(۲۲) بر - بقول برہان پرندہ را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین زباندان ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز بمعنی دو صد باشد و بس کہ پرندہ راکہ بالاتر می باشد۔ بر گفتہ باشند حیف است کہ صراحت فرید انگریز از پرندہ مذکور وطرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ کو فارسیون نے بر کہا ہے۔ مذکر۔

(۲۳) بر - بقول بہار بمعنی دَر و بالعکس و بحوالۂ مرزا جلالای طباطبا نوشتہ کہ دَر و بر دو مدار و استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون این شور وغوغا بر سرم ٭ در حریم غنچہ بیچون لالہ سودا بر سرم ٭ (میر رضی ارتیمانی ؎) سر بہ بالین چون نہد آن راکہ دردی در دل است ٭ خواب شیرین چون کند آن راکہ شوری بر سر است ٭ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی ٭ بادۂ ناب بر کفت شور شراب بر سرم ٭ مؤلف عرض کند کہ درست می گوید ہمین است محاورہ (اردو) مین ۔دیکھو اندر۔

(۲۴) بر - بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک کہ عدد اوّل است مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید و صاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است تصدیق این می کند۔ نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت (اردو) ایک ۔عدد واحد۔ مذکر۔

(۲۵) بر - بالفتح بقول انند مثل بای موحدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بر دوش)

(و زمین بر زمین) (خواجہ نظامی سے) غلامان گل چہرہ و دلربای ٭ کمر بر کمر کرد تخشش بپای ٭ زمین بر زمین تا باقصای روم ٭ بپوشید دیبا بزربید بوم ٭ و فرماید کہ اگر محمول بر معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواہد بود چنانکہ درین بیت شیخ شیراز (سے) آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز ٭ پوست بر پوست بود ہمچو پیاز ٭ و ہمچنین است برتست پاس خاطر بیچارگان و شکر ٭ بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا ٭ و گوید کہ چون بر عروض بقدمہ چیزی اخذ یا ترک کردہ شود می گویند کہ ”بر فلان چیز گرفت یا ترک کرد“ مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت کہ ”فلانی نوکری گذاشت بر دشنام“ و درینصورت مدخول لفظ بر سبب ما تقدم باشد و ہم او گوید کہ ازین قبیل است درین بیت خواجہ نظامی (سے) جہان آن کسی راست کو دیر دیر ٭ پی مرد بگذاشت بر ہیچ مرد ٭ ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند کہ در ہمہ اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلاً نباشد و این ہمہ اسناد متعلق بمعنی دوم است کہ گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے۔

(۳۶) بر۔ بالفتح بقول بہار بمعنی الی چنانکہ نظامی گوید (سے) سکندر بتاریکی راہ تافت ٭ رہ روشنی خضر باید بر آب ٭ مؤلف عرض کند کہ درین شعر ہم بر بمعنی علی است نہ الی فتامل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے۔

(۳۷) بر۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکہ (ع) ای تو تازہ از برگ گل تازہ بہ بر ٭ و فرماید کہ تقدم بای ابجد برین ردیف ... ست

خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بدون تقدم موحدہ ہم زیادت
بر را در کلام فارسیان یافتہ ایم و در بعض مصادر ہم کہ در محاورۂ فارسیان مستعمل است
چنانکہ آگنجتن و برآگنجیتن و آہیختن و برآہیختن وغیر ذلک (اردو) بر ۔ فارسی میں
زائد بھی آتا ہے ۔

(۳۸) بر ۔ بالفتح بمعنی روشن [illegible] مصدر (برکردن) بمعنی روشن کردن از ہمین معنی مشتق
است کہ می آید خان آرزو ذیل [illegible] ذکر این مصدر کردہ گوید کہ ظاہر در (برکردن) بمعنی
روشن کردن مشتق بمعنی دوم [illegible]ست مؤلف عرض کند کہ درست گوید (اردو) روشن
دیکھو برخیدہ ۔

بر آب آمدن مصدر اصطلاحی بقول
جہانگیری (در ضمیمہ) و بقول [illegible] برہان
و رشیدی [illegible] و جامع و مؤید و [illegible] (۱) کنایہ
از خشم [illegible] شدن (۲) [illegible] چو فوج
ہندوان [illegible] پیشتر یافت [illegible]
خصم [illegible] یافت [illegible] بر آب [illegible]
انگیز [illegible] آورد و سیل آتش [illegible] مؤلف
عرض کند کہ چیزی کہ از تہ بر آب [illegible] ظاہر شود
و از ہمین معنی حقیقی این اصطلاح مقرر یافت
و (۳) مشہور [illegible] شدن آمدہ (انوری [illegible]) [illegible]
فشا ببین در خاک ہندستان مرا از نظم و نثر ہم
ببین کہ بر آب خراسان آمد است ہو (اردو)
(۱) غصہ [illegible] (۲) مشہور ہونا ۔

(الف) بر آب افگند چون ریش سپر اصطلاح
[illegible] مؤید بذکر این گوید کہ (۱) اسی [illegible]
سپر بر آب افگند اورا یعنی از و عاجز شود و منہزم
گردد کذا قیل ۔ صاحب ہفت فرماید کہ (چون
ریش سپر) معلوم یعنی از و عاجز شود و منہزم

گردد و نیز (۲) بمعنی مستعد شدن - مؤلف
عرض کند کہ تسامح ہر دو کہ این را بصورت
مصدر قائم نکردند یعنی - - - - - -

(ب) برآب افگندن سپر است بمعنی عاجز
و منہزم شدن و درین مصدر تخصیص آب
ہم نباشد بلکہ (بر زمین افگندن سپر) ہم ہمین
معنی دارد و مجرد (سپر افگندن) ہم مرادفش
حیف است کہ مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد
تا بیان میکردیم کہ مقصود شاعر چہ بود - فاضل
متبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا
مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و
دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت و این
حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت کہ
از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ
کردن نتوانست یا مشکل دانست و معنی
دوم پیدا کردہ صاحب ہفت غلط است
کہ الفاظ اصطلاح و معنی حقیقیش اجازت آن ند

نمی دہد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کند
و محققین فارسی زبان از ہر دو معنی ساکت
معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند (اردو)
(الف) (۱) عاجز ہوتا ہے - ہارتا ہے - استعمال
ہونا (ب) سپر پھینکنا - سپر ڈالنا لقبول آصفیہ
ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے - دل
پھینکدینا - عاجز ہونا - مغلوب ہونا - پیٹھ دکھانا

برآب بردن بنا مصادر اصطلاحی -

برآب بردن بنیاد بہار و نقل محققین
اند ہر دو این ہر دو مصادر را (برآب بردن
بنا و بنیاد) نوشتہ اند و سندی از برای این
پیش نکردند ما حقیقت آن بجائیش عرض کردہ ایم
و نسبت این عرض کنیم کہ این معنی ... ہم ... وف
آن باشد ولیکن استعمال این بالکل ... از
نظر ما نگذشت - طالب سند باشیم محققین بہ
این را ترک کردہ اند (اردو) ...
رساندن بنا -

برآب بستن | اصطلاح ـ بقول انند
سیراب کردن (مغراف) از زبان برگ پان
تا در دهان غنچه اش دیدم بو برآب گر بستم
گلبن آشفته حالی را ؛ صاحب بحر بوارسته
(برآب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن
آن آورده مؤلف عرض کند که (آب بچیزی
بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خود خوش
گذشت پس جا دارد که کلمهٔ بر را درین
اصطلاح زائد گیریم چنانکه بمعنی بست و
هفتمش مذکور شد یا اینکه (برآب بستن چیزی)
بمعنی وابستهٔ آب کردنش باتی حال کنایه
ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب
کرنا ـ (دیکھو آب بچیزی بستن)

برآب بگومی | مستقوله ـ بقول سروری مستقبل
[illegible] بهی وزود جواب بده
مؤلف عرض کند که (برآب گفتن) مصدر
است که بهمین معنی می آید ـ ضرورت
نداشت که این را مستقول گیریم دانیم که امر حاضر
همان مصدر است (اردو) دیکھو برآب
گفتن یه اُس کا امر حاضر ہے ـ

برآب دیگر رفتن | مصدر اصطلاحی
بقول بهار مرادف (برآن آب نبودن) و
(برآب فلان چیز آمدن) مؤلف عرض کند
که ما در نسخهٔ اول الطبع بهار این را نیافتیم و
در مطبوعهٔ نولکشور سندی پیش نشد پس تا آنکه
سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید و
اگر از معنی لفظی کار گیریم حرجی نباشد که بر
طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن
است که (برآب فلان) بمعنی بطریق فلان
می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا ـ

برآب زدن | مصدر اصطلاحی بقول
بهار در آب فرو بردن و گوید که اطلاق
زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن
بآن چیز بسیار آمده درین صورت بمعنی

الی وزدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خویشتن
را بآب رسانیدن پس بآب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن رندی و مستی بود (حسین
بیگ خروشی - رباعی ﴿ﻫ) یکچند بزهد چو
احباب زدیم * آخر نقبی بگنج نایاب زدیم
گو با شبهه تسبیح و رد ابر خیز دیار دیم بیجا نه
و بر آب زدیم * مؤلف عرض کند که در
نسخهٔ قدیم بهار (۱) بمعنی غرق کردن است
و بسر ... استشهاد همین رباعی نوشته که ای خرابات
شدیم و رندی و مستی اختیار کردیم و گوید
که می تواند که درینجا بمعنی (۲) در آب انداختن
و غرق کردن گیریم درین صورت مشغول
به تسبیح و ورد اخواهد بود و علی التقدیرین مشغول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر ضعیف و تصرف مصححین مطبع
باشد باقی حالی (الف) بمعنی دوم حقیق است
و معنی اول هم داخل آن است و (ب)
در شراب زدن که آب بمعنی شراب بجای خویش
گذشت و سند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگر هیچ تحقیق مباد که چون خمر و بیرا
مشغول این کردانیم از معنی (ب کنایه از تو ...
یعنی (ج) مبتلای میخوارگی کردن خود را
و خراباتی شدن - و بر درینجا بمعنی آلی باشد
چنانکه بر بمعنی بست و سوش گذشت به معنی
آلی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈبونا - (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا -

بر آب فلان | اصطلاح - بقول بحر و
برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و
روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل
فلان مؤلف عرض کند که آب بمعنی طریق
و روش بمعنی چهارم گذشت (اردو) کسی کی
روش پر کسی کی پیروی مین -

بر آب فلان چیز آمدن | مسند ... شد

بقول [illegible] مساوات برآب و دیگر شد [illegible] کسی

که آب درینجا بمعنی رونق است که بمعنی [illegible]

گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن

است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی

و رونق (امیر خسرو) برآب رخت یک

گل سیراب نیاید بجا آنچه ز بت آید ز می تا

نیاید بجا (اردو) خوبی اور رونق اور

تازگی مین کسی چیز کے [illegible] سمجھنا

برآب گفتن مصدر اصطلاحی بقول برہان

و بحر و جامع و مؤید و ہفت بمعنی فی الحال

و زود گفتن و زود جواب دادن مؤلف

عرض کند که این کنایه باشد که (برآب آمدن)

بمعنی ظاہر و فاش شدن گذشت و مقصود

از (برآب) ظاہر و فاش است ازہمین

اصطلاح این مصدر [illegible] حقیقی [illegible]

مثال اصطلاحی [illegible] ندارد (اردو)

فورا کہنا [illegible] جواب دینا

(الف) برآب نقش زدن مصدر اصطلاحی

(ب) برآب نوشتن بہار [illegible]

را ذکر کرده گوید که انوری اصطلاح این

کرده (ع) ہر چہ مفتی رایت قلم بدست

گرفت بر قضا برآب نویسد جواب [illegible] را

و میر ابو الحسن فراہانی علیہ الرحمہ در شرح

این نوشته که یعنی مفتی رای تو بہ [illegible] که

قلم بدست گیرد خواہ بقصد فتوی [illegible]

بارادہ فتوی نہی و اگرچہ نہ نوشتہ [illegible]

جواب آن فتوی و رد آن را برآب می نویسد

یعنی جواب آن و رد آن صورت نمی بندد

پس بہار گوید که چون صاحب [illegible]

(برآب) را بمعنی در حال آورده [illegible] است

که (برآب نویسد) را بمعنی در حال نویسد

ذاکر گیریم تا محصل معنی آن شود که ہرچہ اقتضای

رای تست و تراود مصالح دینی و جواب

سوال اہل عالم بجا طرح [illegible] ہمین که قضا

یافت که اقتضای رای توجیت و توجه فتوی
خواهی واد پیش از آنکه بعمل آری بنا بر
نهایت موافقت و متابعت که سنت هتو
دارد موافق مافی الضمیر تو فتوی میدهد
وفی الحال می نویسد (انتهی) صاحب
بذیل (بر یخ نوشتن) گوید که بیهوده و ضایع
کردن کاری و همچنین (برآب نوشتن) موءلف
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه است
از محو کردن که هرچه برآب نقش کنند
خود بخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری
در شعر بالا همین است که مفتی رایت
بهرچه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و
جواب معنی رد آن را محو می نماید مقصود
شارح اول الذکر همین است ولیکن به
مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد و بهار
معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و
معنی حالا عرض می شود که نسبت (الف)
که صائب استعمالش کرده (ع) چیست
چندانکه زند نقش حوادث برآب می شود
جوهر آئینهٔ آگاهی ما (مقصود صائب این است
که هرچند که چرخ نقش حوادث را می خواهد
که محو کند مگر بر آئینهٔ آگاهی ما ظاهر می شود
همچو جوهرش و محو نمی شود و ما از و آگه
(اردو) (الف و ب) محو کرنا. مٹانا. نقش
برآب کرنا. صاحب آصفیه نے (نقش برآب
ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
بمعنی بے ثبات ہونا. فنا ہونا. جلد مٹ جانا

برآب نهادن مصدر اصطلاحی بقول
بهار کنایه از بی ثبات و ناپائدار کردن
و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز ع) جهان
برآب نهاده است و زندگی بر باد. غلام همتم
آنکه دل براو ننهاد (صاحب بحر آفرین
... موءلف عرض کند که برآب
نهادن چیزی کنایه از غرق کردن است

ازینجا پیداست که معنی بی‌شتابی … و پیدا شده … نظر نموده اند تحقیق ما …

آفریدن را عجز و بمعنی خیال کنیم صاحب بحر و بیست آب و آتش زدن کسی را پیداست بمعنی در

تحریک آن را تیک کرده (اردو) بے ثبات نکال تکلیف و تعب و تشنیع اور اہم محققین بالا

ورنہ پیدا کرنا اور نا پید اپسید اکرنا۔ ہمین معنی را لازم کرده اند و اسناد شان بخلاف

برآب و آتش زدن | مصدر اصطلاحی آنست ز معنی دو و هم بیان کرده بهار از یک سخن

اقبال وارسته و بحر … در نکال تکلیف و تعب هم حاصل نمی شود و اعتبار … انشا … (اردو)

بودن (صائب ع) عبث آن جنگجو بر آب … در انکال تکلیف و تعب مین مبتلا کرنا اور …

و آتش می زند خود را به مرات خط چو حکم آسمان بی فائده کرنا۔

بر نمی گردد … بهار … را استناد شد بالا | **بر آتش افتادن چیزی** | استعمال بمعنی …

بمعنی (۲) معنی بی فائده کردن آورده معنی آن چیزی در آتش است … معنی حقیقی باشد

اوّل را هم ذکر و اسناد دیگر را هم پیش کرده (شهوری ع) دل بجوئی … بر آتش … افتاده

(صائب ع) اینکه گاهی می زند هم بر آب و … جهان بوی آن کباب گرفت … مؤلف

آتش خویش را نور روشنی کار هم … مقصود ما عرض کند که کلمه بر … بمعنی در است۔

چو شمع … (عبد اللطیف خان تنہا ع) لنگر گیر (اردو) آگ مین جلنا۔ میر نے اس کا ذکر

بلندی دامن از خود مهربان … می زنم بر آب فرمایا ہے (کیف ع) تپ الفت کی …

و آتش خویش را شب چو شمع … مؤلف عرض نہیں سکوا سے کیف … ایک … آگ مین سب

کند که محققین بالا و تعریف معنی اوّل خود … خلق خدا جلتی ہے …

بر آتش نشاندن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و انند (۱) کنایہ از مضطرب و
بیقرار گردانیدن کسی را (صائب ؎)
ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین
٭ خوشا کاری کہ بر آتش نشاند کار فرما را
٭ مؤلف عرض کند کہ متعدی (آتش زیر پا
داشتن و آتش زیر پا بودن) کہ بجایش گذشت
و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را و بر آتش
(اردو) آتش پہ یا آگ پر بٹھانا۔ بقول امیر
(۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش ؎) بٹھانے
کو بیچ حمام میں ہمرہ رقیبوں کے ٭ شاد بیگا
ہمیں رشک آتش سوزان گلخن پیدا ہوں
(رباعی) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے
لئے ٭ گرمی تھی یہ آگ پر بٹھانے کے لئے ٭ دشمن
بیگناہ مہر و مہری کے سبب ٭ تم آگ ہوئے
میرے جلانے کے لئے ٭

بر آتش نہادن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مؤلف
عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی
حقیقیش یعنی سوختن (انوری ؎) ہزار
جان لب لعلش نہادہ بر آتش ٭ ہزار دل
سر زلفش کشیدہ در زنجیر ٭ (اردو) دیکھو
بر آتش نشاندن۔

برآر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالفتح و الف ممدودہ بمعنی صلح و آشتی
مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش
شود تو انیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر
برآوردن را کہ می آید بسبیل مجاز بدین
معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر
مذکور از ہم جدا کردن و صلح نمودن
داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث۔ آشتی۔ میل۔ ملاپ۔ مصالحت
مصالحہ (مثنوی ؎) صلح کی ٹھیرنے تجویز نہ
ہو جنگی ٭ ہو چکی صاحب صحبت زمانی جنگی

(الف) بر آرانده | اصطلاح بقول شمس
(ب) بر آرنده | مرادف با لفتح زیبنده

و خوش آراینده و آراسته مؤلف عرض کند
که (الف) غلط محض است و مجرد قولش
قابل رد نباشد و (ب) اسم فاعل (برآوردن)
می آید (اردو) دیکهو برآوردن ۔

(الف) بر آسائیدن | استعمال (الف)
(ب) بر آسودن | مرادف همان آسائیدن

که در حصه دوم گذشت و (ب) بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ آرام یافتن و آرام دادن
مؤلف عرض کند که آسودن هم در حصه دوم
گذشت جز این نیست که در محاوره کلمه بر
به مراد مصادر مذکور زیاده شد و تخصیص
(ب) به (ب) قابل نظر که آسودن هم معانی
متعدده شامل (ظهوری الف سه) بر آسائید
فلک از شغل ... بخاقان آرام
بخشند به (انوری الف سه) نگیرند بزور بر ...
که از سینه ما برون آتشم بشنوی با تو فرخ گوییم
دمی با تو بر آساییم ۴ (اردو) (الف) دیکهو
آسائیدن (ب) دیکهو آسودن ۔

(الف) بر آشفت | (الف) بقول سروری
(ب) بر آشفتن | بر هم زده و پریشان

و سراسیمه و حیران شده و تنها آشفته شد مؤلف عرض
کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب)
بقول موارد بخشم آمدن (سعدی سه) شنفت
برآشفت کاینک ز ریب تعقل ببین بیش
و حجت نگیر به پراگنده دل شد از این گفتگوی
که برآشفت و گفت ای پراگنده گوی ۴
مخفی مباد که آشفتن مصدریست که چهار
معنیش در حصه دوم گذشت و اشاره ایست
به مصدر اینجا کرده ایم انحصار صاحب سروری
در تحیر و پریشانی و قناعت صاحب موارد
به یک معنی قابل نظر است قیاس می‌خواهد
که به همه معانی (آشفتن) شامل باشد

(اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق (ب)
دیکھو آشفتن ۔

برآغالیدن استعمال بقول موارد
برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف
عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در
محدودہ گذشت و تخصیص این بامعنی بالا
تقاضای سندی کند (اردو) برانگیختہ کرنا

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار و انند خشک گردانیدن
چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی سہ) نی
زحیرانی بروچشم برآب افگندہ ام پرپردہ
چشم تر برآفتاب افگندہ ام مؤلف عرض
کند کہ تر دریجا بمعنی بست و سوش کہ گذشت
(اردو) دھوپ دینا ۔ یا دھوپ دکھانا
بقول آصفیہ ۔ دھوپ مین سکھانا ۔ خشک کرنا
دھوپ مین رکھنا ۔ دھوپ لگانا مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین
(دھوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی
ملاحت پیدا کردن در چیزی و تر دریجا بمعنی
تراست (ظہوری سہ) ز حرف شکری
بر داستان شوری برآگندم پانمک در
چشم خواب انباشتم افسانہ نامم (اردو)
ملاحت پیدا کرنا ۔ نمکینی پیدا کرنا ۔ خوبصورتی
پیدا کرنا ۔

برآمد استعمال ۔ بقول صاحب فرہنگ
فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر (برآمدن) اگر می آید بنا
برہمہ معانیش (اردو) برآمد حاصل بالمصدر
ہے برآمدن کا اور اسکے کل معانی پر شامل
اور بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نکاس
نکاسی ۔ خرچ ۔ آمدنی ۔ وہ زمین جو دریا کے
پیچھے ہٹ جانے سے نکلے ۔

برآمد بھم بقول شمس بانغتہ ۔ [illegible]

مؤلف عرض کند کہ (بہم برآمدن) بمعنی
خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید
پس این بہم ماضی مطلق آن مصدر مرکب
باشد (اردو) غصے ہوا۔ دیکھو بہم برآمدن
جس کا یہ ماضی مطلق ہے۔

برآمد جای | اصطلاح۔ بقول ناصری ہم
انند بمعنی مصدر است کہ جای مصدر و
بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاہ نیز
گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
(جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر
برآمدن دیگر ہیچ (اردو) برآمد ہونے کی
جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ برآمدگاہ۔

برآمدگی | استعمال۔ بقول صاحب منتخب
بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (۱)
گریوہ کہ از پائین آن چشمہ برآمدہ باشد
(۲) بقول جامع کہ ذیل (برآمدن) آوردہ
بمعنی بلندی مؤلف عرض کند کہ بمعنی
حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است
کہ می آید و معنی بیان کردہ صاحب منتخب
بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن
معاصرین عجم بہ زبان ندانند (اردو)
(۱) وہ ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو۔
مذکر (۲) بلندی مؤنث۔

برآمدن | بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرمانا
کہ کامل التصریف است و مضارع این
برآید۔ صاحب جہانگیری در ملحقات
بہ تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید
کہ این کنایہ باشد صاحب جامع ہم ذکر این
کردہ صاحب نوادر فرماید کہ حاصل بالمصدر
این برآمد و صاحب ناصری صراحت فرماید
کند کہ برپای خاستن برای تعظیم کسی کہ
درآید مؤلف عرض کند کہ مصدر مرکب
از کلمۂ بر بالمعنی حقیقتش یعنی صلی و آمدن
بمعنی خود است از معنی حقیقی این مرکب باشد

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن
پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برائے
تعظیم برمیخیزند (اردو) اٹھنا تعظیم
کے لئے تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ کسی کی
تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا۔ کھڑے
ہو کر عزت کرنا۔

(۲) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی پاک و
صاف شدن چون (برآمدن دیدہ از
غبار) (حزین سے) خوشا دمی کہ مراد دیدہ
از غبار برآید ؎ زگرد دستیم آن نازنین
سوار برآید ؎ مؤلف عرض کند کہ این
سند مصدر مرکب (برآمدن دیدہ از غبار)
پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار)
پس برآمدن درینجا متعلق است بمعنی
سوزش کہ می آید (صاف و پاک شدن
دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با
مصدر مرکب مذکورہ و مجرد برآمدن بمعنی
صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ
صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف
و پاک ہو جانا۔

(۳) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن
و خارج شدن و ارستہ این را معروف
گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش خبرین
نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد
بیرون آمدن (حزین سے) شمشیر کین بکف
نگہ کافر فرنگ ؎ آیا پی کدام مسلمان برآمد ؎
(اردو) برآمد ہونا نکلنا۔

(۴) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی سعادت
کردن مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی
زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است
کہ این معنی از (برآمدن با کسی و کبسی) ...
باوجہ پیدا می شود و از مجرد برآمدن قابل
تقریر قاتل مجبی نیست کہ صاحب بحر زینہ

معنی را از معنی بحر و هفتم قایم کرده باشد بانی
حالی مانند بی در کلام صائب یافته ایم که
بکار برین می خورد (ب) گرچه دردر وشنگری
دارد دیده بیضا زصبح که برنمی آید بشبهای جدائی
آفتاب ؎ (اردو) برابری کرنا ۔ بقول
آصفیه همسری کرنا ۔ مقابله کرنا ۔
(۵) برآمدن ۔ بقول بحر و وارسته و بهار بمعنی
بلند شدن و بالا رفتن (سنجر کاشی ب)
سراغ یوسف خود گیرم وقرار نگیرم ؎ اگر
بماه برآیم و گر بچه درافتم ؎ (ظهوری ب)
دوال کوس بنام نهیب کوب ظهوری [illegible]
صدا بلند کند [illegible] بام برآیم ؎ مؤلف
عرض کند که از سند سنجر کاشی (برآمدن ؎
و امثال آن پیدا می شود بمعنی همسر شده
شدن و کنایه از بلند شدن بماه عجبی نیست
که صاحب بحر معنی چهارم را که گذشت از
همین استعمال قایم کرده و [illegible] سند

بالا مناسب تر است با معنی (بالا رفتن) و
(بلند شدن) که از سند نصیرای همدانی بمعنی بست
و دوم می آید (اردو) بلند ہونا ۔ چڑھنا ۔
(۶) برآمدن ۔ بقول بحر و وارسته و بهار پرورش
یافتن و ترقی کردن و فرماید که ازینجاست
که چون دو کس باهم از خردی یکجا پرورش
یابند گویند ؎ فلان فلان باهم برآمده اند
؎ یعنی با یکدیگر پرورش یافته اند (ثنائی تکلو
ب) کجا بزم سوالم لب جواب کشاید ؎ شکر
لبی که بشیر و شکر برآمده باشد ؎ (سلیم ب)
ز رنگ سیر بین که صبح چمن چه می گوید ؎ که من
برآمده ام بجو لاله در صحرا ؎ (مخلص کاشی
ب) جدا باهم چه تمتع برند چون دندان که
جدا عنی که ز طفلی بهم برآمده اند (حزین ب)
ریزه من اشک حسرت و بالد نهال او
که سرورش از آب دیده گریان برآمده ؎ مؤلف
عرض کند که برآمدن بمعنی خورش است و

اصطلاح (بهم بر آمدن از طفلی) بمعنی بالیدن و ترقی بهم کردن است در یکجائی و سند مخلص کاشی متعلق است به همین مصدر اصطلاحی و مجرد بر آمدن در ینجا اصلا بمعنی پرورش یافتن و ترقی کردن نیست. سند شانی تکلو متعلق است بمعنی دهم و سند سلیم در حزین متعلق بمعنی هشتم این که می آید (اردو) پرورش پانا ترقی کرنا. ترقی پانا.

(۷) بر آمدن. بقول بحر و وارسته و بهار و موارد بمعنی از عهده بر آمدن (ظهوری) ــه) دل نازکت نازطبیبان نمی کشم ٭ نازم بدرد خویش بدارو بر آید است (شانی تکلو ــه) چند انکه تا خشم نظر انداز رقیب جهوشان ٭ بر نامدم به دیده تر و داشتن خویش ٭ (گلستان سعدی) شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان ٭ مولف عرض کند که از کلام ظهوری (بر آمدن از دارو) پیداست که بمعنی بیرون شدن از علاج و مستغنی شدن از علاج و لاعلاج شدنش باشد. پس (بر آمدن) درین شعر بمعنی سوم اوست. و از کلام شانی تکلو (بر آمدن بچیزی) و از سند شیخ شیراز (بر آمدن باکسی) پیدا می شود و مراد و بمعنی غالب شدن بران (بر آمدن) درینجا مجاز معنی پنجمش که از بلندی غلبه مراد گرفته اند ٭ نیست که صاحب بحر بمعنی چهارم مراد از بهتر بالاتر قائم کرده [illegible] مراد و که صعود [illegible] از عهده [illegible] خودش می آید و بحر و بر آمدن بمعنی از عهده بر آمدن نباشد (اردو) عهده بر آهونا. غالب آنا.

(۸) بر آمدن. بقول بهار بمعنی [illegible] بقول مؤید رسیدن اسباب [illegible] بمعنی [illegible] ترقی [illegible] [illegible]